www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.ir

توضیح المسائل

(اردو)

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای حاج سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی

(کے فتاوی کے مطابق)

بسم الله الرحمن الرحیم

توضیح المسائل مرجع عظیم الشان آقای سید علی حسینی سیستانی کی سا□□

مصنف:

آیت الله العظمی سید علی حسینی سیستانی

پرن□ کرد□ پبلیشر:

دفتر حضرت آیه الله العظمی سیستانی

□یجی□ل پبلشر:

کمپیو□ر ریسرچ انسـ□ی □یو□ اصفـ□ان ن□ اسلامی

براؤز کریں

براؤز کریں ----- ۵

توضیح المسائل مرجع عظیم الشان آقای سید علی حسینی سیستانی کی سا□□ ----- ۱۸

کتاب کی وضاحتیں ----- ۱۸

اشارہ ----- ۱۸

احکام تقلید ----- ۳۳

احکام طہارت ----- ۳۶

مطلق اور مضاف پانی ----- ۳۶

کُر پانی ----- ۳۶

قلیل پانی ----- ۳۸

جاری پانی ----- ۳۹

بارش کا پانی ----- ۴۰

پانی کے احکام ----- ۴۱

بَیتُ الخَلاء کے احکام ----- ۴۳

اِستِبرَاء ----- ۴۵

رفع حاجت کے مُستَحَبّات اور مکرُوہات ----- ۴۶

نجاسات ----- ۴۷

اشارہ ----- ۴۷

پیشاب اور پاخانہ ----- ۴۷

منی ----- ۴۸

مُردار ----- ۴۸

خون ----- ۴۹

کُتا اور سُوَر ----- ۵۰

کافر ----- ۵۰

شراب ----- ۵۱

نجاست کھانے والے حیوان کا پسینہ ---- ۵۱
نجاست ثابت ہونے کے طریقے ---- ۵۲
پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟ ---- ۵۳
احکام نجاسات ---- ۵۵
مُطہّرات ---- ۵۷
اشارہ ---- ۵۷
پانی ---- ۵۷
زمین ---- ۶۳
سورج ---- ۶۴
استحالہ ---- ۶۵
انقلاب ---- ۶۶
انتقال ---- ۶۷
اسلام ---- ۶۷
تبعیت ---- ۶۸
عین نجاست کا دور ہونا ---- ۶۹
نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء ---- ۷۰
مسلمان کا غائب ہو جانا ---- ۷۰
معمول کے مطابق (ذبیحے کے) خون کا بہہ جانا ---- ۷۲
برتنوں کے احکام ---- ۷۲
عبادات (وضو) ---- ۷۳
وضو ---- ۷۳
ارتماسی وضو ---- ۷۷
دعائیں جن کا وضو کرتے وقت پڑھنا مستحب ہے ---- ۷۷
وضو صحیح ہونے کی شرائط ---- ۷۸
وضو کے احکام ---- ۸۴
وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا چاہئے ---- ۸۷

مبطلات وضو ---- ۸۸
جبیرہ وضو کے احکام ---- ۸۹
واجب غسل ---- ۹۲
اشارہ ---- ۹۲
جنابت کے احکام ---- ۹۲
وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں ---- ۹۴
وہ چیزیں جو مجنب کے لئے مکروہ ہیں ---- ۹۴
غسل جنابت ---- ۹۵
ترتیبی غسل ---- ۹۶
ارتماسی غسل ---- ۹۶
غسل کے احکام ---- ۹۷
اِستِحاضَہ ---- ۱۰۰
اشارہ ---- ۱۰۰
اِستِخاضہ کے احکام ---- ۱۰۱
حیض ---- ۱۰۷
حائض کے احکام ---- ۱۰۹
حائض کی قسمیں ---- ۱۱۴
۱۔ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت ---- ۱۱۴
۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت ---- ۱۱۹
۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی عورت ---- ۱۲۱
۴۔ مُضطَرِبَہ ---- ۱۲۲
۵۔ مُبتَدِئَہ ---- ۱۲۳
۶۔ نَاسِیَہ ---- ۱۲۳
حیض کے متفرق مسائل ---- ۱۲۴
نفاس ---- ۱۲۶
غسل مس میت ---- ۱۲۸

محتضر ، میت کے احکام ---- ۱۳۰
اشارہ ---- ۱۳۰
مرنے کے بعد کے احکام ---- ۱۳۱
غسل،کفن،نماز اور دفن کا وجوب ---- ۱۳۱
غسل میت کی کیفیت ---- ۱۳۳
کفن کے احکام ---- ۱۳۶
حَنُوط کے احکام ---- ۱۳۸
نماز میت کے احکام ---- ۱۳۹
نماز میت کا طریقہ ---- ۱۴۱
نماز میت کے مُستحبات ---- ۱۴۲
دفن کے احکام ---- ۱۴۳
دفن کے مستحبات ---- ۱۴۵
نماز وحشت ---- ۱۴۸
نَبشِ قبر (قبر کا کھولنا) ---- ۱۴۸
مستحب غسل ---- ۱۵۰
تیمم ---- ۱۵۲
اشارہ ---- ۱۵۲
تیمم کی پہلی صورت ---- ۱۵۲
تیمم کی دوسری صورت ---- ۱۵۵
تیمم کی تیسری صورت ---- ۱۵۵
تیمم کی چوتھی صورت ---- ۱۵۶
تیمم کی پانچویں صورت ---- ۱۵۷
تیمم کی چھٹی صورت ---- ۱۵۷
تیمم کی ساتویں صورت ---- ۱۵۷
وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے ---- ۱۵۸
وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ ---- ۱۶۰

تیمم کی احکام ---- ۱۶۱
احکام نماز ---- ۱۶۵
اشارہ ---- ۱۶۵
واجب نمازیں ---- ۱۶۶
روزانہ کی واجب نمازیں ---- ۱۶۷
ظہر اور عصر کی نماز کا وقت ---- ۱۶۷
نماز جمعہ کی احکام ---- ۱۶۸
مغرب اور عشا کی نماز کا وقت ---- ۱۷۱
اوقات نماز کی احکام ---- ۱۷۲
وہ نمازیں جو ترتیب سے پڑھنی ضروری ہیں ---- ۱۷۵
مستحب نمازیں ---- ۱۷۷
روزانہ کی نفلوں کا وقت ---- ۱۷۷
نماز غُفیلہ ---- ۱۷۸
قبلہ کی احکام ---- ۱۷۹
نماز میں بدن کا ڈھانپنا ---- ۱۸۱
نمازی کے لباس کی شرطیں ---- ۱۸۲
جن صورتوں میں نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہیں ---- ۱۹۱
وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں ---- ۱۹۴
وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں ---- ۱۹۴
نماز کے پڑھنے کی جگہ ---- ۱۹۴
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے ---- ۱۹۹
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے ---- ۱۹۹
مسجد کی احکام ---- ۲۰۰
اذان اور اقامت ---- ۲۰۳
اذان اور اقامت کا ترجمہ ---- ۲۰۴
نماز کے واجبات ---- ۲۰۹

اشاره ----- ۲۰۹
نِیّت ----- ۲۰۹
تکبیر الاحرام ----- ۲۱۰
قیام یعنی کھڑا ہونا ----- ۲۱۲
قراءت ----- ۲۱۴
رکوع ----- ۲۲۱
سجود ----- ۲۲۵
اشاره ----- ۲۲۵
وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے ----- ۲۳۰
سجدہ کی مستحبات اور مکروہات ----- ۲۳۲
قرآن مجید کی واجب سجدے ----- ۲۳۳
تشهد ----- ۲۳۴
نماز کا سلام ----- ۲۳۵
ترتیب ----- ۲۳۶
مُوَالات ----- ۲۳۷
قُنوت ----- ۲۳۷
نماز کا ترجمه ----- ۲۳۸
تعقیبات نماز ----- ۲۴۰
پیغمبر اکرم (صلی الله علیه واله) پر صَلَوات (دُرود) ----- ۲۴۱
مبطلات نماز ، شکّیات نماز ، سجده سهو ----- ۲۴۱
اشاره ----- ۲۴۱
وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں ----- ۲۴۷
وہ صورتیں جن میں واجب نمازیں توڑی جاسکتی ہیں ----- ۲۴۸
شکّیات نماز ----- ۲۴۹
وہ شک جو نماز کو باطل کرتے ہیں ----- ۲۴۹
وہ شک جن کی پروا نہیں کرنی چاہئے ----- ۲۵۰

جس فعل کا موقع گزر گیا ہو اس میں شک کرنا ---- ۲۵۰
سلام کے بعد شک کرنا ---- ۲۵۲
وقت کے بعد شک کرنا ---- ۲۵۲
کثیرُالشک کا شک کرنا ---- ۲۵۳
امام اور مقتدی کا شک ---- ۲۵۴
صحیح شکوک ---- ۲۵۵
نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ ---- ۲۵۹
سجدہ سہو ---- ۲۶۳
سجدہ سہو کا طریقہ ---- ۲۶۵
بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا ---- ۲۶۵
مسافر کی نماز ---- ۲۶۸
اشارہ ---- ۲۶۸
مُتَفَرِّق مَسائِل ---- ۲۸۳
قضا نماز ---- ۲۸۵
باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں ---- ۲۸۸
نماز جماعت ---- ۲۸۹
اشارہ ---- ۲۸۹
امام جماعت کی شرائط ---- ۲۹۷
نماز جماعت کے احکام ---- ۲۹۸
جماعت میں امام اور مقتدی کے فرائض ---- ۳۰۱
نماز جماعت کے مکروہات ---- ۳۰۲
نماز آیات ---- ۳۰۲
اشارہ ---- ۳۰۲
نماز کی آیات پڑھنے کا طریقہ ---- ۳۰۵
عید فطر اور عید قربان کی نماز ---- ۳۰۷
نماز کے لیے اجیر بنانا (یعنی اجرت دے کر نماز پڑھوانا) ---- ۳۰۹

روزہ کے احکام ---- ۳۱۱
اشارہ ---- ۳۱۱
نیت ---- ۳۱۱
وہ چیزیں جو روزہ کو باطل کرتی ہیں ---- ۳۱۵
کھانا اور پینا ---- ۳۱۶
جماع ---- ۳۱۷
اِستِمنَاء ---- ۳۱۸
خدا و رسول پر بہتان باندھنا ---- ۳۱۹
غبار کو حلق تک پہنچانا ---- ۳۲۰
سر کو پانی میں ڈبونا ---- ۳۲۱
اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا ---- ۳۲۲
حقنہ لینا ---- ۳۲۶
قے کرنا ---- ۳۲۶
ان چیزوں کے احکام جو روزہ کو باطل کرتی ہیں ---- ۳۲۷
وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں ---- ۳۲۸
ایسے مواقع جن میں روزہ کی قضا اور کفارہ واجب ہو جاتے ہیں ---- ۳۲۹
روزہ کا کفارہ ---- ۳۲۹
وہ صورتیں جن میں فقط روزہ کی قضا واجب ہے ---- ۳۳۳
قضاروزہ کے احکام ---- ۳۳۵
مسافر کے روزوں کے احکام ---- ۳۳۸
وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں ---- ۳۴۰
مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ ---- ۳۴۰
حرام اور مکروہ روزے ---- ۳۴۲
مستحب روزے ---- ۳۴۳
وہ صورتیں جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز مستحب ہے ---- ۳۴۵
خمس کے احکام ---- ۳۴۵

اشارہ ---------- ۳۴۵
کاروبار کا منافع ---------- ۳۴۶
معدنی کانیں ---------- ۳۵۳
گڑا ہوا دفینہ ---------- ۳۵۵
وہ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے ---------- ۳۵۶
غَوَّاصِی سے حاصل کئے ہوئے موتی ---------- ۳۵۷
مال غنیمت ---------- ۳۵۹
وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے ---------- ۳۵۹
خمس کا مصرف ---------- ۳۶۰
زکوٰۃ کے احکام ---------- ۳۶۲
اشارہ ---------- ۳۶۲
زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط ---------- ۳۶۳
گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ ---------- ۳۶۴
سونے کا نصاب ---------- ۳۷۱
چاندی کا نصاب ---------- ۳۷۱
اونٹ، گائے بیل، بکری کی زکوٰۃ ---------- ۳۷۴
اونٹ کے نصاب ---------- ۳۷۴
گائے کا نصاب ---------- ۳۷۵
بیل کا نصاب ---------- ۳۷۶
مال تجارت کی زکوٰۃ ---------- ۳۷۸
زکوٰۃ کا مصرف ---------- ۳۷۹
مُستحِقّینِ زکوٰۃ کی شرائط ---------- ۳۸۲
زکوٰۃ کی نیت ---------- ۳۸۴
زکوٰۃ کے مُتَفَرّق مَسائِل ---------- ۳۸۵
زکوٰۃِ فِطرہ ---------- ۳۸۹
زکوٰۃ فِطرہ کا مصرف ---------- ۳۹۲

زکوٰۃ فطرہ کے متفرق مسائل ---- ۳۹۳
حج کے اَحکام ---- ۳۹۵
مُعَامَلات ---- ۳۹۸
خرید و فروخت کے احکام ---- ۳۹۸
خرید و فروخت کے مُستحبّات ---- ۳۹۹
مکروہ معاملات ---- ۳۹۹
حرام معاملات ---- ۴۰۰
بیچنے والے اور خریدارکی شرائط ---- ۴۰۵
جنس اور اس کے عِوض کی شرائط ---- ۴۰۷
خریدوفروخت کا صیغہ ---- ۴۰۹
پھلوں کی خرید و فروخت ---- ۴۰۹
پھلوں کی خرید و فروخت ---- ۴۱۰
نقد اور ادھار کے احکام ---- ۴۱۰
معاملہ سلف کی شرائط ---- ۴۱۱
معاملہ سلف کے احکام ---- ۴۱۳
سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض بیچنا ---- ۴۱۴
معاملہ فسخ کئے جانے کی صورتیں ---- ۴۱۵
متفرق مسائل ---- ۴۱۹
شراکت کے احکام ---- ۴۲۰
صلح کے احکام ---- ۴۲۳
کرائے کے احکام ---- ۴۲۶
کرائے پر دیئے جانے والے مال کی شرائط ---- ۴۲۸
کرائے پر دیئے جانے والے مال سے اِستِفَادے کی شرائط ---- ۴۲۹
کرائے کے متفرق مسائل ---- ۴۳۰
جعالہ کے احکام ---- ۴۳۵
مَزارعہ کے احکام ---- ۴۳۷

مُساقات اور مُغارسہ کے احکام ---- ۴۴۰
وہ اشخاص جو اپنے مال میں تصرف نہیں کرسکتے ---- ۴۴۳
وکالت کے احکام ---- ۴۴۴
قرض کے احکام ---- ۴۴۶
حوالہ دین کے احکام ---- ۴۵۰
رھن کے احکام ---- ۴۵۲
ضمانت کے احکام ---- ۴۵۴
کَفالَت کے احکام ---- ۴۵۶
امانت کے احکام ---- ۴۵۷
عاریہ کے احکام ---- ۴۶۰
نکاح کے احکام ---- ۴۶۲
اشارہ ---- ۴۶۲
نکاح پڑھنے کا طریقہ ---- ۴۶۴
نکاح کی شرائط ---- ۴۶۴
وہ صورتیں جن میں مرد یا عورت نکاح فسخ کرسکتے ہی ---- ۴۶۷
وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے ---- ۴۶۸
دائمی عقد کے احکام ---- ۴۷۲
مُتعَہ (مُعَیَّنَہ مُدّت کا نکاح) ---- ۴۷۴
نا محرم پرنگاہ ڈالنے کے احکام ---- ۴۷۶
ازدواج کے مختلف مسائل ---- ۴۷۸
دودھ پلانے کے احکام ---- ۴۸۱
دودھ پلانے سے محرم بننے کی شرائط ---- ۴۸۳
دودھ پلانے کے آداب ---- ۴۸۷
دودھ پلانے کے مختلف مسائل ---- ۴۸۷
طلاق کے احکام ---- ۴۸۹
اشارہ ---- ۴۸۹

طلاق کی عدت ---- ۴۹۱
وفات کی عدت ---- ۴۹۳
طلاق بائِن اور طلاق رَجعی ---- ۴۹۴
رجوع کرنے کے احکام ---- ۴۹۵
طلاق خلع ---- ۴۹۶
طلاق مبارات ---- ۴۹۶
طلاق کے مختلف احکام ---- ۴۹۷
غصب کے احکام ---- ۴۹۹
گم شدہ مال پانے کے احکام ---- ۵۰۳
حیوانات کو شکار اور ذبح کرنے کے احکام ---- ۵۰۶
اشارہ ---- ۵۰۶
حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ ---- ۵۰۸
حیوان کو ذبح کرنے کی شرائط ---- ۵۰۸
اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ ---- ۵۱۰
حیوانات کو ذبح کرنے کے مستحبات ---- ۵۱۱
حیوانات کو ذبح کرنے کے مکروہات ---- ۵۱۱
ہتھیاروں سے شکار کرنے کے احکام ---- ۵۱۲
شکاری کتے سے شکار کرنا ---- ۵۱۴
مچھلی اور ٹڈی کا شکار ---- ۵۱۶
کھانے پینے کی چیزوں کے احکام ---- ۵۱۷
کھانا کھانے کے آداب ---- ۵۲۱
اشارہ ---- ۵۲۱
وہ باتیں جو کھانا کھاتے وقت مکروہ ہیں ---- ۵۲۲
پانی پینے کا آداب ---- ۵۲۳
منت اور عہد کے احکام ---- ۵۲۵
اشارہ ---- ۵۲۵

قسم کا□ان□ کا□ احکام ---------- ۵۲۹
وقف کا□ احکام ---------- ۵۳۱
وصیت کا□ احکام ---------- ۵۳۵
اشارہ ---------- ۵۳۵
میراث کا□ احکام ---------- ۵۴۲
پہلا□ گروہ کی میراث ---------- ۵۴۲
دوسرا□ گروہ کی میراث ---------- ۵۴۴
تیسرا□ گروہ کی میراث ---------- ۵۴۹
بیوی اور شوھر کی میراث ---------- ۵۵۱
مِیراث کا□ مختلف مسائل ---------- ۵۵۳
چند فِقھی اصطلاحات ---------- ۵۵۴
کا□ بارا□ میا□ مرکز ---------- ۵۶۲

توضیح المسائل مرجع عظیم الشان آقای سید علی حسینی سیستانی کی سا

کتاب کی وضاحتی

اکثریت: حسینی سیستانی، علی، ۱۳۰۹

مصنف کا عنوان اور عنوان: الاسلامی کی تشریح / فتوی علی حسینی سیستانی کی مطابق

اشاعت کی تفصیلات: قوم: آفیس آف گرینی آیت اللہ الیسستانی، ۱۴۲۵ عدد [۱۳۸۳].

ظہور: ص ۶۳۰

۹۰۰۰ ۶۶-۰۶۶-۴۸۴-۹۶۴ :ISBN زبانی؛ ۹۶۴-۴۸۴-۰۶۶-۶۶ ۹۰۰۰ زبانی

فہرست کی حیثیت: پچھلا کیٹلاگ

موضوع: جعفری فقہ - عملی علاج

مضمون: شیعہ فاطاس - ۱۴ ویں صدی

اضافی ID: گرینی آیت اللہ سیستانی دامزئی آفس

کانگریس کی درجہ بندی: بی پی۱۸۳ / ۹ / ۱۳۸۳ H۴۷T۹

Dewey درجہ بندی: ۲۹۷/۳۴۲۲

قومی بائبلگرافک نمبر: M۸۳-۱۵۹۷۰

ص:۱

اشارہ

بسمہ اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین

والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیآء والمرسلین

محمد و آلہ الطیبین الطاہرین

واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائہم اجمعین

من الآن الی قیام یوم الدین

احکام تقلید

(مسئلہ ۱) ہر مسلمان کو لئے اصول دین کو از روئے بصیرت جاننا ضروری ہے کیونکہ اصول دین میں کسی طور پر بھی تقلید نہیں کی جاسکتی یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اصول دین میں کسی کی بات صرف اس وجہ سے مانے کہ وہ ان اصول کو جانتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اسلام کی بنیادی عقائد پر یقین رکھتا ہو اور اس کا اظہار کرتا ہو اگرچہ یہ اظہار از روئے بصیرت نہ ہو تب بھی وہ مسلمان اور مومن ہے لہذا اس مسلمان پر ایمان اور اسلام کے تمام احکام جاری ہوں گے لیکن "مسلمات دین" کو چھوڑ کر باقی دینی احکامات میں ضروری ہے کہ انسان یا تو خود مجتہد ہو یعنی احکام کو دلیل کے ذریعہ حاصل کرے یا کسی مجتہد کی تقلید کرے یا از راہ احتیاط اپنا فریضہ یوں ادا کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ دار پوری کردی ہے مثلا اگر چند مجتہد کسی عمل کو حرام قرار دیں اور چند دوسرے کہیں کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل سے باز رہے اور اگر بعض مجتہد کسی عمل کو واجب اور بعض مستحب گردانیں تو اسے بجالائے لہذا جو اشخاص نہ تو مجتہد ہوں اور نہ ہی احتیاط پر عمل پیرا ہوسکیں اور ان کے لئے واجب ہے کہ مجتہد کی تقلید کریں

۲ دینی احکامات میں تقلید کا مطلب یہ ہے کہ کسی مجتہد کے فتوے پر عمل کیا جائے اور ضروری ہے کہ جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مرد بالغ عاقل شیعہ اثنا عشری حلال زادے زندہ اور عادل ہو عادل وہ شخص ہے جو تمام واجب کاموں کو بجالائے اور تمام حرام کاموں کو ترک کرے عادل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بظاہر ایک اچھا شخص ہو اور اس کے اہل محلہ یا ہمسایوں یا ہم نشینوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں

اگر یہ بات اجمالاً معلوم ہو کہ در پیش مسائل میں مجتہد کے فتوے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو ضروری ہے کہ اس

مجتہد کی تقلید کی جائے جو "اعلم" ہو یعنی اپنے زمانے کے دوسرے مجتہدوں کے مقابلے میں احکام الٰہی کو سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہو

۳۔ مجتہد اور اعلم کی پہچان تین طریقوں سے ہوسکتی ہے

* (اول) ایک شخص کو جو خود صاحب علم ہو ذاتی طور پر یقین ہو اور مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو

* (دوم) دو اشخاص جو عالم اور عادل ہوں نیز مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کا ملکہ رکھتے ہوں، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ دو اور عالم اور عادل ان کی تردید نہ کریں اور بظاہر کسی کا مجتہد یا اعلم ہونا ایک قابل اعتماد شخص کے قول سے بھی ثابت ہوجاتا ہے

* (سوم) کچھ اہل علم (اہل خبرہ) جو مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہوں، کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں اور ان کی تصدیق سے انسان مطمئن ہوجائے

۴۔ اگر در پیش مسائل میں دو یا اس سے زیادہ مجتہدین کے اختلافی فتوے اجمالی طور پر معلوم ہوں اور بعض کے مقابلے میں بعض دوسروں کا اعلم ہونا بھی معلوم ہو لیکن اگر اعلم کی پہچان آسان نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ آدمی تمام مسائل میں ان کے فتووں میں جتنا ہو سکے احتیاط کرے (یہ مسئلہ تفصیلی ہے اور اس کا بیان کا یہ مقام نہیں ہے) اور ایسی صورت میں جبکہ احتیاط ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عمل اس مجتہد کے فتوے کے مطابق ہو جس کا اعلم ہونے کا احتمال دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ہو اگر دونوں کے اعلم ہونے کا احتمال یکساں ہو تو اسے اختیار ہے (کہ جس کے فتوے پر چاہے عمل کرے)

۵۔ کسی مجتہد کا فتوی حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں

* (اول) خود مجتہد سے (اس کا فتوی) سننا

* (دوم) ایسے دو عادل اشخاص سے سننا جو مجتہد کا فتوی بیان کریں

* (سوم) مجتہد کا فتوی کسی ایسے شخص سے سننا جس کے قول پر اطمینان ہو

* (چہارم) مجتہد کی کتاب (مثلاً توضیح المسائل) میں پڑھنا بشرطیکہ اس کتاب کی صحت کے بارے میں اطمینان ہو

۶۔ جب تک انسان کو یہ یقین نہ ہوجائے کہ مجتہد کا فتوی بدل چکا ہے وہ کتاب میں لکھے ہوئے فتوے پر عمل کر سکتا ہے اور اگر فتوے کے بدل جانے کا احتمال ہو تو چھان بین کرنا ضروری نہیں ہے

۷۔ اگر مجتہد اعلم کوئی فتوی دے تو اس کا مقلد اس مسئلے کے بارے میں کسی دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل نہیں کر سکتا تاہم اگر ہو (یعنی مجتہد اعلم) فتوی نہ دے بلکہ یہ کہے کہ احتیاط اس میں سے ہے کہ یوں عمل کیا جائے مثلا احتیاط اس میں ہے کہ نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورے الحمد کے بعد ایک اور پوری سورت پڑھے تو مقلد کو چاہئے کہ یا تو اس احتیاط پر، جسے احتیاط واجب کہتے ہیں، عمل کرے یا کسی ایسے دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل کرے جس کی تقلید جائز ہو (مثلاً فالاً علم)۔ پس اگر وہ (یعنی دوسرے مجتہد) فقط سورے الحمد کو کافی سمجھتا ہو تو دوسری سورت ترک کی جاسکتی ہے جب مجتہد اعلم کسی مسئلے کے بارے میں کہے کہ محل تامل یا محل اشکال ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے

۸۔ اگر مجتہد اعلم کسی مسئلے کے بارے میں فتوی دینے کے بعد یا اس سے پہلے احتیاط لگائے مثلاً یہ کہے کہ کس نجس برتن کو پانی میں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ تین مرتبہ دھوئے تو مقلد ایسی احتیاط کو ترک کر سکتا ہے اس قسم کی احتیاط کو احتیاط مستحب کہتے ہیں

۹۔ اگر وہ مجتہد جس کی ایک شخص تقلید کرتا ہے فوت ہو جائے تو جو حکم اس کی زندگی میں تھا وہی حکم اس کی وفات کے بعد بھی ہے بنا بریں اگر مرحوم مجتہد، زندہ مجتہد کے مقابلے میں اعلم تھا تو ہو شخص جسے در پیش مسائل میں دونوں مجتہدین کے مابین اختلاف کا اگرچہ اجمالی طور پر علم ہو اسے مرحوم مجتہد کی تقلید پر باقی رہنا ضروری ہے اور اگر زندہ مجتہد اعلم ہو تو پھر زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اس مسئلے میں تقلید سے مراد معین مجتہد کے فتوے کی پیروی کرنے (قصد رجوع) کو صرف اپنے لئے لازم قرار دینا ہے نہ کہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا

۱۰۔ اگر کوئی شخص کسی مسئلے میں ایک مجتہد کے فتوے پر عمل کرے، پھر اس مجتہد کے فوت ہوجانے کے بعد وہ اسی مسئلے میں زندہ مجتہد کے فتوے پر عمل کرلے تو اسے اس امر کی اجازت نہیں کہ دوبارہ مرحوم مجتہد کے فتوے پر عمل کرے

۱۱۔ جو مسائل انسان کو اکثر پیش آتے رہتے ہیں ان کو یاد کر لینا واجب ہے

۱۲۔ اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس کا حکم اسے معلوم نہ تو لازم ہے کہ احتیاط کرے یا ان شرائط کے مطابق تقلید کرے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے لیکن اگر اس مسئلہ میں اسے اعلم کے فتوے کا علم نہ ہو اور اعلم اور غیر اعلم کی آراء کے مختلف ہونے کا مجملاً علم ہو یا تو غیر اعلم کی تقلید جائز ہے

۱۳۔ اگر کوئی شخص مجتہد کا فتوی کسی دوسرے شخص کو بتائے لیکن مجتہد نے اپنا سابق فتوی بدل دیا ہو تو اس کے لئے دوسرے شخص کو فتوے کی تبدیلی کی اطلاع دینا ضروری نہیں ہے لیکن اگر فتوی بتانے کے بعد یہ محسوس ہو کہ (شاید فتوی بتانے میں) غلطی ہوگئی ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ اس اطلاع کی وجہ سے وہ شخص اپنے شرعی وظیفے کے خلاف عمل کرے گا تو احتیاط لازم کی بنا پر جہاں تک ہوسکے اس غلطی کا ازالہ کرے

۱۴۔ اگر کوئی مکلف ایک مدت تک کسی کی تقلید کیے بغیر اعمال بجا لاتا رہے لیکن بعد میں کسی مجتہد کی تقلید کرلے تو اس صورت میں اگر مجتہد اس کے گزشتہ اعمال کے بارے میں حکم لگائے کہ وہ صحیح ہیں تو وہ صحیح متصور ہوں گے ورنہ طابل شمار ہوں گے

احکام طہارت

مطلق اور مضاف پانی

۱۵۔ پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف "مُضَاف" وہ پانی ہے جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے مثلاً تربوز کا پانی (ناریل کا پانی) گلاب کا عرق (وغیرہ) اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے آلودہ ہو مثلا گدلا پانی جو اس حد تک مٹیالا ہو کہ پتر اسے پانی نہ کہا جاسکے ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے "آپ مُطلَق" کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں (اول) کر پانی (دوم) قلیل پانی (سوم) جاری پانی (چہارم) بارش کا پانی (پنجم) کنویں کا پانی

کُر پانی

۱۶ مشہور قول کی بنا پر کُر اتنا پانی ہے جو ایک ایسے برتن کو بھر دے جس کی لمبائی،چوڑائی اور گہرائی ہر ایک سا ہو تین بالشت ہو اس بنا پر اس کا مجموعہ ضرب ۸×۷×۴۲ (۸۷ ء ۴۲) بالشت ہونا ضروری ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اگر چوتیہ بالشت بھی ہو تو کافی ہے تاہم کرُ پانی کا وزن کہ لحاظ سے تعین کرنا اشکال سے خالی نہیں ہے

۱۷ اگر کوئی چیز عین نجس ہو مثلاً پیشاب یا خون یا وہ چیز جو نجس ہو گئی ہو جسے کہ نجس لباس ایسے پانی میں گر جائے جس کی مقدار ایک کُر کہ برابر ہو اور اس کہ نتیجے کی بو، رنگ یا ذائقہ پانی میں سرایت کر جائے تو پانی نجس ہوجائے گا لیکن اگر ایسی کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو نجس نہیں ہوگا

۱۸ اگر ایسے پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ جس کی مقدار ایک کُرکہ برابر ہو نجاست کہ علاوہ کسی اور چیز سے تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا

۱۹ اگر کوئی عین نجاست مثلاً خون ایسے پانی میں جاگرے جس کی مقدار ایک کُر سے زیادہ ہو اور اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل کر دے تو اس صورت میں اگر پانی کہ اس حصے کی مقدار جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ایک کُر سے کم ہو تو سارا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر اس کی مقدار ایک کُر یا اس سے زیادہ ہو تو صرف وہ حصہ نجس متصور ہوگا جس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل ہوا

۲۰ اگر فوارے کا پانی (یعنی وہ پانی جو جوش مار کر فوارے کی شکل میں اچھلے) ایسے دوسرے پانی سے متصل ہو جس کی مقدار ایک کُر کہ برابر ہو تو فوارے کا پانی نجس پانی کو پاک کر دیتا ہے لیکن اگر نجس پانی پر فوارے کہ پانی کا ایک ایک قطرہ گرے تو اسے پاک نہیں کرتا البتہ اگر فوارے کہ سامنے کوئی چیز رکھ دی جائے جس کہ نتیجے میں اس کا پانی قطرہ قطرہ ہونے سے پہلے نجس پانی سے متصل ہو جائے تو نجس پانی کو پلک کر دیتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ فوارے کا پانی نجس پانی سے مخلوط ہو جائے

۲۱ اگر کسی نجس چیز کو ایسے نل کہ نیچے دھوئیے جو ایسے (پاک) پانی سے ملا ہوا ہو جس کی مقدار ایک کُر کہ برابر ہو اور اس چیز کی دھوون اس پانی سے متصل ہو جائے جس کی مقدار کرُ کہ برابر ہو تو وہ دھوون پاک ہوگی بشرطیکہ اس میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہو اور نہ ہی اس میں عین نجاست کی آمیزش ہو

۲۲۔ اگر کُر پانی کا کچھ حصہ جم کر برف بن جائے اور کچھ حصہ پانی کی شکل میں باقی بچے جس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو تو جو نجاست اس پانی کو چھوئے گی وہ نجس ہو جائے گا اور برف پگھلنے پر جو پانی سے بنے گا وہ بھی نجس ہوگا۔

۲۳۔ اگر پانی کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو اور بعد میں شک ہو کہ آیا اب بھی کُر کے برابر ہے یا نہیں تو اس کی حیثیت ایک کُر پانی ہی کی ہوگی۔ یعنی وہ نجاست کو بھی پاک کرے گا اور نجاست کے اتصال سے نجس بھی نہیں ہوگا۔اس کے برعکس جو پانی کُر سے کم تھا اور اگر اس کے متعلق شک ہو کہ اب اس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہوگئی ہے یا نہیں تو اسے ایک کُر سے کم ہی سمجھا جائے گا۔

۲۴۔ پانی کا ایک کُر کے برابر ہونا دو طریقوں سے ثابت ہوسکتا ہے۔ (اول) انسان کو خود اس بارے میں یقین یا اطمینان ہو (دوم) دو عادل مرد اس بارے میں خبر دیں۔

قلیل پانی

۲۵۔ ایسے پانی کو قلیل پانی کہتے ہیں جو زمین سے نہ ابلے اور جس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو۔

۲۶۔ جب قلیل پانی کسی نجس چیز پر گرے یا کوئی نجس چیز اس پر گرے تو پانی نجس ہوجائے گا۔ البتہ اگر پانی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصہ اس نجس چیز سے ملے گا نجس ہو جائے گا لیکن باقی پاک ہوگا۔

۲۷۔ جو قلیل پانی کسی چیز پر عَین نجاست دور کرنے کے لئے اٹھا جائے وہ نجاست سے جدا ہونے کے بعد نجس ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ قلیل پانی جو عین نجاست کے الگ ہوجانے کے بعد نجس چیز کو پاک کرنے کے لئے اس پر اٹھا جائے اس سے جدا ہو جانے کے بعد بنا بر احتیاط لازم مطلقاً نجس ہے۔

۲۸۔ جس قلیل پانی سے پیشاب یا پاخانہ کے مخارج دھوئے جائیں وہ اگر کسی چیز کو لگ جائے تو پانچ شرائط کے ساتھ اسے نجس نہیں کرے گا۔

(اول) پانی میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہوا ہو (دوم) باہر سے کوئی نجاست اس سے نہ ملی ہو (سوم) کوئی اور نجاست (مثلاً خون) پیشاب یا پاخانہ کے ساتھ خارج نہ ہوئی ہو (چہارم) پاخانہ کے ذرے پانی میں دکھائی نہ دیں (پنجم) پیشاب یا پاخانہ کے مخارج پر معمول سے زیادہ نجاست نہ لگی ہو

جاری پانی

جاری پانی وہ ہے جو زمین سے اُبلے اور بہتا ہوا مثلاً چشمے کا پانی

۲۹ جاری پانی اگرچہ کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو نجاست کے ملنے سے تب تک نجس نہیں ہوتا جب تک نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل نہ جائے

۳۰ اگر نجاست جاری پانی سے ملے تو اس کی اتنی مقدار جس کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے نجس ہے البتہ اس پانی کا وہ حصہ جو چشمے سے متصل ہو پاک ہے خواہ اس کی مقدار کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو ندی کی دوسری طرف کا پانی اگر ایک کُر جتنا ہو یا اس پانی کے ذریعہ جس میں (بُو، رنگ یا ذائقہ کی) کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی چشمے کی طرف کے پانی سے ملا ہوا ہو تو پاک ہے ورنہ نجس ہے

۳۱ اگر کسی چشمے کا پانی جاری نہ ہو لیکن صورت حال یہ ہو کہ جب اس میں سے پانی نکال لیں تو دوبارہ اس کا پانی اُبل پڑتا ہو تو وہ پانی، جاری پانی کا حکم نہیں رکھتا یعنی اگر نجاست اس سے ملے تو نجس ہوجاتا ہے

۳۲ ندی یا نہر کے کنارے کا پانی جو ساکن ہو اور جاری پانی سے متصل ہو، جاری پانی کا حکم نہیں رکھتا

۳۳ اگر ایک ایسا چشمہ ہو جو مثال کے طور پر سردیوں میں اُبل پڑتا ہو لیکن گرمیوں میں اس کا جوش ختم ہوجاتا ہو اسی وقت جاری پانی کے حکم میں آئے گا جب اس کا پانی اُبل پڑتا ہو

۳۴ اگر کسی (تُرکی اور ایرانی طرز کے) حمام کے چھوٹے حوض کا پانی ایک کُر سے کم ہو لیکن وہ ایسے "وسیلۂ آب" سے متصل ہو جس کا پانی حوض کے پانی سے مل کر ایک کُر بن جاتا ہو تو جب تک نجاست کے مل جانے سے اس کی بُو، رنگ اور ذائقہ تبدیل نہ ہوجائے وہ نجس نہیں ہوتا

۳۵ حمام اور باتھ روم کے نلکوں کا پانی جاتنیوں اور شاوروں کے ذریعہ بہتا ہے اگر اس حوض کے پانی سے مل کر جو ان نلکوں سے متصل ہو ایک کُر کے برابر ہو جائے تو نلکوں کا پانی بھی کُر پانی کے حکم میں شامل ہوگا

۳۶ جو پانی زمین پر بہ رہا ہو لیکن زمین سے اُبل نہ رہا ہو اگر وہ ایک کُر سے کم ہو اور اس میں نجاست مل جائے تو وہ نجس ہو جائے گا لیکن اگر وہ پانی تیزی سے بہ رہا ہو اور مثال کے طور پر اگر نجاست اس کے نچلے حصے کو لگے تو اس کا اوپر والا حصہ نجس نہیں ہوگا

بارش کا پانی

۳۷ جو چیز نجس ہو اور عین نجاست اس میں نہ ہو اس پر جمے جمے ایک بار بارش ہو جائے پاک ہو جاتی ہے لیکن اگر بدن اور لباس پیشاب سے نجس ہو جائے تو بنابر احتیاط ان پر دوبار بارش ہونا ضروری ہے مگر قالین اور لباس وغیرہ کا نچوڑنا ضروری نہیں ہے لیکن ہلکی بوندا باندی کافی نہیں بلکہ اتنی بارش لازمی ہے کہ لوگ کہیں کہ بارش ہو رہی ہے

۳۸ اگر بارش کا پانی عین نجس پر برسے اور پھر دوسری جگہ چلے گئے پھیلے لیکن عین نجاست اس میں شامل نہ ہو اور نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ بھی اس میں پیدا نہ ہو تو وہ پانی پاک ہے پس اگر بارش کا پانی خون پر برسنے سے چلے گئے پھیلے اور ان میں خون کے ذرات شامل ہوں یا خون کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا ہوگیا ہو تو وہ پانی نجس ہوگا

۳۹ اگر مکان کی اندرونی یا اوپری چھت پر عین نجاست موجود ہو تو بارش کے دوران جو پانی نجاست کو چھو کر اندرونی چھت سے ٹپکے یا پرنالے سے گرے وہ پاک ہے لیکن جب بارش تھم جائے اور یہ بات علم میں آئے کہ اب جو پانی گر رہا ہے وہ کسی نجاست کو چھو کر آرہا ہے تو وہ پانی نجس ہوگا

۴۰ جس نجس زمین پر بارش برس جائے وہ پاک ہوجاتی ہے اور اگر بارش کا پانی زمین پر بہنے لگے اور اندرونی چھت کے اس مقام پر جا پہنچے جو نجس ہے تو وہ جگہ بھی پاک ہو جائے گی بشرطیکہ ابھی بارش ہو رہی ہو

۴۱ نجس ہوئی کہ تمام اجزاء تک بارش کا مُطلَق پانی پہنچ جائے تو ہوئی پاک ہوجائے گی

۴۲ اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے خواہ ایک کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو بارش برسنے کے وقت وہ (جمع شدہ پانی) کُر کا حکم رکھتا ہے اور کوئی نجس چیز اس میں دھوئی جائے اور پانی نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ قبول نہ کرے تو وہ نجس چیز پاک ہو جائیگی

۴۳۔اگر نجس زمین پر بچھے ہوئے پاک قالین (یادری) پر بارش برسے اور اس کا پانی برسنے کے وقت قالین سے نجس زمین پر پہنچ جائے تو قالین بھی نجس نہیں ہوگا اور زمین بھی پاک ہوجائے گی۔

کُنویں کا پانی

۴۴۔ ایک ایسے کنویں کا پانی جو زمین سے اُبلتا ہواگرچہ مقدار میں ایک کُر سے کم ہو نجاست پڑنے سے اس وقت تک نجس نہیں ہوگا۔ جب تک اس نجاست سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل نہ جائے۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ بعض نجاستوں کے گرنے پر کنویں سے اتنی مقدار میں پانی نکال دیے جو مفصل کتابوں میں درج ہے۔

۴۵۔ اگر کوئی نجاست کنویں میں گر جائے اور اس کے پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ کو تبدیل کر دے تو جب کنویں کے پانی میں پیدا شدہ یہ تبدیلی ختم ہو جائے گی پانی پاک ہو جائے گا اور بہتر یہ ہے کہ یہ پانی کنویں سے اُبلنے والے پانی میں مخلوط ہو جائے۔

۴۶۔ اگر بارش کا پانی ایک گھڑے میں جمع ہوجائے اور اس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو تو بارش تھمنے کے بعد نجاست کی آمیزش سے وہ پانی نجس ہوجائے گا۔

پانی کے احکام

۴۷۔ مضاف پانی (جس کے معنی مسئلہ نمبر ۱۵ میں بیان ہوچکے ہیں) کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔ ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔

۴۸۔ مضاف پانی کی مقدار اگرچہ ایک کُر کے برابر ہو اگر اس میں نجاست کا ایک ذرہ بھی پڑجائے تو نجس ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر ایسا پانی کسی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصہ نجس چیز سے متصل ہوگا نجس ہوجائے گا اور جو متصل نہیں ہوگا وہ پاک ہوگا مثلاً اگر عرق گلاب کو گلاب دان سے نجس ہاتھ پر چھڑکا جائے تو اس کا جتنا حصہ ہاتھ کو لگے گا نجس ہوگا اور جو نہیں لگے گا وہ پاک ہوگا۔

۴۹۔ اگر وہ مُضاف پانی جو نجس ہو ایک کُر کے برابر پانی یا جاری پانی سے یوں مل جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جاسکے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

۵۰ اگر ایک پانی مطلق تھا اور بعد میں اس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ مضاف ہو جانے کی حد تک پہنچا تھا یا نہیں تو وہ مطلق پانی متصور ہوگا یعنی نجس چیز کو پاک کر گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہوگا اور اگر پانی مضاف تھا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مطلق ہوا یا نہیں تو وہ مضاف متصور ہوگا یعنی کسی نجس چیز کو پاک نہیں کر گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہوگا

۵۱ ایسا پانی جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف، نجاست کو پاک نہیں کرتا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے جو بھی کوئی نجاست ایسے پانی سے ملتی ہے تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ نجس ہو جاتا ہے خواہ اس کی مقدار ایک کُر بھی کیوں نہ ہو

۵۲ ایسا پانی جس میں خون یا پیشاب جیسی عین نجاست پڑے اور اس کی بو، رنگ یا ذائقہ کو تبدیل کر دے نجس ہوجاتا ہے خواہ وہ کُر کے برابر یا جاری پانی ہی کیوں نہ ہو تاہم اگر اس پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ کسی ایسی نجاست سے تبدیل ہوجائے جو اس سے باہر ہے مثلاً قریب پڑے ہوئے مُردار کی وجہ سے اس کی بُو بدل جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ نجس ہو جائے گا

۵۳ وہ پانی جس میں عین نجاست مثلاً خون یا پیشاب گر جائے اور اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل کر دے اگر کُر کے برابر یا جاری پانی سے متصل ہو جائے یا بارش کا پانی اس پر برس جائے یا ہوا کی وجہ سے بارش کا پانی اس پر گرے یا بارش کا پانی اس دوران جب کہ بارش ہو رہی ہو پرنالے سے اس پر گرے اور جاری ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں اس میں واقع شدہ تبدیلی زائل ہو جانے پر ایسا پانی پاک ہوجاتا ہے لیکن قول اقوی کی بنا پر ضروری ہے کہ بارش کا پانی یا کُر پانی یا جاری پانی اس میں مخلوط ہوجائے

۵۴ اگر کسی نجس چیز کو بہ مقدار کر پانی جلدی پانی میں پاک کیا جائے تو وہ پانی جو باہر نکالنے کے بعد اس سے چپکے پاک ہوگا

۵۵ جو پانی پہلے پاک ہو اور یہ علم نہ ہو کہ بعد میں نجس ہوا یا نہیں، وہ پاک ہے اور جو پانی پہلے نجس ہو اور معلوم نہ ہو کہ بعد میں پاک ہوا یا نہیں، وہ نجس ہے

۵۶۔ کُتّے، سُوّر اور غیر کتابی کافر کا جھوٹا بلکہ احتیاط مُستحب کی طور پر کتابی کافر کا جھوٹا بھی نجس ہیں اور اس کا کھانا پینا حرام ہیں مگر حرام گوشت جانور کا جھوٹا پاک ہیں اور بلی کی علاوہ اس قسم کی باقی تمام جانوروں کی جھوٹے ہیں کا کھانا اور پینا مکروہ ہیں

بَیتُ الخَلاء کی احکام

۵۷۔ انسان پر واجب ہیں کی پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے مواقع پر اپنی شرمگاہوں کو ان لوگوں سے جا بالغ ہوں خواہ وہ ماں اور بہن کی طرح اس کی محرم بھی کیوں نہ ہوں اور اسی طرح دیوانوں اور ان بچوں سے جو اچھے بُرے کی تمیز رکھتے ہوں چھپا کر رکھیں لیکن بیوی اور شوہر کی لئے اپنی شرمگاہوں کو ایک دوسرے سے چھپانا لازم نہیں ہیں

۵۸۔ اپنی شرمگاہوں کو کسی مخصوص چیز سے چھپانا لازم نہیں مثلاً اگر ہاتھ سے بھی چھپالے تو کافی ہیں

۵۹۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت احتیاط لازم کی بنا پر بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ اور سینہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور نہ ہی پشت قبلہ کی طرف ہو

۶۰۔ اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت کسی شخص کی بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ یا پشت بقبلہ ہو اور وہ اپنی شرمگاہ کو قبلہ کی طرف سے موڑ لے تو یہ کافی نہیں ہیں اور اگر اس کی بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ ہو تو احتیاط یہ ہیں کی شرمگاہ کو رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ موڑے

۶۱۔ احتیاط مُستحب یہ ہیں کی اِستبراَ کی موقع پر، جس کی احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے، نیز اگلی اور پچھلی شرمگاہوں کو پاک کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ اور پشت بہ قبلہ نہ ہو

۶۲۔ اگر کوئی شخص اس لئے کی نامحرم اسے نہ دیکھے رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ بیٹھنے پر مجبور ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کی پشت بہ قبلہ بیٹھے جائے اگر پشت بہ قبلہ بیٹھنا ممکن نہ ہو تو رو بہ قبلہ بیٹھے جائے اگر کسی اور وجہ سے رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ بیٹھنے پر مجبور ہو تو بھی یہی حکم ہیں

۶۳ احتیاط مُستحب یہ ہے کہ بچہ کو رفع حاجت کے لئے رو بہ قبلہ یا پشت بہ قبلہ نہ بٹھائے اور اگر بچہ خود ہی اس طرح بیٹھ جائے تو روکنا واجب نہیں

۶۴ چار جگہوں پر رفع حاجت حرام ہے

۱ بند گلی میں جب کہ والے رہنے والوں نے اس کی اجازت نہ دی رکھی ہو ۲ اس قطعہ زمین میں جو کسی کی نجی ملکیت ہو جب کہ اس نے اس رفع حاجت کی اجازت نہ دی رکھی ہو

۳ ان جگہوں میں جو مخصوص لوگوں کے لئے وقف ہوں مثلاً بعض مدرسے ۴ مومنین کی قبروں کے پاس جب کہ اس فعل سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہو یہی صورت ہر اس جگہ کی ہے جہاں رفع حاجت دین یا مذہب کے مقدسات کی توہین کا موجب ہو

۶۵ تین صورتوں میں مقعد (پاخانہ خارج ہونے کا مقام) فقط پانی سے پاک ہوتا ہے

۱ پاخانہ کے ساتھ کوئی اور نجاست (مثلاً خون) باہر آئی ہو

۲ کوئی بیرونی نجاست مقعد پر لگ گئی ہو

۳مقعد کا اطراف معمول سے زیادہ آلودہ ہو گیا ہو

ان تین صورتوں کے علاوہ مقعد کو یا تو پانی سے دھویا جاسکتا ہے اور یا اس طریقہ کے مطابق جو بعد میں بیان کیا جائے گا کپڑے یا پتھر وغیرہ سے بھی پاک کیا جاسکتا ہے اگرچہ پانی سے دھونا بہتر ہے

۶۶ پیشاب کا مخرج پانی کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا اگر پانی کُر کے برابر ہو یا جاری ہو تو پیشاب کرنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے لیکن اگر قلیل پانی سے دھویا جائے تو احتیاط مُستحب کی بنا پر دو مرتبہ دھونا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ دھوئیے

۶۷ اگر مقعد کو پانی سے دھویا جائے تو ضروری ہے کہ پاخانہ کا کوئی زرہ باقی نہ رہے البتہ رنگ یا بُو باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر پہلی بار ہی وہ مقام یوں دُھل جائے کہ پاخانہ کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا لازم نہیں

۶۸ پتھر، ڈھیلے کپڑے یا انگلی جیسی دوسری چیزیں اگر خشک اور پاک ہوں تو ان سے مقعد کو پاک کیا جاسکتا ہے اور اگر ان میں معمولی نمی بھی ہو جو مقعد تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں ہے

۶۹ اگر مقعد کو پتھر یا ڈھیلے یا کپڑے سے ایک مرتبہ بالکل صاف کر دیا جائے تو کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ صاف کیا جائے اور (جس چیز سے صاف کیا جائے اس کی) تین شاخیں بھی ہوں اور اگر تین شاخوں سے صاف نہ ہو تو اتنے مزید شاخوں کا اضافہ کرنا چاہئے کہ مقعد بالکل صاف ہو جائے البتہ اگر اتنے چھوٹے ذرے باقی رہ جائیں جو نظر نہ آئیں تو کوئی حرج نہیں ہے

۷۰ مقعد کو ایسی چیزوں سے پاک کرنا حرام ہے جن کا احترام لازم ہو (مثلا کاپی یا اخبار کا ایسا کاغذ جس پر خدا تعالی اور پیغمبروں کے نام لکھے ہوں) اور مقعد کو ہڈی یا گوبر سے پاک ہونے میں اشکال ہے

۷۱ اگر ایک شخص کو شک ہو کہ مقعد پاک کیا ہے یا نہیں تو اس پر لازم ہے کہ اسے پاک کرے اگرچہ پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد وہ ہمیشہ متعلقہ مقام کو فوراً پاک کرتا ہو

۷۲ اگر کسی شخص کو نماز کے بعد شک گزرے کہ نماز سے پہلے پیشاب یا پاخانے کا مخرج پاک کیا تھا یا نہیں تو اس نے جو نماز ادا کی ہے وہ صحیح ہے لیکن آئندہ نمازوں کے لئے اس (متعلقہ مقامات کو) پاک کرنا ضروری ہے

اِستِبرَاء

۷۳ اِستِبرَاء ایک مستحب عمل ہے جو مرد پیشاب کرنے کے بعد اس غرض سے انجام دیتے ہیں تاکہ اطمینان ہو جائے کہ اب پیشاب نالی میں باقی نہیں رہا اس کی کئی ترکیبیں ہیں جن میں سے بہترین یہ ہے کہ پیشاب سے فارغ ہوجانے کے بعد اگر مقعد نجس ہوگیا ہو تو پہلے اسے پاک کرے اور پھر تین دفعہ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے ساتھ مقعد سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک سونتے اور اس کے بعد انگوٹھے کو عضو تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تین دفعہ سپاری تک سونتے اور پھر تین دفعہ سپاری کو جھٹکے

۷۴ وہ رطوبت جو کبھی کبھی عورت سے مُلَاعَبَت یا ہنسی مذاق کرنے کے بعد مرد کے آلہ تناسل سے خارج ہوتی ہے اسے مَذِی کہتے ہیں اور وہ پاک ہے علاوہ ازیں وہ رطوبت جو کبھی کبھی مَنِی کے بعد خارج ہوتی ہے جیسے وذی کہا جاتا

□□ یا و□ رطوبت جو بعض اوقات پیشاب ک□ بعد نکلتی □□ اور جس□ ودی ک□ا جاتا □□ پاک □□ بشرطیک□ اس می□ پیشاب کی آمیزش نہ □و□ مزید ی□ ک□ جب کسی شخص نے پیشاب ک□ بعد اِستِبراء کیا □و اور اس ک□ بعد رطوبت خارج □و جس ک□ بار□ می□ شک □و ک□ و□ پیشاب □□ یا مذکور□ بالا تین رطوبتو□ می□ س□ کوئی ایک تو و□ ب□ی پاک □□□

۷۵□ اگر کسی شخص کو شک □و ک□ اِستِبراء کیا □□ یا ن□ی□ اور اس ک□ پیشاب ک□ مخرج س□ رطوبت خارج □و جس ک□ بار□ می□ و□ نہ جانتا □و ک□ پاک □□ یا ن□ی□ تو و□ نجس □□□ نیز ی□ ک□ اگر و□ وضو کر چکا □و تو و□ ب□ی باطل □وگا□ لیکن اگر اس□ اس بار□ می□ شک □و ک□ جو اِستِبراء اس نے کیا تھا و□ صحیح تھا یا ن□ی□ اور اس دوران رطوبت خارج □و اور و□ نہ جانتا □□ ک□ و□ رطوبت پاک □□ یا ن□ی□ تو و□ پاک □وگی اور اس کا وضو ب□ی باطل نہ □وگا□

۷۶□ اگر کسی شخص نے اِستِبراء نہ کیا □و اور پیشاب کرنے ک□ بعد کافی وقت گزر جانے کی وج□ س□ اس□ اطمینان □و ک□ پیشاب نالی می□ باقی ن□ی□ رہا تھا اور اس دوران رطوبت خارج □و اور اس□ شک □و ک□ پاک □□ یا ن□ی□ تو و□ رطوبت پاک □وگی اور اس س□ وضو ب□ی باطل نہ □وگا□

۷۷□ اگر کوئی شخص پیشاب ک□ بعد استبراء کرک□ وضو کرل□ اور اس ک□ بعد رطوبت خارج □و جس ک□ بار□ می□ اس کا خیال □و ک□ پیشاب □□ یا منی تو اس پر واجب □□ ک□ احتیاطاً غسل کر□ اور وضو ب□ی کر□ البتہ اگر اس نے پ□ل□ وضو نہ کیا □و تو وضو کر لینا کافی □□□

۷۸□ عورت ک□ لئ□ پیشاب ک□ بعد استبراء ن□ی□ □□□ پس اگر کوئی رطوبت خارج □و اور شک □و ک□ ی□ پیشاب □□ یا ن□ی□ تو و□ رطوبت پاک □وگی اور اس ک□ وضو اور غسل کو ب□ی باطل ن□ی□ کر□ گی□

رفع حاجت ک□ مُستَحَبّات اور مکرُو□ات

۷۹□ ہر شخص ک□ لئ□ مستحب □□ ک□ جب ب□ی رفع حاجت ک□ لئ□ جائ□ تو ایسی جگ□ بی□□□ جہا□ اس□ کوئی نہ دیک□□□ اور بیت الخلاء می□ داخل □وتے وقت پ□ل□ بایاں پاو□ اندر رک□□ اور نکلتے وقت پ□ل□ دایاں پاو□ باہر رک□□ اور ی□ ب□ی مستحب □□ ک□ رفع حاجت ک□ وقت (□وپی، دوپ□□ وغیر□ س□) سر □□انپ کر رک□□ اور بدن کا بوجھ بائیں پاو□ پر □ال□□

۸۰ رفع حاجت کر وقت سورج اور چاند کی طرف منہ کر کر بیٹھنا مکروہ ہے لیکن اگر اپنی شرم گاہ کو کسی طرح چھپا لے تو مکروہ نہیں ہے علاوہ ازیں رفع حاجت کر لئے ہوا کر رُخ کر بالمقابل نیز گلی کوچوں، راستوں، مکان کر دروازوں کر سامنے اور میوہ دار درختوں کر نیچے بیٹھنا بھی مکروہ ہے اور اس حالت میں کوئی چیز کھانا یا زیادہ وقت لگانا یا دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا بھی مکروہ ہے اور یہی صورت باتیں کرنے کی بھی ہے لیکن اگر مجبوری ہو یا ذکر خدا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے

۸۱ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور سخت زمین پر یا جانوروں کر بلوں میں یا پانی میں بالخصوص ساکن پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۸۲ پیشاب اور پاخانہ روکنا مکروہ ہے اور اگر بدن کر لئے مکمل طور پر مضر ہو تو حرام ہے

۸۳ نماز سے پہلے، سونے سے پہلے، مباشرت کرنے سے پہلے اور انزال منی کر بعد پیشاب کرنا مستحب ہے

نجاسات

اشارہ

۸۴ دس چیزیں نجس ہیں:

۱ پیشاب ۲ پاخانہ ۳ منی ۴ مُردار ۵ خون " ۶، ۷" کتا اور سور ۸ کافر ۹ شراب ۱۰ نجاست خور حیوان کا پسینہ

پیشاب اور پاخانہ

۸۵ انسان کا اور ہر اس حیوان کا جس کا گوشت حرام ہے اور جس کا خون جہندہ ہے یعنی اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو خون اچھل کر نکلتا ہے، پیشاب اور پاخانہ نجس ہے لیکن ان حیوانوں کا پاخانہ پاک ہے جن کا گوشت حرام ہے مگر ان کا خون اچھل کر نہیں نکلتا، مثلاً وہ مچھلی جس کا گوشت حرام ہے اور اسی طرح گوشت نہ رکھنے والے چھوٹے حیوانوں مثلاً مکھی، مچھر (کھٹمل اور پسو) کا فُضلہ یا الائش بھی پاک ہے لیکن حرام گوشت حیوان کر جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو احتیاط لازم کی بنا پر اس کر پیشاب سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے

۸۶ جن پرندوں کا گوشت حرام ہے ان کا پیشاب اور فضلہ پاک ہے لیکن اس سے پرہیز بہتر ہے

۸۷ نجاست خور حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اسی طرح اس بلیّ کے بچے کا پیشاب اور پاخانہ جس نے سورنی کا دودھ پیا ہو نجس ہے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی اسی طرح اس حیوان کا پیشاب اور پاخانہ بلی نجس ہے جس سے کسی انسان نے بدفعلی کی ہو

منی

۸۸ انسان کی اور ہر اس جانور کی منی نجس ہے جس کا خون (ذبح ہوتے وقت اس کی شہ رگ سے)اچھل کر نکلتا ہے اگرچہ احتیاط لازم کی بنا پر وہ حیوان حلال گوشت ہی کیوں نہ ہو

مُردار

۸۹ انسان کی اور اچھلنے والا خون رکھنے والے ہر حیوان کی لاش نجس ہے خواہ وہ (قدرتی طور پر) خود مرا ہو یا شرعی طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے سے ذبح کیا گیا ہو

مچھلی چونکہ اچھلنے والا خون نہیں رکھتی اس لئے پانی میں مر جائے تو بھی پاک ہے

۹۰ لاش کے وہ اجزاء جن میں جان نہیں ہوتی پاک ہیں مثلاً پشم، بال، ہڈیاں اور دانت

۹۱ جب کسی انسان یا جاندار خون والے حیوان کے بدن سے اس کی زندگی کے دوران میں گوشت یا کوئی دوسرا ایسا حصہ جس میں جان ہو جدا کر لیا جائے تو وہ نجس ہے

۹۲ اگر ہونٹوں یا بدن کی کسی اور جگہ سے باریک سی تہہ (پپڑی) اکھیڑ لی جائے تو وہ پاک ہے

۹۳ مُردہ مرغی کے پیٹ سے جو انڈا نکلے وہ پاک ہے لیکن اس کا چھلکا دھو لینا ضروری ہے

۹۴ اگر بلیّ یا بکری کا بچہ (میمنا) گھاس کھانے کے قابل ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ نپیر مایا جو اس کے شیردان میں ہوتا ہے پاک ہے لیکن شیردان باہر سے دھو لینا ضروری ہے

۹۵ بنے والی دوائیاں، عطر، روغن (تیل، گھی) جوتوں کی پالش اور صابن جنہیں باہر سے درآمد کیا جاتا ہے اگر ان کی نجاست کے بارے میں یقین نہ ہو تو پاک ہیں

۹۶ گوشت، چربی اور چمڑا جس کے بارے میں احتمال ہو کہ کسی ایسے جانور کا ہے جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے پاک ہیں لیکن اگر یہ چیزیں کسی کافر سے لی گئی ہوں یا کسی ایسے مسلمان سے لی گئی ہوں جس نے کافر سے لی ہوں اور یہ تحقیق نہ کی ہو کہ آیا یہ کسی ایسے جانور کی ہیں جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں تو ایسے گوشت اور چربی کا کھانا حرام ہے البتہ ایسے چمڑے پر نماز جائز ہے لیکن اگر یہ چیزیں مسلمانوں کے بازار سے یا کسی مسلمان سے خریدی جائیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس سے پہلے یہ کسی کافر سے خریدی گئی تھیں یا احتمال اس بات کا ہو کہ تحقیق کر لی گئی ہے تو خواہ کافر سے ہی خریدی جائیں اس چمڑے پر نماز پڑھنا اور اس گوشت اور چربی کا کھانا جائز ہے

خون

۹۷ انسان کا اور خون جہندے رکھنے والے ہر حیوان کا خون نجس ہے پس ایسے جانوروں مثلاً مچھلی اور مچھر کا خون جو اچھل کر نہیں نکلتا پاک ہے

۹۸ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اگر انہیں شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے اور ضروری مقدار میں اس کا خون خارج ہو جائے تو جو خون بدن میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے لیکن اگر (نکلنے والا) خون جانور کے سانس کھینچنے سے یا اس کا سر بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے بدن میں پلٹ جائے تو وہ نجس ہوگا

۹۹ مرغی کے جس انڈے میں خون کا ذرہ ہو اس سے احتیاط مستحب کی بنا پر پرہیز کرنا چاہئے لیکن اگر خون زردی میں ہو تو جب تک اس کا نازک پردہ پھٹ نہ جائے سفیدی بغیر اشکال کے پاک ہے

۱۰۰ وہ خون جو بعض اوقات چوائی کرتے ہوئے نظر آتا ہے نجس ہے اور دودھ کو بھی نجس کر دیتا ہے

۱۰۱ اگر دانتوں کی ریخوں سے نکلنے والا خون لُعاب دہن سے مخلوط ہو جانے پر ختم ہو جائے تو اس لعاب سے پرہیز لازم نہیں ہے

۱۰۲۔ جو خون چوٹ لگنے کی وجہ سے ناخن یا کھال کے نیچے جم جائے اگر اس کی شکل ایسی ہو کہ لوگ اسے خون نہ کہیں تو وہ پاک اور اگر خون کہیں اور وہ ظاہر ہو جائے تو نجس ہوگا ایسی صورت میں جب کہ ناخن یا کھال میں سوراخ ہوجائے اگر خون کا نکالنا اور وضو یا غسل کے لئے اس مقام کا پاک کرنا بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہو تو تیمم کر لینا چاہئے۔

۱۰۳۔ اگر کسی شخص کو یہ پتہ نہ چلے کہ کھال کے نیچے خون جم گیا ہے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے گوشت نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے تو وہ پاک ہے۔

۱۰۴۔ اگر کھانا پکاتے ہوئے خون کا ایک ذرہ بھی اس میں گر جائے تو سارے کا سارا کھانا اور برتن احتیاط لازم کی بنا پر نجس ہو جائے گا ابال، حرارت اور آگ انہیں پاک نہیں کر سکتے۔

۱۰۵۔ ریم یعنی وہ زرد مواد جو زخم کی حالت بہتر ہونے پر اس کے چاروں طرف پیدا ہو جاتا ہے اس کے متعلق اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں خون ملا ہوا ہے تو وہ پاک ہوگا۔

کُتا اور سُوّر

کتا اور سور جو زمین پر رہتے ہیں حتی کہ ان کے بال، ہڈیاں، پنجے، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں البتہ سمندری کتا اور سور پاک ہیں۔

کافر

۱۰۷۔ کافر یعنی وہ شخص جو باری تعالی کے وجود یا اس کی وحدانیت کا منکر ہو نجس ہے اور اسی طرح غلات (یعنی وہ لوگ جو ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کو خدا کہیں یا یہ کہیں کہ خدا، امام میں سما گیا ہے) اور خارجی و ناصبی (وہ لوگ جو ائمہ علیہم السلام سے بیر اور بغض کا اظہار کریں) بھی نجس ہیں۔

اس طرح وہ شخص جو کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین (یعنی وہ چیزیں جنہیں مسلمان دین کا جز سمجھتے ہیں مثلاً نماز اور روزہ) میں سے کسی ایک کا یہ جانتے ہوئے کہ یہ ضروریات دین ہیں، منکر ہو نیز اہل کتاب (یہودی، عیسائی اور مجوسی) بھی جو خاتم الانبیاء حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے مشہور روایات کی بنا پر نجس ہیں اگرچہ ان کی طہارت کا حکم بعید نہیں لیکن اس سے بھی پرہیز بہتر ہے۔

۱۰۸ کافر کا تمام بدن حتی کہ اس کے بال، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں

۱۰۹ اگر کسی نابالغ بچے کے ماں باپ یا دادا دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہے البتہ اگر وہ سوجھ بوجھ رکھتا ہو، اسلام کا اظہار کرتا ہو اور اگر ان میں سے (یعنی ماں باپ یا دادا دادی میں سے) ایک بھی مسلمان ہو تو اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۲۱۷ میں آئے گی بچہ پاک ہے

۱۱۰ اگر کسی شخص کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا نہیں اور کوئی علامت اس کے مسلمان ہونے کی نہ ہو تو وہ پاک سمجھا جائے گا لیکن اس پر اسلام کے دوسرے احکامات کا اطلاق نہیں ہوگا مثلاً نہ ہی وہ مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاسکتا ہے

۱۱۱ جو شخص (خانوادہ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے) باره اماموں میں سے کسی ایک کو بھی دشمنی کی بنا پر گالی دے وہ نجس ہے

شراب

۱۱۲ شراب نجس ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر ہر وہ چیز بھی جو انسان کو مست کر دے اور مائع ہو نجس ہے اور اگر مائع نہ ہو جیسے بھنگ اور چرس تو وہ پاک ہے خواہ اس میں ایسی چیز ڈال دیں جو مائع ہو

۱۱۳ صنعتی الکحل، جو دروازے، کھڑکی، میز یا کرسی وغیرہ رنگنے کے لئے استعمال ہوتی ہے، اس کی تمام قسمیں پاک ہیں

۱۱۴ اگر انگور اور انگور کا رس خود بخود یا پکانے پر خمیر ہو جائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا پینا حرام ہے

۱۱۵ کھجور، منقی،کشمش اور ان کا شیرہ خواہ خمیر ہو جائیں تو بھی پاک ہیں اور ان کا کھانا حلال ہے

۱۱۶ "فقاع" جو کہ جو سے تیار ہوتی ہے اور اسے آب جو کہتے ہیں حرام ہے لیکن اس کا نجس ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور غیر فقاع یعنی طبی قواعد کے مطابق حاصل کردہ "آب جو" جسے "ماء الشعیر" کہتے ہیں، پاک ہے

نجاست کھانے والے حیوان کا پسینہ

۱۱۷۔ نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ اور ہر اس حیوان کا پسینہ جسے انسانی نجاست کھانے کی عادت ہو نجس ہے

۱۱۸۔ جو شخص فعل حرام سے جُنب ہوا ہو اس کا پسینہ پاک ہے لیکن احتیاط مستحب کی بنا پر اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے اور حالت حیض میں بیوی سے جماع کرنا جبکہ اس حالت کا علم ہو حرام سے جنب ہونے کا حکم رکھتا ہے

۱۱۹۔ اگر کوئی شخص ان اوقات میں بیوی سے جماع کرے جن میں جماع حرام ہے (مثلا رمضان المبارک میں دن کے وقت) تو اس کا پسینہ حرام سے جنب ہونے والے کے پسینہ کا حکم نہیں رکھتا

۱۲۰۔ اگر حرام سے جنب ہونے والا غسل کے بجائے تیمم کرے اور تیمم کے بعد اسے پسینہ آجائے تو اس پسینہ کا حکم وہی ہے جو تیمم سے قبل والے پسینہ کا تھا

۱۲۱۔ اگر کوئی شخص حرام سے جنب ہو جائے اور پھر اس عورت سے جماع کرے جو اس کے لئے حلال ہے تو اس کے لئے احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس پسینہ کے ساتھ نماز نہ پڑھے اور اگر پہلے اس عورت سے جماع کرے جو حلال ہو اور بعد میں حرام کا مرتکب ہو تو اس کا پسینہ حرام ہے جنب ہونے والے کے پسینہ کا حکم نہیں رکھتا

نجاست ثابت ہونے کے طریقے

۱۲۲۔ ہر چیز کی نجاست تین طریقوں سے ثابت ہوتی ہے:

(اول) خود انسان کو یقین یا اطمینان ہو کہ فلاں چیز نجس ہے اگر کسی چیز کے متعلق محض گمان ہو کہ نجس ہے تو اس سے پرہیز کرنا لازم نہیں لہذا قصاب خانوں اور ہوٹلوں میں جانے لاپروا لوگ اور ایسے لوگ کھاتے پیتے ہیں جو نجاست اور طہارت کا لحاظ نہیں کرتے کھانا کھانے کی صورت یہ ہے کہ جب تک انسان کو اطمینان نہ ہو کہ جو کھانا اس کے لئے لایا گیا ہے وہ نجس ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے

(دوم) کسی کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس چیز کے بارے میں کہے کہ نجس ہے وہ شخص غلط بیانی نہ کرتا ہو مثلاً کسی شخص کی بیوی یا نوکر یا ملازم کہے کہ برتن یا کوئی دوسری چیز جو اس کے پاس ہے نجس ہے تو وہ نجس شمار ہوگی

(سوم) اگر دو عادل آدمی کہیں کہ ایک چیز نجس ہے تو وہ نجس شمار ہوگی بشرطیکہ وہ اس کہ نجس ہونے کی وجہ بیان کریں۔

۱۲۳۔ اگر کوئی شخص مسئلہ سے عدم واقفیت کی بنا پر جان سکے کہ ایک چیز نجس ہے یا پاک مثلاً سے یہ علم نہ ہو کر چوہے کہ مینگنی پاک ہے یا نہیں تو اسے چاہئے کہ مسئلہ پوچھ لے لیکن اگر مسئلہ جانتا ہو اور کسی چیز کہ بارے میں اسے شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں مثلاً اسے شک ہو کہ وہ چیز خون ہے یا نہیں یا یہ نہ جانتا ہو کہ مچھر کا خون ہے یا انسان کا تو وہ چیز پاک شمار ہوگی اور اس کہ بارے میں چھان بین کرنا یا پوچھنا لازم نہیں ہے

۱۲۴۔ اگر کسی نجس چیز کہ بارے میں شک ہو کہ (بعد میں) پاک ہوئی ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے اگر کسی پاک چیز کہ بارے میں شک ہو کہ (بعد میں) نجس ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے اگر کوئی شخص ان چیزوں کہ نجس یا پاک ہونے کہ متعلق پتہ چلا بھی سکتا ہو تو تحقیق ضروری نہیں ہے

۱۲۵۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو دو برتن یا دو کپڑے وہ استعمال کرتا ہے ان میں سے ایک نجس ہو گیا ہے لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کون سا نجس ہوا ہے تو دونوں اس اجتناب کرنا ضروری ہے اور مثال کہ طور پر اگر یہ نہ جانتا ہو کہ خود اس کا کپڑا نجس ہوا ہے یا وہ کپڑا جو اس کہ زیر استعمال نہیں ہے اور کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے تو یہ ضروری نہیں کہ اپنے کپڑے سے اجتناب کرے

پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟

۱۲۶۔ اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز سے لگ جائے اور دونوں یا ان میں سے ایک اس قدر تر ہو کہ ایک کی ترسی دوسری تک پہنچ جائے تو پاک چیز بھی نجس ہو جائے گی اور اگر وہ اسی تری کہ ساتھ کسی تیسری چیز کہ ساتھ لگ جائے تو اسے بھی نجس کر دیتی ہے اور مشہور قول ہے کہ جو چیز نجس ہوگئی ہو وہ دوسری چیز کو بھی نجس کر دیتی ہے لیکن یکے بعد دیگرے کئی چیزوں پر نجاست کا حکم لگانا مشکل ہے بلکہ طہارت کا حکم لگانا قوت سے خالی نہیں ہے مثلاً۔ گرادیا ہاتھ پیشاب سے نجس ہو جائے اور پھر یہ تر ہاتھ بائیں ہاتھ کو چھو جائے تو وہ لباس بھی نجس ہو جائے گا لیکن اگر اب وہ تر لباس کسی دوسری تر چیز کو لگ جائے تو وہ چیز نجس نہیں ہوگی اور اگر تری اتنی کم ہو کہ دوسری چیز کو نہ لگے تو پاک چیز نجس نہیں ہوگی خواہ وہ عین نجس کو بھی کیوں نہ لگی ہو

۱۲۷۔ اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز کو لگ جائے اور ان دونوں یا کسی ایک کی تر ہونے کی متعلق کسی کو شک ہو تو پاک چیز نجس نہیں ہوتی۔

۱۲۸۔ ایسی دو چیزیں جن کی بارے میں انسان کو علم نہ ہو کہ ان میں سے کون سی پاک ہے اور کون سی نجس اگر ایک پاک تر چیز ان میں سے کسی ایک چیز کو چھو جائے تو اس سے پرہیز کرنا ضروری نہیں ہے لیکن بعض صورتوں میں مثلاً دونوں چیزیں پہلے نجس تھیں یا یہ کہ کوئی پاک چیز تری کی حالت میں ان میں سے کسی ایک کو چھو جائے (تو اس سے اجتناب ضروری ہے)۔

۱۲۹۔ اگر زمین، کپڑا یا ایسی دوسری چیزیں تر ہوں تو ان کی جس حصے کو نجاست لگی گی وہ نجس ہو جائے گا اور باقی حصے پاک رہے گا یہی حکم کنویں اور خربوزے وغیرہ کے بارے میں ہے۔

۱۳۰۔ جب شیرہ، تیل، (گھی) یاایسی ہی کسی اور چیز کی صورت ایسی ہو کہ اگر اس کی کچھ مقدار نکال لی جائے تو اس کی جگہ خالی نہ رہے تو جو ہی وہ ذرہ بھر بھی نجس ہوگا سارا کا سارا نجس ہو جائے گا اگر اس کی صورت ایسی ہو کہ نکالنے کے مقام پر جگہ خالی رہے اگر چہ بعد میں پر ہی ہو جائے تو صرف وہی حصہ نجس ہوگا جس نجاست لگی ہے لہذا اگر چوہے کی مینگنی اس میں گر جائے تو جاتا وہ مینگنی گری ہے وہ جگہ نجس اور باقی پاک ہوگی۔

۱۳۱۔ اگر مکھی یا ایسا ہی کوئی اور جاندار ایک ایسی تر چیز پر بیٹھے جو نجس ہو اور بعد ازاں ایک تر پاک چیز پر جابیٹھے اور یہ علم ہو جائے کہ اس جاندار کے ساتھ نجاست تھی تو پاک چیز نجس ہو جائے گی اور اگر علم نہ ہو تا پاک رہے گی۔

۱۳۲۔ اگر بدن کے کسی حصے پر پسینہ اور وہ حصہ نجس ہو جائے اور پھر پسینہ بہہ کر بدن کے دوسرے حصوں تک چلا جائے تو جاتا جاتا پسینہ بہے گا بدن کے وہ حصہ نجس ہو جائیں گے لیکن اگر پسینہ اگے نہ بہے تو باقی بدن پاک رہے گا۔

۱۳۳۔ جو بلغم ناک یا گلے سے خارج ہو اگر اس میں خون ہو تو بلغم میں جاتا خون ہوگا نجس اور باقی حصے پاک ہوگا لہذا اگر یہ بلغم منہ یا ناک کے باہر لگ جائے تو بدن کے جس مقام کے بارے میں یقین ہو کہ نجس بلغم اس پر لگا ہے نجس ہے اور جس جگہ کے بارے میں شک ہو کہ وہاں بلغم کا نجاست والا حصہ پہنچا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہوگا۔

۱۳۴۔ اگر ایک ایسا لوٹا جس کے پیندے میں سوراخ ہو نجس زمین پر رکھ دیا جائے اور اس سے پانی بہنا بند ہوجائے تو جو پانی اس کے نیچے جمع ہوگا، وہ اس کے اندر والے پانی سے مل کر یکجا ہو جائے تو لوٹے کا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر لوٹے کا پانی تیزی کے ساتھ بہتا رہے تو نجس نہیں ہوگا

۱۳۵۔ اگر کوئی چیز بدن میں داخل ہو کر نجاست سے جا ملے لیکن بدن سے باہر آنے پر نجاست آلود نہ ہو تو وہ چیز پاک ہے چنانچہ اگر اینما کا سامان یا اس کا پانی مقعد میں داخل کیا جائے یا سوئی، چاقو یا کوئی اور ایسی چیز بدن میں چبھ جائے اور باہر نکلنے پر نجاست آلود نہ ہو تو نجس نہیں ہوتے اگر تھوک اور ناک کا پانی جسم کے اندر خون سے جا ملے لیکن باہر نکلنے پر خون آلود نہ ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے.

احکام نجاسات

۱۳۶۔ قرآن مجید کی تحریر اور ورق کو نجس کرنا جب کہ یہ فعل بے حرمتی میں شمار ہوتا ہو بلا شبہ حرام ہے اور اگر نجس ہو جائے تو فورا پانی سے دھونا ضروری ہے بلکہ اگر بے حرمتی کا پہلو نہ بھی نکلے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر کلام پاک کو نجس کرنا حرام اور پانی سے دھونا واجب ہے

۱۳۷۔ اگر قرآن مجید کی جلد نجس ہو جائے اور اس سے قرآن مجید کی بے حُرمتی ہوتی ہو تو جلد کو پانی سے دھونا ضروری ہے

۱۳۸۔ قرآن مجید کو کسی عین نجاست مثلاً خون مُردار پر رکھنا خواہ وہ عین نجاست خشک ہی کیوں نہ ہو اگر قرآن مجید کی بے حرمتی کا باعث ہو تو حرام ہے

۱۳۹۔ قرآن مجید کو نجس روشنائی سے لکھنا خواہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو اسے نجس کرنے کا حکم رکھتا ہے اگر لکھا جا چکا ہو تو اسے پانی سے دھو کر یا چھیل کر یا کسی اور طریقے سے مٹا دینا ضروری ہے

۱۴۰۔ اگر کافر کو قرآن مجید دینا بے حرمتی کا موجب ہو تو حرام ہے اور اس سے قرآن مجید واپس لے لینا واجب ہے

۱۴۱۔ اگر قرآن مجید کا ورق یا کوئی ایسی چیز جس کا احترام ضروری ہو مثلاً ایسا کاغذ جس پر اللہ تعالی کا یا نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا کسی امام علیہ السلام کا نام لکھا ہو بیت الخلاء میں گر جائے تو اس کا باہر نکالنا اور اسے دھونا واجب ہے خواہ اس

پر کچھ رقم لگی کیوں نہ خرچ کرنی پڑے اور اگر اس کا باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس وقت تک اس بیت الخلاء کو استعمال نہ کیا جائے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ گل کر ختم ہو گیا ہے اسی طرح اگر خاک شفابیت الخلاء میں گرجائے اور اس کا نکالنا ممکن نہ ہو تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ بالکل ختم ہو چکی ہے، اس بیت الخلاء کو استعمال نہیں کرنا چاہئے

۱۴۲ نجس چیز کا کھانا پینا یا کسی دوسرے کو کھلانا پلانا حرام ہے لیکن بچے یا دیوانے کو کھلانا پلانا بظاہر جائز ہے اور اگر بچے یا دیوانے نجس غذا کھائے پیئے یا نجس ہاتھ سے غذا کو نجس کر کے کھائے تو اسے روکنا ضروری نہیں

۱۴۳ جو نجس چیز دھوئی جاسکتی ہو اسے بیچنے اور ادھار دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے نجس ہونے کے بارے میں جب یہ دو شرطیں موجود ہوں تو خریدنے یا ادھار لینے والے کو بتانا ضروری ہے

(نجس چیز) کو کھانے یا پینے میں استعمال کریں گا اگر ایسا نہ ہو تو بتانا ضروری نہیں ہے مثلاً لباس کے نجس ہونے کے بارے میں بتانا ضروری نہیں جسے پہن کر دوسرا فریق نماز پڑھے کیونکہ لباس کا پاک ہونا شرط واقعی نہیں ہے

(دوسری شرط) جب بیچنے یا ادھار دینے والے کو توقع ہو کہ دوسرا فریق اس کی بات پر عمل کریں گا اور اگر وہ جانتا ہو کہ دوسرا فریق اس کی بات پر عمل نہیں کرے گا تو اسے بتانا ضروری نہیں ہے

۱۴۴ اگر ایک شخص کسی دوسرے کو نجش چیز کھاتے یا نجس لباس سے نماز پڑھتے دیکھے تو اسے اس بارے میں کچھ کہنا ضروری نہیں ہے

۱۴۵ اگر گھر کا کوئی حصے یا قالین (یا دری) نجس ہو اور وہ دیکھے کہ اس کے گھر آنے والوں کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ نجس جگہ سے جالگی ہے اور صاحب خانہ اس کا باعث ہوا ہو تو دو شرطوں کے ساتھ جو مسئلہ ۱۴۳ میں بیان ہوئی ہیں ان لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کر دینا ضروری ہے

۱۴۶ اگر میزبان کو کھانا کھانے کے دوران پتہ چلے کہ غذا نجس ہے تو دونوں شرطوں کے مطابق جو (مسئلہ ۱۴۳ میں) بیان ہوئی ہیں ضروری ہے کہ مہمانوں کو اس کے متعلق آگاہ کر دے لیکن اگر مہمانوں میں سے کسی کو اس بات کا علم ہو

جائے تو اسکے لئے دوسروں کو بتانا ضروری نہیں البتہ اگر وہ ان کے ساتھ یوں گھل مل کر رہتا ہو کہ ان کے نجس ہونے کی وجہ سے وہ خود بھی نجاست میں مبتلا ہو کر واجب احکام کی مخالف کا مرتکب ہوگا تو ان کو بتانا ضروری ہے

۱۴۷۔ اگر کوئی ادھار لی ہوئی چیز نجس ہو جائے تو اسکے مالک کو دو شرطوں کے ساتھ جو مسئلہ ۱۴۳ میں بیان ہوئی ہیں آگاہ کرے

۱۴۸۔ اگر بچے کے کہ کوئی چیز نجس ہے یا کہے کہ اس نے کسی چیز کو دھو لیا ہے تو اس کی بات پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر بچے کی عمر مکلف ہونے کے قریب ہو اور وہ کہے کہ اس نے ایک چیز پانی سے دھوئی ہے جب کہ وہ چیز اس کے استعمال میں ہو یا بچے کا قول اعتماد کے قابل ہو تو اس کی بات قبول کر لینی چاہئے اور یہی حکم ہے جب کہ بچے کہے کہ وہ چیز نجس تھی

مُطہّرات

اشارہ

۱۴۹۔ بارہ چیزیں ایسی ہیں جو نجاست کو پاک کرتی ہیں اور انہیں مطہرات کہا جاتا ہے

۱۔ پانی ۲۔ زمین ۳۔ سورج ۴۔ استحالہ ۵۔ انقلاب ۶۔ انتقال ۷۔ اسلام ۸۔ تبعیت ۹۔ عین نجاست کا زائل ہو جانا ۱۰۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء ۱۱۔ مسلمان کا غائب ہوجانا ۱۲۔ ذبح کئے گئے جانور کے بدن سے خون کا نکل جانا

ان مطہرات کے بارے میں مفصل احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے

پانی

۱۵۰۔ پانی چار شرطوں کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے

۱۔ پانی مطلق ہو مضاف پانی مثلاً عرق گلاب یا عرق بید مشک سے نجس چیز پاک نہیں ہوتی

۲۔ پانی پاک ہو

۳۔نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مضاف نہ بن جائے۔ جب کسی چیز کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھویا جائے اور اس کے بعد مزید دھونا ضروری نہ ہو تو یہ بھی لازم ہے کہ اس پانی میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ موجود نہ ہو لیکن اگر دھونے کی صورت اس سے مختلف ہو (یعنی وہ آخری دھونا نہ ہو) اور پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اگر کوئی چیز کُر پانی یا قلیل پانی سے دھوئی جائے اور اسے دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو خواہ پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ پہلی دفعہ دھونے کے وقت بدل جائے لیکن دوسری دفعہ استعمال کئے جانے والے پانی میں ایسی کوئی تبدیلی رونما نہ ہو تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

۴۔ نجس چیز کو پانی سے دھونے کے بعد اس میں عین نجاست کے ذرات باقی نہ رہیں۔

نجس چیز کو قلیل پانی یعنی ایک کُر سے کم پانی سے پاک کرنے کی کچھ اور شرائط بھی ہیں جن کا ذکر کیا جا رہا ہے:

۱۵۱۔ نجس برتن کے اندرونی حصے کو قلیل پانی سے تین دفعہ دھونا ضروری ہے اور کُر یا جاری پانی کا بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے لیکن جس برتن سے کُتا نے پانی یا کوئی اور مائع چیز پی ہو اسے پہلے پاک مٹی سے مانجھنا چاہئے پھر اس برتن سے مٹی کو دُور کرنا چاہئے، اس کے بعد قلیل یا کُر یا جاری پانی سے دو دفعہ دھونا چاہئے اسی طرح اگر کُتے نے کسی برتن کو چاٹا ہو اور کوئی چیز اس میں باقی رہ جائے تو اسے دھونے سے پہلے مٹی سے مانجھ لینا ضروری ہے البتہ اگر کتے کا لعاب کسی برتن میں گر جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر اسے مٹی سے مانجھنے کے بعد تین دفعہ پانی سے دھونا ضروری ہے

۱۵۲۔ جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہے اگر اس کا منہ تنگ ہو تو اس میں مٹی ڈال کر خوب ہلائیے تاکہ مٹی برتن کے تمام اطراف میں پہنچ جائے اس کے بعد اسے اسی ترتیب کے مطابق دھوئیے جس کا ذکر سابقہ مسئلے میں ہو چکا ہے

۱۵۳۔ اگر کسی برتن کو سوّر چاٹے یا اس میں سے کوئی بہنے والی چیز پی لے یا اس برتن میں جنگلی چوہا مر گیا ہو تو اسے قلیل یا کُر یا جاری پانی سے سات مرتبہ دھونا ضروری ہے لیکن مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں ہے

۱۵۴۔ جو برتن شراب سے نجس ہو گیا ہو اسے تین مرتبہ دھونا ضروری ہے اس بار میں قلیل یا کُر یا جاری پانی کی کوئی تخصیص نہیں ہے

۱۵۵۔ اگر ایک ایسے برتن کو جو نجس مٹی سے تیار ہوا ہو یا جس میں نجس پانی سرایت کر گیا ہو کُر یا جاری پانی میں ڈال دیا جائے تو جتنا جتنا وہ پانی پہنچے گا برتن پاک ہو جائے گا اور اگر اس برتن کے اندرونی اجزاء کو بھی پاک کرنا مقصود ہو تو اسے کُر یا جاری پانی میں اتنی دیر تک پھرنے دینا چاہئے کہ پانی تمام برتن میں سرایت کر جائے۔ اور اگر اس برتن میں کوئی ایسی نمی ہو جو پانی کے اندرونی حصوں تک پہنچنے میں مانع ہو تو پہلے اسے خشک کر لینا ضروری ہے اور پھر برتن کو کُر یا جاری پانی میں ڈال دینا چاہئے۔

۱۵۶۔ نجس برتن کو قلیل پانی سے دو طریقے سے دھویا جا سکتا ہے۔

(پہلا طریقہ) برتن کو تین دفعہ بھرا جائے اور ہر دفعہ خالی کر دیا جائے۔

(دوسرا طریقہ) برتن میں تین دفعہ مناسب مقدار میں پانی ڈالیں اور ہر دفعہ پانی کو یوں گھمائیں کہ وہ تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے اور پھر اسے گرا دیں۔

۱۵۷۔ اگر ایک بڑا برتن مثلاً دیگ یا مٹکا نجس ہو جائے تو تین دفعہ پانی سے بھرنے اور ہر دفعہ خالی کرنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اس میں تین دفعہ اوپر سے اس طرح پانی انڈیلیں کہ اس کی تمام اطراف تک پہنچ جائے اور ہر دفعہ اس کی تہہ میں جو پانی جمع ہو جائے اس کو نکال دیں تو برتن پاک ہو جائے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوسری اور تیسری بار جس برتن کے ذریعے پانی باہر نکالا جائے اسے بھی دھولیا جائے۔

۱۵۸۔ اگر نجس تانبے وغیرہ کو پگھلا کر پانی سے دھو لیا جائے تو اس کا ظاہری حصہ پاک ہو جائیگا۔

۱۵۹۔ اگر تنور پیشاب سے نجس ہو جائے اور اس میں اوپر سے ایک مرتبہ پانی ڈالا جائے کہ اس کی تمام اطراف تک پہنچ جائے تو تنور پاک ہو جائے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ عمل دو دفعہ کیا جائے۔ اور اگر تنور پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہوا ہو تو نجاست دور کرنے کے بعد مذکورہ طریقے کے مطابق اس میں ایک دفعہ پانی ڈالنا کافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ تنور کی تہہ میں ایک گڑھا کھود لیا جائے جس میں پانی جمع ہو سکے پھر اس پانی کو نکال لیا جائے اور گڑھے کو پاک مٹی سے پُر کر دیا جائے۔

۱۶۰۔ اگر کسی نجس چیز کو کُر یا جاری پانی میں ایک دفعہ یوں ڈبو دیا جائے کہ پانی اس کی تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی اور قالین یا دری اور لباس وغیرہ کو پاک کرنے کے لئے اسے نچوڑنا اور اسی طرح سے ملنا یا پاؤں سے رگڑنا ضروری نہیں ہے اور اگر بدن یا لباس پیشاب سے نجس ہو گیا ہو تو اسے کُر پانی میں دو دفعہ دھونا بھی لازم ہے

۱۶۱۔ اگر کسی ایسی چیز کو جو پیشاب سے نجس ہو گئی ہو قلیل پانی سے دھونا مقصود ہو تو اس پر ایک دفعہ یوں پانی بہا دیں کہ پیشاب اس چیز میں باقی نہ رہے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی البتہ لباس اور بدن پر دو دفعہ پانی بہانا ضروری ہے تاکہ پاک ہو جائیں لیکن جوتا تک لباس، قالین، دری اور ان سے ملتی جلتی چیزوں کا تعلق ہے انہیں ہر دفعہ پانی ڈالنے کے بعد نچوڑنا چاہئے تاکہ غسالہ ان میں سے نکل جائے (غسالہ یا دھون اس پانی کو کہتے ہیں جو کسی دھوئی جانے والی چیز سے دُھلنے کے دوران یا دھل جانے کے بعد خود بخود یا نچوڑنے سے نکلتا ہے)

۱۶۲۔ جو چیز ایسے شیر خوار لڑکے یا لڑکی کے پیشاب سے جس نے دودھ کے علاوہ کوئی غذا کھانا شروع نہ کی ہو اور احتیاط کی بنا پر دو سال کا نہ ہو نجس ہو جائے تو اس پر ایک دفعہ اس طرح پانی ڈالا جائے کہ تمام نجس مقامات پر پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ مزید ایک بار اس پر پانی ڈالا جائے لباس، قالین اور دری وغیرہ کو نچوڑنا ضروری نہیں ہے

۱۶۳۔ اگر کوئی چیز پیشاب کے علاوہ کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو وہ نجاست دور کرنے کے بعد ایک دفعہ قلیل پانی اس پر ڈالا جائے جب وہ پانی بہہ جائے تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے البتہ لباس اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کو نچوڑ لینا چاہئے تاکہ ان کا دھوون نکل جائے

۱۶۴۔ اگر کسی نجس چٹائی کو جو دھاگوں سے بنی ہوئی ہو کُر یا جاری پانی میں ڈبو دیا جائے تو عین نجاست دور ہونے کے بعد وہ پاک ہو جائے گی لیکن اگر اسے قلیل پانی سے دھویا جائے تو جس طرح بھی ممکن ہو اس کا نچوڑنا ضروری ہے (خواہ اس میں پاؤں ہی کیوں نہ چلانے پڑیں) تاکہ اس کو دھوون الگ ہو جائے

۱۶۵۔ اگر گندم، چاول، صابن وغیرہ کا اوپر والا حصہ نجس ہو جائے تو وہ کُر یا جاری پانی میں ڈبونے سے پاک ہو جائے گا لیکن اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے تو کُر یا جاری پانی ان چیزوں کے اندر تک پہنچ جائے اور پانی مطلق ہی رہے تو یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی لیکن ظاہر یہ ہے کہ صابن اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کے اندر آب مطلق بالکل نہیں پہنچتا۔

۱۶۶۔ اگر کسی شخص کو اس بارے میں شک ہو کہ نجس پانی صابن کے اندرونی حصہ تک سرایت کر گیا ہے یا نہیں تو وہ حصہ پاک ہوگا۔

۱۶۷۔ اگر چاول یا گوشت یا ایسی ہی کسی چیز کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو کسی پاک پیالے یا اس کے مثل کسی چیز میں رکھ کر ایک دفعہ اس پر پانی ڈالنے اور پھر پھینک دینے کے بعد وہ چیز پاک ہو جاتی ہے اور اگر کسی نجس برتن میں رکھیں تو یہ کام تین دفعہ انجام دینا ضروری ہے اور اس صورت میں وہ برتن بھی پاک ہو جائے گا لیکن اگر لباس یا کسی دوسری ایسی چیز کو برتن میں ڈال کر پاک کرنا مقصود ہو جس کا نچوڑنا لازم ہے تو جتنی بار اس پر پانی ڈالا جائے اسے نچوڑنا ضروری ہے اور برتن کو الٹ دینا چاہئے تاکہ جو دھوون اس میں جمع ہو گیا ہو وہ بہہ جائے۔

۱۶۸۔ اگر کسی نجس لباس کو جا نیل یا اس جیسی چیز سے رنگا گیا ہو کُر یا جاری پانی میں ڈبویا جائے اور کپڑے کے رنگ کی وجہ سے پانی مضاف ہونے سے قبل تمام جگہ پہنچ جائے تو وہ لباس پاک ہو جائے گا اور اگر اسے قلیل پانی سے دھویا جائے اور نچوڑنے پر اس میں سے مضاف پانی نہ نکلے تو وہ لباس پاک ہو جاتا ہے۔

۱۶۹۔ اگر کپڑے کو کُر یا جاری پانی میں دھویا جائے اور مثال کے طور پر بعد میں کائی وغیرہ کپڑے میں نظر آئے اور یہ احتمال نہ ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پہنچنے میں مانع ہوئی ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

۱۷۰۔ اگر لباس یا اس سے ملتی جلتی چیز کو دھونے کے بعد ملی کا ذرہ یا صابن اس میں نظر آئے اور احتمال ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پہنچنے میں مانع ہوا ہے تو وہ پاک ہے لیکن اگر نجس پانی ملی یا صابن میں سرایت کر گیا ہو تو ملی اور صابن کا اوپر والا حصہ پاک اور اس کا اندرونی حصہ نجس ہو گا۔

۱۷۱۔ جب تک عین نجاست کسی نجس چیز سے الگ نہ ہو وہ پاک نہیں ہوگی لیکن اگر بو یا نجاست کا رنگ اس میں باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں لہٰذا اگر خون لباس پر سے دھا دیا جائے اور لباس دھو لیا جائے اور خون کا رنگ لباس پر باقی بھی رہ

جائے تو لباس پاک ہو گا لیکن اگر بو یا رنگ کی وجہ سے یہ یقین یا احتمال پیدا ہو کہ نجاست کہ ذرہ اس میں باقی رہ گئے ہیں تو وہ نجس ہوگی۔

۱۷۲۔ اگر کُر جاری پانی میں بدن کی نجاست دور کر لی جائے تو بدن پاک ہو جاتا ہے لیکن اگر بدن پیشاب سے نجس ہوا ہو تو اس صورت میں ایک دفعہ سے پاک نہیں ہوگا لیکن پانی سے نکل آنے کہ بعد دوبارہ اس میں داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر پانی کہ اندر ہی بدن پر ہاتھ پھیرلے کہ پانی دو دفعہ بدن تک پہنچ جائے تو کافی ہے۔

۱۷۳۔ اگر نجس غذا دانتوں کی ریخوں میں رہ جائے اور پانی منہ میں بھر کر یوں گھمایا جائے کہ تمام نجس غذا تک پہنچ جائے تو وہ غذا پاک ہو جاتی ہے۔

۱۷۴۔ اگر سر یا چہرہ کہ بالوں کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور وہ بال گھنے نہ ہوں تو ان سے دھوون جدا کرنے کہ لئے انہیں نچوڑنا ضروری نہیں کیونکہ معمولی پانی خود بخود جدا ہو جاتا ہے۔

۱۷۵۔ اگر بدن یا لباس کو کوئی حصہ قلیل پانی سے دھوتے جائے تو نجس مقام کہ پاک ہونے سے اس مقام سے متصل وہ جگہیں بھی پاک ہو جائیں گی جن تک دھوتے وقت عموماً پانی پہنچ جاتا ہے۔مطلب یہ ہے کہ نجس مقام کہ اطراف کو علیحدہ دھونا ضروری نہیں بلکہ وہ نجس مقام کو دھونے کہ ساتھ ہی پاک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ایک پاک چیز ایک نجس چیز کہ برابر رکھ دیں اور دونوں پر پانی ڈالیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے لہذا اگر ایک نجس انگلی کو پاک کرنے کہ لئے سب انگلیوں پر پانی ڈالیں اور نجس پانی یا پاک پانی سب انگلیوں تک پہنچ جائے تو نجس انگلی کہ پاک ہونے پر تمام انگلیاں پاک ہو جائیں گی۔

۱۷۶۔ جو گوشت یا چربی نجس ہو جائے دوسری چیزوں کی طرح پانی سے دھوئی جاسکتی ہے یہی صورت اس بدن یا لباس کی ہے جس پر تھوڑی بہت چکنائی ہو جو پانی کو بدن یا لباس پہنچنے سے نہ روکے۔

۱۷۷۔ اگر برتن یا بدن نجس ہو جائے اور بعد میں اتنا چکنا ہو جائے کہ پانی اس تک نہ پہنچ سکے اور برتن یا بدن کو پاک کرنا مقصود ہو تو پہلے چکنائی دور کرنی چاہئے تاکہ پانی ان تک (یعنی برتن یا بدن تک) پہنچ سکے۔

۱۷۸۔ جو نل کُر پانی سے متصل ہو وہ کُر پانی کا حکم رکھتا ہے۔

۱۷۹۔ اگر کسی چیز کو دھویا جائے اور یقین ہو جائے کہ پاک ہو گئی ہے لیکن بعد میں شک گزرے کہ عین نجاست اس سے دور ہوئی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے دوبارہ پانی سے دھولیا جائے اور یقین کر لیا جائے کہ عین نجاست دور ہو گئی ہے۔

۱۸۰۔ وہ زمین جس میں پانی جذب ہو جاتا ہو مثلاً ایسی زمین جس کی سطح ریت یا بجری پر مشتمل ہو اگر نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔

۱۸۱۔ اگر وہ زمین جس کا فرش پتھر یا اینٹوں کا ہو یا دوسری سخت زمین جس میں پانی جذب نہ ہوتا ہو نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو سکتی ہے لیکن ضروری ہے کہ اس پر اتنا پانی گرایا جائے کہ بہنے لگے جو پانی اوپر اٹھا جائے اگر وہ کسی گڑھے سے باہر نہ نکل سکے اور کسی جگہ جمع ہو جائے تو اس جگہ کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمع شدہ پانی کو کپڑے یا برتن سے باہر نکال دیا جائے۔

۱۸۲۔ اگر معدنی نمک کا ڈلا یا اس جیسی کوئی اور چیز اوپر سے نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہوسکتی ہے۔

۱۸۳۔ اگر پگھلی ہوئی نجس شکر سے قند بنالیں اور اسے کُر یا جاری پانی میں ڈال دیں تو وہ پاک نہیں ہو گی۔

زمین

۱۸۴۔ زمین پاوں کے تلوے اور جوتے کے نچلے حصے کو چار شرطوں سے پاک کرتی ہے۔

(اول) یہ کہ زمین پاک ہو۔

(دوم) احتیاط کی بنا پر خشک ہو۔

(سوم) احتیاط لازم کی بنا پر نجاست زمین پر چلنے سے لگی ہو۔

(چہارم) عین نجاست مثلاً خون اور پیشاب یا متنجس چیز مثلاً متنجس مٹی پاوں کے تلوے یا جوتے کے نچلے حصے میں لگی ہو وہ راستے چلنے سے یا پاوں زمین پر رگڑنے سے دور ہو جائے لیکن اگر عین نجاست زمین پر چلنے یا زمین پر رگڑنے سے پہلے ہی دور ہو گئی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر پاک نہیں ہو گی البتہ یہ ضروری ہے کہ زمین مٹی یا پتھر یا انیٹوں کے فرش یا

ان سے ملتی جلتی چیز پر مشتمل ہو قالین و دری وغیرہ اور چٹائی، یا گھاس پر چلنے سے پاوں کا نجس تلوا یا جوتے کا نجس حصہ پاک نہیں ہوتا

۱۸۵۔ پاوں کا تلوا یا جوتے کا نچلا حصہ نجس ہو تو حرام پر یا لکڑی کے بنے ہوئے فرش پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے

۱۸۶۔ پاوں کے تلوے یا جوتے کے نچلے حصہ کو پاک کرنے کے لئے بہتر ہے کہ پندرہ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ زمین پر چلے خواہ پندرہ ہاتھ سے کم چلنے یا پاوں زمین پر رگڑنے سے نجاست دور ہوگئی ہو

۱۸۷۔ پاک ہونے کے لئے پاوں یا جوتے کے نجس تلوے کا تر ہونا ضروری نہیں بلکہ خشک بھی ہو تو زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتے ہیں

۱۸۸۔ جب پاوں یا جوتے کا نجس تلوا زمین پر چلنے سے پاک ہو جائے تو اس کی اطراف کہ وہ حصہ بھی جنہیں عموماً کیچڑ وغیرہ لگ جاتی ہے پاک ہو جاتے ہیں

۱۸۹۔ اگر کسی ایسے شخص کہ ہاتھ کی ہتھیلی یا گھٹنا نجس ہو جائیں جو ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلتا ہو تو اس کے راستے چلنے سے اس کی ہتھیلی یا گھٹنے کا پاک ہو جانا محل اشکال ہے یہی صورت لاچاری اور مصنوعی ہاتھ کے نچلے حصہ، چوپائے کے نعل، موزہ گاڑیوں اور دوسری گاڑیوں کے پہیوں کی ہے

۱۹۰۔ اگر زمین پر چلنے کے بعد نجاست کی بو یا رنگ یا باریک ذرہ جو نظر نہ آئے پاوں یا جوتے کے تلوے سے لگ رہ جائے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ کہ زمین پر اس قدر چلا جائے کہ وہ بھی زائل ہو جائے ۔

۱۹۱۔ جوتے کا اندرونی حصہ زمین پر چلنے سے پاک نہیں ہوتا اور زمین پر چلنے سے موزے کے نچلے حصہ کا پاک ہونا بھی محل اشکال ہے لیکن اگر موزے کا نچلا حصہ چمڑے یا چمڑے سے ملتی جلتی چیز سے بنا ہو (تو وہ زمین پر چلنے سے پاک ہو جائے گا)۔

سورج

۱۹۲۔ سورج ، زمین، عمارت اور دیوار کو پانچ شرطوں کے ساتھ پاک کرتا ہے

(اول) نجس چیز اس طرح تر ہو کہ اگر دوسری چیز اس سے لگے تو تر ہو جائے لہٰذا اگر وہ چیز خشک ہو تو اسے کسی طرح تر کر لینا چاہئے تاکہ دھوپ سے خشک ہو

(دوم) اگر کسی چیز میں عین نجاست ہو تو دھوپ سے خشک کرنے سے پہلے اس چیز سے نجاست کو دور کر لیا جائے

(سوم) کوئی چیز دھوپ میں رکاوٹ نہ ہو پس اگر دھوپ پردے، بادل یا ایسی ہی کسی چیز کے پیچھے سے نجس چیز پر پڑے اور اسے خشک کر دے تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی البتہ اگر بادل اتنا ہلکا ہو کہ دھوپ کو نہ روکے تو کوئی حرج نہیں

(چہارم) فقط سورج نجس چیز کو خشک کرے لہٰذا مثال کے طور پر اگر نجس چیز ہوا اور دھوپ سے خشک ہو تو پاک نہیں ہوتی ہاں اگر ہوا اتنی ہلکی ہو کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ نجس چیز کو خشک کرنے میں اس نے بھی کوئی مدد کی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں

(پنجم) بنیاد اور عمارت کے جس حصے میں نجاست سرایت کر گئی ہے دھوپ سے ایک ہی مرتبہ خشک ہو جائے پس اگر ایک دفعہ دھوپ نجس زمین اور عمارت پر پڑے اور اس کا سامنے والا حصہ خشک کرے اور دوسری دفعہ نچلا حصہ کو خشک کرے تو اس کا سامنے والا حصہ پاک ہوگا اور نچلا حصہ نجس رہے گا

۱۹۳ سورج، نجس چٹائی کو پاک کر دیتا ہے لیکن اگر چٹائی دھاگے سے بنی ہوئی ہو تو دھاگے کہ پاک ہونے میں اشکال ہے اسی طرح درخت، گھاس اور دروازے، کپڑے سورج سے پاک ہونے میں اشکال ہے

۱۹۴ اگر دھوپ نجس زمین پر پڑے، بعد ازاں شک پیدا ہو کہ دھوپ پڑنے کے وقت زمین تر تھی یا نہیں یا تری دھوپ کے ذریعے خشک ہوئی یا نہیں تو وہ زمین نجس ہوگی اور اگر شک پیدا ہو کہ دھوپ پڑنے سے پہلے عین نجاست زمین پر سے ہٹادی گئی تھی یا نہیں یا یہ کہ کوئی چیز دھوپ کو مانع تھی یا نہیں تو پھر بھی وہی صورت ہوگی (یعنی زمین نجس رہے گی)

۱۹۵ اگر دھوپ نجس دیوار کی ایک طرف پڑے اور اس کے ذریعے دیوار کی وہ جانب بھی خشک ہو جائے جس پر دھوپ نہیں پڑی تو بعید نہیں کہ دیوار دونوں طرف سے پاک ہو جائے

استحالہ

۱۹۶۔ اگر کسی نجس چیز کی جنس یو بدل جائے کہ ایک پاک چیز کی شکل اختیار کرلے تو وہ پاک ہو جاتی ہے مثال کے طور پر نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے لیکن اگر اس چیز کی جنس نہ بدلے مثلاً نجس گیہوں کا آٹا پیس لیا جائے یا (نجس آٹے کی) روٹی پکالی جائے تو وہ پاک نہیں ہوگی۔

۱۹۷۔ مٹی کا لوٹا اور دوسری ایسی چیزیں جو نجس مٹی سے بنائی جائیں نجس ہیں لیکن وہ کوئلہ جو نجس لکڑی سے تیار کیا جائے اگر اس میں لکڑی کی کوئی خاصیت باقی نہ رہے تو وہ کوئلہ پاک ہے

۱۹۸۔ ایسی نجس چیز جس کے متعلق علم نہ ہو کہ آیا اس کا استحالہ ہوا یا نہیں (یعنی جنس بدلی ہے یا نہیں) نجس ہے

انقلاب

۱۹۹ اگر شراب خود بخود یا کوئی چیز ملانے سے مثلا سرکہ اور نمک ملانے سے سرکہ بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے

۲۰۰۔ وہ شراب جو نجس انگور یا اس جیسی کسی دوسری چیز سے تیار کی گئی ہو یا کوئی نجس چیز شراب میں گر جائے تو سرکہ بن جانے سے پاک نہیں ہوتی۔

۲۰۱۔نجس انگور، نجس کشمش اور نجس کھجور سے جو سرکہ تیار کیا جائے وہ نجس ہے

۲۰۲۔ اگر انگور یا کھجور کے ابلنے بلی ان کے ساتھ ہوں اور ان سے سرکہ تیار کیا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اسی برتن میں کھیر اور بینگن وغیرہ ابالنے میں بلی کوئی خرابی نہیں خواہ انگور یا کھجور کے سرکہ بننے سے پہلے ہی ابال جائیں بشرطیکہ سرکہ بننے سے پہلے ان میں مشک نہ پیدا ہوا ہو

۲۰۳۔ اگر انگور کے رس میں آنچ پر رکھنے سے یا خود بخود جوش آجائے تو وہ حرام ہوجاتا ہے اور اگر وہ اتنا ابل جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ کم ہوجائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے تو حلال ہو جاتا اور مسئلہ (۱۱۴) میں بتایا جا چکا ہے کہ انگور کا رس جوش دینے سے نجس نہیں ہوتا

۲۰۴۔ اگر انگور کے رس کا دو تہائی بغیر جوش میں آئے کم ہوجائے اور جو باقی بچے اس میں جوش آجائے تو اگر لوگ اس انگور کارس کھائیں، شیرہ نہ کھائیں تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ حرام ہے

۲۰۵۔اگر انگور کے رس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ جوش میں آیا ہے یا نہیں تو وہ حلال ہے لیکن اگر جوش میں آجائے اور یہ یقین نہ ہو کہ اس کا دو تہائی کم ہوا ہے یا نہیں تو وہ حلال نہیں ہوتا۔

۲۰۶۔ اگر کچھ انگور کے خوشے میں کچھ پکے انگور بھی ہوں اور جو رس اس خوشے سے لیا جائے اسے لوگ انگور کا رس نہ کہیں اور اس میں جوش آجائے تو اس کا پینا حلال ہے۔

۲۰۷۔ اگر انگور کا ایک دانہ کسی ایسی چیز میں گر جائے جو آگ پر جوش کھا رہی ہو اور وہ بھی جوش کھانے لگے لیکن وہ اس چیز میں حل نہ ہو تو فقط اس دانے کا کھانا حرام ہے۔

۲۰۸۔ اگر چند دیگوں میں شیرہ پکایا جائے تو جو چمچہ جوش میں آئی ہوئی دیگ میں ہلا جا چکا ہو اس کا ایسی دیگ میں ڈالنا بھی جائز ہے جس میں جوش نہ آیا ہو۔

۲۰۹۔ جس چیز کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کچھ انگوروں کا رس ہے یا پکے انگوروں کا اگر اس میں جوش آجائے تو حلال ہے۔

انتقال

۲۱۰۔ اگر انسان کا خون یا اچھلنے والا خون رکنے والا حیوان کا خون کوئی ایسا حیوان جس میں عرفا خون نہیں ہوتا اس طرح چوس لے کہ وہ خون اس حیوان کے بدن کا جز ہو جائے مثلاً مچھر، انسان یا حیوان کے بدن سے اس طرح خون چوسے تو وہ خون پاک ہو جاتا ہے اور اسے انتقال کہتے ہیں لیکن علاج کی غرض سے انسان کا جو خون جونک چوستی ہے وہ جونک کے بدن کا جز نہیں بنتا بلکہ انسانی خون ہی رہتا ہے اس لئے وہ نجس ہے۔

۲۱۱۔ اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار دے اور وہ خون جو مچھر نے چوسا ہو اس کے بدن سے نکلے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ خون پاک ہے کیونکہ وہ خون اس قابل تھا کہ مچھر کی غذا بن جائے اگرچہ مچھر کے خون چوسنے اور مارے جانے کے درمیان وقفہ بہت کم ہو لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس خون سے اس حالت میں پرہیز کرے۔

اسلام

۲۱۲۔ اگر کوئی کافر "شہادتین" پڑھ لے یعنی کسی بولی زبان میں اللہ کی واحدانیت اور خاتم الانبیاء حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی نبوت کی گواہی دیدے تو مسلمان ہوجاتا ہے اور اگرچہ وہ مسلمان ہونے سے پہلے نجس کے حکم میں تھا لیکن مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا بدن، تھوک، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہو جاتا ہے لیکن مسلمان ہونے کے وقت اگر اس کے بدن پر کوئی عین نجاست ہو تو اسے دور کرنا اور اس مقام کو پانی سے دھونا ضروری ہے بلکہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے کی عین نجاست دور ہو چکی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مقام کو پانی سے دھو لے۔

۲۱۳۔ ایک کافر کے مسلمان ہونے سے پہلے اگر اس کا گیلا لباس اس کے بدن سے چھو گیا ہو تو اس کے مسلمان ہونے کے وقت وہ لباس اس کے بدن پر ہو یا نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

۲۱۴۔ اگر کافر شہادتین پڑھ لے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے اور اگر یہ علم ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا لیکن ایسی کوئی بات اس سے ظاہر نہ ہوئی ہو جو توحید اور رسالت کی شہادت کے منافی ہو تو صورت والی ہے (یعنی وہ پاک ہے)۔

تبعیت

۲۱۵۔ تبعیت کا مطلب ہے کوئی نجس چیز کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہو جائے۔

۲۱۶۔ اگر شراب سرکہ ہو جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک پاک ہو جاتا ہے جہاں تک شراب جوش کھا کر پہنچی ہو اور اگر کپڑا یا کوئی دوسری چیز جو عموماً اس (شراب کے برتن) پر رکھی جاتی ہے اور اس سے نجس ہو گئی ہو تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے لیکن اگر برتن کی بیرونی سطح اس شراب سے آلودہ ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ شراب کے سرکہ ہو جانے کے بعد اس سطح سے پرہیز کیا جائے۔

۲۱۷۔ کافر کا بچہ بذریعہ تبعیت دو صورتوں میں پاک ہو جاتا ہے۔

۱۔ جو کافر مرد مسلمان ہو جائے اس کا بچہ طہارت میں اس کے تابع ہوتا ہے اور اسی طرح بچے کی ماں یا دادی یا دادا مسلمان ہو جائیں تب بھی یہی حکم ہوتا ہے لیکن اس صورت میں بچے کی طہارت کا حکم اس شرط سے ہے کہ بچے اس نو مسلم کے ساتھ اور اس کے زیر کفالت ہو نیز بچے کا کوئی کافر رشتہ دار اس بچے کو ہمراہ نہ ہو

۲۔ ایک کافر بچے کو کسی مسلمان نے قید کر لیا ہو اور اس بچے کے باپ یا بزرگ (دادا یا نانا وغیرہ) میں سے کوئی ایک بھی اس کے ہمراہ نہ ہو ان دونوں صورتوں میں بچے کے تبعیت کی بنا پر پاک ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ جب باشعور ہو جائے تو کفر کا اظہار نہ کرے

۲۱۸۔ وہ تختہ یا سل جس پر میت کو غسل دیا جائے اور وہ کپڑا جس سے میت کی شرمگاہ چھپائی جائے نیز غسال کے ہاتھ غسل مکمل ہونے کے بعد پاک ہو جاتے ہیں

۲۱۹۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانی سے دھوئے تو اس چیز کے پاک ہونے پر اس شخص کا وہ ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے جس سے وہ اس چیز کو دھوتا ہے

۲۲۰۔ اگر لباس یا اس جیسی کسی چیز کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور اتنا نچوڑ دیا جائے جتنا عام طور پر نچوڑا جاتا ہو تا کہ جس پانی سے دھویا گیا ہے اس کا دھوون نکل جائے تو جو پانی اس میں رہ جائے وہ پاک ہے

۲۲۱۔ جب نجس برتن کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو جو پانی برتن کو پاک کرنے کے لئے اس پر ڈالا جائے اس کے بھی جانے کے بعد جو معمولی پانی اس میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے

عین نجاست کا دور ہونا

۲۲۲۔ اگر کسی حیوان کا بدن عین نجاست مثلاً خون یا نجس شدہ چیز مثلاً نجس پانی سے آلودہ ہو جائے تو جب وہ نجاست دور ہو جائے حیوان کا بدن پاک ہو جاتا ہے اور یہی صورت انسانی بدن کے اندرونی حصوں مثال کے طور پر منہ یا ناک اور کان کے اندر والے حصوں کی ہے کہ وہ باہر سے نجاست لگنے سے نجس ہو جائیں گے اور جب نجاست دور ہو جائے تو پاک ہو جائیں گے لیکن نجاست داخلی مثلاً دانتوں کے ریخوں سے خون نکلنے سے بدن کا اندرونی حصہ نجس نہیں ہوتا اور یہی حکم ہے جب کسی خارجی چیز کو بدن کے اندرونی حصہ میں نجاست داخلی لگ جائے تو وہ چیز نجس نہیں ہوتی اس بنا پر

اگر مصنوعی دانت منہ کہ اندر دوسرے دانتوں کہ ریخوں سے نکلے ہوئے خون سے آلودہ ہو جائیں تو ان دانتوں کو دھونا لازم نہیں ہے لیکن اگر ان مصنوعی دانتوں کو نجس غذا لگ جائے تو ان کو دھونا لازم ہے

۲۲۳۔ اگر دانتوں کی ریخوں میں غذا لگی رہ جائے اور پھر منہ کہ اندر خون نکل آئے تو وہ غذا خون ملنے سے نجس نہیں ہوگی۔

۲۲۴۔ ہونٹوں اور انکہ کی پلکوں کہ وہ حصے جو بند کرتے وقت ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں وہ اندرونی حصے کا حکم رکھتے ہیں اگر اس اندرونی حصے میں خارج سے کوئی نجاست لگ جائے تو اس اندرونی حصے کو دھونا ضروری نہیں ہے لیکن وہ مقامات جن کہ بارے میں انسان کو یہ علم نہ ہو کہ آیا انہیں اندرونی حصے سمجھا جائے یا بیرونی اگر خارج سے نجاست ان مقامات پر لگ جائے تو انہیں دھونا چاہئے ۔

۲۲۵۔ اگر نجس ملی کپڑے یا خشک قالین، دری یا ایسی ہی کسی اور چیز کولگ جائے اور کپڑے وغیرہ کو یوں جھاڑا جائے کہ نجس ملی اس سے الگ ہو جائے تو اس کہ بعد اگر کوئی تر چیز کپڑے وغیرہ کو چھو جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔

نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء

۲۲۶۔ جس حیوان کو انسانی نجاست کھانے کی عادت پڑگئی ہو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اگر اسے پاک کرنا مقصود ہو تو اس کا استبراء کرنا ضروری ہے یعنی ایک عرصے تک اسے نجاست نہ کھانے دیے اور پاک غذا دیے حتی کہ اتنی مدت گزر جائے کہ پھر اسے نجاست کھانے والا نہ کہا جاسکے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نجاست کھانے والے اونٹ کو چالیس دن تک ، گائے کو بیس دن تک بکرے کو دس دن تک، مرغابی کو کو سات یا پانچ دن تک اور پالتو مرغی کو تین دن تک نجاست کھانے سے باز رکھا جائے اگرچہ مقررہ مدت گزرنے سے پہلے ہی انہیں نجاست کھانے والے حیوان نہ کہا جاسکے (تب بھی اس مدت تک انہیں نجاست کھانے سے باز رکھنا چاہئے)۔

مسلمان کا غائب ہو جانا

۲۲۷ اگر بالغ اور پاکی، ناپاکی کی سمجھ رکھنے والا مسلمان کا بدن لباس یا دوسری اشیاء مثلاً برتن اور دری وغیرہ جو اس کے استعمال میں ہو نجس ہو جائیں اور پھر وہ وہاں سے چلا جائے تو اگر کوئی انسان یہ سمجھے کہ اس نے یہ چیزیں دھوئی تھیں تو وہ پاک ہو گی لیکن احتیاط مستحب ہے کہ ان کو پاک نہ سمجھے مگر درج ذیل چند شرائط کے ساتھ :

(اول) جس چیز نے اس مسلمان کے لباس کو نجس کیا ہے اسے وہ نجس سمجھتا ہو لہٰذا اگر مثال کے طور پر اس کا لباس تر ہو اور کافر کے بدن چھو گیا ہو اور وہ اسے نجس نہ سمجھتا ہو تو اس کے چلے جانے کے بعد اس کے لباس کو پاک نہیں سمجھنا چاہئے

(دوم) اسے علم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس چیز سے لگ گیا

(سوم) کوئی شخص اسے اس چیز کو ایسے کام میں استعمال کرتے ہوئے دیکھے جس میں اس کا پاک ہونا ضروری ہو مثلاً اسے اس لباس کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھے

(چہارم) اس بات کا احتمال ہو کہ وہ مسلمان جو کام اس چیز کے ساتھ کر رہا ہے اس کے بارے میں اسے علم ہے کہ اس چیز کا پاک ہونا ضروری ہے لہٰذا مثال کے طور پر اگر وہ مسلمان یہ نہیں جانتا کہ نماز پڑھنے والے کا لباس پاک ہونا چاہئے اور نجس لباس کے ساتھ ہی نماز پڑھ رہا ہے تو ضروری ہے کہ انسان اس لباس کو پاک نہ سمجھے

(پنجم) وہ مسلمان نجس اور پاک چیز میں فرق کرتا ہو پس اگر وہ مسلمان نجس اور پاک چیز میں فرق کرتا ہو پس اگر وہ مسلمان نجس اور پاک میں لاپروائی کرتا ہو تو ضروری ہے کہ انسان اس چیز کو پاک نہ سمجھے

۲۲۸ اگر کسی شخص کو یقین یا اطمینان ہو کہ جو چیز پہلے نجس تھی اب پاک ہو گئی ہے یا وہ عادل اشخاص اس کے پاک ہونے کی خبر دیں اور ان کی شہادت اس چیز کی پاکی کا جواز ہے تو وہ چیز پاک ہے اسی طرح اگر وہ شخص جس کے پاس کوئی نجس چیز ہو گئی کہ وہ چیز پاک ہو گئی ہے اور وہ غلط بیانی نہ ہو یا کسی مسلمان نے ایک نجس چیز کو دھویا ہو گویں معلوم نہ ہو کہ اس نے اسے ٹھیک طرح سے دھویا ہے یا نہیں تو وہ چیز بھی پاک ہے

۲۲۹ اگر کسی نے ایک شخص کا لباس دھونے کی ذمہ دار لی ہو اور کہے کہ میں نے اسے دھو دیا ہے اور اس شخص کو اس کے کہنے سے تسلی ہو جائے تو وہ لباس پاک ہے

۲۳۰ اگر کسی شخص کی یہ حالت ہو جائے کہ اسے کسی نجس چیز کے دھوئے جانے کا یقین ہی نہ آئے اگر وہ اس چیز کو جس طرح لوگ عام طور پر دھوتے ہیں دھولے تو کافی ہے

معمول کے مطابق (ذبیحے کے) خون کا بہے جانا

۲۳۱ جیسا کہ مسئلہ ۹۸ میں بتایا گیا ہے کہ کسی جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرنے کے بعد اس کے بدن سے معمول کے مطابق (ضروری مقدار میں) خون نکل جائے تو جو خون اس کے بدن کے اندر باقی رہ جائے وہ پاک ہے

۲۳۲ مذکورہ بالا۔ حکم جس کا بیان مسئلہ ۲۳۱ میں ہوا ہے احتیاط کی بنا پر اس جانور سے مخصوص ہے جس کا گوشت حلال ہو جس جانور کا گوشت حرام ہو اس پر یہ حکم جاری نہیں ہو سکتا بلکہ احتیاط مستحب کی بنا پر اس کا اطلاق حلال گوشت والے جانور کے ان اعضاء پر بھی نہیں ہو سکتا جو حرام ہیں

برتنوں کے احکام

۲۳۳ جو برتن کتے، سور یا مردار کے چمڑے سے بنایا جائے اس میں کسی چیز کا کھانا پینا جب کہ تری اس کی نجاست کا موجب بنی ہو، حرام ہے اور اس برتن کو وضو اور غسل اور ایسے دوسرے کاموں میں استعمال نہیں کرنا چاہئے جنہیں پاک چیز سے انجام دینا ضروری ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کتے، سور اور مردار کے چمڑے کو خواہ وہ برتن کی شکل میں نہ بھی ہو استعمال نہ کیا جائے

۲۳۴ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر ان کو کسی طرح بھی استعمال کرنا حرام ہے لیکن ان سے کمر وغیرہ سجانے یا انہیں اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں گو ان کا ترک کر دینا احوط ہے اور سجاوٹ یا قبضے میں رکھنے کے لئے سونے اور چاندی کے برتن بنانے اور ان کی خرید و فروخت کرنے کا بھی یہی حکم ہے

۲۳۵ استکان (شیشے کا چھوٹا سا گلاس جس میں قہوہ پیتے ہیں) کا ہولڈر جو سونے یا چاندی سے بنا ہوا ہو اگر اسے برتن کہا جائے تو ہو سونے، چاندی کے برتن کا حکم رکھتا ہے اور اگر اسے برتن نہ کہا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے

۲۳۶ ایسے برتنوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جن پر سونے یا چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو

۲۳۷ اگر جست کو چاندی یا سونے میں مخلوط کر کے برتن بنائے جائیں اور جست اتنی زیادہ مقدار میں ہو کہ اس برتن کو سونے یا چاندی کا برتن نہ کہا جائے تو اس کا استعمال میں کوئی حرج نہیں

۲۳۸ اگر غذا سونے یا چاندی کے برتن میں رکھی ہو اور کوئی شخص اس دوسرے برتن میں انڈیل لے تو اگر دوسرا برتن عام طور پر پھلوں برتن میں کھانے کا ذریعہ شمار نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۲۳۹ حقہ کے چلم کا سوراخ والا ٹکنا، چلمچی یا چاقو کا میان اور قرآن مجید رکھنے کا بکس اگر سونے یا چاندی سے بنے ہوں تو کوئی حرج نہیں تاہم احتیاط مستحب ہے کہ سونے چاندی کی بنی ہوئی عطر دانی، سرمہ دانی اور افیم دانی استعمال نہ کی جائے

۲۴۰ مجبوری کی حالت میں سونے چاندی کے برتنوں میں اتنا کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں جس سے بلوک مہ جائے لیکن اس سے زیادہ کھانا پینا جائز نہیں

۲۴۱ ایسا برتن استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ سونے یا چاندی کا ہے یا کسی اور چیز سے بنا ہوا ہے

عبادات (وضو)

وضو

۲۴۲ وضو میں واجب ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے جائیں اور سر کے اگلے حصے اور دونوں پاؤں کے سامنے والے حصے کا مسح کیا جائے

۲۴۳ چہرہ کو لمبائی میں پیشانی کے اوپر اس جگہ سے نکل کر جہاں سر کے بال اگتے ہیں ہے ٹھوڑی کے آخری کنارے تک دھونا ضروری ہے اور چوڑائی میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاو میں جتنی جگہ آجائے اسے دھونا ضروری ہے اگر اس مقدار کا ذرا سا حصہ بھی چھوٹ جائے تو وضو باطل ہے اور اگر انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ ضروری حصہ پورا دھل گیا ہے تو یقین کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا ادھر سے دھونا بھی ضروری ہے

۲۴۴۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا چہرہ عام لوگوں کی بہ نسبت بہت یا چھوٹے ہوں تو اسے دیکھنا چاہئے کہ عام لوگ کہاں تک اپنا چہرہ دھوتے ہیں اور پھر وہ بھی اتنا ہی دھو لازم علاوہ ازیں اگر اس کی پیشانی پر بال اگے ہوئے ہوں یا سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں تو اسے چاہئے کہ عام اندازے کے مطابق پیشانی دھو لازم

۲۴۵۔ اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی شخص کی بھوں، پلکیں کہ گوشوں اور ٹھوڑی پر میل یا کوئی دوسری چیز ہے جو پانی کے ان تک پہنچنے میں مانع ہے اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظروں میں درست ہو تو اسے وضو سے پہلے تحقیق کر لینی چاہئے اور اگر کوئی چیز ہو تو اسے دور کرنا چاہئے

۲۴۶۔ اگر چہرہ کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہو تو پانی جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نظر نہ آتی ہو تو بالوں کا دھونا کافی ہے اور ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں

۲۴۷۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ آیا اس کے چہرہ کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہے یا نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ بالوں کو دھوئے اور پانی جلد تک بھی پہنچائے

۲۴۸۔ ناک کے اندرونی حصے اور ٹھوڑی اور آنکھوں کے ان حصوں کا جو بند کرنے پر نظر نہیں آتے دھونا واجب نہیں لیکن اگر کسی انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ جن جگہوں کا دھونا ضروری ہے ان میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی تو واجب ہے کہ ان اعضاء کا کچھ اضافی حصہ بھی دھو لے تاکہ اسے یقین ہو جائے اور جس شخص کو اس (مذکور) بات کا علم نہ ہو اگر اس نے جو وضو کیا ہے اس میں ضروری حصے دھونے یا نہ دھونے کے بارے میں نہ جانتا ہو تو اس وضو سے اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور بعد کی نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے

۲۴۹۔ احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ ہاتھوں اور اسی طرح چہرہ کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے جائیں تو وضو باطل ہوگا

۲۵۰۔ اگر تھیلی پانی سے تر کر کے چہرہ اور ہاتھوں پر پھیری جائے اور ہاتھ میں اتنی تری ہو کہ اسے پھیرنے سے پورے چہرہ اور ہاتھوں پر پانی پہنچ جائے تو کافی ہے ان پر پانی کا بہنا ضروری نہیں

۲۵۱۔ چہرہ دھونے کے بعد پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں کے سروں تک دھونا چاہئے

۲۵۲۔ اگر انسان کو یقین نہ ہو کہ کہنی کو پوری طرح دھویا ہے تو یقین کرنے کہ لئے کہنی سے اوپر کا کچھ حصہ دھونا بھی ضروری ہے۔

۲۵۳۔ جس شخص نے چہرہ دھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائی کے جوڑ تک دھویا ہو اسے چاہئے کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے۔ اگر وہ صرف کلائی کے جوڑ تک دھوئے گا تو اس کا وضو باطل ہوگا۔

۲۵۴۔ وضو میں چہرہ اور ہاتھوں کا ایک دفعہ دھونا واجب، دوسری دفعہ دھونا مستحب اور تیسری دفعہ یا اس سے زیادہ بار دھونا حرام ہے۔ ایک دفعہ دھونا اس وقت مکمل ہوگا جب وضو کی نیت سے اتنا پانی چہرہ یا ہاتھ پر ڈالے کہ وہ پانی پورے چہرہ یا ہاتھ پر پہنچ جائے اور احتیاطاً کوئی جگہ باقی نہ رہے لہٰذا اگر پہلی دفعہ دھونے کی نیت سے دس بار بھی چہرہ پر پانی ڈالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی جب تک مثلاً۔ وضو کرنے یا چہرہ دھونے کی نیت نہ کرنے پہلی بار دھونا شمار نہیں ہوگا لہٰذا اگر چالیس تو چند بار چہرہ کو دھوئے اور آخری بار چہرہ دھوتے وقت وضو کی نیت کر سکتا ہے لیکن دوسری دفعہ دھونے میں نیت کا معتبر ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اگرچہ وضو کی نیت سے نہ بھی ہو ایک دفعہ دھونے کہ بعد ایک بار سے زائد چہرہ یا ہاتھوں کو نہ دھوئے۔

۲۵۵۔ دونوں ہاتھ دھونے کہ بعد سر کہ اگلے حصہ کا مسح وضو کے پانی کی اس تری سے کرنا چاہئے جو ہاتھوں کو لگی رہ گئی ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسح دائیں ہاتھ سے کیا جائے جو اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔

۲۵۶۔ سر کے چار حصوں میں سے پیشانی سے ملا ہوا ایک حصہ وہ مقام ہے جہاں مسح کرنا چاہئے۔ اس حصہ میں جہاں بھی اور جس اندازہ سے بھی مسح کریں کافی ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ طول میں ایک انگلی کی لمبائی کے لگ بھگ اور عرض میں تین ملی ہوئی انگلیوں کے لگ بھگ جگہ پر مسح کیا جائے۔

۲۵۷۔ یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح جلد پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصہ کے بالوں پر کرنا بھی درست ہے لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ مثلاً اگر کنگھا کرے تو چہرہ پر آگریں یا سر کے کسی دوسرے حصہ تک جا پہنچیں تو ضروری ہے کہ وہ بالوں کی جڑوں پر یا مانگ نکال کر سر کی جلد پر مسح کرے اور اگر وہ چہرہ پر آگرنے والے یا سر کے دوسرے حصوں تک پہنچنے والے بالوں کو آگے کی طرف جمع کر کے ان پر مسح کرے گا یا سر کے دوسرے حصوں کے بالوں پر جو آگے کو بڑھائے ہوں مسح کرے گا تو ایسا مسح باطل ہے۔

۲۵۸۔ سر کے مسح کے بعد وضو کے پانی کی اس تری سے جو ہاتھوں میں باقی ہو پاؤں کی کسی ایک انگلی سے لے کر پاؤں کے جوڑ تک مسح کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دائیں پیر کا دائیں ہاتھ سے اور بائیں پیر کا بائیں ہاتھ سے مسح کیا جائے۔

۲۵۹۔ پاؤں پر مسح کا عرض جتنا بھی ہو کافی ہے لیکن بہتر ہے کہ تین جوئی انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ہو اور اس سے بھی بہتریہ ہے کہ پاؤں کے پورے اوپری حصے کا مسح پوری ہتھیلی سے کیا جائے۔

۲۶۰۔ احتیاط یہ ہے کہ پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ انگلیوں کے سروں پر رکھے اور پھر پاؤں کے ابھار کی جانب کھینچے یا ہاتھ پاؤں کے جوڑ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں کی طرف کھینچے یہ درست نہیں کہ پورا ہاتھ پاؤں پر رکھے اور تھوڑا سا کھینچے۔

۲۶۱۔ سر اور پاؤں کا مسح کرنے وقت ہاتھ پر کھینچنا ضروری ہےاور اگر ہاتھ کو ساکن رکھے اور سر یا پاؤں کو اس پر چلائے تو باطل ہے لیکن ہاتھ کھینچنے کے وقت سر اور پاؤں معمولی حرکت کریں تو کوئی حرن نہیں۔

۲۶۲۔ جس جگہ کا مسح کرنا ہو وہ خشک ہونی چاہئے اگر وہ اس قدر تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے لیکن اگر اس پر نمی ہو یا تری اتنی کم ہو کہ وہ ہتھیلی کی تری سے ختم ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

۲۶۳۔ اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی پر تری باقی نہ رہی ہو تو اسے دوسرے پانی سے تر نہیں کیا جاسکتا بلکہ ایسی صورت میں اپنی ہتھیلی کی تری لے کر اس سے مسح کرنا چاہئے اور ہتھیلی کے علاوہ اور کسی جگہ سے تری لے کر مسح کرنا محل اشکال ہے

۲۶۴۔ اگر ہتھیلی کی تری صرف سر کے مسح کے لئے کافی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سر کا مسح اس تری سے کیا جائے اور پاؤں کے مسح کے لئے اپنی ہتھیلی سے تری حاصل کرے۔

۲۶۵۔ موزے اور جوتے پر مسح کرنا باطل ہے ہاں اگر سخت سردی کی وجہ سے یا چور یا درندے وغیرہ کے خوف سے جوتے یا موزے نہ اتارے جاسکیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ موزے اور جوتے پر مسح کرے اور تیمم بھی کرے اور تقیہ کی صورت میں موزے اور جوتے پر مسح کرنا کافی ہے

۲۶۶۔ اگر پاوں کا اوپر والا حصہ نجس ہو اور مسح کرنے کے لئے اس دھویا بھی نہ جاسکتا ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے

ارتماسی وضو

۲۶۷۔ ارتماسی وضو یہ ہے کہ انسان چہرہ اور ہاتھوں کو وضو کی نیت سے پانی میں ڈبو دے بظاہر ارتماسی طریقہ سے دھلے ہوئے ہاتھ کی تری سے مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسا کرنا خلاف احتیاط ہے

۲۶۸۔ ارتماسی وضو میں بھی چہرہ اور ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف دھونے چاہئیں لہٰذا جب کوئی شخص وضو کی نیت سے چہرہ اور ہاتھ پانی میں ڈبوئے تو ضروری ہے کہ چہرہ پیشانی کی طرف سے اور ہاتھ کہنیوں کی طرف سے ڈبوئے

۲۲۹۔ اگر کوئی شخص بعض اعضاء کا وضو ارتماسی طریقہ سے اور بعض کا غیر ارتماسی (یعنی ترتیبی) طریقہ سے کرے تو کوئی حرج نہیں ہے

دعائیں جن کا وضو کرتے وقت پڑھنا مستحب ہے

۲۷۰۔ جو شخص وضو کرنے لگے اس کے لئے مستحب ہے کہ جب اس کی نظر پانی پر پڑے تو یہ دعا پڑھے:

بِسمِ اللہ وَ بِاللہِ وَالحَمدُ للہ الّذی جَعَلَ المَاءَ طَہُوراوّلم یَجعَلہُ نجسنا

جب وضو سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اجعَلنی مِنَ التَّوَّابِینَ وَاجعَلنِی مِنَ المُتَطَہِّرِینَ

کُلّی کرتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ لَقِّنِی حُجَّتِی یَومَ اَلقاکَ وَاَطلِق لِسَانِي بِذِکرِکَ نام میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے:اَللّٰہُمَّ لَا تُحَرِّم عَلَیَّ رِیحَ الجَنَّۃِ واجعَلنِی مِمَّن یَّشُمُّ رِیحَہَا وَرَوحَہَا وَ طِیبَہَا

چہرہ دھوتے یا دُعا پڑھے: اَللّٰہُمَّ بَیِض وَجہِی یَومَ تَسوَدّ الوُجُوہُ وَلَا تُسَوِدوَلَا تُسَوِد وَجہِی یَومَ تَبیَضُّ الوُجُوہُ

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اَعطِنِی کِتَابِي بِیَمِینِی وَالخُلدَفِی الجِنَانِ بِیَسَارِی وَ حَاسِبنِی حِسَاباً یَّسِیراً

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ لَا تُعطِنِی کِتَابِی بِشِمَالِی وَلَا مِن وَّرَا ظَہرِی وَلَا تَجعَلہَا مَغلُولَۃً اِلَی عُنُقِی وَاَعُوذُ بِکَ مِن مُّقَطَّعَاتِ النِّیرَانِ

سر کا مسح کرتے وقت یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ غَشِّنِی عَلَی الصِّراطِ یَومَ تَزِل فِیہِ الاَقدَامُ وَاجعَل سَعیِی فِی مَا یُرضِیکَ عَنِّی یَاذَالجَلَالِ وَالِاکرَامِ

وضو صحیح ہونے کی شرائط

وضو کا صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں

(پہلی شرط) وضو کا پانی پاک ہو ایک قول کی بنا پر وضو کا پانی ایسی چیزوں مثلاً حلال گوشت حیوان کے پیشاب، پاک مُردار اور زخم کی ریم سے آلودہ نہ ہو جن سے انسان کو گھن آتی ہو اگرچہ شرعی لحاظ سے (ایسا پانی) پاک ہے اور یہ قول احتیاط کی بنا پر ہے

(دوسری شرط) پانی مطلق ہو

۲۷۱ نجس یا مضاف پانی سے وضو کرنا باطل ہے خواہ وضو کرنے والا شخص اس کے نجس یا مضاف ہونے کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو یا بھول گیا ہو کہ یہ نجس یا مضاف پانی ہے لہٰذا اگر وہ ایسے پانی سے وضو کرکے نماز پڑھ چکا ہو تو صحیح وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے

۲۷۲ اگر ایک شخص کے پاس مٹی ملے ہوئے مضاف پانی کے علاوہ اور کوئی پانی وضو کے لئے نہ ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کر لے لیکن اگر وقت تنگ نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کے صاف ہونے کا انتظار کرے یا کسی طریقہ سے اس پانی کو صاف کرے اور وضو کرے

(تیسری شرط) وضو کا پانی مباح ہو

۲۷۳ ایسے پانی سے وضو کرنا جو غصب کیا گیا ہو یا جس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ اس کا مالک اس کے استعمال راضی ہے یا نہیں حرام اور باطل ہے علاوہ ازیں اگر چلّو اور ہاتھ سے وضو کا پانی غصب کی ہوئی جگہ پر گرتا ہو یا وہ جگہ جس میں وضو کر رہا ہے غصبی ہے اور وضو کرنے کے لئے کوئی اور جگہ بھی نہ ہو تو متعلقہ شخص کا فریضہ تیمم ہے اور اگر کسی دوسری جگہ وضو کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دوسری جگہ وضو کرے لیکن اگر دونوں صورتوں میں گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے اسی جگہ وضو کرلے تو اس کا وضو صحیح ہے

۲۷۴ کسی مدرسہ کہ ایسہ حوض سہ وضو کرنہ میہ کوئی حرج نہیہ جس کہ بارہ میہ یہ علم نہ ہو کہ آیا وہ تمام لوگوں کہ لئہ وقت کیا گیا ہے یا صرف مدرسہ سہ طلباء کہ لئہ وقف ہے اور صورت یہ ہو کہ لوگ عموماً اس حوض سہ وضو کرتہ ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو

۲۷۵ اگر کوئی شخص ایک مسجد میہ نماز پڑھنا نہ چاہتا ہو اور یہ بہی نہ جانتا ہو کہ آیا اس مسجد کا حوض تمام لوگوں کہ لئہ وقف ہے یا صرف ان لوگوں کہ لئہ جو اس مسجد میہ نماز پڑھتہ ہیہ تو اس کہ لئہ اس حوض سہ وضو کرنا درست نہیہ لیکن اگر عموماً وہ لوگ بہی اس حوض سہ وضو کرتہ ہوں جو اس مسجد میہ نماز نہ پڑھنا چاہتہ ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو تو وہ شخص بہی اس حوض سہ وضو کر سکتا ہے

۲۷۶ سرائہ، مسافرخانوں اور ایسہ ہی دوسرہ مقامات کہ حوض سہ ان لوگوں کا جو ان میہ مقیم نہ ہوں، وضو کرنا اسی صورت میہ درست ہے جب عموماً ایسہ لوگ بہی جو وہاں مقیم نہ ہوں اس حوض سہ وضو کرتہ ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو

۲۷۷ بہی نہروں سہ وضو کرنہ میہ کوئی حرج نہیہ اگرچہ انسان نہ جانتا ہو کہ ان کا مالک راضی ہے یا نہیہ لیکن اگر ان نہروں کا مالک وضو کرنہ سہ منع کرہ یا معلوم ہو کہ وہ ان سہ وضو کرنہ پر راضی نہیہ یا ان کا مالک نابالغ یا پاگل ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان نہروں کہ پانی سہ وضو نہ کرہ

۲۷۸ اگر کوئی شخص یہ بہول جائہ کہ پانی غصبی ہے اور اس سہ وضو کرلہ تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر کسی شخص نہ خود پانی غصب کیا ہو اور بعد میہ بہول جائہ کہ یہ پانی غصبی ہے اور اس سہ وضو کرلہ تو اس کا وضو صحیح ہونہ میہ اشکال ہے

(چوتہی شرط) وضو کا برتن مباح ہوں

(پانچویں شرط) وضو کا برتن احتیاط واجب کی بنا پر سونہ یا چاندی کا بنا ہوا نہ ہوں ان دو شرطوں کی تفصیل بعد والہ مسئلہ میہ آرہی ہے

۲۷۹ اگر وضو کا پانی غصبی یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو اور اس شخص کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی پانی نہ ہو تو اگر وہ اس پانی کو شرعی طریقہ سے دوسرے برتن میں انڈیل سکتا ہو تو اس کو لئے ضروری ہے کہ اسے کسی دوسرے برتن میں انڈیل لے اور پھر اس سے وضو کرے اور اگر ایسا کرنا آسان نہ ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے اور اگر اس کے پاس اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو ضروری ہے کہ اس سے وضو کرے اور اگر ان دونوں صورتوں میں وہ صحیح طریقہ پر عمل نہ کرتے ہوئے اس پانی سے جو غصبی یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہے وضو کر لے تو اس کا وضو صحیح ہے

۲۸۰ اگر کسی حوض میں مثال کے طور پر غصب کی ہوئی ایک اینٹ یا ایک پتھر لگا ہو اور عرف عام میں اس حوض میں سے پانی نکالنا اس اینٹ یا پتھر پر تصرف نہ سمجھا جائے تو (پانی لینے میں) کوئی حرج نہیں لیکن اگر تصرف سمجھا جائے تو پانی کا نکالنا حرام لیکن اس سے وضو کرنا صحیح ہے

۲۸۱ اگر ائمہ طاہرین علیہم السلام یا ان کی اولاد کے مقبرے کے صحن میں جو پلاٹ قبرستان تھا کوئی حوض یا نہر کھودی جائے اور یہ علم نہ ہو کہ صحن کی زمین قبرستان کے لئے وقف ہو چکی ہے تو اس حوض یا نہر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(چوتھی شرط) وضو کے اعضاء دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت پاک ہوں

۲۸۲ اگر وضو مکمل ہونے سے پہلے وہ مقام نجس ہو جائے جسے دھویا جا چکا ہے یا جس کا مسح کیا جاچکا ہے تو وضو صحیح ہے

۲۸۳ اگر اعضائے وضو کے سوا بدن کا کوئی حصہ نجس ہو تو وضو صحیح ہے لیکن اگر پاخانہ یا پیشاب کے مقام کو پاک نہ کیا ہو تو پھر احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلے انہیں پاک کرے اور پھر وضو کرے

۲۸۴ اگر وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نجس ہو اور وضو کرنے کے بعد متعلقہ شخص کو شک گزرے کہ آیا وضو کرنے سے پہلے اس عضو کو دھویا تھا یا نہیں تو وضو صحیح ہے لیکن اس نجس مقام کو دھو لینا ضروری ہے

۲۸۵ اگر کسی کے چھرے یا ہاتھوں پر کوئی ایسی خراش یا زخم ہو جس سے خون نہ رکتا ہو اور پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس عضو کے صحیح سالم اجزاء کو ترتیب وار دھونے کے بعد زخم یا خراش والے حصے کو کُر برابر پانی یا جاری

پانی میں ڈبو دے اور اسے اس قدر دبائے کہ خون بند ہو جائے اور پانی کے اندر ہی اپنی انگلی زخم یا خراش پر رکھے کر اوپر سے نیچے کی طرف کھینچے تاکہ اس (خراش یا زخم) پر پانی جاری ہو جائے اس طرح اس کا وضو صحیح ہو جائے گا

(ساتویں شرط) وضو کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے وقت کافی ہو

۲۸۶ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ متعلقہ شخص وضو کرے تو ساری کی ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے تو ضروری ہے کہ تیمم کرلے لیکن اگر تیمم اور وضو کے لئے تقریباً یکساں وقت درکار ہو تو پہلے وضو کرے

۲۸۷ جس شخص کے لئے نماز کا وقت تنگ ہونے کے باعث تیمم کرنا ضروری ہو اگر وہ قصد قربت کی نیت سے یا کسی مستحب کام مثلاً قرآن مجید پڑھنے کے لئے وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہے اور اگر اسی نماز کو پڑھنے کے لئے وضو کرے تو بھی یہی حکم ہے لیکن اسے قصد قُربت حاصل نہیں ہوگا

(آٹھویں شرط) وضو بقصد قربت یعنی اللہ تعالی کی رضا کے لئے کیاجائے اگر اپنے آپ کو پہنچانے یا کسی اور نیت سے کیا جائے تو وضو باطل ہے

۲۸۸ وضو کی نیت زبان سے یا دل میں کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر ایک شخص وضو کے تمام افعال اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرنے کی نیت سے بجا لائے تو کافی ہے

(نویں شرط) وضو اس ترتیب سے کیا جائے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی پہلے چہرہ اور اس کے بعد دایاں اور پھر بایاں ہاتھ دھویا جائے اس کے بعد سر کا اور پھر پاوں کا مسح کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں پاوں کا ایک ساتھ مسح نہ کیا جائے بلکہ بائیں پاوں کا مسح دائیں پاوں کے بعد کیا جائے

(دسویں شرط) وضو کے افعال سر انجام دینے میں فاصلہ نہ ہو

۲۸۹ اگر وضو کے افعال کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ عرف عام میں متواتر دھونا نہ کہلائے تو وضو باطل ہے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی عذر پیش آجائے مثلاً یہ کہ بھول جائے یا پانی ختم ہو جائے تو اس صورت میں بلافاصلہ دھونے کی شرط معتبر نہیں ہے بلکہ وضو کرنے والا شخص جس وقت چاہے کسی عضو کو دھولے یا اس کا مسح کرلے تو اس اثنا میں اگر ان مقامات کی تری خشک ہو جائے جنہیں وہ پہلے دھوچکا ہو یا جن کا مسح کر چکا ہو تو وضو باطل ہوگا لیکن اگر جس عضو کو

دھونا ہو یا مسح کرنا ہو صرف اس سے پہلے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو کی تری خشک ہو گئی ہو مثلاً جب بایاں ہاتھ دھوتے وقت دائیں ہاتھ کی تری خشک ہو چکی ہو لیکن چہرہ تر ہو تو وضو صحیح ہے

۲۹۰۔ اگر کوئی شخص وضو کے افعال بلا فاصلہ انجام دے لیکن گرم ہوا یا بدن کی تپ یا کسی اور ایسی ہی وجہ سے پہلی جگہوں کی تری (یعنی ان جگہوں کی تری جنہیں وہ پہلے دھو چکا ہو یا جن کا مسح کر چکا ہو) خشک ہو جائے تو اس کا وضو صحیح ہے

۲۹۱۔ وضو کے دوران چلنے پھرنے میں کوئی حرج نہیں لہٰذا اگر کوئی شخص چہرہ اور ہاتھ دھونے کے بعد چند قدم چلے اور پھر سر اور پاوں کا مسح کرے تو اس کا وضو صحیح ہے

(گیارھویں شرط) انسان خود اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور پھر سر اور پاوں کا مسح کرے اگر کوئی دوسرا اس وضو کرائے یا اس کے چہرے یا ہاتھوں پر پانی ڈالے یا سر اور پاوں کا مسح کرنے میں اس کی مدد کرے تو اس کا وضو باطل ہے

۲۹۲۔ اگر کوئی شخص خود وضو نہ کر سکتا ہو تو کسی دوسرے شخص سے مدد لے لے اگرچہ دھونے اور مسح کرنے میں حتی الامکان دونوں کی شرکت ضروری ہے اور اگر وہ شخص اجرت مانگے تو اگر اس کی ادائیگی کر سکتا ہو اور ایسا کرنا اسکے لئے مالی طور پر نقصان دہ نہ ہو تو اجرت ادا کرنا ضروری ہے نیز ضروری ہے کہ وضو کی نیت خود کرے اور اپنے ہاتھ سے مسح کرے اور اگر خود دوسرے کے ساتھ شرکت نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے شخص سے مدد لے جو اسے وضو کروائے یا اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں وضو کی نیت کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا نائب اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی مسح کی جگہوں پر پھیرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نائب اس کے ہاتھ سے تری حاصل کرے اور اس تری سے اس کے سر اور پاوں پر مسح کرے

۲۹۳۔ وضو کے جا افعال بھی انسان بذات خود انجام دے سکتا ہو ضروری ہے کہ انہیں انجام دینے کے لئے دوسروں کی مدد نہ لے

(بارھویں شرط) وضو کرنے والے کے لئے پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو

۲۹۴ جس شخص کو خوف ہو کہ وضو کرنے سے بیمار ہو جائے گا یا اس پانی سے وضو کرے گا تو پیاسا رہ جائے گا اس کا فریضہ وضو نہیں ہے اور اگر اسے علم نہ ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے اور وہ وضو کر لے اور اسکا وضو کرنے سے نقصان پہنچے تو اس کا وضو باطل ہے

۲۹۵ اگر چہرے اور ہاتھوں کو اتنے کم پانی سے دھونا جس سے وضو صحیح ہو جاتا ہو ضرر رساں نہ ہو اور اس سے زیادہ ضرر رساں ہو تو ضروری ہے کہ کم مقدار سے ہی وضو کرے

(تیسرا شرط) وضو کے اعضاء تک پانی پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو

۲۹۶ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے لیکن اس بارے میں اسے شک ہو کہ آیا وہ چیز پانی کے ان اعضاء تک پہنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ یا تو اس چیز کو چھڑا دے یا پانی اس کے نیچے تک پہنچائے

۲۹۷ اگر ناخن کے نیچے میل ہو تو وضو درست ہے لیکن اگر ناخن کا بڑھنا جائے اور اس میل کی وجہ سے پانی کہال تک نہ پہنچے تو وضو کے لئے اس میل کا دور کرنا ضروری ہے علاوہ ازیں اگر ناخن معمول سے زیادہ بڑھ جائیں تو جتنا حصہ معمول سے زیادہ بڑھا ہوا ہو اس کے نیچے سے میل نکالنا ضروری ہے

۲۹۸ اگر کسی شخص کے چہرے، ہاتھوں، سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر جل جانے سے یا کسی اور وجہ سے ورم ہو جائے تو اسے دھو لینا اور اس پر مسح کر لینا کافی ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو پانی جلد کے نیچے پہنچانا ضروری نہیں بلکہ اگر جلد کا ایک حصہ اکھڑ جائے تب بھی یہ ضروری نہیں کہ جو حصہ نہیں اکھڑا اس کے نیچے تک پانی پہنچایا جائے لیکن جب اکھڑی ہوئی جلد کبھی بدن سے چپک جاتی ہو اور کبھی اوپر اٹھ جاتی ہو تو ضروری ہے کہ یا تو اسے کاٹ دے یا اس کے نیچے پانی پہنچائے

۲۹۹ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء سے کوئی چیز چپکی ہوئی ہے یا نہیں اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظر میں بھی درست ہو مثلاً گارے سے کوئی کام کرنے کے بعد شک ہو کہ گارا اس کے ہاتھ سے لگا رہ گیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کر لے یا ہاتھ کو اتنا ملے کہ اطمینان ہو جائے کہ اگر اس پر گارا لگا رہ گیا تھا تو دور ہو گیا ہے یا پانی اس کے نیچے پہنچ گیا ہے

۳۰۰ جس جگہ کو دھونا ہو یا جس کا مسح کرنا ہو اگر اس پر میل ہو لیکن وہ میل پانی کہ جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر پلستر وغیرہ کا کام کرنے کے بعد سفیدی ہاتھ پر لگی رہ جائے جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے نہ روکے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر شک ہو کہ ان چیزوں کی موجودگی پانی کے جلد تک پہنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو انہیں دور کرنا ضروری ہے

۳۰۱ اگر کوئی شخص وضو کرنے سے پہلے جانتا ہو کہ وضو کے بعض اعضاء پر ایسی چیز موجود ہے جو ان تک پانی پہنچنے میں مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کرتے وقت پانی ان اعضاء تک پہنچایا ہے یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے

۳۰۲ اگر وضو کے بعض اعضاء میں کوئی ایسی رکاوٹ ہو جس کے نیچے پانی کبھی تو خود بخود چلا جاتا ہو اور کبھی نہ پہنچتا ہو اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ پانی اس کے نیچے پہنچا ہے یا نہیں جب کہ وہ جانتا ہو کہ وضو کے وقت وہ اس رکاوٹ کے نیچے پانی پہنچنے کی جانب متوجہ نہ تھا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے

۳۰۳ اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضاء پر کوئی ایسی چیز دیکھے جو پانی کے بدن تک پہنچنے میں مانع ہو اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وضو کے وقت یہ چیز موجود تھی یا بعد میں پیدا ہوئی تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ وضو کرتے وقت وہ اس رکاوٹ کی جانب متوجہ نہ تھا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے

۳۰۴ اگر کسی شخص کو وضو کے بعد شک ہو کہ جو چیز پانی کے پہنچنے میں مانع ہے وضو کے اعضاء پر تھی یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے

وضو کے احکام

۳۰۵ اگر کوئی شخص وضو کے افعال اور شرائط مثلاً پانی کے پاک ہونے کے بارے میں بہت زیادہ شک کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے

۳۰۶ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اسے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا وضو باقی ہے لیکن اگر اس نے پیشاب کرنے کے بعد استبراء کئے بغیر وضو کیا بعد اس کے مخرج پیشاب سے ایسی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ پیشاب ہے یا کوئی اور چیز تو اس کا وضو باطل ہے

۳۰۷ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وضو کرے

۳۰۸ جس شخص کو معلوم ہو کہ اس نے وضو کیا ہے اور اس سے حدث بولی واقع ہو گیا ہے مثلاً اس نے پیشاب کیا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کونسی بات پہلے واقع ہوئی ہے اگر یہ صورت نماز سے پہلے پیش آئے تو اسے چاہئے کہ وضو کرے اور اگر نماز کے دوران پیش آئے تو نماز توڑ کر وضو کرنا ضروری ہے اور اگر نماز کے بعد پیش آئے تو جو نماز وہ پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے البتہ دوسری نمازوں کے لئے نیا وضو کرنا ضروری ہے

۳۰۹ اگر کسی شخص کو وضو کے بعد یا وضو کے دوران یقین ہو جائے کہ اس نے بعض جگہیں نہیں دھوئیں یا ان کا مسح نہیں کیا اور جن اعضاء کو پہلے دھویا ہو یا ان کا مسح کیا ہو ان کی تری زیادہ وقت گزر جانے کی وجہ سے خشک ہو چکی ہو تو اسے چاہئے کہ دوبارہ وضو کرے لیکن اگر وہ تری خشک نہ ہوئی ہو یا ہوا کی گرمی یا کیس اور ایسی وجہ سے خشک ہو گئی ہو تو ضروری ہے کہ جن جگہوں کے بارے میں بھول گیا ہو انہیں اور ان کے بعد انے والی جگہوں کو دھوئے یا ان کا مسح کرے اور اگر وضو کے دوران کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے کے بارے میں شک کرے تو اسی حکم پر عمل کرنا ضروری ہے

۳۱۰ اگر کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد شک ہو کہ اس نے وضو کیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن آئندہ نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے

۳۱۱ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو کہ آیا اس نے وضو کیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ وہ وضو کرے اور نماز دوبارہ پڑھے

۳۱۲ اگر کوئی شخص نماز کے بعد یہ سمجھے کہ اس کا وضو باطل ہو گیا تھا لیکن شک ہو کہ اس کا وضو نماز سے پہلے باطل ہوا تھا یا بعد میں تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے

۳۱۳ اگر کوئی شخص ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ اسے پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہوں یا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو تو اگر اسے یقین ہو کہ نماز کے اول وقت سے لے کر آخر وقت تک اسے اتنا وقفہ مل جائے گا کہ وضو کر کے نماز پڑھ سکے تو ضروری ہے کہ اس وقفہ کے دوران نماز پڑھے اور اگر اسے صرف اتنی مہلت ملے جو نماز کے واجبات ادا کرنے کے

لئے کافی ہو تو اس دوران صرف نماز کے واجبات بجا لانا اور مستحب افعال مثلاً اذان، اقامت اور قنوت کو ترک کر دینا ضروری ہے

۳۱۴۔ اگر کسی شخص کو (بیماری کی وجہ سے) وضو کرکے نماز کا کچھ حصہ پڑھنے کی مہلت ملتی ہو اور نماز کے دوران ایک دفعہ یا چند دفعہ اس کا پیشاب یا پاخانہ خارج ہوتا ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس مہلت کے دوران وضو کر کے وضو کر کے نماز پڑھے لیکن نماز کے دوران لازم نہیں ہے کہ پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے کی وجہ سے دوبارہ وضو کرے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پانی کا برتن اپنے ساتھ رکھے اور جب بھی پیشاب یا پاخانہ خارج ہو وضو کرے اور باقی ماندہ نماز پڑھے اور یہ احتیاط اس صورت میں ہے کہ جب پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے کا وقفہ طویل نہ ہو یا دوبارہ وضو کرنے کی وجہ سے ارکان نماز کے درمیان فاصلہ زیادہ نہ ہو بصورت دیگر احتیاط کا کوئی فائدہ نہیں ہے

۳۱۵۔ اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار باریوں آتا کہ اسے وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ پڑھنے کی بھی مہلت نہ ملتی ہو تو اس کی ہر نماز کے لئے بلا اشکال ایک وضو کافی ہے بلکہ اظہر یہ ہے کہ ایک وضو چند نمازوں کے لئے بھی کافی ہے ماسوا اس کے کہ کسی دوسرے حدث میں مبتلا ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے ایک بار وضو کرے لیکن قضا سجدے، قضا تشہد اور نماز احتیاط کے لئے دوسرا وضو ضروری نہیں ہے

۳۱۶۔ اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار بار آتا ہو تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ وضو کے بعد فوراً نماز پڑھے اگرچہ بہتر ہے کہ نماز پڑھنے میں جلدی کرے

۳۱۷۔ اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار بار آتا ہو تو وضو کرنے کے بعد اگر وہ نماز کی حالت میں نہ ہو تب بھی اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا جائز ہے

۳۱۸۔ اگر کسی شخص کو قطرے قطرے پیشاب آتا رہتا ہو تو اسے چاہئے کہ نماز کے لئے ایک ایسی تھیلی استعمال کرے جس میں روئی یا کوئی اور چیز رکھی ہو جو پیشاب کو دوسری جگہوں تک پہنچنے سے روکے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز سے پہلے نجس شدہ ذکر کو دھولے علاوہ ازیں جو شخص پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو اسے چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو نماز پڑھنے تک پاخانہ کو دوسری جگہوں تک پھیلنے سے روکے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر باعث زحمت نہ ہو تو ہر نماز کے لئے مقعد کو دھوئے

۳۱۹۔ جو شخص پیشاب پاخانہ کو روکنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو نماز میں پیشاب یا پاخانہ کو روکے چاہے اس پر کچھ خرچ کرنا پڑے بلکہ اس کا مرض اگر آسانی سے دور ہو سکتا ہو تو اپنا علاج کرائے۔

۳۲۰۔ جو شخص اپنا پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو اس کے لئے صحت یاب ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ جو نمازیں اس نے مرض کی حالت میں اپنے وظیفہ کے مطابق پڑھی ہوں ان کی قضا کرے لیکن اگر اس کا مرض نماز پڑھتے ہوئے دور ہو جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ جو نماز اس وقت پڑھی ہو اسے دوبارہ پڑھے۔

۳۲۱۔ اگر کسی شخص کو یہ عارضہ لاحق ہو کہ ریاح روکنے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے کہ ان لوگوں کے وظیفہ کے مطابق عمل کرے جو پیشاب اور پاخانہ روکنے پر قدرت رکھتے ہوں۔

وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا چاہئے

۳۲۲۔ چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

(اول) واجب نمازوں کے لئے سوائے نماز میت کے ۔ اور مستحب نمازوں میں وضو شرط صحت ہے۔

(دوم) اس سجدے اور تشہد کے لئے جو ایک شخص بھول گیا ہو جب کہ ان کے اور نماز کے درمیان کوئی حدث اس سے سر زد ہوا ہو مثلاً اس نے پیشاب کیا ہو لیکن سجدہ سہو کے لئے وضو کرنا واجب نہیں۔

(سوم) خانہ کعبہ کے واجب طواف کے لئے جو کہ حج اور عمرے کا جز ہو۔

(چہارم) وضو کرنے کی منت مانی ہو یا عہد کیا ہو یا قسم کھائی ہو۔

(پنجم) جب کسی نے منت مانی ہو کہ مثلاً قرآن مجید کا بوسہ لے گا۔

(ششم) نجس شدہ قرآن مجید کو دھونے کے لئے یا بیت الخلاء وغیرہ سے نکالنے کے لئے جب کہ متعلقہ شخص مجبور ہو کر اس مقصد کے لئے اپنا ہاتھ یا بدن کا کوئی اور حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے مس کرے لیکن وضو میں صرف دھونے والا۔ وقت اگر قرآن مجید کو دھونے یا اسے بیت الخلاء سے نکالنے میں اتنی تاخیر کا باعث ہو جس سے کلام اللہ کی بے حرمتی

ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ وضو کئے بغیر قرآن مجید کو بیت الخلاء وغیرہ سے باہر نکال لے یا اگر نجس ہو گیا ہو تو اسے دھو لے۔

۳۲۳۔ جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے لگانا حرام ہے لیکن اگر قرآن مجید کا فارسی زبان یا کسی اور زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو اسے چھونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۳۲۴۔ بچے اور دیوانے کو قرآن مجید کے الفاظ کو چھونے سے روکنا واجب نہیں لیکن اگر ان کے ایسا کرنے سے قرآن مجید کی توہین ہوتی ہو تو انہیں روکنا ضروری ہے۔

۳۲۵۔ جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالی کے ناموں اور ان صفتوں کو چھونا جو صرف اسی کے لئے مخصوص ہیں خواہ کسی زبان میں لکھی ہوں احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے اور بہتر یہ ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور ائمہ طاہرین علیہم الصلوۃ والسلام اور حضرت فاطمہ زہرا علیہاالسلام کے اسمائے مبارکہ کو بھی نہ چھوئے۔

۳۲۶۔ اگر کوئی شخص کو یقین ہو کہ (نماز کا) وقت داخل ہو چکا ہے اور واجب وضو کی نیت کرے لیکن وضو کرنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۳۲۸۔ میت کی نماز کے لئے قبرستان جانے کے لئے، مسجد یا ائمہ علیہم السلام کے حرم میں جانے کے لئے، قرآن مجید سات رکھنے، اسے پڑھنے، لکھنے اور اس کا حاشیہ چھونے کے لئے اور سونے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے اور اگر کسی شخص کا وضو ہو تو ہر نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا مستحب ہے اور مذکورہ بالا کاموں میں سے کسی ایک کے لئے وضو کرے تو ہر وہ کام کر سکتا ہے جو باوضو کرنا ضروری ہے مثلاً اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مبطلات وضو

۳۲۹۔ سات چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں:

(اول) پیشاب (دوم) پاخانہ (سوم) معدہ اور انتوں کی ہوا جو مقعد سے خارج ہوتی ہے (چہارم) نیند جس کی وجہ سے انکھیں دیکھ سکیں اور نہ کان سن سکیں لیکن اگر انکھیں نہ دیکھ رہی ہوں لیکن کان سن رہے ہوں تو وضو باطل

نہیں ہوتا (پنجم) ایسی حالت جن میں عقل زائل ہو جاتی ہو مثلاً دیوانگی، مستی یا بے ہوشی (ششم) عورتوں کا استحاضہ جس کا ذکر بعد میں آئے گا (ہفتم) جنابت بلکہ احتیاط مستحب کی بنا پر ہر وہ کام جس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے

جبیرہ وضو کے احکام

وہ چیز جس سے زخم یا ہوں ہوئی ہے باندھی جاتی ہے اور وہ دو جو زخم یا ایسی ہی کسی چیز پر لگائی جاتی ہے جبیرہ کہلاتی ہے

۳۳۰ اگر وضو کے اعضا میں سے کسی پر زخم یا پھوڑا ہو ہے ہوں ہوئی ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اسی طرح وضو کرنا ضروری ہے جسے عام طور پر کیا جاتا ہے

۳۳۱ اگر کسی شخص کے چہرے اور ہاتھوں پر زخم یا پھوڑا ہو یا اس (چہرے یا ہاتھوں) کی ہوں ہوئی ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور اس پر پانی ڈالنا نقصان وہ ہو تو اسے زخم یا پھوڑے کے اس پاس کا حصہ اس طرح اوپر سے نیچے کو دھونا چاہئے جیسا وضو کے بارے میں بتایا گیا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اگر اس پر تر ہاتھ کھینچنا نقصان دہ نہ ہو تو تر ہاتھ اس پر کھینچے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس پر ڈال دے اور گیلے ہاتھ اس کپڑے پر بہی کھینچے البتہ اگر ہوں ہوئی ہو تو تیمم کرنا لازم ہے

۳۳۲ اگر زخم یا پھوڑا یا ہوں ہی کسی شخص کے سر کے اگلے حصے یا پاؤں پر ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور وہ اس پر مسح نہ کر سکتا ہو کیونکہ زخم مسح کی پوری جگہ پر پھیلا ہوا ہو یا مسح کی جگہ کا جو حصہ صحیح و سالم ہو اس پر مسح کرنا بہی اس کی قدرت سے باہر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر وضو بہی کرے اور پاک کپڑا زخم وغیرہ پر رکھے اور وضو کے پانی کی تری سے جو ہاتھوں پر لگی ہو کپڑے پر مسح کرے

۳۳۳ اگر پھوڑے یا زخم یا ہوں ہوئی کا منہ کسی چیز سے بند ہو اور اس کا کھولنا بغیر تکلیف کے ممکن ہو اور پانی بہی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اسے کھول کر وضو کرنا ضروری ہے خواہ زخم وغیرہ چہرے اور ہاتھوں پر ہو یا سر کے اگلے حصے اور پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہو

۳۳۴ اگر کسی شخص کا زخم یا پھوڑا یا ہوں ہوئی ہوئی جو کسی چیز سے بندھی ہوئی ہو اس کے چہرے یا ہاتھوں پر ہو اور اس کا کھولنا اور اس پر پانی ڈالنا مضر ہو تو ضروری ہے کہ اس پاس کے جتنے حصے کو دھونا ممکن ہو اسے دھوئے اور جبیرہ پر مسح کرے

۳۳۵ اگر زخم کا منہ نہ کھل سکتا ہو اور خود زخم اور جو چیز اس پر لگائی گئی ہو پاک ہو اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور مضر بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کو زخم کے منہ پر اوپر سے نیچے کی طرف پہنچائے اور اگر زخم یا اس کے اوپر لگائی گئی چیز نجس ہو اور اس کا دھونا اور زخم کے منہ تک پانی پہنچانا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے دھوئے اور وضو کرتے وقت پانی زخم تک پہنچائے اور اگر پانی زخم کے لئے مضر نہ ہو لیکن زخم کے منہ تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا زخم نجس ہو اور اسے دھویا نہ جاسکتا ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے

۳۳۶ اگر جبیرہ اعضائے وضو کے کسی حصہ پر پھیلا ہوا ہو تو بظاہر وضو جبیرہ سے کافی ہے لیکن اگر جبیرہ تمام اعضائے وضو پر پھیلا ہوا ہو تو احتیاط کی بنا پر تیمم کرنا ضروری ہے اور وضوئے جبیرہ بھی کرے

۳۳۷ یہ ضروری نہیں کہ جبیرہ ان چیزوں میں سے ہو جن کے ساتھ نماز پھنا درست ہے بلکہ اگر وہ ریشم یا ان حیوانات کے اجزا سے بنی ہو جن کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے تو ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے

۳۳۸ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ ہو اور وضو کرتے وقت اس نے تر ہاتھ اس پر کھینچا ہو تو سر اور پاؤں کا مسح اسی تری سے کرے

۳۳۹ اگر کسی شخص کے پاؤں کے اوپر والے پورے حصے پر جبیرہ ہو لیکن کچھ حصہ انگلیوں کی طرف سے اور کچھ حصہ پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف سے کھلا ہو تو جو جگہیں کھلی ہیں وہاں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے وہاں جبیرہ پر مسح کرنا ضروری ہے

۳۴۰ اگر چھرے یا ہاتھوں پر کئی جبیرہ ہوں تو ان کا درمیانی حصہ دھونا ضروری ہے اور اگر سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر جبیرہ ہو تو ان کے درمیانی حصے کا مسح کرنا ضروری ہے اور جو جبیرہ ہو وہاں جبیرہ کے بارے میں احکام پر عمل کرنا ضروری ہے

۳۴۱ اگر جبیرہ زخم کے اس پاس کے حصول کو معمول سے زیادہ گھیرے ہوئے ہو اور اس کو ہٹانا بغیر تکلیف کے ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ متعلقہ شخص تیمم کرے بجز اس کے کہ جبیرہ و تیمم کی جگہوں پر ہو کیونکہ اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو اور تیمم دونوں کرے اور دونوں صورتوں میں اگر جبیرہ کا ہٹانا بغیر تکلیف کے ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے

□□ا د□□ پس اگر زخم چ□ر□ یـا □ـاتـ□و□ پر □و تو اس کـ□ اس پاس کی جگ□و□ کی د□وئ□ اور اگر سـر یا پاو□ کـ□ اوپر وال□ حصـ□ پر □و تو اس کـ□ اس پاس کی جگ□و□ کا مسح کر□ اور زخم کی جگ□ کـ□ لئ□ جبیر□ کـ□ احکام پر عمل کر□□

۳۴۲□ اگر وضو کـ□ اعضا پر زخم ن□ □و یا ان کی □□ی □وئی ن□ □و لیکن کسـی دوسری وج□ سـ□ پانی ان کـ□ لئ□ مضر □و یا تیمم کرنا ضروری □□□

۳۴۳□ اگر وضو کـ□ اعضـا کی کسـی رگ سـ□ خون نکـل □ آیـا □و اور اسـ□ د□ونـا ممکن ن□ □و تو تیمم کرنا لازم □□□ لیکن اگر پانی اس کـ□ لئ□ مضر □و تو جبیر□ کـ□ احکام پر عمل کرنا ضروری □□□

۳۴۴□ اگر وضو یا غسل کی جگ□ پر کوئی ایسی چیز چپک گئی □و جس کا اتارنا ممکن ن□ □و یا اسـ□ اتارن□ کی تکلیف نا قابـل برداشت □و تو متعلق□ شـخص کـا فریضـ□ تیمم □□□ لیکن اگر چپکی □وئی چیز تیمم کـ□ مقامات پر □و تو اس صورت میـ□ ضروری □□ کـ□ وضو اور تیمم دونو□ کر□ اور اگر چپکی □وئی چیز دوا □و تو و□ جبیر□ کـ□ حکم میـ□ آتی □□□

۳۴۵□ غسل مس میت کـ□ علاو□ تمام قسم کـ□ غسلو□ میـ□ غسل جبیر□ وضوئ□ جبیر□ کی طرح □□ لیکن احتیاط لازم کی بنا پر مکلـف شـخص کـ□ لئ□ ضـروری □□ کـ□ غسـل ترتیـبی کر□ (ارتماسـی ن□ کر□) اور اظ□ر یـ□ □□ کـ□ اگر بـدن پر زخم یا پ□و□ا □و تو مکلف کو غسـل یا تیمم کا اختیار □□□ اگر و□ غسل کو اختیار کرتا □□ اور زخم یا پ□و□□ پر جبیر□ ن□ □و تو احتیـاط مسـتحب یـ□ □□ کـ□ زخم یـا پ□و□□ پر پـاک کپ□ا رکـ□□ اور اس کپ□□ کـ□ اوپر مسـح کر□□ اور اگر بـدن کا کوئی حصـ□ □و□ـا □وا □و تو ضـروری □□ کـ□ غسل کر□ اور احتیاط جبیر□ کـ□ اوپر ب□ی مسـح کر□ اور اگر جبیر□ پر مسـح کرنا ممکن ن□ □و یا جو جگ□ □و□ی □وئی □□ و□ کـ□لی □و تو تیمم کرنا ضروری □□□

۳۴۶□ جس شـخص کا وظیف□ تیمم □و اگر اس کی تیمم کی بعض جگ□و□ پر زخم یا پ□و□ا □و یا □ـ□ای □و□ی □وئی □و تو ضروری □□ کـ□ و□ وضوئ□ جبیر□ کـ□ احکام کـ□ مطابق تیمم جبیر□ کر□□

۳۴۷□ جس شـخص کو وضوئ□ جبیر□ یـا غسل جبیر□ کرکـ□ نماز پ□□نا ضـروری □و اگر اسـ□ علم □و کـ□ نماز کـ□ آخر وقت تک اس کا عـذر دور ن□یـ□ □و گا تو و□ اول وقت میـ□ نماز پ□□ سـکتا □□ لیکن اگر اسـ□ امیـد □و کـ□ آخر وقت تک اس کا عُـذر دور □و جـائ□ گـا تو اس کـ□ لئ□ بـ□تر یـ□ □□ کـ□ انتظـار کر□ اور اگر اس کـا عـذر دور ن□ □و تو آخر وقت میـ□ وضوئ□ جبیر□ یا غسل جبیر□

کہ ساتھ نماز ادا کرے لیکن اگر اول وقت میں نماز پڑھ لے اور آخر وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو یا غسل کرے اور دوبارہ نماز پڑھے

۳۴۸۔ اگر کوئی شخص انکے کی بیماری کی وجہ سے پلکیں موند کر رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ وہ تیمم کرے

۳۴۹۔ اگر کسی شخص کو یہ علم نہ ہو کہ آیا اس کا وظیفہ تیمم ہے یا وضوئے جبیرہ تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے تیمم اور وضوئے جبیرہ دونوں بجالانے چاہئیں

۳۵۰۔ جو نمازیں کسی انسان نے وضوئے جبیرہ سے پڑھی ہوں وہ صحیح ہیں اور وہ اسی وضو کے ساتھ آئندہ کی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے

واجب غسل

اشارہ

واجب غسل سات ہیں : (پہلا) غسل جنابت (دوسرا) غسل حیض (تیسرا) غسل نفاس (چوتھا) غسل استحاضہ (پانچواں) غسل مس میت (چھٹا) غسل میت اور (ساتواں) و غسل جو منت یا قسم وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو جائے

جنابت کے احکام

۳۵۱۔ دو چیزوں سے انسان جُنُب ہو جاتا ہے اول جماع سے اور دوم منی کہ خارج ہونے سے خواہ و نیند کی حالت میں نکلے یا جاگتے ہیں، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ نکلے یا بغیر شہوت کے اور اس کا نکلنا متعلقہ شخص کے اختیار میں ہو یا نہ ہو

۳۵۲۔ اگر کسی شخص کے بدن سے کوئی رطوبت خارج ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا پیشاب یا کوئی اور چیز اور اگر وہ رطوبت شہوت کے ساتھ اور اچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے بعد بدن سست ہو گیا ہو تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے لیکن اگر ان تین علامات میں سے ساری کی ساری یا کچھ موجود نہ ہوں تو وہ رطوبت منی کے حکم میں نہیں آئے گی لیکن اگر متعلقہ شخص بیمار ہو تو پھر ضروری نہیں کہ وہ رطوبت اچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے وقت بدن سست ہو جائے بلکہ اگر صرف شہوت کے ساتھ نکلے تو وہ رطوبت منی کے حکم میں ہو گی

۳۵۳ اگر کسی ایسے شخص کے مخرج پیشاب سے جو بیمار نہ ہو کوئی ایسا پانی خارج ہو جس میں ان تین علامات میں سے جن کا ذکر اوپر والے مسئلے میں کیا گیا ہے ایک علامت موجود ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ باقی علامات بھی اس میں موجود ہیں یا نہیں تو اگر اس پانی کے خارج ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسی وضو کو کافی سمجھے اور اگر وضو نہیں کیا تھا تو صرف وضو کرنا کافی ہے اور اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہے

۳۵۴ منی خارج ہونے کے بعد انسان کے لئے پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس کے مخرج پیشاب سے رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے

۳۵۵ اگر کوئی شخص جماع کرے اور عضو تناسل سپاری کی مقدار تک یا اس سے زیادہ عورت کی فرج میں داخل ہو جائے تو خواہ یہ دخول فرج میں ہو یا دُبُر میں اور خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ اور خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو دونوں جنب ہو جاتے ہیں

۳۵۶ اگر کسی کو شک ہو کہ عضو تناسل سپاری کی مقدار تک داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے

۳۵۷ نعوذ باللہ اگر کوئی شخص کسی حیوان کے ساتھ وطی کرے اور اس کی منی خارج ہو تو صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر منی خارج نہ ہو اور اس نے وطی کرنے سے پہلے وضو کیا ہوا ہو تب بھی صرف غسل کافی ہے اور اگر وضو نہ کر رکھا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ غسل کرے اور وضو بھی کرے اور مرد یا لڑکے سے وطی کرنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے

۳۵۸ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن خارج نہ ہو یا انسان کو شک ہو کہ منی خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے

۳۵۹ جو شخص غسل نہ کر سکے لیکن تیمم کر سکتا ہو وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے

۳۶۰ اگر کوئی شخص اپنے لباس میں منی دیکھے اور جانتا ہو کہ اس کی اپنی منی ہے اور اس نے اس منی کے لئے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ اس نے منی خارج ہونے کے بعد پڑھی تھیں ان کی قضا کرے لیکن ان نمازوں کی قضا ضروری نہیں جن کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ اس نے منی خارج ہونے سے پہلے پڑھی تھیں

وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں

۳۶۱ پانچ چیزیں جنب شخص پر حرام ہیں:

(اول) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ یا اللہ تعالی کے نام سے خواہ وہ کسی بھی زبان میں ہو مس کرنا اور بہتر ہے کہ پیغمبروں، اماموں اور حضرت زہرا علیہا السلام کے ناموں سے بھی اپنا بدن مس نہ کرے

(دوم) مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں جانا ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے

(سوم) مسجد الحرام اور اور مسجدی نبوی کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا اور احتیاط واجب کی بنا پر اماموں کے حرم میں ٹھہرنے کا بھی یہی حکم ہے لیکن اگر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کو عبور کرے مثلاً ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے باہر نکل جائے تو کوئی حرج نہیں

(چہارم) احتیاط لازم کی بنا پر کسی مسجد میں کوئی چیز رکھنے یا کوئی چیز لانے کے لئے داخل ہونا

(پنجم) ان آیات میں سے کسی آیت کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور وہ آیتیں چار سورتوں میں ہیں (۱) قرآن مجید کی ۳۲ ویں سورہ (الٓمٓ تنزیل) (۲) ۴۱ ویں سورہ (حٰمٓ سجدہ) (۳) ۵۳ ویں سورہ (وَالنَّجم) (۴) ۹۶ ویں سورہ (عَلَق)

وہ چیزیں جو مجنب کے لئے مکروہ ہیں

۳۶۲ نو چیزیں جنب شخص کے لئے مکروہ ہیں:

(اول اور دوم) کھانا پینا لیکن اگر ہاتھ منہ دھولے اور کلی کرلے تو مکروہ نہیں ہے اور اگر صرف ہاتھ دھولے تو بھی کراہت کم ہوجائے گی۔

(سوم) قرآن مجید کی ساتھ سے زیادہ ایسی آیات پڑھنا جن میں سجدہ واجب نہ ہوا۔

(چہارم) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کی جلد، حاشیہ یا الفاظ کی درمیانی جگہ سے چھونا۔

(پنجم) قرآنی مجید اپنے ساتھ رکھنا۔

(ششم) سونا البتہ اگر وضو کرلے یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل کے بدلے تیمم کرلے تو پھر سونا مکروہ نہیں ہے۔

(ہفتم) مہندی یا اس سے ملتی جلتی چیز سے خضاب کرنا۔

(ہشتم) بدن پر تیل ملنا۔

(نہم) احتلام یعنی سوتے میں منی خارج ہونے کے بعد جماع کرنا۔

غسل جنابت

۳۶۳۔ غسل جنابت واجب نماز پڑھنے کے لئے اور ایسی دوسری عبادات کے لئے واجب ہو جاتا ہے لیکن نماز میت، سجدہ سہو، سجدہ شکر اور قرآن مجید کے واجب سجدوں کے لئے غسل جنابت ضروری نہیں ہے۔

۳۶۴۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ غسل کے وقت نیت کرے کہ واجب غسل کر رہا ہے، بلکہ فقط قُربَۃً اِلَی اللہ یعنی اللہ تعالی کی رضا کے ارادہ سے غسل کرے تو کافی ہے۔

۳۶۵۔ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور غسل واجب کی نیت کرلے لیکن بعد میں پتہ چلے کہ اس نے وقت سے پہلے غسل کر لیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے۔

۳۶۶۔ غسل جنابت دو طریقوں سے انجام دیا جا سکتا ہے ترتیبی اور ارتماسی۔

ترتیبی غسل

۳۶۷ ترتیبی غسل میں احتیاط لازم کی بنا پر غسل کی نیت سے پہلے پورا سر اور گردن اور بعد میں بدن دھونا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ بدن کو پہلے دائیں طرف سے اور بعد میں بائیں طرف سے دھوئے اور تینوں اعضاء میں سے ہر ایک کو غسل کی نیت سے پانی کے نیچے حرکت دینے سے ترتیبی غسل کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط اس پر اکتفانہ کرنے میں ہے اور اگر وہ شخص جان بوجھ کر یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کا غسل باطل ہے

۳۶۸ اگر کوئی شخص بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کے لئے غسل کا اعادہ کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر بدن کو دوبارہ دھولے تو اس کا غسل صحیح ہو جائے گا

۳۶۹ اگر کسی شخص کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ اس نے سر، گردن اور جسم کا دایاں و بایاں حصہ مکمل طور پر دھولیا ہے تو اس بات کا یقین کرنے کے لئے جس حصے کو دھوئے اس کے ساتھ دوسرے حصے کی کچھ مقدار بھی دھونا ضروری ہے

۳۷۰ اگر کسی شخص کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ بدن کا کچھ حصہ دھلنے سے رہ گیا ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ وہ کونسا حصہ ہے تو سر کا دوبارہ دھونا ضروری نہیں اور بدن کا صرف وہ حصہ دھوا ضروری ہے جس کے نہ دھوئے جانے کے بارے میں احتمال پیدا ہوا ہے

۳۷۱ اگر کسی کو غسل کے بعد پتہ چلے کہ اس نے بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو اگر وہ بائیں طرف ہو تو صرف اسی مقدار کا دھو لینا کافی ہے اور اگر دائیں طرف ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے اور اگر سر اور گردن دھلنے سے رہ گئی ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد دوبارہ بدن کو دھوئے

۳۷۲ اگر کسی شخص کو غسل مکمل ہونے سے پہلے دائیں یا بائیں طرف کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک گزرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھوئے اور اگر اس سر یا گردن کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر سر اور گردن دھونے کے بعد دائیں اور بائیں حصے کو دوبارہ دھونا ضروری ہے

ارتماسی غسل

ارتماسی غسل دو طریقہ سے انجام دیا جا سکتا ہے دَفعی اور تَدرِیجِی

۳۷۳۔ غسل ارتماسی دفعی میں ضروری ہے کہ ایک لمحہ میں پورے بدن کو ساتھ پانی میں ڈبکی لگائے لیکن غسل کرنے سے پہلے ایک شخص کے سارے بدن کا پانی سے باہر ہونا معتبر نہیں ہے بلکہ اگر بدن کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو اور غسل کی نیت سے پانی میں غوطہ لگائے تو کافی ہے

۳۷۴۔ غسل ارتماسی تدریجی میں ضروری ہے کہ غسل کی نیت سے ایک دفعہ بدن کو دھونے کا خیال رکھتے ہوئے آہستہ آہستہ پانی میں غوطہ لگائے اس غسل میں ضروری ہے کہ بدن کا پورا حصہ غسل کرنے سے پہلے پانی سے باہر ہو

۳۷۵۔ اگر کسی شخص کو غسل ارتماسی کے بعد پتہ چلے کہ اس کے بدن کے کچھ حصہ تک پانی نہیں پہنچا ہے تو خواہ وہ اس مخصوص حصہ کے متعلق جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضروری ہے کہ دوبارہ غسل کرے

۳۷۶۔ اگر کسی شخص کے پاس غسل ترتیبی کے لئے وقت نہ ہو لیکن ارتماسی غسل کے لئے وقت ہو تو ضروری ہے کہ ارتماسی غسل کرے

۳۷۷۔ جس شخص نے حج یا عمرہ کے لئے احرام باندھا ہو وہ ارتماسی غسل نہیں کر سکتا لیکن اگر اس نے بھول کر ارتماسی غسل کر لیا ہو تو اس کا غسل صحیح ہے

غسل کے احکام

۳۷۸۔ غسل ارتماسی یا غسل ترتیبی میں غسل سے پہلے سارے جسم کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر پانی میں غوطہ لگانے یا غسل کے ارادہ سے پانی بدن پر ڈالنے سے بدن پاک ہو جائے تو غسل صحیح ہوگا

۳۷۹۔ اگر کوئی شخص حرام سے جنب ہوا ہو اور گرم پانی سے غسل کرلے تو اگرچہ اسے پسینہ بھی آئے تب بھی اس کا غسل صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نہ پانی سے غسل کرے

۳۸۰۔ غسل میں بال برابر بدن بھی اگر ان دھلا رہ جائے تو غسل باطل ہے لیکن کان اور ناک کے اندرونی حصوں کا اور ہر اس چیز کا دھونا جو باطن شمار ہوتی ہو واجب نہیں ہے

۳۸۱ اگر کسی شخص کو بدن کے کسی حصے کے بارے میں شک ہو کہ اس کا شمار بدن کے ظاہر میں ہے یا باطن میں تو ضروری ہے کہ اسے دھولے

۳۸۲ اگر کان کی بالی کا سوراخ یا اس جیسا کوئی اور سوراخ اس قدر کھلا ہو کہ اس کا اندرونی حصہ بدن کا ظاہر شمار کیا جائے تو اسے دھونا ضروری ہے ورنہ اس کا دھونا ضروری نہیں ہے

۳۸۳ جو چیز بدن تک پانی پہنچنے میں مانع ہو ضروری ہے کہ انسان اسے ہٹا دے اور اگر اس سے پیشتر کہ اسے یقین ہو جائے کہ وہ چیز ہے گئی ہے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے

۳۷۴ اگر غسل کے وقت کسی شخص کو شک گزرے کہ کوئی ایسی چیز اس کے بدن پر ہے یا نہیں جو بدن تک پانی پہنچنے میں مانع ہو تو ضروری ہے کہ چھان بین کرے حتی کہ مطمئن ہو جائے کہ کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہے

۳۸۵ غسل میں کہ ان چھوٹے چھوٹے بالوں کو جو بدن کا جزوشمار ہوتے ہیں دھونا ضروری ہے اور لمبے بالوں کا دھونا واجب نہیں ہے بلکہ اگر پانی کو جلد تک اس طرح پہنچائے کہ لمبے بال تر نہ ہوں تو غسل صحیح ہے لیکن اگر انہیں دھوئے بغیر جلد تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو تو انہیں بھی دھونا ضروری ہے تاکہ پانی بدن تک پہنچ جائے

۳۸۶ وہ تمام شرائط جو وضو کے صحیح ہونے کے لئے بتائی جا چکی ہیں مثلاً پانی کا پاک ہونا اور غصبی نہ ہونا وہی شرائط غسل کے صحیح ہونے کے لئے بھی ہیں لیکن غسل میں یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان بدن کو اوپر سے نیچے کی جانب دھوئے علاوہ ازیں غسل ترتیبی میں یہ ضروری نہیں کہ سر اور گردن دھونے کے بعد فوراً بدن کو دھوئے لہٰذا اگر سر اور گردن دھونے کے بعد توقف کرے اور کچھ وقت گزرنے کے بعد بدن کو دھوئے تو کوئی حرج نہیں بلکہ ضروری نہیں کہ سر اور گردن یا تمام بدن کو ایک ساتھ دھوئے پس اگر مثال کے طور پر سر دھویا ہو اور کچھ دیر بعد گردن دھوئے تو جائز ہے لیکن جو شخص پیشاب یا پاخانے کے نکلنے کو نہ روک سکتا ہو تاہم اسے پیشاب اور پاخانے اندازاً اتنے وقت تک نہ آتا ہو کہ غسل کرکے نماز پڑھ لے تو ضروری ہے کہ فوراً غسل کرے اور غسل کے بعد فوراً نماز پڑھ لے

۳۸۷ اگر کوئی شخص یہ جانے بغیر کہ حمام والا راضی ہے یا نہیں اس کی اجرت ادھار رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو خواہ حمام والے کو بعد میں اس بات پر راضی بھی کرلے اس کا غسل باطل ہے

۳۸۸ اگر حمام والا ادا غسل کرنے کے لئے راضی ہو لیکن غسل کرنے والا اس کی اجرت نہ دینے یا حرام مال سے دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کا غسل باطل ہے

۳۸۹ اگر کوئی شخص حمام والے کو ایسی رقم بطور اجرت دے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو تو اگرچہ وہ حرام کا مرتکب ہوگا لیکن بظاہر اس کا غسل صحیح ہو گا اور مستحقین کو خمس ادا کرنا اس کے ذمہ رہے گا

۳۹۰ اگر کوئی شخص مقعد کو حمام کے حوض کے پانی سے پاک کرے اور غسل کرنے سے پہلے شک کرے کہ چونکہ اس نے حمام کے حوض سے طہارت کی ہے اس لئے حمام والا اس کے غسل کرنے پر راضی ہے یا نہیں تو اگر وہ غسل سے پہلے حمام والے کو راضی کر لے تو صحیح ورنہ اس کا غسل باطل ہے

۳۹۱ اگر کوئی شخص شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ غسل کرے لیکن اگر غسل کے بعد شک کرے کہ غسل صحیح کیا ہے یا نہیں تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے

۳۹۲ اگر غسل کے دوران کسی شخص سے حَدَثِ اصغر سرزد ہو جائے مثلاً پیشاب کرد تو اس غسل کو ترک کرکے نئے سرے سے غسل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ اپنے اس غسل کو مکمل کر سکتا ہے اس صورت میں احتیاط لازم کی بنا پر وضو کرنا بھی ضروری ہے لیکن اگر وہ شخص غسل ترتیبی سے غسل ارتماسی کی طرف یا غسل ارتماسی سے غسل ترتیبی یا ارتماسی دفعی کی طرف پلٹ جائے تو وضو کرنا ضروری نہیں ہے

۳۹۳ اگر وقت کی تنگی کی وجہ مکلف شخص کا وظیفہ تیمم ہو لیکن اس خیال سے کہ غسل اور نماز کے لئے اس کے پاس وقت ہے غسل کرے تو اگر اس نے غسل قصد قربت سے کیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے اگرچہ اس نے نماز پڑھنے کے لئے غسل کیا ہو

۳۹۴ جو شخص جنیب ہو اگر وہ شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو جو نمازیں وہ پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہیں لیکن بعد کی نمازوں کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز کے بعد اس سے حدث اصغر صادر ہوا ہو تو لازم ہے کہ وضو بھی کرے اور اگر وقت ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر جو نماز پڑھ چکا ہے اسے دوبارہ پڑھے

۳۹۵ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں وہ ان سب کی نیت کرکے ایک غسل کر سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک مخصوص غسل کا قصد کرے تو وہ باقی غسلوں کے لئے بھی کافی ہے

۳۹۶ اگر بدن کے کسی حصے پر قرآن مجید کی آیت یا اللہ تعالی کا نام لکھا ہوا ہو تو وضو یا غسل ترتیبی کرتے وقت اسے چاہئے کہ پانی اپنے بدن پر اس طرح پہنچائے کہ اس کا ہاتھ ان تحریروں کو نہ لگے

۳۹۷ جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو ضروری نہیں ہے کہ نماز کے لئے وضو بھی کرے بلکہ دوسرے واجب غسلوں کے بعد بھی سوائے غسل اِستِحاضۂ مُتَوسِّطہ اور مستحب غسلوں کے جن کا ذکر مسئلہ ۶۵۱ میں آئے گا بغیر وضو نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے

اِستِحاضہ

اشارہ

عورتوں کو جو خون آتا ہے رطوبت ہوتی ہے ان میں سے ایک خون استحاضہ ہے اور عورت کو خون استحاضہ آنے کے وقت مستحاضہ کہتے ہیں

۳۹۸ خون استحاضہ زیادہ تر زرد رنگ کا اور ہلکا ہوتا ہے اور فشار اور جلن کے بغیر خارج ہوتا ہے اور گاڑھا بھی نہیں ہوتا لیکن ممکن ہے کہ کبھی سیاہ یا سرخ اور گرم اور گاڑھا ہو اور فشار اور سوزش کے ساتھ خارج ہو

۳۹۹ اِستِحاضہ تین قسم کا ہوتا ہے: قلیلہ، مُتَوسِطہ اور کثیر

قلیلہ یہ ہے کہ خون صرف اس روئی کو آلودہ کرے جو عورت اپنی شرمگاہ میں رکھے اور اس روئی کے اندر تک سرایت نہ کرے

اِستِحاضۂ مُتَوسِّطہ یہ ہے کہ خون روئی کے اندر تک چلا جائے اگرچہ اس کے ایک کونے تک ہی ہو لیکن روئی سے اس کپڑے تک نہ پہنچے جو عورتیں عموماً خون روکنے کے لئے باندھتی ہیں

اِستِحاضہ کثیر یہ ہے کہ خون روئی سے تجاوز کر کے کپڑے تک پہنچ جائے

اِستِخاضہ کے احکام

۴۰۰۔ اِستِخاضہ قلیلہ میں ہر نماز کے لئے علیحدہ وضو کرنا ضروری ہے اور احتیاط مُستحب کی بنا پر روئی کو بدلنا یا اسے تبدیل کر دے اور اگر شرمگاہ کے ظاہری حصے پر خون لگا ہو تو اسے بہی دھونا ضروری ہے۔

۴۰۱۔ اِستِخاضہ مُتَوَسِّطہ میں احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت اپنی نمازوں کے لئے روزانہ ایک غسل کرے اور یہ بہی ضروری ہے اِستِخاضہ قلیلہ کے وہ افعال سر انجام دے جو سابقہ مسئلہ میں بیان ہو چکے ہیں چنانچہ اگر صبح کی نماز سے پہلے یا نامز کے دوران عورت کو اِستِخاضہ لاحق ہو تو صبح کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اگر جان بوجھ کر یا بھول کر صبح کی نماز کے لئے غسل نہ کرے تو ظہر اور عصر کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز ظہر اور عصر کے لئے غسل نہ کرے تو نماز مغرب و عشاء سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے خواہ خون آرہا ہو یا بند ہو چکا ہو۔

۴۰۲۔ استحاضہ کثیرہ میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت ہر نماز کے لئے روئی اور کپڑے کا ٹکڑا تبدیل کرے یا اسے دھوئے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے اور ایک غسل ظہر و عصر کی اور ایک غسل مغرب و عشاء کی نماز کے لئے کرنا ضروری ہے اور ظہر اور عصر کی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اور اگر فاصلہ رکھے تو عصری کی نماز کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے اسی طرح اگر مغرب و عشاء کی نماز کے درمیاں فاصلہ رکھے تو عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے یہ مذکورہ احکام اس صورت میں ہے اگر خون بار بار روئی پر پہنچ جائے اگر روئی سے پہلی تک خون پہنچنے میں اتنا فاصلہ ہو جائے کہ عورت اس فاصلہ کے اندر ایک نماز یا ایک سے زیادہ نمازیں پڑھ سکتی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ جب خون روئی سے پہلی تک پہنچ جائے تو روئی اور پہلی کو تبدیل کرلے یا دھولے اور غسل کر لے اسی بنا پر اگر عورت غسل کرے اور مثلاً ظہر کی نماز پڑھے لیکن عصر کی نماز سے پہلے یا نماز کے دوران دوبارہ خون روئی سے پہلی پر پہنچ جائے تو عصر کی نماز کے لئے بہی غسل کرنا ضروری ہے لیکن اگر فاصلہ اتنا ہو کہ عورت اس دوران دو یا دو سے زیادہ نمازیں پڑھ سکتی ہو مثلاً مغرب اور عشاء کی نماز خون کے دوبارہ پہلی پر پہنچنے سے پہلے پڑھ سکتی ہو تو ظاہر یہ ہے کہ ان نمازوں کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے ان تمام صورتوں میں اظہر یہ ہے کہ استخاضہ کثیرہ میں غسل کرنا وضو کے لئے بہی کافی ہے۔

۴۰۳۔ اگر خون اِستخاضہ کے وقت سے پہلے بہی آئے اور عورت نے اس خون کے لئے وضو یا غسل نہ کیا ہو تو نماز کے وقت وضو یا غسل کرنا ضروری ہے اگرچہ وہ اس وقت مستحاضہ نہ ہو۔

۴۰۴۔ مُستَحاضَۂ مُتَوَسِّطہ جس کو لئے وضو اور غسل کرنا ضروری ہو احتیاط لازم کی بنا پر اسے چاہئے کہ پہلے غسل کرے اور بعد میں وضو کرے لیکن مُستَحاضۂ کثیرہ میں اگر وضو کرنا چاہئے تو ضروری ہے کہ وضو غسل سے پہلے کرے

۴۰۵۔ اگر عورت کا اِستِحاضۂ قلیلہ صبح کی نماز کے بعد مُتَوَسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز کے لئے غسل کرے اور اگر ظہر اور عصر کی نماز کے بعد مُتَوسِّطَہ ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے

۴۰۶۔ اگر عورت کا استحاضۂ قلیلہ یا متوسطہ صبح کی نماز کے بعد کثیرہ ہو جائے اور وہ عورت اسی حالت پر باقی رہے تو مسئلہ ۴۰۲ میں جو احکام گزر چکے ہیں نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھنے کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے

۴۰۷۔ مستحاضۂ کثیرہ کی جس صورت میں نماز اور غسل کے درمیان ضروری ہے کہ فاصلہ نہ ہو جیسا کہ مسئلہ ۴۰۲ میں گزر چکا ہے اگر نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے غسل کرنے کی وجہ سے نماز اور غسل میں فاصلہ ہو جائے تو اس غسل کے ساتھ نماز صحیح نہیں ہے اور یہ مستحاضۂ نماز کے لئے دوبارہ غسل کرے اور یہی حکم مستحاضۂ متوسطہ کے لئے بھی ہے

۴۰۸۔ ضروری ہے کہ مستحاضۂ قلیلہ و متوسطہ روزانہ کی نمازوں کے علاوہ جن کے بارے میں حکم اوپر بیان ہو چکا ہے ہر نماز کے لئے خواہ وہ واجب ہو یا مستحب، وضو کرے لیکن اگر وہ چاہے کہ، روزانہ کی وہ نمازیں جو وہ پڑھ چکی ہو احتیاط دوبارہ پڑھے یا جو نماز اس نے تنہا پڑھی ہے دوبارہ با جماعت پڑھے تو ضروری ہے کہ وہ تمام افعال بجالائے جن کا ذکر استحاضۂ کے سلسلہ میں کیا گیا ہے البتہ اگر وہ نماز احتیاط، بھولے ہوئے سجدے اور بھولے ہوئے تشہد کی بجا آوری نماز کے فورا بعد کرے اور اسی طرح سجدہ سہو کسی بھی صورت میں کرے تو اس کے لئے استحاضۂ کے افعال کا انجام دینا ضروری نہیں ہے

۴۰۹۔ اگر کسی مستحاضۂ عورت کا خون رک جائے تو اس کے بعد جو پہلی نماز پڑھے صرف اس کے لئے استحاضۂ کے افعال انجام دینا ضروری ہے لیکن بعد کی نمازوں کے لئے ایسا کرنا ضروری نہیں ہے

۴۱۰۔ اگر کسی عورت کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا استحاضۂ کون سا ہے تو جب نماز پڑھنا چاہے تو بطور احتیاط ضروری ہے کہ تحقیق کرنے کے لئے پہلے تھوڑی سی روئی شرمگاہ میں رکھے اور کچھ دیر انتظار کرے اور پھر روئی نکال لے اور جب اسے پتہ چل جائے کہ اس کا استحاضۂ تین اقسام میں سے کون سی قسم کا ہے تو اس قسم کے استحاضۂ کے لئے جن افعال کا حکم دیا

گیا ہو اندیشہ انجام دینا لیکن اگر وہ جانتی ہو کہ جس وقت تک وہ نماز پڑھنا چاہتی ہے اس کا استحاضہ تبدیل نہیں ہوگا تو نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے بھی وہ اپنے بارے میں تحقیق کر سکتی ہے

۴۱۱۔ اگر مستحاضہ اپنے بارے میں تحقیق کرنے سے پہلے نماز میں مشغول ہو جائے تو اگر وہ قربت کا قصد رکھتی ہو اور اس نے اپنے وظیفہ کے مطابق عمل کیا ہو مثلاً اس کا استحاضہ قلیلہ ہو اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے مطابق عمل کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر وہ قربت کا قصد نہ رکھتی ہو یا اس کا عمل اس کے وظیفہ کے مطابق نہ ہو مثلاً اس کا استحاضہ متوسطہ ہو اور اس نے عمل استحاضہ قلیلہ کے مطابق کیا ہو تو اس کی نماز باطل ہے

۴۱۲۔ اگر مستحاضہ اپنے بارے میں تحقیق نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ جو اس کا یقینی وظیفہ ہو اس کے مطابق عمل کرے مثلاً اگر وہ یہ نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ قلیلہ ہے یا متوسطہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ قلیلہ کے افعال انجام دے اور اگر وہ یہ نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ متوسطہ ہے یا کثیرہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ متوسطہ کے افعال انجام دے لیکن اگر وہ جانتی ہو کہ اس سے پیشتر اسے ان تین اقسام میں سے کونسی قسم کا استحاضہ تھا تو ضروری ہے کہ اسی قسم کے استحاضہ کے مطابق اپنا وظیفہ انجام دے

۴۱۳۔ اگر استحاضہ کا خون اپنے ابتدائی مرحلہ پر جسم کے اندر ہی ہو اور باہر نہ نکلا تو عورت نے جو وضو یا غسل کیا ہو اسے باطل نہیں کرتا لیکن اگر باہر آجائے تو خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو وضو اور غسل کو باطل کر دیتا ہے

۴۱۴۔ مستحاضہ اگر نماز کے بعد اپنے بارے میں تحقیق کرے اور خون نہ دیکھے تو اگرچہ اسے علم ہو کہ دوبارہ خون آئے گا جو وضو وہ کئے ہوئے ہے اسی سے نماز پڑھ سکتی ہے

۴۱۵۔ مستحاضہ عورت اگر یہ جانتی ہو کہ جس وقت سے وہ وضو یا غسل میں مشغول ہوئی ہے خون اس کے بدن سے باہر نہیں آیا اور نہ ہی شرمگاہ کے اندر ہے تو جب تک اسے پاک رہنے کا یقین ہو نماز پڑھنے میں تاخیر کر سکتی ہے

۴۱۶۔ اگر مستحاضہ کو یقین ہو کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے پوری طرح پاک ہو جائے گی یا اندازاً جتنا وقت نماز پڑھنے میں لگتا ہے اس میں خون آنا بند ہو جائے گا تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ انتظار کرے اور اس وقت نماز پڑھے جب پاک ہو

۴۱۷۔ اگر وضو اور غسل کے بعد خون آنا بظاہر بند ہو جائے اور مستحاضہ کو معلوم ہو کہ اگر نماز پڑھنے میں تاخیر کرے تو جتنی دیر میں وضو، غسل اور نماز بجا لائے گی بالکل پاک ہو جائے گی تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو موخر کر دے اور جب بالکل پاک ہو جائے تو دوبارہ وضو اور غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر خون کے بظاہر بند ہونے کے وقت نماز کا وقت تنگ ہو تو وضو اور غسل دوبارہ کرنا ضروری نہیں بلکہ جو وضو اور غسل اس نے کئے ہوئے ہیں انہی کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے

۴۱۸۔ مستحاضہ کثیرہ جب خون سے بالکل پاک ہو جائے اگر اسے معلوم ہو کہ جس وقت سے اس نے گذشتہ نماز کے لئے غسل کیا تھا اس وقت تک خون نہیں آیا تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے بصورت دیگر غسل کرنا ضروری ہے اگر اس حکم کا بطور کلی ہونا احتیاط کی بنا پر ہے اور مستحاضہ متوسطہ میں ضروری نہیں ہے کہ خون سے بالکل پاک ہو جائے پھر غسل کرے

۴۱۹۔ مستحاضہ قلیلہ کو وضو کے بعد اور مستحاضہ متوسطہ کو غسل اور وضو کے بعد اور مستحاضہ کثیرہ کو غسل کے بعد (ان دو صورتوں کے علاوہ جو مسئلہ ۴۰۳ میں آئی ہیں) فوراً نماز میں مشغول ہونا ضروری ہےلیکن نماز سے پہلے اَذان اور اقامت کہنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ نماز میں مستحب کام مثلاً قنوت وغیرہ پڑھ سکتی ہے

۴۲۰۔ اگر مستحاضہ جس کا وظیفہ یہ ہو کہ وضو یا غسل اور نماز کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اگر اس نے اپنے وظیفہ کے مطابق عمل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کرنے کے بعد فوراً نماز میں مشغول ہو جائے

۴۲۱۔ اگر عورت کا خون استحاضہ جاری رہے اور بند ہونے میں نہ آئے اور خون کاروکنا اس کے لئے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بعد خون کو باہر آنے سے روکے اور اگر ایسا کرنے میں کوتاہی برتے اور خون نکل آئے تو جو نماز پڑھ لی ہو اسے دوبارہ پڑھنے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ غسل کرے

۴۲۲۔ اگر غسل کرتے وقت خون نہ رکے تو غسل صحیح ہے لیکن اگر غسل کے دوران استحاضہ متوسطہ استحاضہ کثیرہ ہو جائے تو از سر نو غسل کرنا ضروری ہے

۴۲۳۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مستحاضہ روزے سے ہو تو سارا دن جہاں تک ممکن ہو خون کو نکلنے سے روکے

۴۲۴ مشہور قول کی بنا پر مستحاضہ کثیرہ کا روزہ اس صورت میں صحیح ہوگا کہ جس رات کہ بعد کہ دن وہ روزہ رکھنا چاہتی ہو اس رات کو مغرب اور عشاء کی نماز کا غسل کرے علاوہ ازیں دن کہ وقت وہ غسل انجام دے جو دن کی نمازوں کہ لئے واجب ہیں لیکن کچھ بعید نہیں کہ اس کہ روزہ کی صحت کا انحصار غسل پر نہ ہو اسی طرح بنا بر اقوی مستحاضہ متوسطہ میں یہ غسل شرط نہیں ہے

۴۲۵ اگر عورت عصر کی نماز کہ بعد مستحاضہ ہو جائے اور غروب آفتاب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ بلا اشکال صحیح ہے

۴۲۶ اگر کسی عورت کا استحاضہ قلیلہ نماز سے پہلے متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ متوسطہ یا کثیرہ کہ افعال جن کا اوپر ذکر ہوچکا ہے انجام دے اور اگر استحاضہ متوسطہ کثیرہ ہو جائے تو چاہئے کہ استحاضہ کثیرہ کہ افعال انجام دے چنانچہ اگر وہ استحاضہ متوسطہ کہ لئے غسل کر چکی ہو تو اس کا یہ غسل بہ فائدہ ہو گا اور اسے استحاضہ کثیرہ کہ لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے

۴۲۷ اگر نماز کہ دوران کسی عورت کا استحاضہ متوسطہ کثیرہ میں بدل جائے تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور استحاضہ کثیرہ کہ لئے غسل کرے اور اس کہ دوسرے افعال انجام دے اور پھر اسی نماز کو پڑھے اور احتیاط مستحب کی بنا پر غسل سے پہلے وضو کرے اور اگر اس کہ پاس غسل کہ لئے وقت نہ ہو تو غسل کہ بدلے تیمم کرنا ضروری ہے اور اگر تیمم کہ لئے بھی وقت نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر نماز نہ توڑے اور اسی حالت میں ختم کرے لیکن ضروری ہے کہ وقت گزرنے کہ بعد اس نماز کی قضا کرے اور اسی طرح اگر نماز کہ دوران اس کا استحاضہ قلیلہ متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کہ افعال انجام دے

۴۲۸ اگر نماز کہ دوران خون بند ہو جائے اور مستحاضہ کو معلوم نہ ہو کہ باطن میں بھی خون بند ہوا ہے یا نہیں تو اگر نماز کہ بعد اسے پتہ چلے کہ خون پورے طور پر بند ہو گیا تھا اور اسکے پاس اتنا وسیع وقت ہو کہ پاک ہو کر دوبارہ نماز پڑھ سکے تو اگر خون بند ہونے سے مایوس نہ ہوئی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اپنے وظیفہ کہ مطابق وضو یا غسل کرے اور نماز دوبارہ پڑھے

۴۲۹۔ اگر کسی عورت کا استحاضہ کثیر متوسط ہو جائے تو ضروری ہے کہ پہلی نماز کے لئے کثیر کا عمل اور بعد کی نمازوں کے لئے متوسط کا عمل بجالائے مثلاً اگر ظہر کی نماز سے پہلے استحاضہ کثیر متوسط ہو جائے تو ضروری ہے کہ ظہر کی نماز کے لئے غسل کرے اور نماز عصر و مغرب و عشاء کے لئے صرف وضو کرے لیکن اگر نماز ظہر کے لئے غسل نہ کرے اور اسکے پاس صرف نماز عصر کے لئے وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز عصر کے لئے غسل کرے اور اگر نماز عصر کے لئے بھی غسل نہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز مغرب کے لئے غسل کرے اور اگر اس کے لئے بھی غسل نہ کرے اور اس کے پاس صرف نماز عشاء کے لئے وقت ہو تو نماز عشاء کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

۴۳۰۔ اگر ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کثیر کا خون بند ہو جائے اور دوبارہ آجائے تو ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

۴۳۱۔ اگر استحاضہ کثیر قلیلہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ عورت پہلی نماز کے لئے کثیر والے اور بعد کی نمازوں کے لئے قلیلہ والے افعال بجالائے اور اگر استحاضہ متوسط قلیلہ ہو جائے تو پہلی نماز کے لئے متوسط والے اور بعد کی نمازوں کے لئے قلیلہ والے افعال بجالانا ضروری ہے۔

۴۳۲۔ مستحاضہ کے لئے جو افعال واجب ہیں اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۴۳۳۔ مستحاضہ قلیلہ یا متوسطہ اگر نماز کے علاوہ وہ کام انجام دینا چاہتی ہو جس کے لئے وضو کا ہونا شرط ہے مثلاً اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے چھونا چاہتی ہو تو نماز ادا کرنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے اور وہ وضو جو جماز کے لئے کیا تھا کافی نہیں ہے۔

۴۳۴۔ جس مستحاضہ نے اپنے واجب غسل کر لئے ہوں اسکا مسجد میں جانا اور وہاں ٹھہرنا اور وہ آیات پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اس کے شوہر کا اس کے ساتھ مجامعت کرنا حلال ہے خواہ اس نے وہ افعال جو وہ نماز کے لئے انجام دیتی تھی (مثلاً روئی اور کپڑے کے ٹکڑے کا تبدیل کرنا) انجام نہ دیئے ہوں اور بعید نہیں ہے کہ یہ افعال بغیر غسل بھی جائز ہوں اگرچہ احتیاط ان کے ترک کرنے میں ہے۔

۴۳۵۔ جو عورت استحاضہ کثیر یا متوسطہ میں ہو اگر وہ چاہے کہ نماز کے وقت سے پہلے اس آیت کو پڑھے جس کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے یا مسجد میں جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ضروری ہے کہ غسل کرے اور اگر اس کا شوہر اس سے مجامعت کرنا چاہے تب بھی یہی حکم ہے۔

۴۳۶ مستحاضہ پر نماز ایات کا پڑھنا واجب ہے اور نماز ایات ادا کرنے کے لئے یومیہ نمازوں کے لئے بیان کئے گئے تمام اعمال انجام دینا ضروری ہیں

۴۳۷ جب بڑی یومیہ نماز کے وقت میں نماز ایات مستحاضہ پر واجب ہو جائے تو وہ چاہے کہ ان دونوں نمازوں کو یکے بعد دیگرے ادا کرے تب بڑی احتیاط لازم کی بنا پر وہ ان دونوں کو ایک وضو اور غسل سے نہیں پڑھ سکتی

۴۳۸ اگر مستحاضہ قضا نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ نماز کے لئے وہ افعال انجام دے جو ادا نماز کے لئے اس پر واجب ہیں اور احتیاط کی بنا پر قضا نماز کے لئے ان افعال پر اکتفا نہیں کر سکتی جو کہ اس نے ادا نماز کے لئے انجام دیئے ہو

۴۳۹ اگر کوئی عورت جانتی ہو کہ جو خون اسے آرہا ہے وہ زخم کا خون نہیں ہے لیکن اس خون کے استحاضہ، حیض یا نفاس ہونے کے بارے میں شک کرے اور شرعاً وہ خون حیض و نفاس کا حکم بھی نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ استحاضہ والے احکام کے مطابق عمل کرے بلکہ اگر اسے شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی دوسرا اور وہ دوسرے خون کی علامات بھی نہ رکھتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر استحاضہ کے افعال انجام دینا ضروری ہیں

حیض

حیض وہ خون ہے جو عموماً ہر مہینے چند دنوں کے لئے عورتوں کے رحم سے خارج ہوتا ہے اور عورت کو جب حیض کو خون آئے تو اسے حائض کہتے ہیں

۴۴۰ حیض کا خون عموماً گاڑھا اور گرم ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوتا ہے وہ اچھل کر اور تھوڑی سی جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے

۴۴۱ وہ خون جو عورتوں کو ساٹھ برس پورے کرنے کے بعد آتا ہے حیض کا حکم نہیں رکھتا احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ عورتیں جو غیر قریشی ہیں وہ پچاس سے ساٹھ سال کی عمر کے دوران خون اس طرح دیکھیں کہ اگر وہ پچاس سال سے پہلے خون دیکھتیں تو وہ خون یقیناً حیض کا حکم رکھتا تو وہ مستحاضہ والے افعال بجا لائیں اور ان کاموں کو ترک کریں جنہیں حائض ترک کرتی ہے

۴۴۲ اگر کسی لڑکی کو نو سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے

۴۴۳ حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی حیض آنا ممکن ہے اور حاملہ اور غیر حاملہ کا حکم ایک ہی ہے بس (فرق یہ ہے کہ) حاملہ عورت اپنی عادت کے ایام شروع ہونے کے بیس روز بعد بھی اگر حیض کی علامتوں کے ساتھ خون دیکھے تو اس کے لئے احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ ان کاموں کو ترک کر دے جنہیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کہ افعال بھی بجالائے

۴۴۴ اگر کسی ایسی لڑکی کو خون آئے جسے اپنی عمر کے نو سال پورے ہونے کا علم نہ ہو اور اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تو وہ حیض نہیں ہے اور اگر اس خون میں حیض کی علامات ہوں تو اس پر حیض کا حکم لگانا محل اشکال ہے مگر یہ کہ اطمینان ہو جائے کہ یہ حیض ہے اور اس صورت میں یہ معلوم ہوجائے گا کہ اس کی عمر پورے نو سال ہو گئی ہے

۴۴۵ جس عورت کو شک ہو کہ اس کی عمر ساٹھ سال ہو گئی ہے یا نہیں اگر وہ خون دیکھے اور یہ نہ جانتی ہو کہ یہ حیض ہے یا نہیں تو اسے سمجھنا چاہئے کہ اس کی عمر ساٹھ سال نہیں ہوئی ہے

۴۴۶ حیض کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتی اور اگر خون آنے کی مدت تین دن سے بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں ہوگا

۴۴۷ حیض کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تین دن لگاتار آئے لہذا اگر مثال کے طور پر کسی عورت کو دو دن خون آئے پھر ایک دن نہ آئے اور پھر ایک دن آجائے تو وہ حیض نہیں ہے

۴۴۸ حیض کی ابتدا میں خون کا باہر آنا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ پورے تین دن خون نکلتا رہے بلکہ اگر شرم گاہ میں خون موجود ہو تو کافی ہے اور اگر تین دنوں میں تھوڑے سے وقت کے لئے بھی کوئی عورت پاک ہو جائے جیسا کہ تمام یا بعض عورتوں کے درمیان متعارف ہے تب بھی وہ حیض ہے

۴۴۹ ایک عورت کے لئے یہ ضروری نہیں خ اس کا خون پہلی رات اور چوتھی رات کو باہر نکلے لیکن یہ ضروری ہے کہ دوسری اور تیسری رات کو منقطع نہ ہو پس اگر پہلے دن صبح سویرے سے تیسرے دن غروب آفتاب تک متواتر خون آتا

رہے اور کسی وقت بند نہ تو وہ حیض نہیں اور اگر پہلے دن دوپہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن اسی وقت بند ہو تو اس کی صورت بھی یہی ہے (یعنی وہ بھی حیض ہے)۔

۴۵۰۔ اگر کسی عورت کو تین دن متواتر خون آتا رہے پھر وہ پاک ہو جائے چنانچہ اگر وہ دوبارہ خون دیکھے تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے اور جن دنوں میں وہ پاک ہو ان تمام دنوں کو ملا کر اگر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے وہ حیض کے دن ہیں لیکن احتیاط لازم کی بنا پر پاکی کے دنوں میں وہ ان تمام امور کو جو پاک عورت پر واجب اور حائض کے لئے حرام ہیں انجام دے۔

۴۵۱۔ اگر کسی عورت کو تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم خون آئے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ خون پھوڑے یا زخم کا ہے یا حیض کا تو اسے چاہئے کہ اس خون کو حیض نہ سمجھے۔

۴۵۲۔ اگر کسی عورت کو ایسا خون آئے جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو کہ زخم کا خون ہے یا حیض کا تو ضروری ہے کہ اپنی عبادات بجا لاتی رہے لیکن اگر اس کی سابقہ حالت حیض کی رہی ہو تو اس صورت میں اسے حیض قرار دے۔

۴۵۳۔ اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے شک ہو کہ یہ خون حیض ہے یا استحاضہ تو ضروری ہے کہ حیض کی علامات موجود ہونے کی صورت میں اسے حیض قرار دے۔

۴۵۴۔ اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو ضروری ہے کہ اپنے بارے میں تحقیق کرے یعنی کچھ روئی شرم گاہ میں رکھے اور تھوڑی دیر انتظار کرے۔

پھر روئی باہر نکالے پس اگر خون روئی کے اطراف میں لگا ہو تو خون بکارت ہے اور اگر ساری کی ساری روئی خون میں تر ہو جائے تو حیض ہے۔

۴۵۵۔ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم مدت تک خون آئے اور پھر بند ہو جائے اور تین دن کے بعد خون آئے تو دوسرا خون حیض ہے اور پہلا خون خواہ وہ اس کی عادت کے دنوں ہی میں آیا ہو حیض نہیں ہے۔

حائض کے احکام

۴۵۶ چند چیزیں حائض پر حرام ہیں:

۱ نماز اور اس جیسی دیگر عبادتیں جنہیں وضو یا غسل یا تیمم کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے لیکن ان عبادتوں کو ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں جن کے لئے وضو، غسل یا تیمم کرنا ضروری نہیں جیسے نماز میت

۲ وہ تمام چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں اور جن کا ذکر جنابت کے احکام میں آچکا ہے

۳ عورت کی فرج میں جماع کرنا اور جو مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہے خواہ دخول صرف سپاری کی حد تک ہی ہو اور منی بہی خارج نہ ہو بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ سپاری سے کم مقدار میں بہی دخول نہ کیا جائے نیز احتیاط کی بنا پر عورت کی دبر میں مجامعت نہ کرے خواہ وہ حائض ہو یا نہ ہو

۴۵۷ ان دنوں میں بہی جماع کرنا حرام ہے جن میں عورت کا حیض یقینی نہ ہو لیکن شرعاً اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو حائض قرار دے پس جس عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا ہو اور اس کے لئے ضروری ہو کہ اس حکم کے مطابق جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا اپنے آپ کو اتنے دن کے لئے حائض قرار دے جتنے دن کی اس کے کنبے کی عورتوں کو عادت ہو تو اس کا شوہر ان دنوں میں اس سے مجامعت نہیں کر سکتا

۴۵۸ اگر مرد اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجامعت کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ استغفار کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ بہی ادا کرے، اس کا کفارہ مسئلہ ۴۶۰ میں بیان ہوگا

۴۵۹ حائض سے مجامعت کے علاوہ دوسری لطف اندوزیوں مثلاً بوس و کنار کی ممانعت نہیں ہے

۴۶۰ حیض کی حالت میں مجامعت کا کفارہ حیض کے پہلے حصے میں اٹھارہ چنوں کے برابر، دوسرے حصے میں نو چنوں کے برابر اور تیسرے حصے میں سات چار چنوں کے برابر سکے دار سونا ہے مثلاً اگر کسی عورت کو چھ دن حیض کا خون آئے اور اس کا شوہر پہلی یا دوسری رات یا دن میں اس سے جماع کرے تو اٹھارہ چنوں کے برابر سونا دے اور اگر تیسری یا چوتھی رات یا دن میں جماع کرے تو نو چنوں کے برابر سونا دے اور اگر پانچویں یا چھٹی رات یا دن میں جماع کرے تو سات چار چنوں کے برابر سونا دے

۴۶۱ اگر سکہ دار سونا ممکن نہ ہو تو متعلقہ شخص اس کی قیمت دے اور اگر سونے کی اس وقت کی قیمت ۱۸ جب کہ اس نے جماع کیا تھا اس وقت کی قیمت جب کہ وہ غریب محتاج کو دینا چاہتا ہو مختلف ہو گئی ہو تو اس وقت کی قیمت کہ مطابق حساب لگائے جب وہ غریب محتاج کو دینا چاہتا ہو

۴۶۲ اگر کسی شخص نے حیض کے پہلے حصہ میں بھی دوسرے حصہ میں بھی اور تیسرے حصہ میں بھی اپنی بیوی سے جماع کیا ہو تو وہ تینوں کفارے دے جو سب مل کر ساڑھے اکتیس چنے (۶ء۰۵ گرام) ہو جاتے ہیں

۴۶۳ اگر مرد کو جماع کے دوران معلوم ہو جائے کہ عورت کو حیض آنے لگا ہے تو ضروری ہے کہ فورا اس سے جدا ہو جائے اور اگر جدا نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارے دے

۴۶۵ اگر کوئی مرد حائض سے زنا کرے یا یہ گمان کرتے ہوئے نامحرم حائض سے جماع کرے کہ وہ اس کی اپنی بیوی ہے تب بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارے دے

۴۶۶ اگر کوئی شخص لاعلمی کی بنا پر یا بھول کر عورت سے حالت حیض میں مجامعت کرے تو اس پر کفارے نہیں

۴۶۷ اگر ایک مرد یہ خیال کرتے ہوئے کہ عورت حائض ہے اس سے مجامعت کرے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ حائض نہ تھی تو اس پر کفارے نہیں

۴۶۸ جیسا کہ طلاق کے احکام میں بتایا جائے گا عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا باطل ہے

۴۶۹ اگر عورت کہیے کہ میں حائض ہوں یا یہ کہے کہ میں حیض سے پاک ہوں اور وہ غلط بیانی نہ کرتی ہو تو اس کی بات قبول کی جائے لیکن اگر غلط بیانی ہو تو اس کی بات قبول کرنے میں اشکال ہے

۴۷۰ اگر کوئی عورت نماز کے دوران حائض ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے

۴۷۱ اگر عورت نماز کے دوران شک کرے کہ حائض ہوئی ہے یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ نماز کے دوران حائض ہو گئی تھی تو جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ باطل ہے

۴۷۲ عورت کو حیض سے پاک ہوجانے کے بعد اس پر واجب ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کے لئے جو وضو، غسل یا تیمم کرکے بجالانا چاہئے غسل کرے اور اس کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو بھی کرے

۴۷۳ عورت کو حیض سے پاک ہوجانے کے بعد اگرچہ اس نے غسل نہ کیا ہو اسے طلاق دینا صحیح ہے اور اس کا شوہر اس سے جماع بھی کرسکتا لیکن احتیاط لازم یہ ہے کہ جماع شرم گاہ دھونے کے بعد کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے غسل کرنے سے پہلے مرد اس سے جماع نہ کرے

البتہ جب تک وہ عورت غسل نہ کرلے وہ دوسرے کام جو حیض کے وقت اس پر حرام تھے مثلاً مسجد میں ٹھہرنا یا قرآن مجید کے الفاظ کو چھونا اس پر حلال نہیں ہوتے

۴۷۴ اگر پانی (عورت کے) وضو اور غسل کے لئے کافی نہ ہو اور تقریباً اتنا ہو کہ اس سے غسل کر سکے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے بدلے تیمم کرے اور اگر پانی صرف وضو کے لئے کافی ہو اور اتنا نہ ہو کہ اس سے غسل کیا جاسکے تو بہتر یہ ہے کہ وضو کرے اور غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہے اور اگر دونوں میں سے کسی کے لئے بھی پانی نہ ہو تو غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے بدلے بھی تیمم کرے

۴۷۵ جو نمازیں عورت نے حیض کی حالت میں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا نہیں لیکن رمضان کے روزے جو حیض کی حالت میں نہ رکھے ہوں ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر جو روزے منت کی وجہ سے معین دنوں میں واجب ہوئے ہوں اور اس نے حیض کی حالت میں وہ روزے نہ رکھے ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے

۴۷۶ جب نماز کا وقت ہوجائے اور عورت یہ جان لے (یعنی اسے یقین ہو) کہ اگر وہ نماز پڑھنے میں دیر کرے گی تو خالص ہوجائے گی تو ضروری ہے کہ فوراً نماز پڑھے اور اگر اسے فقط احتمال ہو کہ نماز میں تاخیر کرنے سے وہ حائض ہوجائے گی احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے

۴۷۷ اگر عورت نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اول وقت میں سے اتنا وقت گزر جائے جتنا کہ حدث سے پانی کے ذریعے، اور احتیاط لازم کی بنا پر تیمم کے ذریعے طہارت حاصل کرکے ایک نماز پڑھنے میں لگتا اور اسے حیض آجائے تو

اس نماز کی قضا اس عورت پر واجب □□□ لیکن جلدی پ□□نہ اور □□□ر □□□ر کر پ□□نہ اور دوسری باتو□ کی بار□ می□ ضروری □□ کی اپنی عادت کا لحاظ کر□ مثلاً اگر ایک عورت جو سفر می□ نہ□ی□ □□ اول وقت می□ نماز ظ□ر نہ پ□□□ تو اس کی قضا اس پر اس صورت می□ واجب □وگی جب کی حدث س□ ط□ارت حاصل کرنہ کی بعد چار رکعت نماز پر□نہ کی برابر وقت اول ظ□ر س□ گزر جائ□ اور و□ حائض □و جائ□ اور اس عورت کی لئ□ جو سفر می□ □و ط□ارت حاصل کرنہ کی بعد دو رکعت پ□□نہ کی برابر وقت گزرجانا ب□ی کافی □□□

۴۷۸□ اگر ایک عورت نماز کی□ آخر وقت می□ خون س□ پاک □و جائ□ اور اس کی□ پاس اندازاً اتنا وقت □و کی□ غسل کرکی□ ایک یا ایک س□ زائد رکعت پ□□ سکی□ تو ضروری □□ کی نماز پ□□□ اور اگر نہ پ□□□ تو ضروری □□ کی اس کی قضا بجالائ□□

۴۷۹□ اگر ایک حائض کی□ پاس (حیض س□ پاک □ونہ کی بعد) غسل کی□ لئ□ وقت نہ □و لیکن تیمم کر کی□ نماز وقت کی□ اندر پ□□ سکتی □و تو احتیاط واجب ی□ □□ کی و□ نماز تیمم کی□ ساتھ پ□□□ اور اگر نہ پ□□□ تو قضا کر□□ لیکن اگر وقت کی تنگی س□ قطع نظر کسی اور وج□ س□ اس کا فریض□ □ی تیمم کرنا □و مثلاً۔ اگر پانی اس کی لئ□ مضر □و تو ضروری □□ کی تیمم کرکی□ و□ نماز پ□□□ اور اگر نہ پ□□□ تو ضروری □□ کی اس کی قضا کر□□

۴۸۰□ اگر کسی عورت کو حیض س□ پاک □و جانہ کی بعد شک □و کی□ نماز کی□ لئ□ وقت باقی □□ یا نہ□ی□ تو اس□ چاہئ□ کی□ نماز پر□ لے□

۴۸۱□ اگر کوئی عورت اس خیال س□ نماز نہ پ□□□ کی حدث س□ پاک □ونہ کی بعد ایک رکعت نماز پ□□نہ کی لئ□ ب□ی اس کی□ پاس وقت نہ□ی□ □□ لیکن بعد می□ اس□ پتہ چل□ کی وقت تھا تو اس نماز کی قضا بجالانا ضروری □□□

۴۸۲□ حائض کی□ لئ□ مستحب □□ کی نماز کی□ وقت اپنہ آپ کو خون س□ پاک کر□ اور روئی اور کپ□□ کا □کڑا ب□ل□ اور وضو کر□ اور اگر وضو نہ کرسکی□ تو تیمم کر□ اور نماز کی جگ□ پر روبقبل□ بی□□ کر ذکر، دعا اور صلوات می□ مشغول □و جائ□□

۴۸۳□ حائض کی□ لئ□ قرآن مجید کا پ□□نا اور اس□ اپنہ ساتھ رکھنا اور اپنہ بدن کا کوئی حصہ□ اس کی□ الفاظ کی□ درمیانی حصہ□ س□ چھونا نیز م□ندی یا اس جیسی کسی اور چیز س□ خضاب کرنا بعض فقہای عظام کی نظر می□ مکرو□ شمار کیا گیا □□□

حائض کی قسمیں

۴۸۴۔ حائض کی چھ قسمیں ہیں :

۱۔ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت : یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک معین وقت پر حیض آئے اور اس کے حیض کے دنوں کی تعداد بھی دونوں مہینوں میں ایک جیسی ہو مثلاً اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آتا ہو۔

۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت : یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر حیض آئے لیکن اس کے حیض کے دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں ایک جیسی نہ ہو۔

مثلاً یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہو لیکن وہ پہلا مہینہ میں ساتویں دن اور دوسرا مہینہ میں آٹھویں دن خون سے پاک ہو۔

۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی عورت: یہ وہ عورت ہے جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک جیسی ہو لیکن ہر مہینہ خون آنے کا وقت یکساں نہ ہو مثلاً پہلا مہینہ میں اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک، اور دوسرا مہینہ میں بارھویں سے سترھویں تاریخ تک خون آتا ہو۔

۴۔ مُضطَرِبَہ : یہ وہ عورت ہے جسے چند مہینہ خون آیا ہو لیکن اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو یا اس کی سابقہ عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت نہ بنی ہو۔

۵۔ مُبتَدِئَہ: یہ وہ عورت ہے جسے پہلی دفعہ خون آیا ہو۔

۶۔ نَاسِیَہ: یہ وہ عورت ہے جو اپنی عادت بھول چکی ہو۔

ان میں سے ہر قسم کی عورت کے لئے علیحدہ علیحدہ احکام ہیں جن کا ذکر آئندہ مسائل میں کیا جائے گا۔

۱۔ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت

۴۸۵ جو عورتیں وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

(اول) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک مُعَیّن وقت پر خون آئے اور وہ ایک مُعَیّن وقت پر ہی پاک ہوں جائے مثلاً یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ کو خون آئے اور وہ ساتویں روز پاک ہو جائے تو اس عورت کی حیض کی عادت مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک ہے

(دوم) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مُعَیّن وقت پر خون آئے اور جب تین یا زیادہ دن تک خون آچکے تو وہ ایک یا زیادہ دنوں کے لئے پاک ہو جائے اور پھر اسے دوبارہ خون آجائے اور ان تمام دنوں کی تعداد جن میں اسے خون آیا ہے بشمول ان درمیانی دنوں کے جن میں وہ پاک رہی ہے دس سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مہینوں میں تمام دن جن میں اسے خون آیا اور بیچ کے وہ دن جن میں پاک رہی ہو ایک جتنے ہوں تو اس کی عادت ان تمام دنوں کے مطابق قرار پائے گی جن میں اسے خون آیا لیکن ان دنوں کو شامل نہیں کر سکتی جن کے درمیان پاک رہی ہوں پس لازم ہے کہ جن دنوں میں اسے خون آیا ہو اور جن دنوں میں وہ پاک رہی ہو دونوں مہینوں میں ان دنوں کی تعداد ایک جتنی ہو مثلاً اگر پہلے مہینے میں اور اسی طرح دوسرے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک خون آئے اور پھر تین دن پاک رہے اور پھر تین دن دوبارہ خون آئے تو اس عورت کی عادت چھ دن کی ہو جائے گی اور اگر اسے دوسرے مہینے میں اگلے والے خون کے دنوں کی تعداد اس سے کم یا زیادہ ہو تو یہ عورت وقت کی عادت رکھتی ہے، عدد کی نہیں

۴۸۶ جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہو خواہ عدد کی عادت رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت یا اس سے ایک دو دن یا اس سے بھی زیادہ دن پہلے خون آجائے جب کہ یہ کہا جائے کہ اس کی عادت وقت سے قبل ہو گئی ہے اگر اس خون میں حیض کی علامات نہ بھی ہوں تب بھی ضروری ہے کہ ان احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور اگر ابعد میں اسے پتہ چلے کہ وہ حیض کا خون نہیں تھا مثلاً وہ تین دن سے پہلے پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ جو عبادات اس نے انجام نہ دی ہوں ان کی قضا کرے

۴۸۷ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے تمام دنوں میں اور عادت سے چند دن پہلے اور عادت کے چند دن بعد خون آئے اور وہ کل ملا کر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو وہ سارے کا سارا حیض ہے اور اگر یہ مدت دس دن سے بھی جائے تو جو خون اسے عادت کے دنوں میں آیا ہے وہ حیض ہے اور جو عادت سے پہلے یا بعد میں آیا ہے وہ استحاضہ ہے اور جو عبادات وہ عادت سے پہلے اور بعد کے دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرنا ضروری ہے اور اگر

عادت کی تمام دنوں میں اور ساتویں عادت سے کچھ دن پہلے اسے خون آئے اور ان سب دنوں کو ملا کر ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو سارا حیض ہے اور اگر دنوں کی تعداد دس سے زیادہ ہو جائے تو صرف عادت کی دنوں میں آنے والا خون حیض ہے اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور اس سے پہلے آنے والا خون حیض کی علامات کی ساتھ ہوں اور جو خون اس سے پہلے آئے وہ استحاضہ ہے اور اگر عادت کی تمام دنوں میں اور ساتویں عادت کی چند دن بعد خون آئے اور کل دنوں کی تعداد ملا کر دس سے زیادہ نہ ہو تو ساری کا سارا حیض ہے اور اگر یہ تعداد دس سے بڑھ جائے تو صرف عادت کی دنوں میں آنے والا خون حیض ہے اور باقی استحاضہ ہے

۴۸۸۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کی کچھ دنوں میں یا عادت سے پہلے خون آئے اور ان تمام دنوں کو ملا کر ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو وہ ساری کا سارا حیض ہے اور اگر ان دنوں کی تعداد دس سے بڑھ جائے تو جن دنوں میں اسے حسب عادت خون آیا ہے اور پہلے کی چند دن شامل کر کے عادت کی دنوں کی تعداد پوری ہونے تک حیض اور شروع کی دنوں کو استحاضہ قرار دے اور اگر عادت کی کچھ دنوں کے ساتھ ساتھ عادت کی بعد کی کچھ دنوں میں خون آئے اور ان سب دنوں کو ملا کر ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو ساری کا سارا حیض ہے اور اگر دس سے بڑھ جائے تو اسے چاہئے کہ جن دنوں میں عادت کی مطابق خون آیا ہے اس میں بعد کی چند دن ملا کر جن دنوں کی مجموعی تعداد اس کی عادت کی دنوں کی برابر ہو جائے انہیں حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے

۴۸۹۔ جو عورت عادت رکھتی ہو اگر اس کا خون تین یا زیادہ دن تک آنے کے بعد رک جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور ان دونوں خون کا درمیانی فاصلہ دس دن سے کم ہو اور ان سب دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے بشمول ان درمیانی دنوں کی جن میں پاک رہی ہو دس سے زیادہ ہو مثلاً پانچ دن خون آیا ہو پھر پانچ دن رک گیا ہو اور پھر پانچ دن دوبارہ آیا ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں :

۱۔ وہ تمام خون یا اس کی کچھ مقدار جو پہلی بار دیکھے عادت کی دنوں میں ہو اور دوسرا خون جو پاک ہونے کی بعد آیا ہے عادت کی دنوں میں نہ ہو اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے تمام خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے

۲۔ پہلا خون عادت کی دنوں میں نہ آئے اور دوسرا تمام خون یا اس کی کچھ مقدار عادت کی دنوں میں آئے تو ضروری ہے کہ دوسرے تمام خون کو حیض اور پہلے کو استحاضہ قرار دے

۳۔ دوسرے اور پہلے خون کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے اور ایام عادت میں آنے والا پہلا خون تین دن سے کم نہ ہو اس صورت میں وہ مدت بمع درمیان میں پاک رہنے کی مدت اور عادت کے دنوں میں آنے والے دوسرے خون کی مدت دس دن سے زیادہ نہ ہو تو دونوں میں خون حیض ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ پاکی کی مدت میں پاک عورت کے کام بھی انجام دے اور وہ کام جو حائض پر حرام ہیں ترک کرے اور دوسرے خون کی وہ مقدار جو عادت کے دنوں کے بعد آئے استحاضہ ہے اور خون اول کی وہ مقدار جو ایام عادت سے پہلے آئی ہو اور عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت وقت سے قبل ہو گئی ہے تو وہ خون، حیض کا حکم رکھتا ہے لیکن اگر اس خون پر حیض کا حکم لگانے سے دوسرے خون کی بھی کچھ مقدار جو عادت کے دنوں میں تھی یا سارے کا سارا خون، حیض کا حکم لگانے سے دوسرے خون کی بھی کچھ مقدار جو عادت کے دنوں میں تھی یا سارے کا سارا خون، حیض کے دس دن سے زیادہ ہو جائے تو اس صورت میں وہ خون، خون استحاضہ کا حکم رکھتا ہے مثلاً۔ اگر عورت کی عادت مہینے کی تیسری سے دسویں تاریخ تک ہو اور اسے کسی مہینے کی پہلی سے چھٹی تاریخ تک خون آئے اور پھر دو دن کے لئے بند ہو جائے اور پھر پندرہویں تاریخ تک آئے تو تیسری سے دسویں تاریخ تک حیض ہے اور گیارہویں سے پندرہویں تاریخ تک آنے والا خون استحاضہ ہے

۴۔ پہلے اور دوسرے خون کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے لیکن ایام عادت میں آنے والا پہلا خون تین دن سے کم ہو اس صورت میں بعید نہیں ہے کہ جتنی مدت اس عورت کو ایام عادت میں خون آیا ہے اسے عادت سے پہلے آنے والے خون کی کچھ مدت کے ساتھ ملا۔ کر تین دن پورے کرے اور انہیں ایام حیض قرار دے پس اگر ایسا ہو کہ وہ دوسرے خون کی اس مدت کو جو عادت کے دنوں میں آیا ہے حیض قرار دے مطلب یہ ہے کہ وہ مدت اور پہلے خون کی وہ مدت جسے حیض قرار دیا ہے اور ان کے درمیان پاکی کی مدت سب ملا کر دس دن سے تجاوز نہ کریں تو یہ سب ایام حیض ہیں ورنہ دوسرا خون استحاضہ ہے اور بعض صورتوں میں ضروری ہے کہ پہلے پورے خون کو حیض قرار دے نہ کہ اس خاص مقدار کو جسے پہلے خون کی کمی پورا کرنے کے لئے وہ لازمی طور پر حیض قرار دیتی ہے اور اس میں دو شرطیں ہیں:

(اول)اسے اپنی عادت سے کچھ دن پہلے خون آیا ہو کہ اس کے باری میں یہ کہا جائے کہ اس کی عادت تبدیل ہو کر وقت سے پہلے ہو گئی ہے

(دوم) وہ اسے حیض قرار دے تو یہ لازم نہیں کہ اس کے دوسرے خون کی کچھ مقدار جو کہ عادت کے دنوں میں آیا ہو حیض کے دس دن سے زیادہ ہو جائے مثلاً اگر عورت کی عادت مہینے کی چوتھی تاریخ سے دس تاریخ تک تھی اور اسے مہینے کے پہلے دن سے چوتھے دن کے آخری وقت تک خون آئے اور دو دن کے لئے پاک ہو اور پھر دوبارہ اسے پندرہ تاریخ تک خون آئے تو اس صورت میں پہلا پورا کا پورا خون حیض ہے اور اسی طرح دوسرا وہ خون بھی جو دسویں دن کے آخری وقت تک آئے حیض کا خون ہے

۴۹۰۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت خون نہ آئے بلکہ اس کے علاوہ کسی اور وقت حیض کے دنوں کے برابر دنوں میں حیض کی علامات کے ساتھ اسے خون آئے تو ضروری ہے کہ اسی خون کو حیض قرار دے خواہ وہ عادت کے وقت سے پہلے آئے یا بعد میں آئے

۴۹۱۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت تین یا تین سے زیادہ دن تک خون آئے لیکن اس کے دنوں کی تعداد اس کی عادت کے دنوں سے کم یا زیادہ ہو اور پاک ہونے کے بعد اسے دوبارہ اتنے دنوں کے لئے خون آئے جتنی اس کی عادت ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ دونوں خون کے دنوں اور ان کے درمیان پاک رہنے کے دنوں کو ملا کر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو اس صورت میں دونوں خون ایک حیض شمار ہوں گے

۲۔ دونوں خون کے درمیان پاک رہنے کی مدت دس دن یا دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں دونوں خون میں سے ہر ایک کو ایک مستقل حیض قرار دیا جائے گا

۳۔ ان دونوں خون کے درمیان پاک رہنے کی مدت دس دن سے کم ہو لیکن ان دونوں خون کو اور درمیان میں پاک رہنے کی ساری مدت کو ملا کر دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے آنے والے خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے

۴۹۲۔ جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے دس سے زیادہ دن تک خون آئے تو جو خون اسے عادت کے دنوں میں آئے خواہ وہ حیض کی علامات نہ بھی رکھتا ہو تب بھی حیض ہے اور جو خون عادت کے دنوں کے بعد آئے خواہ وہ

حیض کی علامات بلی رکتا ہو استحاضہ ہے مثلاً اگر ایک ایسی عورت جس کی حیض کی عادت مہینہ کی پہلی سے ساتویں تاریخ تک ہو اسے پہلی سے بارہویں تاریخ تک خون آئے تو پہلے سات دن حیض اور بقیہ پانچ دن استحاضہ کے ہوں گے

۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت

۴۹۳۔ جو عورتیں وقت کی عادت رکھتی ہیں اور ان کی عادت کی پہلی تاریخ معین ہو ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر خون آئے اور چند دنوں بعد بند ہو جائے لیکن دونوں مہینوں میں خون آنے کے دنوں کی تعداد مختلف ہو مثلاً اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ کو خون آئے لیکن پہلے مہینے میں ساتویں دن اور دوسرے مہینے میں آٹھویں دن بند ہو ایسی عورت کو چاہئے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی عادت قرار دے

۲۔ وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر تین یا زیادہ دن آئے اور پھر بند ہو جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور ان تمام دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے مع ان درمیانی دنوں کے جن میں خون بند رہا ہے دس سے زیادہ ہو لیکن دوسرے مہینے میں دنوں کی تعداد پہلے مہینے سے کم یا زیادہ ہو مثلاً پہلے مہینے میں آٹھ دن اور دوسرے مہینے میں نو دن بنتے ہوں تو اس عورت کو بھی چاہئے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی حیض کی عادت کا پہلا دن قرار دے

۴۹۴۔ وہ عورت جو وقت کی عادت رکھتی ہے اگر اس کو عادت کے دنوں میں یا دادت سے دو تین دن پہلے خون آئے تو ضروری ہے کہ وہ عورت ان کا احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور اس صورت کی تفصیل مسئلہ ۴۸۶ میں گزر چکی ہے لیکن ان دو صورتوں کے علاوہ مثلاً یہ کہ عادت سے اس قدر پہلے خون آئے کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ عادت وقت سے قبل ہو گئی ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ عادت کی مدت کے علاوہ (یعنی دوسرے وقت میں) خون آیا ہے یا یہ کہا جائے کہ عادت کے بعد خون آیا ہے چنانچہ وہ خون حیض کی علامات کے ساتھ آئے تو ضروری ہے کہ ان احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور اگر اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں لیکن وہ عورت یہ جان لے کہ خون تین دن تک جاری رہے گا تب بھی یہی حکم ہے اور اگر یہ نہ جانتی ہو کہ خون تین دن تک جاری رہے گا یا نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ کام جو مستحاضہ پر واجب ہیں انجام دے اور وہ کام جو حائض پر حرام ہیں ترک کرے

۴۹۵۔ جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے دنوں میں خون آئے اور اس خون کی مدت دس دن سے زیادہ ہو اور حیض کی نشانیوں کے ذریعہ اس کی مدت معین نہ کر سکتی ہو تو احوط یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں میں سے بعض عورتوں کی عادت کے مطابق حیض قرار دے چاہے وہ رشتہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے زندہ ہو یا مردہ لیکن اس کی دو شرطیں ہیں :

۱۔ اسے اپنے حیض کی مقدار اور اس رشتہ دار عورت کی عادت کی مقدار میں فرق کا علم نہ ہو مثلاً یہ کہ وہ خود نوجوان ہو اور طاقت کے لحاظ سے قوی اور دوسری عورت عمر کے لحاظ سے یاس کے نزدیک ہو تو ایسی صورت میں معمولاً عادت کی مقدار کم ہوتی ہے اسی طرح وہ خود عمر کے لحاظ سے یاس کے نزدیک ہو اور رشتہ دار عورت نوجوان ہو۔

۲۔ اسے اس عورت کی عادت کی مقدار میں اور اس کی دوسری رشتہ دار عورتوں کی عادت کی مقدار میں کہ جن میں پہلی شرط موجود ہے اختلاف کا علم نہ ہو لیکن اگر اختلاف اتنا کم ہو کہ اسے اختلاف شمار نہ کیا جاتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے جو وقت کی عادت رکھتی ہے اور عادت کے دنوں میں کوئی خون نہ آئے لیکن عادت کے وقت کے علاوہ کوئی خون آئے جو دس دن سے زیادہ ہو اور حیض کی مقدار کو نشانیوں کے ذریعہ معین نہ کر سکے۔

۴۹۶۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت اپنی عادت کے عالاوہ وقت میں آنے والے خون کو حیض قرار نہیں دے سکتی، لہٰذا اگر اسے عادت کا ابتدائی وقت معلوم ہو مثلاً ہر مہینے کی پہلی کو خون آتا ہو اور کبھی پانچویں اور کبھی چھٹی کو خون سے پاک ہوتی ہو چنانچہ اسے کسی ایک مہینے میں بارہ دن خون آئے اور وہ حیض کی نشانیوں کے ذریعہ اس کی مدت معین نہ کر سکے تو چاہئے کہ مہینے کی پہلی کو حیض کی پہلی تاریخ قرار دے اور اس کی تعدا کے بارے میں جو کچھ پہلے مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرے اور اگر اس کی عادت کی درمیانی یا آخری تاریخ معلوم ہو چنانچہ اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آئے تو ضروری ہے کہ اس کا حساب اس طرح کرے کہ آخری یا درمیانی تاریخ میں سے ایک اس کی عادت کے دنوں کے مطابق ہو۔

۴۹۷۔ جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہو اور اسے دس دن سے زیادہ خون آئے اور اس خون کو مسئلہ ۴۹۵ میں بتائے گئے طریقے سے معین نہ کر سکے مثلاً اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں یا پہلے بتائی گئی دو شرطوں میں سے ایک شرط نہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ تین دن سے دس دن تک جتنے دن حیض کی مقدار کے مناسب سمجھے حیض قرار دے چھ یا آٹھ دنوں کو اپنے حیض کو مقدار کے مناسب سمجھنے کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ ساتوں دنوں کو حیض قرار دے لیکن

ضروری ہے کہ جن دنوں کو وہ حیض قرار دے وہ دن اس کی عادت کے وقت کے مطابق ہوں جیسا کہ پہلے مسئلہ میں بیان کیا جاچکا ہے

۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی عورت

۴۹۸۔ جو عورتیں عدد کی عادت رکھتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ عورت جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں یکساں ہو لیکن اس کے خون آنے کے وقت ایک جیسا نہ ہو اس صورت میں جتنے دن اس کے خون آئے وہی اس کی عادت ہوگی۔ مثلاً اگر پہلے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے پانچویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے میں گیارہویں سے پندرہویں تاریخ تک خون آئے تو اس کی عادت پانچ دن ہوگی۔

۲۔ وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں سے ہر ایک میں تین یا تین سے زیادہ دنوں تک خون آئے اور ایک یا اس سے زائد دنوں کے لئے بند ہو جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور خون آنے کا وقت پہلے مہینے اور دوسرے مہینے میں مختلف ہو اس صورت میں اگر ان تمام دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے بمع ان درمیانی دنوں کے جن میں خون بند رہا ہے دس سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مہینوں میں سے ہر ایک میں ان کی تعداد بھی یکساں ہو تو وہ تمام دن جن میں خون آیا ہے اس کے حیض کی عادت کے دن شمار کئے جائیں گے اور ان درمیانی دنوں میں جن میں خون نہیں آیا احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ جو کام پاک عورت پر واجب ہیں انجام دے اور جو کام حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے مثلاً اگر پہلے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک خون آئے اور پھر دو دن کے لئے بند ہو جائے اور پھر دوبارہ تین دن خون آئے اور دوسرے مہینے میں گیارہویں تاریخ سے تیرہویں تک خون آئے اور وہ دن کے لئے بند ہوجائے اور پھر دو بار تین دن خون آئے تو اس عورت کی عادت چھ دن کی ہوگی۔ اور اگر پہلے مہینے میں اس نے دن خون آئے اور دوسرے مہینے میں چار دن خون آئے اور پھر بند ہو جائے اور پھر دوبارہ آئے اور خون کے دنوں اور درمیان میں خون بند ہوجانے والے دنوں کی مجموعی تعداد دس دن ہو تو ظاہراً یہ عورت عدد کی عادت نہیں رکھتی بلکہ مُضطَرِبہ شمار ہوگی جس کا حکم بعد میں بیان کیا جائے گا

۴۹۹ جو عورت عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے اپنی عادت کی تعداد سے کم یا زیادہ دن خون آئے اور ان دنوں کی تعداد دس سے زیادہ ہو تو ان تمام دنوں کو حیض قرار دے اور اگر اس کی عادت سے زیادہ خون آئے اور دس دن سے تجاوز کر جائے تو اگر تمام کا تمام خون ایک جیسا ہو تو خون آنے کی ابتدا سے لے کر اس کی عادت کے دنوں تک حیض اور باقی خون کو استحاضہ قرار دے اور اگر آنے والا تمام خون ایک جیسا نہ ہو بلکہ کچھ دن حیض کی علامات کے ساتھ اور کچھ دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ ہو پس اگر حیض کی علامات کے ساتھ آنے والے خون کے دنوں کی تعداد اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہو تو ضروری ہے کہ ان دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دے اور اگر ان دنوں کی تعداد جن میں خون حیض کی علامات کے ساتھ آیا ہو عادت کے دنوں سے زیادہ ہو تو صرف عادت کے دن حیض اور باقی دن استحاضہ ہے اور اگر حیض کے علامات کے ساتھ آنے والے خون کے دنوں کی تعداد عادت کے دنوں سے کم ہو تو ضروری ہے کہ ان دنوں کے ساتھ چند اور دنوں کو ملا کر عادت کی مدت پوری کرے اور ان کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دے

۴۔ مُضطَرِبَہ

۵۰۰ مضطربہ یعنی وہ عورت جسے چند مہینے خون آئے لیکن وقت اور عدد دونوں کے لحاظ سے اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آئے اور سارا خون ایک جیسا ہو مثلاً تمام خون یا حیض کی نشانیوں کے ساتھ یا استحاضہ کی نشانیوں کے ساتھ آیا ہو تو اس کا حکم وقت کی عادت رکھنے والی عورت کا حکم ہے کہ جسے اپنی عادت کے علاوہ وقت میں خون آئے اور علامات کے ذریعہ حیض کو استحاضہ سے تمیز نہ دے سکتی ہو تو احتیاط کی بنا پر اسے چاہئے کہ اپنی رشتہ دار عورتوں میں سے بعض عورتوں کی عادت کے مطابق حیض قرار دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین اور دس دن میں سے کسی ایک عدد کو اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۴۹۵ اور ۴۹۷ میں بیان کی گئی ہے اپنے حیض کی عادت قرار دے

۵۰۱ اگر مضطربہ کو دس دن سے زیادہ خون آئے جس میں سے چند دنوں کے خون میں حیض کی علامات اور چند دوسرے دنوں کے خون میں استحاضہ کی علامات ہوں تو اگر وہ خون جس میں حیض کی علامات ہوں تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ مدت تک نہ آیا ہو تو اس تمام خون کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور تین دن کم اور دس دن سے زیادہ ہو تو حیض کے دنوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جو حکم سابقہ مسئلہ میں گزرچکا ہے اس کے مطابق عمل کرے اور اگر اس سابقہ خون کو حیض قرار دیئے کے بعد دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ حیض کی علامات کے ساتھ خون آئے تو بعید نہیں کہ اس کے استحاضہ قرار دینا ضروری ہو

۵۔ مُبتَدِئَہ

۵۰۲۔ مبتدئہ یعنی اس عورت کو جسے پہلی بار خون آیا ہو دس دن سے زیادہ خون آئے اور وہ تمام خون جو مبتدئہ کو آیا ہے جیسا کہ تو اسے چاہئے کہ اپنے کنبہ والیوں کی عادت کی مقدار کو حیض اور باقی کو ان دو شرطوں کے ساتھ استحاضہ قرار دے جو مسئلہ ۴۹۵ میں بیان ہوئی ہیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ ۴۹۷ میں دی گئی تفصیل کے مطابق تین اور دس دن میں سے کسی ایک عدد کو اپنے حیض کہ دن قرار دے۔

۵۰۳۔ اگر مبتدئہ کو دس سے زیادہ دن تک خون آئے جب کہ چند دن آنے والا خون میں حیض کی علامات اور چند دن آنے والا خون میں استحاضہ کی علامات ہوں تو جس خون میں حیض کی علامات ہوں وہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو وہ سارا حیض ہے لیکن جس خون میں حیض کی علامات تھیں اس کے بعد دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون آئے اور اس میں بھی حیض کی علامات ہوں مثلاً پانچ دن سیاہ خون اور نو دن زرد خون اور پھر دوبارہ پانچ دن سیاہ خون آئے تو اسے چاہئے کہ پہلے آنے والا خون کو حیض اور بعد میں آنے والا دونوں خون کو استحاضہ قرار دے جیسا کہ مضطربہ کے متعلق بتایا گیا ہے۔

۵۰۴۔ اگر مبتدئہ کو دس سے زیادہ دنوں تک خون آئے جو چند دن حیض کی علامات کے ساتھ اور چند دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ ہو لیکن جس خون میں حیض کی علامات ہوں وہ تین دن سے کم مدت تک آیا ہو تو چاہئے کہ اسے حیض قرار دے اور دنوں کی مقدار سے متعلق مسئلہ ۵۰۱ میں بتائے گئے طریقہ پر عمل کرے۔

۶۔ نَاسِیَہ

۵۰۵۔ ناسیہ یعنی ناسیہ یعنی وہ عورت جو اپنی عادت کی مقدار بھول چکی ہو، اس کی چند قسمیں ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ عدد کی عادت رکھنے والی عورت اپنی عادت کی مقدار بھول چکی ہو اگر اس عورت کو کوئی خون آئے جس کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ ان تمام دنوں کو حیض قرار دے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو اس کے لئے مضطربہ کا حکم ہے جو مسئلہ ۵۰۰ اور ۵۰۱ میں بیان کیا گیا ہے صرف ایک فرق کے ساتھ اور وہ فرق یہ ہے کہ جن ایام کو وہ حیض قرار دے رہی ہے وہ اس تعداد سے کم نہ ہو جس تعداد کے متعلق وہ جانتی ہے کہ اس کے حیض کے دنوں کی تعداد اس سے کم نہیں ہوتی (مثلاً یہ کہ وہ جانتی ہے کہ پانچ دن سے کم اسے خون نہیں آتا تو پانچ دن حیض

قرار دے گی) اسی طرح ان ایام سے بڑی زیادہ دنوں کو حیض قرار نہیں دے سکتی جن کے بارے میں اسے علم ہو کہ اس کی عادت کی مقدار ان دنوں سے زیادہ نہیں ہوتی (مثلاً وہ جانتی ہو کہ پانچ دن سے زیادہ اسے خون نہیں آتا تو پانچ دن سے زیادہ حیض قرار نہیں دے سکتی) اور اس جیسا حکم ناقص عدد رکھنے والی عورت پر بھی لازم ہے یعنی وہ عورت جسے عادت کے دنوں کی مقدار تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم ہونے میں شک ہو مثلاً جسے ہر مہینے میں چھ یا سات دن خون آتا ہو وہ حیض کی علامات کے ذریعے یا اپنی بعض کنبے والیوں کی عادت کے مطابق یا کسی اور ایک عدد کو اختیار کرکے دس دن سے زیادہ خون آنے کی صورت میں دونوں عددوں (چھ یا سات) سے کم یا زیادہ دنوں کو حیض قرار نہیں دے سکتی۔

حیض کے متفرق مسائل

۵۰۶۔ مُبتَدِئَہ، مُضطَرِبَہ، نَاسِیَہ اور عَدَد کی عادت رکھنے والی عورتوں کو اگر خون آئے جس میں حیض کی علامات ہوں یا یقین ہو کہ یہ خون تین دن تک آئے گا تو انہیں چاہئے کہ عبادات ترک کر دیں اور اگر بعد میں انہیں پتہ چلے کہ یہ حیض نہیں تھا تو انہیں چاہئے کہ جو عبادات بجا نہ لائی ہوں ان کی قضا کریں۔

۵۰۷۔ جو عورت حیض کی عادت رکھتی ہو خواہ یہ عادت حیض کے وقت کے اعتبار سے ہو یا حیض کے عدد کے اعتبار سے یا وقت اور عدد دونوں کے اعتبار سے ہو اگر اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اپنی عادت کے برخلاف خون آئے جس کا وقت یا دنوں کی تعداد یا وقت اور ان دونوں کی تعداد یکساں ہو تو اس کی عادت جس طرح ان دو مہینوں میں اسے خون آیا ہے اس میں تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً اگر پہلے اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آتا تھا اور پھر بند ہو جاتا تھا مگر دو مہینوں میں اسے دسویں تاریخ سے سترہویں تاریخ تک خون آیا ہو اور پھر بند ہوا ہو تو اس کی عادت دسویں تاریخ سے سترہویں تاریخ تک ہو جائے گی۔

۵۰۸۔ ایک مہینے سے مراد خون کے شروع ہونے سے تیس دن تک ہے مہینے کی پہلی تاریخ سے مہینے کے آخر تک نہیں ہے

۵۰۹۔ اگر کسی عورت کو عموماً مہینہ میں ایک مرتبہ خون آتا ہو لیکن کسی ایک مہینہ میں دو مرتبہ آجائے اور اس خون میں حیض کی علامات ہوں تو اگر ان درمیانی دنوں کی تعداد جن میں اس خون نہیں آیا دس دن سے کم نہ ہو تو اسے چاہئے کہ دونوں خون کو حیض قرار دے۔

۵۱۰۔ اگر کسی عورت کو تین یا اس سے زیادہ دنوں تک ایسا خون آئے جس میں حیض کی علامات ہوں اور اس کے بعد دس یا اس سے زیادہ دنوں تک ایسا خون آئے جس میں استحاضہ کی علامات ہوں اور پھر اس کے بعد دوبارہ تین دن تک حیض کی علامتوں کے ساتھ خون آئے تو اسے چاہئے کہ پہلا اور آخری خون کو جس میں حیض کی علامات ہوں حیض قرار دے۔

۵۱۱۔ اگر کسی عورت کا خون دس دن سے پہلے رک جائے اور اسے یقین ہو کہ اس کے باطن میں خون حیض نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی عبادات کے لئے غسل کرے اگرچہ گمان رکھتی ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے دوبارہ خون آجائے گا لیکن اگر اس یقین ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے اسے دوبارہ خون آجائے گا تو جیسے بیان ہوچکا اسے چاہئے کہ احتیاطاً غسل کرے اور اپنی عبادات بجا لائے اور جو چیزیں حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے۔

۵۱۲۔ اگر کسی عورت کا خون دس دن گزرنے سے پہلے بند ہو جائے اور اس بات کا احتمال ہو کہ اس کے باطن میں خون حیض ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی شرم گاہ میں روئی رکھ کر کچھ دیر انتظار کرے لیکن اس مدت سے کچھ زیادہ انتظار کرے جو عالم طور پر عورتیں حیض سے پاک ہونے کی مدت کے درمیان کرتی ہیں اس کے بعد نکالے پس اگر خون ختم ہوگیا ہو تو غسل کرے اور عبادات بجا لائے اور اگر خون بند نہ ہو یا ابھی اس کی عادت کے دس دن تمام نہ ہوئے ہوں تو اسے چاہئے کہ انتظار کرے اور اگر دس دن سے پہلے خون ختم ہو جائے تو غسل کرے اور اگر دسویں دن کے خاتمے پر خون آنا بند ہو یا خون دس دن کے بعد بھی آتا رہے تو دسویں دن غسل کرے اور اگر اس کی عادت دس دنوں سے کم ہو اور وہ جانتی ہو کہ دس دن ختم ہونے سے پہلے یا دسویں دن کے خاتمے پر خون بند ہو جائے تو غسل کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر احتمال ہو کہ اسے دس دن تک خون آئے گا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایک دن کے لئے عبادت ترک کرے اور دسویں دن تک بھی عبادت کو ترک کر سکتی ہے اور یہ حکم صرف اس عورت کے لئے مخصوص ہے جسے عادت سے پہلے لگاتار خون نہیں آتا تھا ورنہ عادت کے گزرنے کے بعد عبادت ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۱۳۔ اگر کوئی عورت چند دنوں کو حیض قرار دے اور عبادت نہ کرے لیکن بعد میں اسے پتہ چلے کہ حیض نہیں تھا تو اسے چاہئے کہ جو نمازیں اور روزے وہ دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرے اور اگر چند دن اس خیال سے عبادات بجا

لاتی رہی ہو کہ حیض نہیں ہے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ حیض تھا تو اگر ان دنوں میں اس نے روزہ بھی رکھا ہو تو ان کی قضا کرنا ضروری ہے

نفاس

۵۱۴۔ بچہ کا پہلا جزو ماں کے پیٹ سے باہر آنے کے وقت سے جو خون عورت کو آئے اگر وہ دس دن سے پہلے یا دسویں دن کے خاتمہ پر بند ہو جائے تو وہ خون نفاس ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کو نفساء کہتے ہیں

۵۱۵۔ جو خون عورت کو بچہ کا پہلا جزو باہر آنے سے پہلے آئے وہ نفاس نہیں ہے

۵۱۶۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ بچہ کی خلقت مکمل ہو بلکہ اس کی خلقت نامکمل ہو تب بھی اگر اسے "بچہ جننا" کہا جاسکتا ہے تو وہ خون جو عورت کو دس دن تک آئے خون نفاس ہے

۵۱۷۔ یہ ہو سکتا ہے کہ خون نفاس ایک لحظہ سے زیادہ نہ آئے لیکن وہ دس دن سے زیادہ نہیں آتا

۵۱۸۔ اگر کسی عورت کو شک ہو کہ اسقاط ہوا ہے یا نہیں یا جو اسقاط ہوا وہ بچہ تھا یا نہیں تو اس کے لئے تحقیق کرنا ضروری نہیں اور جو خون اسے آئے وہ شرعاً نفاس نہیں ہے

۵۱۹۔ مسجد میں ٹھہرنا اور دوسرے افعال جو حائض پر حرام ہیں احتیاط کی بنا پر نفساء پر بھی حرام ہیں اور جو کچھ حائض پر واجب ہے وہ نفساء پر بھی واجب ہے

۵۲۰۔ جو عورت نفاس کی حالت میں ہو اسے طلاق دینا اور اس سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر اس کا شوہر اس سے جماع کرے تو اس پر بلا اشکال کفارہ نہیں ہے

۵۲۱۔ جب عورت نفاس کے خون سے پاک ہو جائے تو اسے چاہئے کہ غسل کرے اور اپنی عبادات بجالائے اور اگر بعد میں ایک یا ایک بار سے زیادہ خون آئے تو خون آنے والے دنوں کو پاک رہنے والے دنوں سے ملا کر اگر دس دن یا دس دن سے کم ہو تو سارے کا سارا خون نفاس ہے اور ضروری ہے کہ درمیان میں پاک رہنے کے دنوں میں احتیاط کی بنا پر جو کام پاک عورت پر واجب ہیں انجام دے اور جو کام نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے اور اگر ان دنوں میں کوئی

روزہ رکھنا ہو تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور اگر بعد میں آنے والا خون دس دن سے تجاوز کر جائے اور وہ عورت عدد کی عادت نہ رکھتی ہو تو خون کی وہ مقدار جو دس دن کے اندر آئی ہے اسے نفاس اور دس دن کے بعد آنے والا خون کو استحاضہ قرار دے اور اگر وہ عورت عدد کی عادت رکھتی ہو تو ضروری ہے کہ احتیاطاً عادت کے بعد آنے والا خون کی تمام مدت میں جو کام مستحاضہ کے لئے ہیں انجام دے اور جو کام نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے

۵۲۲۔ اگر عورت خون نفاس سے پاک ہو جائے اور احتمال ہو کہ اس کے باطن میں خون نفاس ہے تو اسے چاہئے کہ کچھ روئی اپنی شرم گاہ میں داخل کرے اور کچھ دیر انتظار کرے پھر اگر وہ پاک ہو تو عبادات کے لئے غسل کرے

۵۲۳۔ اگر عورت کو نفاس کا خون دس دن سے زیادہ آئے اور وہ حیض میں عادت رکھتی ہو تو عادت کے برابر دنوں کی مدت نفاس اور باقی استحاضہ ہے اور اگر عادت نہ رکھتی ہو تو دس دن تک نفاس اور باقی استحاضہ ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو عورت عادت رکھتی ہو وہ عادت کے بعد کے دن سے اور جو عورت عادت نہ رکھتی ہو وہ دسویں دن کے بعد سے بچے کی پیدائش کے اٹھارویں دن تک استحاضہ کے افعال بجا لائے اور وہ کام جو نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے

۵۴۴۔ اگر کسی عورت کو جس کی حیض کی عادت دس دن سے کم ہو اپنی عادت سے زیادہ دن خون آئے تو اسے چاہئے کہ اپنی عادت کے دنوں کی تعداد کو نفاس قرار دے اور اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ دس دن تک نماز ترک کرے یا مستحاضہ کے احکام پر عمل کرے لیکن ایک دن کی نماز ترک کرنا بہتر ہے اور اگر خون دس دن کے بعد بھی آتا رہے تو اسے چاہئے کہ عادت کے دنوں کے بعد دسویں دن تک بھی استحاضہ قرار دے اور جو عبادات وہ ان دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرے مثلاً جس عورت کی عادت چھ دنوں کی ہو اگر اسے چھ دن سے زیادہ خون آئے تو اسے چاہئے کہ چھ دنوں کو نفاس قرار دے اور ساتویں، آٹھویں، نویں اور دسویں دن اسے اختیار ہے کہ یا تو عبادت ترک کرے یا استحاضہ کے افعال بجالائے اور اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آیا ہو تو اس کی عادت کے بعد کے دن سے وہ استحاضہ ہوگا

۵۲۵۔ جو عورت حیض میں عادت رکھتی ہو اگر اسے بچے جننے کے بعد ایک مہینے تک یا ایک مہینے سے زیادہ مدت تک لگاتار خون آتا رہے تو اس کی عادت کے دنوں کی تعداد کے برابر خون نفاس ہے اور جو خون، نفاس کے بعد دس دن تک آئے خواہ وہ اس کی ماہانہ عادت کے دنوں میں آیا ہو استحاضہ ہے مثلاً ایسی عورت جس کے حیض کی عادت ہر مہینے کی بیس تاریخ سے ستائیس تاریخ تک ہو اگر وہ مہینے کی دس تاریخ کو بچے جنے اور ایک مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک اسے متواتر

خون آئے تو سترہویں تاریخ تک نفاس اور سترہویں تاریخ سے دس دن تک کا خون حیض کہے خون بندی جو بیس تاریخ سے ستائیس تاریخ تک اس کی عادت کے دنوں میں آیا ہو استحاضہ ہوگا اور دس دن گزرنے کے بعد جو خون اسے آئے اگر وہ عادت کے دنوں میں ہو تو حیض ہو خواہ اس میں حیض کی علامات ہوں یا نہ ہوں اور اگر وہ خون اس کی عادت کے دنوں میں نہ آیا ہو تو اس کے لئے ضروری ہو کہ اپنی عادت کے دنوں کا انتظار کرے اگرچہ اس کے انتظار کی مدت ایک مہینہ یا ایک مہینہ سے زیادہ ہو جائے اور خواہ اس مدت میں جو خون آئے اس میں حیض کی علامات ہوں اور اگر وہ وقت کی عادت والی عورت نہ ہو اور اس کے لئے ممکن ہو تو ضروری ہو کہ وہ اپنے حیض کو علامات کے ذریعہ معین کرے اور اگر ممکن نہ ہو جیسا کہ نفاس کے بعد دس دن جو خون آئے وہ سارا ایک جیسا ہو اور ایک مہینہ یا چند مہینے اتنی کے ساتھ آتا رہے تو ضروری ہو کہ ہر مہینہ میں اپنے کنبے کی بعض عورتوں کے حیض کی جو صورت ہو وہی اپنے لئے قرار دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جو عدد اپنے لئے مناسب سمجھتی ہو اختیار کرے اور ان تمام امور کی تفصیل حیض کی بحث میں گزر چکی ہے

۵۲۶ جو عورت حیض میں عدد کے لحاظ سے عادت نہ رکھتی ہو اگر اسے بچہ جننے کے بعد ایک مہینہ تک یا ایک مہینہ سے زیادہ مدت تک خون آئے تو اس کے پہلے دس دنوں کے لئے وہی حکم ہے جس کا ذکر مسئلہ ۵۲۳ میں آچکا ہے اور دوسری دہائی میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اور جو خون اسے اس کے بعد آئے ممکن ہے وہ حیض ہو اور ممکن ہے استحاضہ ہو اور حیض قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس حکم کے مطابق عمل کرے جس کا ذکر سابقہ مسئلہ میں گزر چکا ہے

غسل مس میت

۵۲۷ اگر کوئی شخص کسی ایسے مردہ انسان کے بدن کو چھوئے جو نہلایا ہو چکا ہو اور جسے غسل نہ دیا گیا ہو یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ اس سے لگائے تو اسے چاہئے کہ غسل مس میت کرے خواہ اس نے نیند کی حالت میں مردہ کا بدن چھوا ہو یا بیداری کے عالم میں اور خواہ ارادی طور پر چھوا ہو یا غیر ارادی طور پر حتی کہ اگر اس کا ناخن یا ہڈی مردہ کے ناخن یا ہڈی سے چھو جائے تب بھی اسے چاہئے کہ غسل کرے لیکن اگر مردہ حیوان کو چھوئے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے

۵۲۸ جس مردہ کا تمام بدن نہلایا نہ گیا ہو اسے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ اس کے بدن کا جو حصہ چھوا ہو وہ نہلایا ہو چکا ہو

۵۲۹ اگر کوئی شخص اپنے بال مرده کے بدن سے لگائے یا اپنا بدن مرده کے بالوں سے لگائے تو اس پر غسل واجب نہیں

۵۳۰ مرده بچے کو چھونے پر حتی کہ ایسے سقط شده بچے کو چھونے پر جس کے بدن میں روح داخل ہو چکی ہو غسل مس میت واجب ہے اس بنا پر اگر مرده بچہ پیدا ہو اور اس کا بدن ٹھنڈا ہو چکا ہو اور وہ ماں کے ظاہری حصے کو چھو جائے تو ماں کو چاہئے کہ غسل مس میت کرے بلکہ اگر ظاہری حصے کو مس نہ کرے تب بھی ماں کو چاہئے کہ احتیاط واجب کی بنا پر غسل مس میت کرے

۵۳۱ جو بچہ ماں کے مرجانے اور اس کا بدن ٹھنڈا ہو جانے کے بعد پیدا ہو اگر وہ ماں کے بدن کے ظاہر حصے کو مس کرے تو اس پر واجب ہے کہ جب بالغ ہو تو غسل مس میت کرے بلکہ اگر ماں کے بدن کے ظاہری حصے کو مس نہ کرے تب بھی احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ بچہ بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرے

۵۳۲ اگر کوئی شخص ایک ایسی میت کو مس کرے جسے تین غسل مکمل طور پر دیئے جاچکے ہوں تو اس پر گسل واجب نہیں ہوتا لیکن اگر وہ تیسرا عمل مکمل ہونے سے پہلے اسکے بدن کے کسی حصے کو مس کرے تو خواہ اس حصے کو تیسرا غسل دیا جا چکا ہو اس شخص کے لئے غسل مس میت کرنا ضروری ہے

۵۳۳ اگر کوئی دیوانے یا نابالغ بچے میت کو مس کرے تو دیوانے کو عاقل ہونے اور بچے کو بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرنا ضروری ہے

۵۳۴ اگر کسی زندہ شخص کے بدن سے یا کسی ایسے مرده کے بدن سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو ایک حصے جدا ہو جائے اور اس سے پہلے کہ جدا ہونے والے حصے کو غسل دیا جائے کوئی شخص اسے مس کر لے تو قول اقوی کی بنا پر اگرچہ اس حصے میں ہڈی ہو غسل مس میت کرنا ضروری نہیں

۵۳۵ ایک ایسی ہڈی کے مس کرنے سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو خواہ وہ مرده کے بدن سے جدا ہوئی ہو یا زندہ شخص کے بدن سے غسل واجب نہیں ہے اور دانت خواہ وہ مرده کے بدن سے جدا ہوئے ہوں یا زندہ شخص کے بدن سے ان کے لئے بھی یہی حکم ہے

۵۳۶ غسل مس میت کا طریقہ وہی ہے جو غسل جنابت کا ہے لیکن جس شخص نے میت کو مس کیا ہو اگر وہ نماز پڑھنا چاہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے

۵۳۷ اگر کوئی شخص کئی میتوں کو مس کرے یا ایک میت کو کئی بار مس کرے تو ایک غسل کافی ہے

۵۳۷ جس شخص نے میت کو مس کرنے کےبعد غسل نہ کیا ہو اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنا اور بیوی سے جماع کرنا اور ان آیات کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے ممنوع نہیں ہے لیکن نماز اور اس جیسی عبادات کے لئے غسل کرنا ضروری ہے

محتضر ، میت کے احکام

اشارہ

۵۳۹ جو مسلمان محتضر ہو یعنی جاں کنی کی حالت میں ہو خواہ مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا چھوٹا، اسے احتیاط کی بنا پر بصورت امکان پشت کے بل یوں لٹانا چاہئے کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہوں

۵۴۰ اولی یہ ہے کہ جب تک میت کا غسل مکمل نہ ہو اسے بھی روبقبلہ لٹائیے لیکن جب اس کا غسل مکمل ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اسے اس حالت میں لٹائیے جس طرح اس نماز جنازہ پڑھتے وقت لٹاتے ہیں

۵۴۱ جو شخص جاں کنی کی حالت میں ہو اسے احتیاط کی بنا پر رو بقبلہ لٹانا ہر مسلمان پر واجب ہے لہذا وہ شخص جو جاں کنی کی حالت میں ہے راضی ہو اور قاصر بھی نہ ہو (یعنی بالغ اور عاقل ہو) تو اس کام کے لئے اس کے ولی کی اجازت لینا ضروری نہیں ہے اس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں اس کے ولی سے اجازت لینا احتیاط کی بنا پر ضروری ہے

۵۴۲ مستحب ہے کہ جو شخص جاں کنی کی حالت میں ہو اس کے سامنے شَہَادتَین، بارہ اماموں کے نام اور دوسرے دینی عقائد اس طرح دہرائے جائیں کہ وہ سمجھ لے اور اسکی موت کے وقت تک ان چیزوں کی تکرار کرنا بھی مستحب ہے

۵۴۳ مستحب ہے کہ جو شخص جاں کنی کی حالت میں ہو اسے مندرجہ ذیل دعا اس طرح سنائی جائے کہ سمجھ لے:

"اَللّٰھُمَّ اغفِرلِیَ مِن مَّعاصِیکَ وَاقبَل مِنّی الیَسِیرَ مِن طَاعَتِک یَامَن یَّقبَلُ الیَسِیرَ وَ یَعفُو عَنِ الکَثِیرِ اقبَل مِنّی الیَسِیرَ وَاعفُ عَنّی الکَثِیرَ اِنَّکَ اَنتَ العَفُوُّ الغَفُورُ ارحَمنِی فَاِنَّکَ رَحِیم"

۵۴۴۔ کسی کی جان سختی سے نکل رہی ہو تو اگر اسے تکلیف نہ ہو تو اسے اس جگہ سے جانا جائز ہے نماز پڑھنا کرتا تھا مُستحب ہے

۵۴۵۔ جو شخص جاں کنی کے عالم میں ہو اس کی آسانی کے لئے (یعنی اس مقصد سے کہ اس کی جان آسانی سے نکل جائے) اس کے سرہانے سورہ یَسین، سُورہ صَافّات، سورہ اَحزاب، آیتُ الکُرسی اور سُورہ اعراف کی ۵۴ ویں آیت اور سورہ بَقَرہ کی آخری تین آیات پڑھنا مُستحب ہے بلکہ قرآن مجید جتنا بھی پڑھا جاسکے پڑھا جائے

۵۴۶۔ جو شخص جاں کنی کے عالم میں ہو اسے تنہا چھوڑنا اور کوئی بھاری چیز اس کے پیٹ پر رکھنا اور جُنُب اور حائض کا اس کے قریب ہونا اسی طرح کے پاس زیادہ باتیں کرنا، رونا اور صرف عورتوں کو چھوڑنا مکروہ ہے

مرنے کے بعد کے احکام

۵۴۷۔ مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کی آنکھیں اور ٹھوڑی بند کر دیئے جائیں اور اس کی ہاتھ ی کو باندھ دیا جائے نیز اس کے ہاتھ اور پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں اور اس کے اوپر کپڑا ڈال دیا جائے اور اگر موت رات کو واقع ہو تو جلتا ہوئی ہو وہاں چراغ جلائیں (روشنی کر دیں) اور جنازہ میں شرکت کے لئے مومنین کو اطلاع دیں اور میت کو دفن کرنے میں جلدی کریں لیکن اگر اس شخص کے مرنے کا یقین نہ ہو تو انتظار کریں تاکہ صورت حال واضح ہو جائے علاوہ ازیں اگر میت حاملہ ہو اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو تو ضروری ہے کہ دفن کرنے میں اتنا توقف کریں کہ اس کا پیٹ چاک کرکے بچہ باہر نکال لیں اور پھر اس پیٹ کو سی دیں

غسل،کفن،نماز اور دفن کا وجوب

۵۴۸۔ کسی مسلمان کا غسل، حنوط، کفن، نماز میت اور دفن خواہ وہ اثنا عشری شیعہ نہ بھی ہو اس کے ولی پر واجب ہے ضروری ہے کہ ولی خود ان کاموں کو انجام دے یا کسی دوسرے کو ان کاموں کے لئے معین کرے اور اگر کوئی شخص ان کاموں کو ولی کی اجازت سے انجام دے تو ولی پر سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے بلکہ اگر دفن اور اس کی مانند دوسرے امور کو کوئی شخص ولی کی اجازت کے بغیر انجام دے تب بھی ولی سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور ان امور کو دوبارہ انجام دینے کی ضرورت نہیں اور اگر میت کا کوئی ولی نہ ہو یا ولی ان کاموں کو انجام دینے سے منع کرے تب بھی باقی مکلف لوگوں پر واجب کفائی ہے کہ میت کے ان کاموں کو انجام دیں اور اگر بعض مکلف لوگوں نے انجام دیا تو دوسروں پر سے وجوب

ساقط ہو جاتا ہے چناچہ اگر کوئی بڑی انجام نہ دے تو تمام مکلف لوگ گناہ گار ہوں گے اور ولی کے منع کرنے کی صورت میں اس سے اجازت لینے کی شرط ختم ہو جاتی ہے

۵۴۹ اگر کوئی شخص تجہیز و تکفین کے کاموں میں مشغول ہو جائے تو دوسروں کے لئے اس بارے میں کوئی اقدام کرنا واجب نہیں لیکن اگر وہ ان کاموں کو ادھورا چھوڑ دے تو ضروری ہے کہ دوسرے انہیں پایہ تکمیل تک پہنچائیں

۵۵۰ اگر کسی شخص کو اطمینان ہو کہ کوئی دوسرا میت (کو نہلانے،کفنانے اور دفنانے) کے کاموں میں مشغول ہے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ میت کے (متذکرہ) کاموں کے بارے میں اقدام کرے لیکن اگر اسے (متذکرہ کاموں کے نہ ہونے کا) محض شک یا گمان ہو تو ضروری ہے کہ اقدام کرے

۵۵۱ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ میت کا غسل یا کفن یا نماز یا دفن غلط طریقے سے ہوا ہے تو ضروری ہے کہ ان کاموں کو دوبارہ انجام دے لیکن اگر اسے باطل ہونے کا گمان ہو (یعنی یقین نہ ہو) یا شک ہو کہ درست تھا یا نہیں تو پھر اس بارے میں کوئی اقدام کرنا ضروری نہیں

۵۵۲ عورت کا ولی اس کا شوہر ہے اور عورت کے علاوہ وہ اشخاص کہ جن کو میت سے میراث ملتی ہے اسی ترتیب سے جس کا ذکر میراث کے مختلف طبقوں میں آئے گا دوسروں پر مقدم ہیں میت کا باپ میت کے بیٹے پر اور میت کا دادا اس کے بھائی پر اور میت کا پدری و مادری بھائی اس کے صرف پدری بھائی یا مادری بھائی پر اس کا پدری بھائی اس کے مادری بھائی پر اور اسکے چچا کے اس کے ماموں پر مقدم ہونے میں اشکال ہے چنانچہ اس سلسلے میں احتیاط کے (تمام) تقاضوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے

۵۵۳ نابالغ بچہ اور دیوانہ میت کے کاموں کو انجام دینے کے لئے ولی نہیں بن سکتے اور بالکل اسی طرح وہ شخص بھی جو غیر حاضر ہو وہ خود یا کسی شخص کو مامور کرکے میت سے متعلق امور کو انجام نہ دے سکتا ہو تو وہ بھی ولی نہیں بن سکتا

۵۵۴ اگر کوئی شخص کہے کہ میں میت کا ولی ہوں یا میت کے ولی نے مجھے اجازت دی ہے کہ میت کے غسل، کفن اور دفن کو انجام دوں یا کہے کہ میں میت کے دفن سے متعلق کاموں میں میت کا وصی ہوں اور اسکے کہنے سے اطمینان حاصل ہوجائے یا میت اس کے تصرف میں ہو یا دو عادل شخص گواہی دیں تو اس کا قول قبول کر لینا چاہئے

۵۵۵ اگر مرنے والا اپنے غسل، کفن،دفن اور نماز کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو مقرر کرے تو ان امور کی ولایت اسی شخص کے ہاتھ میں ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کو میت نے وصیت کی ہو کہ وہ خود ان کاموں کو انجام دینے کا ذمہ دار بنے اور اس وصیت کو قبول کرے لیکن اگر قبول کرلے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔

غسل میت کی کیفیت

۵۵۶ میت کو تین غسل دینے واجب ہیں : پہلے ایسے پانی سے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں، دوسرا ایسے پانی سے جس میں کافور ملا ہوا ہو اور تیسرا خالص پانی سے۔

۵۵۷ ضروری ہے کہ بیری اور کافور نہ اس قدر زیادہ ہوں کہ پانی مضاف ہو جائے اور نہ اس قدر کم ہوں کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ بیری اور کافور اس پانی میں نہیں ملائے گئے ہیں۔

۵۵۸ اگر بیری اور کافور اتنی مقدار میں نہ مل سکیں جتنی کہ ضروری ہے تو احتیاط مستحب کی بنا پر جتنی مقدار میسر آئے پانی میں ڈال دی جائے۔

۵۵۹ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں مرجائے تو اسے کافور کے پانی سے غسل نہیں دینا چاہئے بلکہ اس کے بجائے خالص پانی سے غسل دینا چاہئے لیکن اگر وہ حج تَمتّع کا اِحرام ہو اور وہ طواف اور طواف کی نماز اور سعی کو مکمل کر چکا ہو یا حج قران یا افراد کے احرام میں ہو اور سر منڈا چکا ہو تو ان دو صورتوں میں اس کو کافور کے پانی سے غسل دینا ضروری ہے۔

۵۶۰ اگر بیری اور کافور یا ان میں سے کوئی ایک نہ مل سکے یا اس کا استعمال جائز نہ ہو مثلاً یہ کہ عصبی ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ ان میں سے ہر اس چیز کے بجائے جس کا ملنا ممکن نہ ہو میت کو خالص پانی سے غسل دیا جائے اور ایک تیمم بھی کرایا جائے۔

۵۶۱ جو شخص میت کو غسل دے ضروری ہے کہ وہ عقل مند اور مسلمان ہو اور قول مشہور کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ اثنا عشری ہو اور غسل کے مسائل سے بھی واقف ہو اور ظاہر یہ ہے کہ جو بچہ اچھے اور برے کی تمیز رکھتا ہو اگر وہ غسل کو صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہو تو اس کا غسل دینا بھی کافی ہے چنانچہ اگر غیر اثنا عشری مسلمان کی میت کو اس کا ہم

مذهب اپنے مذهب کے مطابق غسل دے تو مومن اثنا عشری سے ذمه داری ساقط هو جاتی هے لیکن وه اثنا عشری شخص میت کا ولی هو تو اس صورت میں ذمه داری اس سے ساقط نهیں هوتی

۵۶۲ جو شخص غسل دے ضروری هے که وه قربت کی نیت رکھتا هو یعنی الله تعالی کی خوشنودی کے لئے غسل دے

۵۶۳ مسلمان کے بچے کو خواه وه وَلَدُالزِّنا هی کیوں نه هو غسل دینا واجب هے اور کافر اور اس کی اولاد کا غسل، کفن اور دفن شریعت میں نهیں هے اور جو شخص بچپن سے دیوانه هو اور دیوانگی کی حالت میں هی بالغ هو جائے اگر وه اسلام کے حکم میں هو تو ضروری هے که اسے غسل دیں

۵۶۴ اگر ایک بچه چار مهینے یا اس سے زیاده کا هو کرساقط هو جائے تو اسے غسل دینا ضروری هے بلکه اگر چار مهینے سے بڑی کم کا هو لیکن اس کا پورا بدن بن چکا هو تو احتیاط کی بنا پر اس کو غسل دینا ضروری هے ان دو صورتوں کی علاوه احتیاط کی بنا پر اسے کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل دیئے دفن کر دینا چاهئے

۵۶۵ مرد عورت کو غسل نهیں دے سکتا اسی طرح عورت مرد کو غسل نهیں دے سکتی لیکن بیوی اپنے شوهر کو غسل دے سکتی هے اور شوهر بڑی اپنی بیوی کو غسل دے سکتا هے اگرچه احتیاط مستحب یه هے که بیوی اپنے شوهر کو اور شوهر اپنی بیوی کو حالت اختیار میں غسل نه دیں

۵۶۶ مرد اتنی چھوٹی لڑکی کو غسل دے سکتا هے جو ممیز نه هو اور عورت بڑی اتنے چھوٹے لڑکے کو غسل دے سکتی هے جو ممیز نه هو

۵۶۷ اگر مرد کی میت کو غسل دینے کے لئے مرد نه مل سکے تو وه عورتیں جو اس کی قرابت دار اور محرم هوں مثلاً ماں، بهن، پھوپھی اور خاله یا وه عورتیں جو رضاعت یا نکاح کے سبب سے اس کی محرم هو گئی هوں اسے غسل دے سکتی هیں اور اسی طرح اگر عورت کی میت کو غسل دینے کے لئے کوئی اور عورت نه هو تو جو مرد اس کے قرابت دار اور محرم هوں یا رضاعت یا نکاح کے سبب سے اس کے محرم هو گئے هوں اسے غسل دے سکتے هیں دونوں صورتوں میں لباس کے نیچے سے غسل دینا ضروری نهیں هے اگرچه اس طرح غسل دینا احوط هے سوائے شرمگاهوں کے (جنهیں لباس کے نیچے هی سے غسل دینا چاهئے)

۵۶۸ اگر میت اور غَسَّال دونو مرد ہو یا دونو عورت ہو تو جائز ہ که شرمگاه کو علاوه میت کا بقی بدن برهنه هو لیکن بهتر یه ہ که لباس کو نیچ سو غسل دیا جائ

۵۶۹ میت کی شرم گاه پر نظر النا حرام ہ اور جو شخص اسو غسل دے رها هو اگر وه اس پر نظر الے تو گناه گار ہ لیکن اس سو غسل باطل نهیں هوتا

۵۷۰ اگر میت کو بدن کو کسی حصو پر عین نجاست هو تو ضروری ہ که اس حصو کو غسل دینو سو پهلو عین نجس دور کرو اورع اَولٰی یه ہ که غسل شروع کرنو سو پهلو میت کا تمام بدن پاک هو

۵۷۱ غسل میت غسل جنابت کی طرح ہ اور احتیاط واجب یه ہ که جب تک میت کو غسل ترتیبی دینا ممکن هو غسل اِرتماسی نه دیا جائ اور غسل ترتیبی میں بے ضروری ہ که داهنی طرف کی بائیں طرف سو پهلو دے دیا جائ اور اگر ممکن هو تو احتیاط مستحب کی بنا پر بدن کو تینو حصو میں سو کسی حصو کو پانی میں نه بویا جائ بلکه پانی اس کو اوپر سے الا جائ

۵۷۲ جو شخص حیض یا جنابت کی حالت میں مر جائ اسو غسل حیض یا غسل جنابت دینا ضروری نهیں ہ بلکه صرف غسل میت اس کو لئ کافی ہ

۵۷۳ میت کو غسل دینو کی اجرت لینا احتیاط کی بنا پر حرام ہ اور اگر کوئی شخص اجرت لینو کو لئ میت کو اس طرح غسل دے که یه غسل دینا قصد قربت کو منافی هو تو غسل باطل ہ لیکن غسل کو ابتدائی کامو کی اجرت لینا حرام نهیں ہ

۵۷۴ میت کو غسل میں غسل جبِیره جائز نهیں ہ اور اگر پانی میسر نه هو یا اس کو استعمال میں کوئی امر مانع هو تو ضروری ہ که غسل کو بدل میت کو ایک تیمم کرائ اور احتیاط مستحب یه ہ که تین تیمم کرائ جائیں اور ان تین تیمم میں سو ایک مَافِی الذِّمَّه کی نیت کرو یعنی جو شخص تیمم کرا رها هو یه نیت کرو که یه تیمم اس شرعی ذمه داری کو انجام دینو کو لئ کرا رها هو جو مجو پر واجب ہ

۵۷۵ جو شخص میت کو تیمم کرا رہا ہو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور میت کے چہرے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو میت کو اس کے اپنے ہاتھوں سے بدلی تیمم کرائے

کفن کے احکام

۵۷۶ مسلمان میت کو تین کپڑوں کو کفن دینا ضروری ہے جنہیں لنگ، کُرتہ اور چادر کہا جاتا ہے

۵۷۷ احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ لنگ ایسی ہو جو ناف سے گھٹنوں تک بدن کی اطراف کو ڈھانپ لے اور بہتر یہ ہے کہ سینہ سے پاؤں تک پہنچے اور (کُرتہ یا) پیراہن احتیاط کی بنا پر ایسا ہو کہ کندھوں کے سروں سے لٹکی پنڈلیوں تک تمام بدن کو ڈھانپے اور بہتر یہ ہے کہ پاؤں تک پہنچے اور چادر کی لمبائی اتنی ہونی چاہئے کہ پورے بدن کو ڈھانپ دے اور احتیاط یہ ہے کہ چادر کی لمبائی اتنی ہونی چاہئے کہ میت کے پاؤں اور سر کی طرف سے گرہ دے سکیں اور اس کی چوڑائی اتنی ہونی چاہئے کہ اس کا ایک کنارہ دوسرے کنارہ پر اسکھ

۵۷۸ لنگ کی اتنی مقدار جو ناف سے گھٹنوں تک کے حصے کو ڈھانپ لے اور (کُرتے یا) پیراہن کی اتنی مقدار ہو جو کندھوں سے نصف پنڈلی ڈھانپ لے کفن کے لئے واجب ہے اور اس مقدار سے زیادہ جو کچھ سابقہ مسئلے میں بتایا گیا ہے وہ کفن کی مستحب مقدار ہے

۵۷۹ واجب مقدار کی حد تک کفن جس کا ذکر سابقہ مسئلہ میں ہو چکا ہے میت کے اصل مال سے لیا جاتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مستحب مقدار کی حد تک کفن میت کی شان اور عرف عام کو پیش نظر رکھتے ہوئے میت کے اصل مال سے لیا جائے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ واجب مقدار سے زائد کفن ان وارثوں کے حصے سے نہ لیا جائے جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں

۵۸۰ اگر کسی شخص نے وصیت کی ہو کہ مستحب کفن کی مقدار جس کا ذکر دو سابقہ مسائل میں آچکا ہے اس کے تہائی مال سے لی جائے یا یہ وصیت کی ہو کہ اس کا تہائی مال خود اس پر خرچ کیا جائے لیکن اس کے مَصرَف کا تعین نہ کیا ہو یا صرف اس کے کچھ حصے کے مَصرَف کا تعین کیا ہو تو مستحب کفن اس کے تہائی مال سے لیا جاسکتا ہے

۵۸۱ اگر مرنے والے نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ کفن اس کے تہائی مال سے لیا جائے اور متعلقہ اشخاص چاہیے کہ اس کے اصل مال سے لیے تو جو بیان مسئلہ ۵۷۹ میں گزر چکا ہے اس سے زیادہ نہ لیے مثلاً۔ وہ مستحب کام جو کہ معمولا انجام نہ دیئے جاتے ہوں اور جو میت کی شان کے مطابق بھی نہ ہوں تو ان کی ادائیگی کے لئے ہرگز اصل مال سے نہ لیے اور بالکل اسی طرح اگر کفن معمول سے زیادہ قیمتی ہو تو اضافی رقم کو میت کے اصل مال سے نہیں لینا چاہئے لیکن جو ورثاء بالغ ہیں اگر وہ اپنے حصے میں سے لینے کی اجازت دیں تو جس حد تک وہ لوگ اجازت دیں ان کے حصے سے لیا جاسکتا ہے

۵۸۲ عورت کے کفن کی ذمہ داری شوہر پر ہے خواہ عورت اپنا مال بھی رکھتی ہو اسی طرح اگر عورت کو اس تفصیل کے مطابق جو طلاق کے احکام میں آئے گی طلاق رَجعی دی گئی ہو اور وہ عدت ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو شوہر کے لئے ضروری ہے کہ اسے کفن دے اور اگر شوہر بالغ نہ ہو یا دیوانہ ہو تو شوہر کے ولی کو چاہئے کہ اس کے مال سے عورت کو کفن دے

۵۸۳ میت کو کفن دینا اس کے قرابت داروں پر واجب نہیں گو اس کی زندگی میں اخراجات کی کفالت ان پر واجب رہی ہو

۵۸۴ احتیاط یہ ہے کہ کفن کے تینوں کپڑوں میں سے ہر کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ میت کا بدن اس کے نیچے سے نظر آئے لیکن اگر اس طرح ہو کہ تینوں کپڑوں کو ملا کر میت کا بدن اس کے نیچے سے نظر نہ آئے تو بنابر اقوی کافی ہے

۵۸۵ غصب کی ہوئی چیز کا کفن دینا خواہ کوئی دوسری چیز میسر نہ ہو تب بھی جائز نہیں ہے پس اگر میت کا کفن غَصبی ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہو تو وہ کفن اس کے بدن سے اتار لینا چاہئے خواہ اس کو دفن بھی کیا جاچکا ہو لیکن بعض صورتوں میں (اس کے بدن سے کفن اتارنا جائز نہیں) جس کی تفصیل کی گنجائش اس مقام پر نہیں ہے

۵۸۶ میت کو نجس چیز یا خالص ریشمی کپڑے کا کفن دینا (جائز نہیں) اور احتیاط کی بنا پر سونے کے پانی سے کام کئے ہوئے کپڑے کا کفن دینا (بھی) جائز نہیں لیکن مجبوری کی حالت میں کوئی حرج نہیں ہے

۵۸۷ میت کو نجش مُردار کی کھال کا کفن دینا اختیاری حالت میں جائز نہیں ہے بلکہ پاک مُردار کی کھال کو کفن دینا بھی جائز نہیں ہے اور احتیاط کی بنا پر کسی ایسے کپڑے کا کفن دینا جو ریشمی ہو یا اس جانور کی اون سے تیار کیا گیا ہو جس کا گوشت

کفانا حرام ہو اختیاری حالت میں جائز نہیں ہے لیکن اگر کفن حلال گوشت جانور کی کھال یا بال اور اون کا ہو تو کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں کا بنی کفن نہ دیا جائے۔

۵۸۸۔ اگر میت کا کفن اس کی اپنی نجاست یا کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جائے تو (نجاست لگنے سے) کفن ضائع نہیں ہوتا (ایسی صورت میں) جتنا حصہ نجس ہوا ہو اسے دھونا یا کاٹنا ضروری ہے خواہ میت کو قبر میں ہی کیوں نہ اتارا جاچکا ہو اور اگر اس کا دھونا یا کاٹنا ممکن نہ ہو لیکن بدل دینا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ بدل دیے۔

۵۸۹۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس نے حج یا عمرے کا احرام باندھ رکھا ہو تو اسے دوسروں کی طرح کفن پہنانا ضروری ہے اور اس کا سر اور چہرہ ڈھانک دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۹۰۔ انسان کو لئے اپنی زندگی میں کفن، بیری اور کافور کا تیار رکھنا مستحب ہے۔

حَنُوط کے احکام

۵۹۱۔ غسل دینے کے بعد واجب ہے کہ میت کو حنوط کیا جائے یعنی اس کی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور اس طرح ملا جائے کہ کچھ کافور اس پر باقی رہے خواہ کچھ کافور بغیر ملا باقی بچے اور مستحب یہ ہے کہ میت کی ناک پر بھی کافور ملا جائے۔ کافور پسا ہوا اور تازہ ہونا چاہئے اور اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو زائل ہو گئی ہو تو کافی نہیں۔

۵۹۲۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ کافور پہلے میت کی پیشانی پر ملا جائے لیکن دوسرے مقامات پر ملنے میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔

۵۹۳۔ بہتر یہ ہے کہ میت کو کفن پہنانے سے پہلے حنوط کیا جائے۔ اگرچہ کفن پہنانے کے دوران یا اس کے بعد بھی حنوط کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۹۴۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس نے حج یا عمرے کے لئے احرام باندھ رکھا ہو تو اسے حنوط کرنا جائز نہیں ہے مگر ان دو صورتوں میں (جائز ہے) جن کا ذکر مسئلہ ۵۵۹ میں گزر چکا ہے۔

۵۹۵ ایسی عورت جس کا شوهر مر گیا هو اور ابی اس کی عدت باقی هو اگرچه خوشبو لگانا اس کے لئے حرام هے لیکن اگر وه مر جائے تو اسے حنوط کرنا واجب هے

۵۹۶ احتیاط مستحب یه هے که میت کو مشک،عنبر، عُود اور دوسری خوشبوئیے نه لگائی جائیے اور انهیے کافور کے ساتھ ملی نه ملایا جائے

۵۹۷ مستحب هے که سَید الشهداء امام حسین علیه السلام کی قبر مبارک کی مٹی (خاک شفا) کی کچھ مقدار کافور میں ملا لی جائے لیکن اس کافور کو ایسے مقامات پر نهیے لگانا چاهئے جهاں لگانے سے خاک شفا کی بے حرمتی هو اور یه بات ضروری هے که خاک شفا اتنی زیاده نه هو که جب وه کافور کے ساتھ مل جائے تو اسے کافور نه کها جاسکے

۵۹۸ اگر کافور نه مل سکے یا فقط غسل کے لئے کافی هو تو حنوط کرنا ضروری نهیے اور اگر غسل کی ضروری سے زیاده هو لیکن تمام سات اعضا کے لئے کافی نه هو تو احتیاط مستحب کی بنا پر چاهئے که پهلے پیشانی پر اور اگر بچ جائے تو دوسرے مقامات پر ملا جائے

۵۹۹ مستحب هے که (درخت کی) دو تر و تازه ٹهنیاں میت کے ساتھ قبر میں رکھی جائیں

نماز میت کے احکام

۶۰۰ هر مسلمان کی میت پر اور ایسے بچے کی میت پر جو اسلام کے حکم میں هو اور پورے چھ سال کا هو چکا هو نماز پڑهنا واجب هے

۶۰۱ ایک ایسے بچے کی میت پر جو چھ سال کا نه هوا هو لیکن نماز کو جانتا هو احتیاط لازم کی بنا پر لازم کی بنا پر نماز پڑهنا چاهئے اور اگر نماز کو نه جانتا هو تو رجاء کی نیت سے نماز پڑهنے میں کوئی حرج نهیے اور وه بچه جو مرده پیدا هوا هو اس کی میت پر نماز پڑهنا مستحب نهیے هے

۶۰۲ میت کی نماز اسے غسل دینے، حنوط کرنے اور کفن پهنانے کے بعد پڑهنی چاهئے اور اگر ان امور سے پهلے یا ان کے دوران پڑهی جائے تو ایسا کرنا خواه بطول چوک یا مسئله سے لاعلمی کی بنا پر هی کیوں نه هو کافی نهیے هے

۶۰۳ جو شخص میت کی نماز پڑنا چاہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ اس نے وضو، غسل یا تیمم کر رکھا ہو اور اس کا بدن اور لباس پاک ہو اور اگر اس کا لباس غصبی ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ بہتر یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھے جو دوسری نمازوں میں لازمی ہیں

۶۰۴ جو شخص نماز میت پڑھ رہا ہو اسے چاہئے کہ رو بقبلہ ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ میت کو نماز پڑھنے والے کے سامنے پشت کے بل یوں لٹا جائے کہ میت کا سر نماز پڑھنے والے کے دائیں طرف ہو اور پاوں بائیں طرف ہوں

۶۰۵ احتیاط مستحب کی بنا پر ضروری ہے کہ جس جگہ ایک شخص میت کی نماز پڑھے وی غصبی نہ ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ میت کے مقام سے اونچی یا نیچی نہ ہو لیکن معمولی پستی یا بلندی میں کوئی حرج نہیں

۶۰۶ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ میت سے دور نہ ہو لیکن جو شخص نماز میت با جماعت پڑھ رہا ہو اگر وہ میت سے دور ہو جب کہ صفیں باہم متصل ہوں تو کوئی حرج نہیں

۶۰۷ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ میت کے سامنے کھڑا ہو لیکن اگر نماز، باجماعت پڑھی جائے اور جماعت کی صفت میت کے دونوں طرف سے گزر جائے تو ان لوگوں کی نماز میں جو میت کے سامنے نہ ہوں کوئی اشکال نہیں ہے

۶۰۸ احتیاط کی بنا پر میت اور نماز پڑھنے والے کے درمیان پردہ یا دیوار یا کوئی اور ایسی چیز حائل نہیں ہونی چاہئے لیکن اگر میت تابوت میں یا ایسی ہی کسی اور چیز میں رکھی ہو تو کوئی حرج نہیں

۶۰۹ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ میت کی شرمگاہ ڈھکی ہوئی ہو اور اگر اسے کفن پہنانا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس شرمگاہ کو خواہ لکڑی یا اینٹ یا ایسی ہی کسی اور چیز سے ہی ڈھانک دیں

۶۱۰ نماز میت کھڑے ہو کر اور قربت کی نیت سے پڑھنی چاہئے اور نیت کرنے وقت میت کو معین کر لینا چاہئے مثلاً نیت کرنی چاہئے کہ میں اس میت پر قُربةً اِلَی الله نماز پڑھ رہا ہوں

۶۱۱ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز میت نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے

۶۱۲ اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ کوئی مخصوص شخص اس کی نماز پڑھائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ شخص میت کے ولی سے اجازت حاصل کرے

۶۱۳ میت پر کئی دفعہ نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر میت کسی صاحب علم و تقوی کی ہو تو مکروہ نہیں ہے

۶۱۴ اگر میت کو جان بوجھ کر یا بھول چوک کی وجہ سے یا کسی عذر کی بنا پر بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے یا دفن کر دینے کے بعد پتہ چلے کہ جو نماز اس پر پڑھی جاچکی ہے وہ باطل ہے تو میت پر نماز پڑھنے کے لئے اس کی قبر کو کھولنا جائز نہیں لیکن جب تک اس کا بدن پاش پاش نہ ہو جائے اور جن شرائط کا نماز میت کے سلسلے میں ذکر آچکا ہے ان کے ساتھ رَجَاء کی نیت سے اس کی قبر پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے

نماز میت کا طریقہ

۶۱۵ میت کی نماز میں پانچ تکبیریں ہیں اور اگر نماز پڑھنے والا شخص مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ پانچ تکبیریں کہے تو کافی ہے

نیت کرنے اور پہلی تکبیر پڑھنے کے بعد کہے اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ و اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ اور دوسری تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور تیسری تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰهُمَّ اغفِر لِلمُئومِنِینَ وَالمئومِنَاتِ

اور چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد ہو تو کہے : اَللّٰهُمَّ اغفِر لِهٰذَا المَیِّتِ

اور اگر میت عورت ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ اغفِر لِهٰذِهِ المَیِّتِ اور اس کے بعد پانچویں تکبیر پڑھے

اور بہتر یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے : اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحدَه لَاشَرِیکَ لَه وَ اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُه وَرَسُولُه اَرسَلَه بِالحَقِّ بَشِیرًا وَ نَذِیرًا بَینَ یَدَیِ السَّاعَةِ

اور دوسری تکبیر کے بعد کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارحَم مُحَمَّدًا وَّ اٰل مُحَمَّدٍ کَافضَلِ مَاصَلَّیتَ وَبَارَکتَ وَ تَرَحَّمتَ عَلٰی اِبرَاهِیمَ وَاٰلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّکَ حَمِید مَّجِید وَصَلِّ عَلٰی جَمِیعِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسَلِینَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّیقِینَ وَجَمِیعِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ

اور تیسری تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلمُئومِنِینَ وَالمُئومِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ وَالمُسلِمَاتِ الاَحیَاءِ مِنھُم وَالاَموَاتِ تَابع بَینَنَا وَبَینَھُم بِالخَیرَاتِ اِنَّک مجِیبُ الدَّعَوَابِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیٍ قَدِیر

اور اگر میت مرد ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبدُکَ وَابنُ عَبدِکَ وَابنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنَ خَیر مَنزُولٍ بِہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعلَمُ اِلَّا خَیرًا وَّاَنتَ اَعلَمُ بِہ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِن کَانَ مُحسِنًا فَزِدفِی اِحسَانِہ وَاِن کَانَ مُسِیئاً فَتَجَاوَزعَنہُ وَاغفِرلُہ اَللّٰھُمَّ اجعَلہُ عِندَکَ فِی اَعلٰی عِلِّیینَ وَاخلُف عَلٰی اَھلِہ فِی الغَابِرِینَ وَارحَمہُ بِرَحمَتِکَ یَااَرحَمَ الرَّاحِمِین اور اس کے بعد پانچویں تکبیر پڑھے لیکن اگر میت عورت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے : اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ اَمَتُکَ وَابنَۃُ عَبدِکَ وَابنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَت بِکَ وَاَنتَ خَیرُ مَنزُولٍ بِہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعلَمُ مِنھَا اِلَّا خَیرًا وَّاَنتَ اَعلَمُ بِھَامِنَّا اَللّٰھُمَّ اِن کَانَت مُحسِنَۃً فَزِد فِی اِحسَانِھَا وَاِن کَانَت مُسِیئَۃً فَتَجَاوَز عَنھَا وَاغفِرلَھَا اَللّٰھُمَّ اجعَلھَا عِندَکَ فِی اَعلٰی عِلِّیینَ وَاخلُف عَلٰی اَھلِھَا فِی الغَابِرِینَ وَارحَمھَا بِرَحمَتِکَ یَااَرحَمَ اِلرَّحِمِینَ

۶۱۶ تکبیریں اوعر دعائیں (تسلسل کے ساتھ) یکے بعد دیگرے اس طرح پڑھنی چاہئیں کہ نماز اپنی شکل نہ کھو دے

۶۱۷ جو شخص میت کی نماز با جماعت پڑھ رہا ہو خواہ وہ مقتدی ہی ہو اسے چاہئے کہ اس کی تکبیریں اور دعائیں بلند پڑھے

نماز میت کے مُستحبات

۶۱۸ چند چیزیں نماز میت میں مستحب ہیں

۱ جو شخص نماز میت پڑھے وہ وضو، غسل یا تیمم کرے اور احتیاط میں ہے کہ تیمم اس وقت کرے جب وضو اور غسل کرنا ممکن نہ ہو یا اسے خدشہ ہو کہ اگر وضو یا غسل کریگا تو نماز میں شریک نہ ہو سکے گا

۲ اگر میت مرد ہو تو امام جو شخص اکیلا میت پر نماز پڑھ رہا ہو میت کے شکم کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہو تو اسکے سینے کے سامنے کھڑا ہو

۳ نماز ننگے پاؤں پڑھی جائے

۴ هر تکبیر میں ہاتھوں کو بلند کیا جائے

۵ نمازی اور میت کے درمیان اتنا کم فاصلہ ہو کہ اگر ہوا نمازی کے لباس کو حرکت دے تو وہ جنازے کو جا چھوئے

۶ نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھی جائے

۷ امام تکبیریں اور دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی آہستہ پڑھیں

۸ نماز با جماعت میں مقتدی خواہ ایک شخص ہی کیوں نہ ہو امام کے پیچھے کھڑا ہو

۹ نماز پڑھنے والا میت اور مومنین کے لئے کثرت سے دعا کرے

۱۰ باجماعت نماز سے پہلے تین مرتبہ "اَلصَّلوٰۃ" کہے

۱۱ نماز ایسی جگہ پڑھی جائے جہاں نماز میت کے لئے لوگ زیادہ تر جاتے ہوں

۱۲ اگر حائض نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھے تو اکیلی کھڑی ہو اور نمازیوں کی صف میں نہ کھڑی ہو

۶۱۹ نماز میت مسجدوں میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن مسجد الحرام میں پڑھنا مکروہ نہیں ہے

دفن کے احکام

۶۲۰ میت کو اس طرح زمین میں دفن کرنا واجب ہے کہ اس کی بو باہر نہ آئے اور درندے بلی اس کا بدن باہر نہ نکال سکیں اور اگر اس بات کا خوف ہو کہ درندے اس کا بدن باہر نکال لیں گے تو قبر کو اینٹوں وغیرہ سے پختہ کر دینا چاہئے

۶۲۱ اگر میت کو زمین میں دفن کرنا ممکن نہ ہو تو دفن کرنے کے بجائے اسے کمرے یا تابوت میں رکھنا جاسکتا ہے

۶۲۲ میت کو قبر میں دائیں پہلو اس طرح لٹانا چاہئے کہ اس کے بدن کا سامنے کا حصہ رو بقبلہ ہو

۶۲۳ اگر کوئی شخص کشتی میں مر جائے اور اس کی میت کے خراب ہونے کا امکان نہ ہو اور اسے کشتی میں رکھنے میں بلی کوئی امر مانع نہ ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ انتظار کریں تاکہ خشکی تک پہنچ جائیں اور اسے زمین میں دفن کر دیں ورنہ چاہئے

که اس کشتی میں ہی غسل دے کر حنوط کریں اور کفن پہنائیں اور نماز میت پڑھنے کے بعد اس چھوٹی میں رکھ کر اس کا منہ بند کر دیں اور سمندر میں ڈال دیں کو کوئی بھاری چیز اس کے پاوں میں باندھ کر سمند میں ڈال دیں اور جہاں تک ممکن ہو اس ایسی جگہ نہیں گرانا چاہئے جہاں جانور اس فورا لقمہ بنالیں۔

۶۲۴۔ اگر اس بات کا خوف ہو کہ دشمن قبر کو کھود کر میت کا جسم باہر نکال لے گا اور اس کے کان یا ناک یا دوسرے اعضاء کاٹ لے گا تو اگر ممکن ہو تو سابقہ مسئلہ میں بیان کیے گئے طریقے کے مطابق اس سمندر میں ڈال دینا چاہئے۔

۶۲۵۔ اگر میت کو سمندر میں ڈالنا یا اس کی قبر کو پختہ کرنا ضروری ہو تو اس کے اخراجات میت کے اصل مال میں سے لے سکتے ہیں۔

۶۲۶۔ اگر کوئی کافر عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں مرا ہوا بچہ ہو اور اس بچے کا باپ مسلمان ہو تو اس عورت کو قبر میں بائیں پہلو قبلے کی طرف پیٹھ کر کے لٹانا چاہئے تاکہ بچے کا منہ قبلے کی طرف ہو اور اگر پیٹ میں موجود بچے کے بدن میں ابھی جان نہ پڑی ہو تب بھی احتیاط مستحب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

۶۲۷۔ مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں دفن کرنا اور کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۶۸۔ مسلمان کو ایسی جگہ جہاں اس کی بے حرمتی ہوتی ہو مثلاً جہاں کوڑا کرکٹ اور گندگی پھینکی جاتی ہو، دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

۶۲۹۔ میت کو غصبی زمین میں یا ایسی زمین میں جو دفن کے علاوہ کسی دوسرے مقصد مثلاً مسجد کے لئے وقت ہو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۳۰۔ کسی میت کی قبر کھود کر کسی دوسرے مرد کو اس قبر میں دفن کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر قبر پرانی ہوگئی ہو اور پہلی میت کا نشان باقی نہ رہا ہو تو دفن کر سکتے ہیں۔

۶۳۱۔ جو چیز میت سے جدا ہو جائے خواہ وہ اس کے بال، ناخن، یا دانت ہی ہوں اس کے ساتھ ہی دفن کر دینا چاہئے اور اگر جدا ہونے والی چیزیں اگرچہ وہ دانت، ناخن یا بال ہی کیوں نہ ہوں میت کو دفنانے کے بعد ملیں تو احتیاط لازم کی بنا

پر انھیں کسی دوسری جگہ دفن کر دینا چاھئے اور جو ناخن اور دانت انسان کی زندگی میں ھی اس سے جدا ھو جائیں انھیں دفن کرنا مستحب ھے

۶۳۲ اگر کوئی شخص کنویں میں مر جائے اور اسے باھر نکالنا ممکن نه ھو تو چاھئے که کنویں کا منه بند کر دیں اور اس کنویں کو ھی اس کی قبر قرار دیں

۶۳۳ اگر کوئی بچه ماں کے پیٹ میں مر جائے اور اس کا پیٹ میں رھنا ماں کی زندگی کے لئے خطرناک ھو تو چاھئے که اسے آسان ترین طریقے سے باھر نکالیں چنانچه اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر بڑی مجبور ھو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نھیں لیکن چاھئے که اگر اس عورت کا شوھر اھل فن ھو تو بچے کو اس کے ذریعے باھر نکالیں اور اگر یه ممکن نه ھو تو کسی اھل فن عورت کے ذریعے سے نکالیں اور اگر یه ممکن نه ھو تو ایسے محرم مرد کے ذریعے نکالیں جو اھل فن ھو اور اگر یه بڑی ممکن نه ھو تو نا محرم مرد جو اھل فن ھو بچے کو باھر نکالے اور اگر کوئی ایسی شخص بڑی موجود نه ھو تو پڑھ جو شخص اھل فن نه ھو وه بڑی بچے کو باھر نکال سکتا ھے

۶۳۴ اگر ماں مر جائے اور بچه اس کے پیٹ میں زنده ھو اور اگرچه اس بچے کے زنده رھنے کی امید نه ھو تب بڑی ضروری ھے که ھر اس جگه کو چاک کریں جو بچے کی سلامتی کے لئے بھتر ھے اور بچے کو باھر نکالیں اور پڑھ اس جگه کو ٹانکے لگا دیں

دفن کے مستحبات

۶۳۵ مستحب ھے که متعلقه اشخاص قبر کو ایک متوسط انسان کے قد کے لگ بھگ کھو دیں اور میت کو نزدیک ترین قبرستان میں دفن کریں ماسوا اس کے که جو قبرستان دور ھو وه کسی وجه سے بھتر ھو مثلاً وھاں نیک لوگ دفن کئے گئے ھوں یا زیاده لوگ وھاں فاتحه پڑھنے جاتے ھوں یه بڑی مستحب ھے که جنازه قبر سے چند گز دور زمین پر رکھ دیں اور تین دفعه کرکے تھوڑا تھوڑا قبر کے نزدیک لے جائیں اور ھر دفعه زمین پر رکھیں اور پھر اٹھالیں اور چوتھی دفعه قبر میں اتار دیں اور اگر میت مرد ھو تو تیسری دفعه زمین پر اس طرح رکھیں که اس کا سر قبر کی نچلی طرف ھو اور چوتھی دفعه سر کی طرف سے قبر میں داخل کریں اور اگر میت عورت ھو تو تیسری دفعه اسے قبر کے قبلے کی طرف رکھیں اور پھلو کی طرف سے قبر میں اتار دیں اور قبر میں اتارتے وقت ایک کپڑا قبر کے اوپر تان لیں یه بڑی مستحب ھے که جنازه بڑے آرام کے ساتھ تابوت سے نکالیں اور قبر میں داخل کریں اور وه دعائیں جنھیں پڑھنے کے لئے کھا گیا ھے دفن کرنے سے پھلے اور دفن

کرتے وقت پڑھیے اور میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس کے کفن کی گرھیں کھول دیں اور اس کا رخسار زمین پر رکھ دیں اور اس کے سر کے نیچے مٹی کا تکیہ بنا دیں اور اس کی پیٹھ کے پیچھے کچی اینٹیں یا ڈھیلا رکھ دیں تاکہ میت چت نہ ہو جائے اور اس سے پیشتر کہ قبر بند کریں دایاں ہاتھ میت کے دائیں کندھے پر ماریں اور بایاں ہاتھ زور سے میت کے بائیں کندھے پر رکھیں اور منہ اس کے کان کے قریب لے جائیں اور اسے زور سے حرکت دیں اور تین دفعہ کہیں اَسمَع اِفہَم یَافُلَانَ ابنَ فُلَانٍ ۔ اور فلان ابن فلان کی جگہ میت کا اور اسکے باپ کا نام لیں مثلاً اگر اس کا اپنا نام موسی اور اس کے باپ کو نام عمران ہو تو تین دفعہ کہیں : اِسمَع اِفہَم یَامُوسَی بنَ عِمرَانَ اس کے بعد کہیں : ھَل اَنتَ عَلَی العَھدِالَّذی فَارَقتَنَا عَلَیہِ مِن شَھَادَۃِ اَن لَّا اِلَٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہ لَا شَرِیکَ لَہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہ عَبدُہ وَرَسُولُہ وَسَیِّدُالنَّبِیِینَ وَخَاتَمُ المُرسَلِینَ وَ اَنَّ عَلِیًا اَمِیرُالمُئومِنِینَ وَسَیِّدُالوَصِیِّینَ وَاِمَامُ نِ افتَرَضَ اللہُ طَاعَتَہ عَلَی العٰلَمِینَ وَاَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ وَ عَلِیَّ بنَ الحُسَینِ وَ مُحَمَّد بنَ عَلِیٍّ وَّ جَعفَربنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوسیَ بنَ جُعفَرٍ وَّ عَلِیَّ بنَ مُوسٰی وَ مُحَمَّدبنَ عَلِیَّ بنَ مُحَمّدٍ وَالحَسَنَ بنَ عَلِیَّ وَّالقَائِمَ الحُجَّۃ المَھدِیَّ صَلَوٰاتُ اللہِ عَلَیھِم اَئِمَّۃُ المُئومِنِینَ وَحُجَجُ اللہِ عَلَی الخَلقِ اَجمَعِینَ وَ اَئِتمَتِکَ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبرَارُ یَا فُلَانَ ابنَ فُلَانٍ اور فلان ابن فلان کی بجائے میت کا اور اس کے باپ کا نام لے اور پھر کہیں : اِذَّا اَتَاکَ المَلَکَانِ المُقَرَّبَانِ رَسُولَینِ مِن عِندِ اللہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَسَالَاکَ عَن رَّبِکَ وَعَن نَّبِیِّکَ وَعَن دِینِکَ وَعَن کِتَابِکَ وَعَن قِبلَتِکَ وَعَن اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَف وَلَا تَحزَن وَقُل فِی جَوَابِھِمَا اللہُ رَبِّی وَ مُحَمَّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَاٰلِہ نَبِّیی وَالاِسلَامُ دِینِی وَالقُراٰنُ کِتَابِی وَالکَعبَۃُ قِبلَتِی وَاَمِیرُ المُئومِنِینَ عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ اِمَامِی وَالحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ المُجتَبٰی اَمَامِی وَالحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ الشَّھِیدُ بِکَربَلَاءَ اِمَامِی وَعَلَیُّ زَینُ العَابِدِینَ اِمَامِی وَمُحَمَّدُ البَاقِرُ اِمَامِی وَجَعفَر الصَّادِقُ اِمَامِی وَمُوسیَ الکَاظِمُ اِمَامِی وَعَلِیُّ الرِّضَا اِمَامِی وَمُحَمَّدُ الجَوَادُ اِمَامِی وَعَلِیُّ الھَادِی اِمَامِی وَالحَسَنُ العَسکَرِیُّ اِمَامِی وَالحُجَّۃُ المُنتَظَرُ اِمَامِی صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیھِم اَجمَعِینَ اَئِمَّتِی وَسَادَتِی وَشُفَعَائِی بِھِم اَتَوَلّٰی وَمِن اَعدَائِھِم اَتَبَرَّاُ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ ثُمَّ اعلَم یَافُلَانٍ اور فلاں بن فلاں کی بجائے میت کا اور اس کے باپ کا نام لے اور پھر کہیں: اَنَّ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعمَالرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہ نِعمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ وَاَولَادَہُ المَعصُومِینَ الاَئِمَّۃَ الاِثنَی عَشَرَنِعمَ الاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَاجَاءَ بہ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہ حَقٌّ وَّاَنَّ المَوتَ حَقٌّ وَّ سُئوَالَ مُنکَرٍ وَّ نَکِیرٍ فِی القَبرِ حَقٌّ وَّ البَعثُ حَقٌّ وَّ النُّشُورَ حِقٌّ وَّالصِّرَاطِ حَقٌّ وَّالمِیزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَایُرَالکُتُبِ حَقٌّ وَّاَنَّ الجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیبَ فِیھَا وَاَنَّ اللہُ یَبعثُ مَن فِی القُبُورِ پھر کہیں "اَفہَمتَ یَا فُلَانُ" اور فلاں کی بجائے میت کا نام لے اور اس کے بعد کہیں : ثَبَّتَکَ اللہُ بَالقَولِ الثَّابِتِ ھَدَاکَ اللہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیم عَرَّفَ اللہُ بَینَکَ وَبَینَ اَولِیَائِکَ فِی مُستَقَرٍّ مِّن رَّحمَتِہ اس کے بعد کہیں "اَللّٰھُمَّ جَافِ الاَرضَ عَن جَنبَیہِ وَاَصعِد بَرُوحِہ اِلَیکَ وَلَقِّہ مِنکَ بُرھَانًا اَللّٰھُمَّ عَفوَکَ عَفوَکَ "۔

۶۳۶ مستحب ھ کہ جو شخص میت کو قبر میں اتارے وہ با طھارت، برھنہ سر اور برھنہ پاھو اور میت کی پائنتی کی طرف سے قبر سے باھر نکلے اور میت کے عزیز اقربا کے علاوہ جو لوگ موجود ھوں وہ ھاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈالیں اور اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّااِلَیهِ رَاجِعُونَ پڑھیں اگر میت عورت ھو تو اس کا محرم اسے قبر میں اتارے اور اگر محرم نہ ھو تو اس کے عزیز و اقربا اسے قبر میں اتاریں

۶۳۷ مستحب ھ کہ قبر مربع یا مستطیل بنائی جائے اور زمین سے تقریباً چار انگل بلند ھو اور اس پر کوئی (کتبہ یا) نشانی لگا دی جائے تاکہ پھنچاننے میں غلطی نہ ھو اور قبر پر پانی چھڑکا جائے ارو پانی چھڑکنے کے بعد جو لوگ موجودہ ھوں وہ اپنی انگلیاں قبر کی مٹی میں گاڑ کر سات دفعہ سورہ قدر پڑھیں اور میت کے لئے مغفرت طلب کریں اور یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ جَافِ الاَرضَ عَن جَنبَیهِ وَاَصعِد اِلَیکَ رَوحَهُ وَلَقِّه مِنک رِضوَاناًوَّاَسکِن قَبرَه مِن رَّحمَتِکَ مَا تُغنِیهِ بِه عَن رَّحمَةِ مَن سِوَاکَ

۶۳۸ مستحب ھ کہ جو لوگ جنازے کی مشایعت کے لئے ھوں ان کے چلے جانے کے بعد میت کا ولی یا وہ شخص جسے ولی اجازت دے میت کو ان دعاوں کی تلقین کرے جو بتائی گئی ھیں

۶۳۹ دفن کے بعد مستحب ھ کہ میت کے پس ماندگان کو پرسا دیا جائے لیکن اگر اتنی مدت گزر چکی ھوکہ پُرسا دینے سے ان کا دکھ تازہ ھو جائے تو پرسانہ دینا بھتر ھے یہ بٹی مستحب ھ کہ میت کے اھل خانہ کے لئے تین دن تک کھانا بٹیجا جائے ان کے پاس بیٹھ کر اور ان کے گھر میں کھانا کھانا مکروہ ھے

۶۴۰ مستحب ھ کہ انسان عزیز اقربا کی موت پر خصوصا بیٹھ کی موت پر صبر کرے اور جب بٹی میت کی یاد آئے اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیهِ رَاجِعُونَ پڑھے اور میت کے لئے قرآن خوانی کرے اور ماں باپ کی قبروں پر جاکر اللہ تعالی سے اپنی حاجتیں طلب کرے اور قبر کو پختہ کر دے تاکہ جلدی ٹوٹ پھوٹ نہ جائے

۶۴۱ کسی کی موت پر بٹی انسان کے لئے احتیاط کی بنا پر جائز نھیں کہ اپنا چھرہ اور بدن زخمی کرے اور اپنے بال نوچے لیکن سر اور چھرے کا پیٹنا بنا بر اقوی جائز ھے

۶۴۲ باپ اور بھائی کے علاوہ کسی کی موت پر گریبان چاک کرنا احتیاط کی بنا پر جائز نھیں ھے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ باپ اور بھائی کی موت پر بٹی گریبان چاک نہ کیا جائے

۶۴۳ اگر عورت میت کے سوگ میں اپنا چهره زخمی کرکے خون آلود کرلے یا بال نوچے تو احتیاط کی بنا پر وه ایک غلام کو آزاد کرے یا دس فقیروں کو کهانا کهلائے یا انهیں کپڑے پهنائے اور اگر مرد اپنی بیوی یا فرزند کی موت پر اپنا گریبان یا لباس پهاڑے تو اس کے لئے بهی یهی حکم هے

۶۴۴ احتیاط مستحب یه هے که میت پر روتے وقت آواز بهت بلند نه کی جائے

نماز وحشت

۶۴۵ مناسب هے که میت کے دفن کے بعد پهلی رات کو اس کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑهی جائے اور اس کے پڑهنے کا طریقه یه هے که پهلی رکعت میں سوره الحمد کے بعد ایک دفعه آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سوره الحمد کے بعد دس دفعه سوره قدر پڑها جائے اور سلام نماز کے بعد کها جائے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابعَث ثَوَابَهَا اِلٰی قَبرِ فُلَانٍ اور لفظ فلاں کی بجائے میت کا نام لیا جائے

۶۳۶ نماز وحشت میت کے دفن کے بعد پهلی رات کو کسی وقت بهی پڑهی جاسکتی هے لیکن بهتر یه هے که اول شب میں نماز عشا کے بعد پڑهی جائے

۶۴۷ اگر میت کو کسی دور کے شهر میں لے جانا مقصود هو یا کسی اور وجه سے اس کے دفن میں تاخیر هو جائے تو نماز وحشت کو اس کے سابقه طریقے کے مطابق دفن کی پهلی رات تک ملتوی کر دینا چاهئے

نَبشِ قبر (قبر کا کهولنا)

۶۴۸ کسی مسلمان کا نبش قبر یعنی اس کی قبر کا کهولنا خواه وه بچه یا دیوانه هی کیوں نه هو حرام هے هاں اگر اس کا بدن مٹی کے ساتھ مل کر مٹی هوچکا هو تو پهر کوئی حرج نهیں

۶۴۹ امام زادوں، شهیدوں، عالموں اور صالح لوگوں کی قبروں کو اجاڑنا خواه انهیں فوت هوئے سالها سال گزر چکے هوں اور ان کے بدن خاک هو گئے هوں، اگر ان کی بے حرمتی هوتی هو تو حرام هے

۶۵۰ چند صورتیں ایسی هیں جن میں قبر کا کهولنا حرام نهیں هے:

۱ جب میت کو غصبی زمین میں دفن کیا گیا ہو اور زمین کا مالک اس کو وہاں رہنے پر راضی نہ ہو

۲ جب کفن یا کوئی اور چیز جو میت کو ساتھ دفن کی گئی ہو غصبی ہو اور اس کا مالک اس بات پر رضامند نہ ہو کہ وہ قبر میں رہے اور اگر خود میت کا مال میں سے کوئی چیز جو اس کے وارثوں کو ملی ہو اس کے ساتھ دفن ہوگئی ہو اور اس کے وارث اس بات پر راضی نہ ہوں کہ وہ چیز قبر میں رہے تو اس کی بیٹی یہی صورت ہے البتہ اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ دعا یا قرآن مجید یا انگوٹھی اس کے ساتھ دفن کی جائے اور اس کی وصیت پر عمل کیا گیا ہو تو ان چیزوں کو نکالنے کے لئے قبر کو نہیں کھولا جاسکتا ہے اسی طرح ان بعض صورتوں میں بیٹی جب زمین یا کفن میں سے کوئی ایک چیز غصبی ہو یا کوئی اور غصبی چیز میت کے ساتھ دفن ہو گئی ہو تو قبر کو نہیں کھولا جاسکتا لیکن یہاں ان تمام صورتوں کی تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے

۳ جب قبر کا کھولنا میت کی بے حرمتی کا موجب نہ ہو اور میت کو بغیر غسل دیئے یا بغیر کفن پہنائے دفن کیا گیا ہو یا پتہ چلے کہ میت کا غسل باطل تھا یا اس شرعی احکام کے مطابق کفن نہیں دیا گیا تھا یا قبر میں قبلے کی رخ پر نہیں لٹایا گیا تھا

۴ جب کوئی ایسا حق ثابت کرنے کے لئے جو نبش قبر سے اہم ہو میت کا بدن دیکھنا ضروری ہو

۵ جب میت کو ایسی جگہ دفن کیا گیا ہو جہاں اس کی بے حُرمتی ہوتی ہو مثلاً اس کافروں کے قبرستان میں یا اس جگہ دفن کیا گیا ہو جہاں غلاظت اور کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہو

۶ جب کسی ایسے شرعی مقصد کے لئے قبر کھولی جائے جس کی اہمیت قبر کھولنے سے زیادہ ہو مثلاً کسی زندہ بچے حاملہ عورت کے پیٹ سے نکالنا مطلوب ہو جسے دفن کر دیا گیا ہو

۷ جب یہ خوف ہو کہ درندہ میت کو چیرپھاڑ ڈالے گا یا سیلاب اسے بہا لے جائے گا یا دشمن اسے نکال لے گا

۸ میت نے وصیت کی ہو کہ اسے دفن کرنے سے پہلے مقدس مقامات کی طرف منتقل کیا جائے اور لے جاتے وقت اس کی بے حرمتی بھی نہ ہوتی ہو لیکن جان بوجھ کر یا بھول سے کسی دوسری جگہ دفنا دیا گیا ہو تو بے حرمتی نہ ہونے کی صورت میں قبر کھول کر اسے مقدس مقامات کی طرف لے جاسکتے ہیں

مستحب غسل

۶۵۱ اسلام کی مقدس شریعت میں بہت سے غسل مستحب ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

۱ غسل جمعہ اس کا وقت صبح کی اذان کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر کے قریب بجالایا جائے (اور اگر کوئی شخص اسے ظہر تک انجام نہ دے تو بہتر ہے کہ ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر غروب آفتاب تک بجالائے) اور اگر جمعہ کے دن غسل نہ کرے تو مستحب ہے کہ ہفتے کے دن صبح سے غروب آفتاب تک اس کی قضا بجالائے اور جو شخص جانتا ہو کہ اسے جمعہ کے دن پانی میسر نہ ہوگا تو وہ رجاء جمعرات کے دن غسل انجام دے سکتا ہے اور مستحب ہے کہ انسان غسل جمعہ کرتے وقت یہ دعا پڑھے "اَشْهَدُ اَن لاَّ اِلَهَ اِلاَّ اللهُ وَحدَهُ لاَ شَرِيکَ لَه وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُه وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجعَلنِى مِنَ التَّوَّبِينَ وَاجعَلنِى مِنَ المُتَطَهِّرِينَ"

۲ تا ۷ ماہ رمضان کی پہلی اور ساتویں رات اور انیسویں، اکیسویں اور تیئسویں راتوں کے پہلے حصے کا غسل اور چوبیسویں رات کا غسل

۸ ۹ عید الفطر اور عید قربان کے دن کا غسل اس کا وقت صبح کی اذان سے سورج غروب ہونے تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کر لیا جائے

۱۰ ۱۱ ماہ ذی الحجہ کی آٹھویں اور نویں دن کا غسل اور بہتر یہ ہے کہ نویں دن کا غسل ظہر کے نزدیک کیا جائے

۱۳ اس شخص کا غسل جس نے اپنے بدن کا کوئی حصہ ایسی میت کے بدن سے مس کیا ہو جسے غسل دیا گیا ہو

۱۳ احرام کا غسل

۱۴ حرم مکہ میں داخل ہونے کا غسل

۱۵ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا غسل

۱۶ خانہ کعبہ کی زیارت کا غسل

۱۷ کعبه میں داخل ہونے کا غسل

۱۸ ذبح اور نحر کے لئے غسل

۱۹ بال مونڈنے کے لئے غسل

۲۰ حرم مدینه میں داخل ہونے کا غسل

۲۱ مدینه منوره میں داخل ہونے کا غسل

۲۲ مسجد نبوی میں داخل ہونے کا غسل

۲۳ نبی کریم صلی الله علیه وآله وسلم کی قبر مطهر سے وداع ہونے کا غسل

۲۴ دشمن کے ساتھ مباهله کرنے کا غسل

۲۵ نوزائده بچے کو غسل دینا

۲۶ استخاره کرنے کا غسل

۲۷ طلب باران کا غسل

۶۵۲ فقهاء نے مستحب غسلوں کے باب میں بهت سے غسلوں کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے چند یه هیں ۱ ماه رمضان المبارک کی تمام طاق راتوں کا غسل اور اس کی آخری دهائی کی تمام راتوں کا غسل اور اس کی تیسویں رات کے آخری حصے میں دوسرا غسل

۲ ماه ذی الحجه کے چوبیسویں دن کا غسل

۳ عید نوروز کے دن اور پندرهویں شعبان اور نویں اور سترهویں ربیع الاول اور ذی القعده کے پچیسویں دن کا غسل

۴ اس عورت کا غسل جس نے اپنے شوهر کے علاوه کسی اور کے لئے خوشبو استعمال کی هو

۵۔ اس شخص کا غسل جو مستی کی حالت میں سو گیا ہو۔

۶۔ اس شخص کا غسل جو کسی سولی چڑھائے ہوئے انسان کو دیکھنے گیا ہو اور اسے دیکھا بھی ہو لیکن اگر اتفاقاً یا مجبوری کی حالت میں نظر گئی ہو یا مثال کے طور پر اگر شہادت دینے گیا ہو تو غسل مستحب نہیں ہے۔

۷۔ دور یا نزدیک سے معصومین علیہم السلام کی زیارت کے لئے غسل۔ لیکن احوط یہ ہے کہ یہ تمام غسل رجاء کی نیت سے بجالائے جائیں۔

۶۵۳۔ ان مستحب غسلوں کے ساتھ جن کا ذکر مسئلہ ۶۵۱ میں کیا گیا ہے انسان ایسے کام مثلاً نماز انجام دے سکتا ہے جن کے لئے وضو لازم ہے (یعنی وضو کرنا ضروری نہیں ہے) لیکن جو غسل بطور رجاء کیے جائیں وہ وضو کے لئے کفایت نہیں کرتے (یعنی ساتھ ساتھ وضو کرنا بھی ضروری ہے)۔

۶۵۴۔ اگر کئی مستحب غسل کسی شخص کے ذمے ہوں اور وہ سب کی نیت کرکے ایک غسل کر لے تو کافی ہے۔

تیمم

اشارہ

سات صورتوں میں وضو اور غسل کے بجائے تیمم کرنا چاہئے :

تیمم کی پہلی صورت

وضو یا غسل کے لئے ضروری مقدار میں پانی مہیا کرنا ممکن نہ ہو۔

۶۵۵۔ اگر انسان آبادی میں ہو تو ضروری ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی مہیا کرنے کے لئے اتنی جستجو کرے کہ بالآخر اس کو ملنے سے ناامید ہو جائے اور اگر بیابان میں ہو تو ضروری ہے کہ راستوں میں یا اپنے ٹھکانے کی جگہوں میں یا اس کے پاس والی جگہوں میں پانی تلاش کرے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وہاں کی زمین ناہموار ہو یا درختوں کی کثرت کی وجہ سے راہ چلنا دشوار ہو تو چاروں اطراف میں سے ہر طرف پرانے زمانے میں کمان کے چلے پر چڑھا کر پھینکے جانے والے تیر کی ۱ پرواز کے فاصلے کے برابر پانی کی تلاش میں جائے ورنہ ہر طرف اندازاً دو بار پھینکے جانے والے تیر کے فاصلے کے برابر جستجو کرے۔

۶۵۶ اگر چار اطراف میں سے بعض ہموار اور بعض ناہموار ہوں تو جو طرف ہموار ہو اس میں دو تیروں کی پرواز کے برابر اور جو طرف نا ہموار ہو اس میں ایک تیرکی پرواز برابر پانی تلاش کرے

۶۵۷ جس طرف پانی کے نہ ہونے کا یقین ہو اس طرف تلاش کرنا ضروری نہیں

۶۵۸ اگر کسی شخص کی نماز کا وقت تنگ نہ ہو اور پانی حاصل کرنے کے لئے اس کے پاس وقت ہو اور اسے یقین یا اطمینان ہو کہ جس فاصلے تک اس کے لئے پانی تلاش کرنا ضروری ہے اس سے دور پانی موجود ہے تو اسے چاہئے کہ پانی حاصل کرنے کے لئے وہاں جائے لیکن اگر وہاں جانا مشقت کا باعث ہو یا پانی بہت زیادہ دور ہو کہ لوگ یہ کہیں کہ اس کے پاس پانی نہیں ہے تو وہاں جانا لازم نہیں ہے اور اگر پانی موجود ہونے کا گمان ہو تو پختہ بہی وہاں جانا ضروری نہیں ہے

۶۵۹ یہ ضروری نہیں کہ انسان خود پانی کی تلاش میں جائے بلکہ وہ کسی اور ایسے شخص کو بھیج سکتا ہے جس کے کہنے پر اسے اطمینان ہو اور اس صورت میں اگر ایک شخص کئی اشخاص کی طرف سے جائے تو کافی ہے

۶۶۰ اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی شخص کے لئے اپنے سفر کے سامان میں یا پہاوہ الہنے کی جگہ پر یا قافلے میں پانی موجود ہے تو ضروری ہے کہ اس قدر جستجو کرے کہ اسے پانی کے نہ ہونے کا اطمینان ہو جائے یا اس کے حصول سے ناامید ہو جائے

۶۶۱ اگر ایک شخص نماز کے وقت سے پہلے پانی تلاش کرے اور حاصل نہ کر پائے اور نماز کے وقت تک وہیں رہے تو اگر پانی ملنے کا احتمال ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ پانی کی تلاش میں جائے

۶۶۲ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تلاش کرے اور پانی حاصل نہ کرپائے اور بعد والی نماز کے وقت تک اسی جگہ رہے تو اگر پانی ملنے کا احتمال ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ پانی کی تلاش میں جائے

۶۶۳۔ اگر کسی شخص کی نماز کا وقت تنگ ہو یا اسے چور ڈاکو اور درندے کا خوف ہو یا پانی کی تلاش اتنی کہ اسے ممکن ہو کہ وہ اس صعوبت کو برداشت نہ کر سکے تو تلاش ضروری نہیں ہے

۱۔ مجلسی اول قدس سرہ نے مَن لاَ یَحضُرُہُ الفَقِیہ کی شرح میں تیر کے پرواز کی مقدار دو سو قدم معین فرمائی ہے

۶۶۴۔ اگر کوئی شخص پانی تلاش نہ کرے حتی کہ نماز کا وقت تنگ ہو جائے اور پانی تلاش کرنے کی صورت میں پانی میسر مل سکتا تھا تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے

۶۶۵۔ اگر کوئی شخص اس یقین کی بنا پر کہ اسے پانی نہیں مل سکتا پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ اگر تلاش کرتا تو پانی مل سکتا تھا تو احتیاط لازم کی بنا پر وضو کر کے نماز کو دوبارہ پڑھے

۶۶۶۔ اگر کسی شخص کو تلاش کرنے پر پانی نہ ملے اور ملنے سے مایوس ہو کر تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ جگہ اس نے تلاش کیا تھا وہاں پانی موجود تھا اور اس کی نماز صحیح ہے

۶۶۷۔ جس شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت تنگ ہے اگر وہ پانی تلاش کئے بغیر تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اور وقت گزرنے سے پہلے اسے پتہ چلے کہ پانی تلاش کرنے کے لئے اس کے پاس وقت تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے

۶۶۸۔ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کسی شخص کو وضو باقی ہو اور اسے معلوم ہو کہ اگر اس نے اپنا وضو باطل کر دیا تو وہ دوبارہ وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ملے گا یا وہ وضو نہیں کر پائے گا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو برقرار رکھ سکتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے چاہئے کہ اسے باطل نہ کرے لیکن ایسا شخص یہ جانتے ہوئے بھی کہ غسل نہ کر پائے گا اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے

۶۶۹۔ اگر کوئی شخص نماز کے وقت سے پہلے باوضو ہو اور اسے معلوم ہو کہ اگر اس نے اپنا وضو باطل کر دیا تو دوبارہ وضو کرنے کے لئے پانی ملنا کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہوگا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو برقرار رکھ سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے باطل نہ کرے

۶۷۰۔ جب کسی کے پاس فقط وضو یا غسل کے لئے پانی ہو اور وہ جانتا ہو کہ اسے گرادینے کی صورت میں مزید پانی نہیں مل سکے گا تو اگر نماز کا وقت داخل ہو گیا ہو تو اس پانی کا گرانا حرام ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کے وقت سے پہلے بھی نہ گرائے

۶۷۱ اگر کوئی شخص یہ جانتا ہو کہ اس پانی نہ مل سکے گا، نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد اپنا وضو باطل کر دے یا جو پانی اس کے پاس ہو اسے گرادے تو اگرچہ اس نے (حکم مسئلہ کے) برعکس کام کیا ہے، تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہوگی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بھی کرے

تیمم کی دوسری صورت

۶۷۲ اگر کوئی شخص بڑھاپے یا کمزوری کی وجہ سے یا چور ڈاکو اور جانور وغیرہ کے خوف سے یا کنویں سے پانی نکالنے کے وسائل میسر نہ ہونے کی وجہ سے پانی حاصل نہ کر سکے تو اسے چاہئے کہ تیمم کرے اور اگر پانی مہیا کرنے یا اسے استعمال کرنے میں اسے اتنی تکلیف اٹھانی پڑے جو ناقابل برداشت ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے لیکن آخری صورت میں اگر تیمم نہ کرے اور وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہوگا

۶۷۳ اگر کنویں سے پانی نکالنے کے لئے رسّے اور رسی وغیرہ ضروری ہو اور متعلقہ شخص مجبور ہو کہ اس انہیں خریدے یا کرایہ پر حاصل کرے تو خواہ ان کی قیمت عام بھاؤ سے کئی گنا زیادہ بھی کیوں نہ ہو اسے چاہئے کہ انہیں حاصل کرے اور اگر پانی اپنی اصلی قیمت سے مہنگا بیچا جا رہا ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے لیکن اگر ان چیزوں کے حصول پر اتنا خرچ اٹھتا ہو کہ اس کے جیب اجازت نہ دیتی ہو تو پھر ان چیزوں کا مہیا کرنا واجب نہیں ہے

۶۷۴ اگر کوئی شخص مجبور ہو کہ پانی مہیا کرنے کے لئے قرض لے تو فرض لینا ضروری ہے لیکن جس شخص کو علم ہو یا گمان ہو کہ وہ اپنے قرضے کی ادائیگی نہیں کرسکتا اس کے لئے قرض لینا واجب نہیں ہے

۶۷۵ اگر کنواں کھودنے میں کوئی مشقت نہ ہو تو متعلقہ شخص کو چاہئے کہ پانی مہیا کرنے کے لئے کنواں کھودے

۶۷۶ اگر کوئی شخص بغیر احسان رکھے کچھ پانی دے تو اسے قبول کر لینا چاہئے

تیمم کی تیسری صورت

۶۷۷ اگر کسی شخص کو پانی استعمال کرنے سے اپنی جان پر بن جانے یا بدن میں کوئی عیب یا مرض پیدا ہونے یا موجودہ مرض کے طولانی یا شدید ہوجانے یا علاج معالجے میں دشواری پیدا ہونے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ تیمم کرے لیکن اگر

پانی کہ ضرر کو کسی طریقہ سے دور کر سکتا ہو مثلاً یہ کہ پانی کو گرم کرنے سے ضرور دور ہو سکتا ہو تو پانی گرم کرکہ وضو کرے اور اگر غسل کرنا ضروری ہو تو غسل کرے

۶۷۸ ضروری نہیں کہ کسی شخص کو یقین ہو کہ پانی اس کہ لئے مضر ہے بلکہ اگر ضرر کا احتمال ہو اور یہ احتمال عام لوگوں کی نظروں میں معقول ہو اور اس احتمال سے اس خوف لاحق ہو جائے تو تیمم کرنا ضروری ہے

۶۷۹ اگر کوئی شخص درد چشم میں مبتلا ہو اور پانی اس کہ لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے

۶۸۰ اگر کوئی شخص ضرر کہ یقین یا خوف کی وجہ سے تیمم کرے اور اسے نماز سے پہلے اس بات کا پتہ چل جائے کہ پانی اس کہ لئے نقصان دہ نہیں تو اس کا تیمم باطل ہے اور اگر اس بات کا پتہ نماز کہ بعد چلے تو وضو یاغسل کرکہ دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے

۶۸۱ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ پانی اس کہ لئے مضر نہیں ہے اور غسل یا وضو کرلے، بعد میں اسے پتہ چلے کہ پانی اس کہ لئے مضر تھا تو اس کا وضو اور غسل دونوں باطل ہیں

تیمم کی چوتھی صورت

۶۸۲ اگر کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ پانی سے وضو یا غسل کرلینے کہ بعد وہ پیاس کی وجہ سے بے تاب ہو جائے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اس وجہ سے تیمم کہ جائز ہونے کی تین صورتیں ہیں :

۱ اگر پانی وضو یا غسل کرنے میں صرف کر دے تو وہ خود فوری طور پر یا بعد میں ایسی پیاس لگے گی جو اس کی ہلاکت یا علالت کا موجب ہوگی یا جس کا برداشت کرنا اس کہ لئے سخت تکلیف کا باعث ہوگا

۲ اسے خوف ہو کہ جن لوگوں کی حفاظت کرنا اس پر واجب ہے وہ کہیں پیاس سے ہلاک یا بیمار نہ ہوجائیں

۳ اپنے علاوہ کسی دوسرے کی خاطر خواہ اور انسان ہو یا حیوان، محترما ہو اور اس کی ہلاکت یا بیماری یا بیتابی اسے گراں گزرتی ہو خواہ محترم نفوس میں سے ہو یا غیر محترم نفوس میں سے ہو ان تین صورتوں کہ علاوہ کسی صورت میں پانی ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں ہے

۶۸۳۔ اگر کسی شخص کے پاس اس پاک پانی کے علاوہ جو وضو یا غسل کے لئے ہو اتنا نجس پانی بھی ہو جتنا اسے پینے کے لئے در کار ہے تو ضروری ہے کہ پاک پانی پینے کے لئے رکھ لے اور تیمم کرکے نماز پڑھے لیکن اگر پانی اس کے ساتھیوں کے پینے کے لئے در کار ہو تو کہ وہ پاک پانی سے وضو یا غسل کر سکتا ہے خواہ اس کے ساتھی پیاس بجھانے کے لئے نجس پانی پینے پر بھی مجبور کیوں نہ ہوں بلکہ اگر وہ لوگ اس پانی کے نجس ہونے کے بارے میں نہ جانتے ہوں یا یہ کہ نجاست سے پرہیز نہ کرتے ہوں تو لازم ہے کہ پاک پانی کو وضو یا غسل کے لئے صرف کرے اور اسی طرح پانی اپنے کسی جانور یا نابالغ بچے کو پلانا چاہے تب بھی ضروری ہے کہ انہیں وہ نجس پانی پلائے اور پاک پانی سے وضو یا غسل کرے

تیمم کی پانچویں صورت

۶۸۴۔ اگر کسی شخص کا بدن یا لباس نجس ہو اور اس کے پاس اتنی مقدار میں پانی ہو کہ اس سے وضو یا غسل کر لے تو بدن یا لباس دھونے کے لئے پانی نہ بچتا ہو تو ضروری ہے کہ بدن یا لباس دھوئے اور تیمم کر کے نماز پڑھے لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس پر تیمم کرے تو ضروری ہے کہ پانی وضو یا غسل کے لئے استعمال کرے اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے

تیمم کی چھٹی صورت

۶۸۵۔ اگر کسی شخص کے پاس سوائے ایسے پانی یا برتن کے جس کا استعمال کرنا حرام ہے کوئی اور پانی یا برتن نہ ہو مثلاً جو پانی یا برتن اس کے پاس ہو وہ غصبی ہو اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی پانی یا برتن نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وضو اور غسل کے بجائے تیمم کرے

تیمم کی ساتویں صورت

۶۸۶۔ جب وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر ایک شخص وضو یا غسل کرے تو ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھا جاسکے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے

۶۸۷۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ وضو یا غسل کا وقت باقی نہ رہے تو گو وہ گناہ کا مرتکب ہو گا لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بھی کرے

۶۸۸۔ اگر کسی کو شک ہو کہ وہ وضو یا غسل کرے تو نماز کا وقت باقی رہے گا یا نہیں تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

۶۸۹۔ اگر کسی شخص نے وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کیا ہو اور نماز کے بعد وضو کر سکتا ہو باوجود نہ کیا ہو حتی کہ جو پانی اس کے پاس تھا وہ ضائع ہوگیا ہو تو اس صورت میں کہ اس کا فریضہ تیمم ہو ضروری ہے کہ ادا کرے نمازوں کو لئے دوبارہ تیمم کرے خواہ وہ تیمم جو اس نے کیا تھا نہ ہوا ہو۔

۶۹۰۔ اگر کسی شخص کے پاس پانی ہو لیکن وقت کی تنگی کے باعث تیمم کرکے نماز پڑھنے لگے اور نماز کے دوران جو پانی اس کے پاس تھا وہ ضائع ہو جائے اور اگر اس کا فریضہ تیمم ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بعد کی نمازوں کے لئے دوبارہ تیمم کرے۔

۶۹۱۔ اگر کسی شخص کے پاس اتنا وقت ہو کہ وضو یا غسل کرسکے اور نماز کو اس کے مستحب افعال مثلاً قامت اور قنوت کے بغیر پڑھے تو ضروری ہے کہ غسل یا وضو کرلے اور اس کے مستحب افعال کے بغیر نماز پڑھے بلکہ اگر سورہ پڑھنے جتنا وقت بھی یہ بچتا ہو تو ضروری ہے کہ غسل یا وضو کرے اور بغیر سورہ کے نماز پڑھے۔

وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے

۶۹۲۔ مٹی، ریت، ڈھیلے اور روڑی یا پتھر پر تیمم کرنا صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر مٹی میسر ہو تو کسی دوسری چیز پر تیمم نہ کیا جائے اور اگر متی نہ ہو تو ریت یا ڈھیلے پر اور اگر ریت اور ڈھیلا۔ بھی نہ ہو تو پتھر روڑی یا پتھر پر تیمم کیا جائے۔

۶۹۳۔ جپسم اور چونے کے پتھر پر تیمم کرنا صحیح ہے نیز اس گردوغبار پر جو قالین، کپڑے اور ان جیسی دوسری چیزوں پر جمع ہوجاتا ہے اگر عرف عام میں اسے نرم مٹی شمار کیا جاتا ہو تو اس پر تیمم صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں اس پر تیمم نہ کرے اسی طرح احتیاط مستحب کی بنا پر اختیار کی حالت میں پکے جپسم اور چونے پر اور پکی ہوئی اینٹ اور دوسرے معدنی پتھر مثلاً عقیق وغیرہ پر تیمم نہ کرے۔

۶۹۴۔ اگر کسی شخص کو مٹی، ریت، ڈھیلے یا پتھر نہ مل سکیں تو ضروری ہے کہ تر مٹی پر تیمم کرے اور اگر تر مٹی نہ ملے تو ضروری ہے کہ قالین، دری یا لباس اور ان جیسی دوسری چیزوں کہ اندر یا اوپر موجود اس مختصر سے گردوغبار سے جو

عرف میں مٹی شمار نہ ہوتا ہو تیمم کرے اور اگر ان میں سے کوئی چیز بھی دستیاب نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم کے بغیر نماز پڑھے لیکن واجب ہے کہ بعد میں اس نماز کی قضا پڑھے

۶۹۵ اگر کوئی شخص قالین، دری اور ان جیسی دوسری چیزوں کو جلا کر مٹی مٹیا کر سکتا ہے تو اس کا گرد آلود چیز پر تیمم کرنا باطل ہے اور اسی طرح اگر تر مٹی کو خشک کرے کہ اس سے سوکھی مٹی حاصل کر سکتا ہے تو تر مٹی پر تیمم کرنا باطل ہے

۶۹۶ جس شخص کے پاس پانی نہ ہو لیکن برف ہو اور اسے پگھلا سکتا ہو تو اسے پگھلا کر پانی بنانا اور اس سے وضو یا غسل کرنا ضروری ہے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہ ہو جس پر تیمم کرنا صحیح ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے وقت میں نماز کو قضا کرے اور بہتر یہ ہے کہ برف سے وضو یا غسل کے اعضا کو ترکرے اور اگر ایسا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو برف پر تیمم کرلے اور وقت پر بھی نماز پڑھے

۶۹۷ اگر مٹی اور ریت کے ساتھ سوکھی گھاس کی طرح کی کوئی چیز (مثلاً بیج، پھلیاں) ملی ہوئی ہو جس پر تیمم کرنا باطل ہو تو متعلقہ شخص اس پر تیمم نہیں کر سکتا لیکن اگر وہ چیز اتنی کم ہو کہ اسے مٹی یا ریت میں نہ ہونے کے برابر سمجھا جاسکے تو اس مٹی اور ریت پر تیمم صحیح ہے

۶۹۸ اگر ایک شخص کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر تیمم کیا جاسکے اور اس کا خریدنا یا کسی اور طرح حاصل کرنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اس طرح مٹیا کرلے

۶۹۹ مٹی کی دیوار پر تیمم کرنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ خشک زمین یا خشک مٹی کے ہوتے ہوئے تر زمین یا تر مٹی پر تیمم نہ کیا جائے

۷۰۰ جس چیز پر انسان تیمم کرے اس کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر اس کے پاس کوئی ایسی پاک چیز نہ ہو جس پر تیمم کرنا صحیح ہو تو اس پر نماز واجب نہیں لیکن ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اور بہتر یہ ہے کہ وقت میں بھی نماز پڑھے

۷۰۱ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ ایک چیز پر تیمم کرنا صحیح ہے اور اس پر تیمم کر لے بعد ازاں اسے پتہ چلے کہ اس چیز پر تیمم کرنا باطل تھا تو ضروری ہے کہ جو نمازیں اس تیمم کے ساتھ پڑھی ہیں وہ دوبارہ پڑھے

۷۰۲ جس چیز پر کوئی شخص تیمم کرے ضروری ہے کہ وہ غصبی نہ ہو پس اگر وہ غصبی ملکی پر تیمم کرے تو اس کا تیمم باطل ہے

۷۰۳ غصب کی ہوئی فضا میں تیمم کرنا باطل ہے لہذا اگر کوئی شخص اپنی زمین میں اپنے ہاتھ ملکی پر مارے اور پھر بلا اجازت دوسرے کی زمین میں داخل ہوجائے اور ہاتھوں کو پیشانی پر پھیرے تو اس کا تیمم صحیح ہوگا اگرچہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے

۷۰۴ اگر کوئی شخص بھولے سے کریا غفلت سے غصبی چیز تیمم صحیح ہے لیکن اگر وہ خود کوئی چیز غصب کرے اور پھر بھول جائے کہ غصب کی ہے تو اس چیز پر تیمم کہ صحیح ہونے میں اشکال ہے

۷۰۵ اگر کوئی شخص غصبی جگہ میں محبوس ہو اور اس جگہ کا پانی اور ملکی دونوں غصبی ہوں تو ضروری ہے کہ تیمم کرکے نماز پڑھے

۷۰۶ جس چیز پر تیمم کیا جائے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس پر گردوغبار موجود ہو جو کہ ہاتھوں پرلگ جائے اور اس پر ہاتھ مارنے کے بعد ضروری ہے کہ اتنے زور سے ہاتھوں کو نہ جھاڑے کہ ساری گرد گر جائے

۷۰۷ گھاس والی زمین، راستے کی ملکی اور ایسی شور زمین پر جس پر نمک کی تہہ نہ جمی ہو تیمم کرنا مکروہ ہے اور اگر اس پر نمک کی تہہ جم گئی ہو تو تیمم باطل ہے

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ

۷۰۸ وضو یا غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں:

۱ نیت

۲۔ دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا یا رکھنا جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور احتیاط لازم کی بنا پر دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر ماریں یا رکھیں چاہئیں۔

۳۔ پوری پیشانی پر دونوں ہتھیلیوں کو پھیرنا اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر اس مقام سے جہاں سر کے بال اگتے ہیں بھنوؤں اور ناک کے اوپر تک پیشانی کے دونوں طرف دونوں ہتھیلیوں کو پھیرنا، اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہاتھ بھنوؤں پر بھی پھیرے جائیں۔

۴۔ بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام پشت پر پھیرنا۔

۷۰۹۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے اسے ترتیب سے کیا جائے یعنی یہ کہ ایک دفعہ ہاتھ زمین پر ماریں جائیں اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے جائیں اور پھر ایک دفعہ زمین پر ماریں جائیں اور ہاتھوں کی پشت کا مسح کیا جائے۔

تیمم کے احکام

۷۱۰۔ اگر ایک شخص پیشانی یا ہاتھوں کی پشت کے ذرا سے حصے کا بھی مسح نہ کرے تو اس کا تیمم باطل ہے قطع نظر اس سے کہ اس نے عمداً مسح نہ کیا ہو یا مسئلہ بھول گیا ہو لیکن بال کی کھال نکالنے کی ضرورت بھی نہیں اگر یہ کہا جاسکے کہ تمام پیشانی اور ہاتھوں کا مسح ہو گیا ہے تو اتنا ہی کافی ہے۔

۷۱۱۔ اگر کسی شخص کو یقین نہ ہو کہ ہاتھ کے تمام پشت پر مسح کر لیا ہے تو یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کلائی سے کچھ اوپر والے حصے کا بھی مسح کرے لیکن انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔

۷۱۲۔ تیمم کرنے والے کو پیشانی اور ہاتھوں کو پشت کا مسح احتیاط کی بنا پر اوپر سے نیچے کی جانب کرنا ضروری ہے اور یہ افعال ایک دوسرے سے متصل ہونے چاہئیں اور اگر ان افعال کے درمیان اتنا فاصلہ دے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ تیمم کر رہا ہے تو تیمم باطل ہے۔

۷۱۳۔ نیت کرنے وقت لازم نہیں کہ اس بات کا تعین کرے کہ اس کا تیمم غسل کے بدلے ہے یا وضو کے بدلے لیکن جہاں دو تیمم انجام دینا ضروری ہوں تو لازم ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو معین کرے اور اگر اس پر ایک تیمم واجب ہو

اور نیت کرے کہ میں اس وقت اپنا وظیفہ انجام دے رہا ہوں تو اگرچہ وہ معین کرنے میں غلطی کرے (کہ یہ تیمم غسل کے بدلے ہے یا وضو کے بدلے) اس کا تیمم صحیح ہے۔

۷۱۴۔ احتیاط مستحب کی بنا پر تیمم میں پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور ہاتھوں کی پشت جہاں تک ممکن ہو ضروری ہے کہ پاک ہو۔

۷۱۵۔ انسان کو چاہئے کہ ہاتھ پر مسح کرتے وقت انگوٹھی اتار دے اور اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت یا ہتھیلیوں پر کوئی رکاوٹ ہو مثلا ان پر کوئی چیز چپکی ہوئی ہو تو ضروری ہے کہ اسے ہٹا دے۔

۷۱۶۔ اگر کسی شخص کی پیشانی یا ہاتھوں کی پشت پر زخم ہو اور اس پر کپڑا یا پٹی وغیرہ بندھی ہو جس کو کھولنا نہ چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے اوپر ہاتھ پھیرے اور اگر ہتھیلی زخمی ہو اور اس پر کپڑا یا پٹی وغیرہ بندھی ہو جسے کھولنا نہ چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ کپڑے یا پٹی وغیرہ سمیت ہاتھ اس چیز مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور پھر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔

۷۱۷۔ اگر کسی شخص کی پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر بال ہوں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر سر کے بال پیشانی پر اگرے ہوں تو ضروری ہے کہ انہیں پیچھے ہٹا دے۔

۷۱۸۔ اگر احتمال ہو کہ پیشانی اور ہتھیلیوں یا ہاتھوں کی پشت پر کوئی رکاوٹ ہے اور یہ احتمال لوگوں کی نظروں میں معقول ہو تو ضروری ہے کہ چھان بین کرے تاکہ اسے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ رکاوٹ موجود نہیں ہے۔

۷۱۹۔ اگر کسی شخص کا وظیفہ تیمم ہو اور خود تیمم نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے شخص سے مدد لے تاکہ وہ مددگار متعلقہ شخص کے ہاتھوں کو اس چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور پھر متعلقہ شخص کے ہاتھوں کو اس کی پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی پشت پر رکھ دے تاکہ امکان کی صورت میں وہ خود اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نائب کرلے ضروری ہے کہ متعلقہ شخص کو خود اس کے ہاتھوں سے تیمم کرائے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو نائب کرلے ضروری ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اس چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور پھر متعلقہ شخص کی پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے ان دونوں صورتوں میں احتیاط لازم کی بنا پر دونوں شخص تیمم کی نیت کریں لیکن پہلی صورت میں خود مکلف کی نیت کافی ہے۔

۷۲۰۔ اگر کوئی شخص تیمم کے دوران شک کرے کہ وہ اس کا کوئی حصہ بھول گیا ہے یا نہیں اور اس حصہ کا موقع گزر گیا ہو تو وہ اپنے شک کا لحاظ نہ کرے اور اگر موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اس حصہ کا تیمم کرے۔

۷۲۱۔ اگر کسی شخص کو بائیں ہاتھ کا مسح کرنے کے بعد شک ہو کہ آیا اس نے تیمم درست کیا ہے یا نہیں تو اس کا تیمم صحیح ہے اور اگر اس کا شک بائیں ہاتھ کے مسح کے بارے میں ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مسح کرے سوائے اس کے کہ لوگ یہ کہیں کے تیمم سے فارغ ہوچکا ہے مثلاً۔ اس شخص نے کوئی ایسا کام کیا ہو جس کے لئے طہارت شرط ہے یا تسلسل ختم ہو گیا ہو۔

۷۲۲۔ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر وہ نماز کے پورے وقت میں عذر کے ختم ہونے سے مایوس ہو جائے تو تیمم کر سکتا ہے اور اگر اس نے کسی دوسرے واجب یا مستحب کام کے لئے تیمم کیا ہو اور نماز کے وقت تک اس کا عذر باقی ہو (جس کی وجہ سے اس کا وظیفہ تیمم ہے) تو اسی تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

۷۲۳۔ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر اسے علم ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر باقی رہے گا یا وہ عذر کے ختم ہونے سے مایوس ہو تو وقت کے وسیع ہوتے ہوئے وہ تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ انتظار کرے اور وضو یا غسل کرکے نماز پڑھے بلکہ اگر وہ آخر وقت تک عذر کے ختم ہونے سے مایوس نہ ہو تو مایوس ہونے سے پہلے تیمم کر کے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

۷۲۴۔ اگر کوئی شخص وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو اور اسے یقین ہو کہ اس کا عذر دور ہونے والا نہیں ہے یا دور ہونے سے مایوس ہو تو وہ اپنی قضا نمازیں تیمم کے ساتھ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر بعد میں عذر ختم ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ نمازیں وضو یا غسل کرکے دوبارہ پڑھے اور اگر اسے عذر دور ہونے سے مایوسی نہ ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر قضا نمازوں کے لئے تیمم نہیں کرسکتا۔

۷۲۵۔ جو شخص وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو اس کے لئے جائز ہے کہ مستحب نمازیں دن رات کے ان نوافل کی طرح جن کا وقت معین ہے تیمم کرکے پڑھے لیکن اگر مایوس نہ ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے گا تو احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ نمازیں ان کے اول وقت میں نہ پڑھے۔

۷۲۶۔ جس شخص نے احتیاطاً گسل جبیرہ اور تیمم کیا ہو اگر وہ غسل اور تیمم کے بعد نماز پڑھے اور نماز کے بعد اس سے حدث اصغر صادر ہو مثلاً اگر وہ پیشاب کرے تو بعد کی نمازوں کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے اور اگر حدث نماز سے پہلے صادر ہو تو ضروری ہے کہ اس نماز کے لئے بھی وضو کرے۔

۷۲۷۔ اگر کوئی شخص پانی نہ ملنے کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بنا پر تیمم کرے تو عذر کے ختم ہو جانے کے بعد اس کا تیمم باطل ہو جاتا ہے۔

۷۲۸۔ جو چیزیں وضو کو باطل کرتی ہیں وہ وضو کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں اور جو چیزیں غسل کو باطل کرتی ہیں وہ غسل کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں۔

۷۲۹۔ اگر کوئی شخص غسل نہ کر سکتا ہو اور چند غسل اس پر واجب ہوں تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان غسلوں کے بدلے ایک تیمم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان غسلوں میں سے ہر ایک کے بدلے ایک تیمم کرے۔

۷۳۰۔ جو شخص غسل نہ کر سکتا ہو اگر وہ کوئی ایسا کام انجام دینا چاہے جس کے لئے غسل واجب ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور جو شخص وضو نہ کر سکتا ہو اگر وہ کوئی ایسا کام انجام دینا چاہے جس کے لئے وضو واجب ہو تو ضروری ہے کہ وضو کے بدلے تیمم کرے۔

۷۳۱۔ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو نماز کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے تیمم کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے اور اگر وہ وضو نہ کرسکے تو وضو کے بدلے ایک اور تیمم کرے۔

۷۳۲۔ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے لیکن بعد میں اسے کسی ایسی صورت سے دو چار ہونا پڑے جو وضو کو باطل کر دیتی ہو اور بعد کی نمازوں کے لئے غسل بھی نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم بھی کرے اور اگر وضو نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے بدلے تیمم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس تیمم کو مافی الذمہ کی نیت سے بجا لائے (یعنی جو کچھ میرے ذمے ہے اسے انجام دے رہا ہوں)۔

۷۳۳ کسی شخص کو کوئی کام انجام دینے مثلاً نماز پڑھنے کے لئے وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہو تو اگر وہ پہلے تیمم میں وضو کے بدلے تیمم یا غسل کے بدلے تیمم کی نیت کرے اور دوسرا تیمم اپنے وظیفے کو انجام دینے کی نیت سے کرے تو یہ کافی ہے

۷۳۴ جس شخص کا فریضہ تیمم ہو اگر وہ کسی کام کے لئے تیمم کرے تو جب تک اس کا تیمم اور عذر باقی ہے وہ ان کاموں کو کر سکتا ہے جو وضو یا غسل کرکے کرنے چاہئیے لیکن اگر اس کا عذر وقت کی تنگی ہو یا اس نے پانی ہوتے ہوئے نماز میت یا سونے کے لئے تیمم کیا ہو تو وہ فقط ان کاموں کو انجام دے سکتا ہے جن کے لئے اس نے تیمم کیا ہو

۷۳۵ چند صورتوں میں بہتر ہے کہ جو نمازیں انسان نے تیمم کے ساتھ پڑھی ہوں ان کی قضا کرے :

(اول) پانی کے استعمال سے ڈرتا ہو اور اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو جنب کر لیا ہو اور تیمم کر کے نماز پڑھی ہو

(دوم) یہ جانتے ہوئے یا گمان کرتے ہوئے کہ اس پانی نے مل سکے گا عمداً اپنے آپ کو جنب کر لیا ہو اور تیمم کرکے نماز پڑھی ہو

(سوم) آخر وقت تک پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم کرکے نماز پڑھے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ اگر تلاش کرتا تو اسے پانی مل جاتا

(چہارم) جان بوجھ کر نماز پڑھنے میں تاخیر کی ہو اور آخر وقت میں تیمم کرکے نماز پڑھی ہو

(پنجم) یہ جانتے ہوئے یا گمان کرتے ہوئے کہ پانی نہیں ملے گا جو پانی اس کے پاس تھا اسے گرا دیا ہو اور تیمم کرکے نماز پڑھی ہو

احکام نماز

اشارہ

نماز دینی اعمال میں سے بہترین عمل ہے اگر یہ درگاہ الهی میں قبول هوگئی تو دوسری عبادات بھی قبول هو جائیں گی اور اگر یہ قبول نہ هوئی تو دوسرے اعمال بھی قبول نہ هوں گے جس طرح انسان اگر دن رات میں پانچ دفعه نهر میں نہائے دھوئے تو اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رهتی اسی طرح پنج وقته نماز بھی انسان کو گناهوں سے پاک کر دیتی ہے اور بهتر

ھ کہ انسان نماز اول وقت میں پڑھتا ھو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا ھے کہ "جو شخص نماز کو اھمیت نہ دے اور اسے معمولی چیز سمجھے وہ عذاب آخرت کا مستحق ھے" ایک دن رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) مسجد میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ھوا اور نماز پڑھنے میں مشغول ھو گیا لیکن رکوع اور سجود مکمل طور پر بجانہ لایا اس پر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اس حالت میں مرجائے جبکہ اس کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ھے تو یہ ھمارے دین پرنھیں مرے گا پس انسان کو خیال رکھنا چاھئے کہ نماز جلدی جلدی نہ پڑھے اور نماز کی حالت میں خدا کی یاد میں رھے اور خشوع و خضوع اور سنجیدگی سے نماز پڑھے اور یہ خیال رکھے کہ کس ھستی سے کلام کر رھا ھے اور اپنے آپ کو خداوند عالم کی عظمت اور بزرگی کے مقابلے میں حقیر اور ناچیز سمجھے اگر انسان نماز کے دوران پوری طرح ان باتوں کی طرف متوجہ رھے تو وہ اپنے آپ سے بے خبر ھوجاتا ھے جیسا کہ نماز کی حالت میں امیرالمومنین امام علی کے پاوں سے تیر کھینچ لیا گیا اور آپ کو خبر تک نہ ھوئی علاوہ ازیں نماز پڑھنے والے کو چاھئے کہ توبہ و استغفار کرے اور نہ صرف ان گناھوں کو جو نماز قبول ھونے میں مانع ھوتے ھیں مثلاً حسد، تکبر، غیبت، حرام کھانا، شراب پینا، اور خمس و زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا ترک کرے بلکہ تمام گناہ ترک کرے اور اسی طرح بہتر ھے کہ جو کام نماز کا ثواب گھٹاتے ھیں وہ نہ کرے مثلاً اونگھنے کی حالت میں یا پیشاب روک کر نماز کے لئے نہ کھڑا ھو اور نماز کے موقع پر آسمان کی جانب نہ دیکھے اور وہ کام کرے جو نماز کا ثواب بڑھاتے ھیں مثلاً عقیق کی انگوٹھی اور پاکیزہ لباس پھنے، کنگھی اور مسواک کرے نیز خوشبو لگائے

واجب نمازیں

چھ نمازیں واجب ھیں :

۱۔ روزانہ کی نمازیں

۲۔ نماز آیات

۳۔ نماز میت

۴۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز

۵ باپ کی قضا نمازیں جو بیٹے پر واجب ہیں

۶ جو نمازیں اجارہ، منت، قسم اور عہد سے واجب ہو جاتی ہیں اور نماز جمعہ روزانہ نمازوں میں سے ہیں

روزانہ کی واجب نمازیں

روانہ کی واجب نمازیں پانچ ہیں

ظہر اور عصر (ہر ایک چار رکعت) مغرب (تین رکعت) عشا (چار رکعت) اور فجر (دو رکعت)

۷۳۶ انسان سفر میں ہو تو ضروری ہے کہ چار رکعتی نمازیں ان شرائط کے ساتھ جو بعد میں بیان ہوں گی دو رکعت پڑھیں

ظہر اور عصر کی نماز کا وقت

۷۳۷ اگر لکڑی یا کسی اور ایسی ہی سیدھی چیز کو جسے شاخص کہتے ہیں ہموار زمین میں گاڑا جائے تو صبح کے وقت جب سورج طلوع ہوتا ہے اس کا سایہ مغرب کی طرف پڑتا ہے اور جوں جوں سورج اونچا ہوتا جاتا ہے اس کا سایہ گھٹتا جاتا ہے اور ہمارے شہروں میں اول ظہر شرعی کے وقت کمی کے آخری درجے پر پہنچ جاتا ہے اور ظہر گزرنے کے بعد اس کا سایہ مشرق کی طرف ہو جاتا ہے اور جوں جوں سورج مغرب کی طرف ڈھلتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے اس بنا پر جب سایہ کمی کے آخری درجے تک پہنچے اور دوبارہ بڑھنا لگے تو پتہ چلتا ہے کہ ظہر شرعی کا وقت ہو گیا ہے لیکن بعض شہروں مثلاً مکہ مکرمہ میں جہاں بعض اوقات ظہر کے وقت سایہ بالکل ختم ہوجاتا ہے جب سایہ دوبارہ ظاہر ہوتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ظہر کا وقت ہو گیا ہے

۷۳۸ ظہر اور عصر کی نماز کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز کی ظہر کی نماز سے پہلے پڑھے تو اس کی عصر کی نماز باطل ہے سوائے اس کے کہ آخری وقت تک ایک نماز سے زیادہ پڑھنے کا وقت باقی نہ ہو کیوں کہ ایسی صورت میں اگر اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو اس کی ظہر کی نماز قضا ہوگی اور اسے چاہئے کہ عصر کی نماز پڑھے اور اگر کوئی شخص اس وقت سے پہلے غلط فہمی کی بنا پر عصر کی پوری نماز ظہر کی

نماز سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو نماز ظہر قرار دے اور مافی الذمہ کی نیت سے چار رکعت اور پڑھے

۷۳۹۔ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے غلطی سے عصر کی نماز پڑھنے لگ جائے اور نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے تو اسے چاہئے کہ نیت نماز ظہر کی جانب پھیر دے یعنی نیت کرے کہ جو کچھ میں پڑھ چکا ہوں اور پڑھ رہا ہوں اور پڑھوں گا وہ تمام کی تمام نماز ظہر ہے اور جب نماز ختم کرے تو اس کے بعد عصر کی نماز پڑھے

نماز جمعہ کے احکام

۷۴۰۔ جمعہ کی نماز صبح کی نماز کی طرح دو رکعت کی ہے اس میں اور صبح کی نماز میں فرق یہ ہے کہ اس نماز سے پہلے دو خطبے بھی ہیں جمعہ کی نماز واجب تخییری ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن مکلف کو اختیار ہے کہ اگر نماز جمعہ کی شرائط موجود ہوں تو جمعہ کی نماز پڑھے یا ظہر کی نماز پڑھے لہذا اگر انسان جمعہ کی نماز پڑھے تو وہ ظہر کی نماز کی کفایت کرتی ہے (یعنی پھر ظہر کی نماز پڑھنا ضروری نہیں)

جمعہ کی نماز واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں :

(اول) وقت کا داخل ہونا جو کہ زوال آفتاب ہے اور اس کا وقت اول زوال عرفی ہے پس جب بھی اس سے تاخیر ہوجائے، اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور پھر ظہر کی نماز ادا کرنی چاہئے

(دوم) نماز پڑھنے والوں کی تعداد جو کہ بمع امام پانچ افراد ہے اور جب تک پانچ مسلمان اکٹھے نہ ہوں جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی

(سوم) امام کا جامع شرائط امامت ہونا مثلاً عدالت وغیرہ جو کہ امام جماعت میں معتبر ہیں اور نماز جماعت کی بحث میں بتایا جائے گا اگر یہ شرط پوری نہ ہو تو جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی

جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں :

(اول) باجماعت پڑھا جاناً پس یہ نماز فرادی ادا کرنا صحیح نہیں اور جب مقتدی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ اس نماز پر ایک رکعت کے رکوع سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ اس نماز پر ایک رکعت کا اضافہ کرے گا اور اگر وہ رکوع میں امام کو پالے (یعنی نماز میں شامل ہو جائے) تو اس کی نماز کا صحیح ہونا مشکل ہے اور احتیاط ترک نہیں ہوتی (یعنی اسے ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے)

(دوم) نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا پہلے خطبے میں خطیب اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرے نیز نمازیوں کو تقوی اور پرہیز گاری کی تلقین کرے پھر قرآن مجید کا ایک چھوٹا سورہ پڑھ کر (منبر پر لمحہ دو لمحہ) بیٹھ جائے اور پھر کھڑا ہو اور دوبارہ اللہ تعالی کی حمد و ثنا بجا لائے پھر حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور ائمہ طاہرین علیہم السلام پر درود بھیجے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مومنین اور مومنات کے لئے استغفار (بخشش کی دعاء) کرے ضروری ہے کہ خطبے نماز سے پہلے پڑھے جائیں پس اگر نماز دو خطبوں سے پہلے شروع کر لی جائے تو صحیح نہیں ہوگی اور زوال آفتاب سے پہلے خطبے پڑھنے میں اشکال ہے اور ضروری ہے کہ جو شخص خطبے پڑھے وہ خطبے پڑھنے کے وقت کھڑا ہو لہذا اگر وہ بیٹھ کر خطبے پڑھے گا تو صحیح نہیں ہوگا اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ دینا لازم اور واجب ہے اور ضروری ہے کہ مختصر لمحوں کے لئے بیٹھے اور یہ بھی ضروری ہے کہ امام جماعت اور خطیب یعنی جو شخص خطبے پڑھے ایک ہی شخص ہو اور اقوی یہ ہے کہ خطبے میں طہارت شرط نہیں ہے اگرچہ اشتراط (یعنی شرط ہونا) احوط ہے اور احتیاط کی بنا پر اللہ تعالی کی حمد و ثنا اسی طرح پیغمبر اکرام (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور ائمہ المسلمین پر عربی زبان میں درود بھیجنا معتبر ہے اور اس سے زیادہ میں عربی معتبر نہیں ہے بلکہ اگر حاضرین کی اکثریت عربی نہ جانتی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ تقوی کے بارے میں وعظ و نصیحت کرنے وقت جو زبان حاضرین جانتے ہیں اسی میں تقوی کی نصیحت کرے

(سوم) یہ کہ جمعہ کی دو نمازوں کے درمیان ایک فرسخ سے کم فاصلہ نہ ہو پس جب جمعہ کی دوسری نماز ایک فرسخ سے کم فاصلہ پر قائم ہو اور دو نمازیں بیک وقت پڑھی جائیں تو دونوں باطل ہو گی اور اگر ایک نماز کو دوسری پر سبقت حاصل ہو خواہ وہ تکبیرۃ الاحرام کی حد تک ہی کیوں نہ ہو تو وہ (نماز جس سبقت حاصل ہو) صحیح ہوگی اور دوسری باطل ہوگی لیکن اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ ایک فرسخ سے کم فاصلہ پر جمعہ کی ایک اور نماز اس نماز سے پہلے یا اس کے ساتھ ساتھ قائم ہوئی تھی تو ظہر کی نماز واجب نہیں ہوگی اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس بات کا علم وقت میں ہو یا وقت کے بعد ہو اور جمعہ کی نماز کا قائم کرنا مذکورہ فاصلے کے اندر جمعہ کی دوسری نماز قائم کرنے میں اس وقت مانع ہوتا ہے

جب وہ نماز خود صحیح اور جامع الشرائط ہو ورنہ اس کو مانع ہونے میں اشکال ہے اور زیادہ احتمال اس کو مانع نہ ہونے کا ہے۔

۷۴۱۔ جب جمعہ کی ایک ایسی نماز قائم ہو جو شرائط کو پورا کرتی ہو اور نماز قائم کرنے والا امام وقت یا اس کا نائب ہو تو اس صورت میں نماز جمعہ کو لئے حاضر ہونا واجب ہے اور اس صورت کے علاوہ حاضر ہونا واجب نہیں ہے پہلی صورت میں حاضری کے وجوب کے لئے چند چیزیں معتبر ہیں :

(اول) مکلف مرد ہو اور جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا عورتوں کے لئے واجب نہیں ہے۔

(دوم) آزاد ہونا لہذا غلاموں کے لئے جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا واجب نہیں ہے۔

(سوم) مقیم ہونا لہذا مسافر کے لئے جمعہ کی نماز میں شامل ہونا واجب نہیں ہے اس مسافر می۹ جس کا فریضہ قصر ہو اور جس مسافر نے اقامت کا قصد کیا ہو اور اسکا فریضہ پوری نماز پڑھنا ہو، کوئی فرق نہیں ہے۔

(چہارم) بیمار اور اندھا نہ ہونا لہذا بیمار اور اندھے شخص پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے۔

(پنجم) بوڑھا نہ ہونا لہذا بوڑھوں پر یہ نماز واجب نہیں۔

(ششم) یہ کہ خود انسان کے اور اس جگہ کے درمیان جہاں جمعہ کی نماز قائم ہو دو فرسخ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور جو شخص دو فرسخ کے سرے پر ہو اس کے لئے حاضر ہونا واجب ہے اور اسی طرح وہ شخص جس کے لئے جمعہ کی نماز میں بارش یا سخت سردی وغیرہ کی وجہ سے حاضر ہونا مشکل یا دشوار ہو تو حاضر ہونا واجب نہیں ہے۔

۷۴۲۔ چند احکام جن کا تعلق جمعہ کی نماز سے ہے یہ ہیں :

(اول) جس شخص پر جمعہ کی نماز ساقط ہوگئی ہو اور اس کا اس نماز میں حاضر ہونا واجب نہ ہو اس کے لئے جائز ہے کہ ظہر کی نماز اول وقت میں ادا کرنے کے لئے جلدی کرے۔

(دوم) امام کی خطبی کی دوران باتیں کرنا مکروہ ہی لیکن باتوں کی وجہ سی خطبہ سننی میں رکاوٹ ہو تو احتیاط کی بنا پر باتیں کرنا جائز نہیں ہیں اور جو تعداد نماز جمعہ کی واجب ہونی کی لئی معتبر ہی اس میں اور اس سی زیادہ کی درمیان کوئی فرق نہیں ہیں

(سوم) احتیاط کی بنا پر دونوں خطبوں کا توجہ سی سننا واجب ہی لیکن جو لوگ خطبوں کی معنی نہ سمجھتے ہوں ان کی لئی توجہ سی سننا واجب نہیں ہیں

(چہارم) جمعہ کی دن کی دوسری اذان بدعت ہی اور یہ وہی اذان ہی جسی عام طور پر تیسری اذان کہا جاتا ہیں

(پنجم) ظاہر یہ ہی کہ جب امام جمعہ خطبہ پڑھ رہا ہو تو حاضر ہونا واجب نہیں ہیں

(ششم) جب جمعہ کی نماز کی لئی اذان دی جارہی ہو تو خرید فروخت اس صورت میں جب کہ وہ نماز میں مانع ہو حرام ہی اور اگر ایسا نہ ہو تو پڑھ حرام نہیں ہی اور اظہر یہ ہی کہ خرید و فروخت حرام ہونی کی صورت میں بڑی معاملہ باطل نہیں ہوتا

(ہفتم) اگر کسی شخص پر جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا واجب ہو اور وہ اس نماز کو ترک کرکی اور ظہر کی نماز بجا لائی تو اظہر یہ ہی کہ اس کی نماز صحیح ہوگی

مغرب اور عشا کی نماز کا وقت

۷۴۳ احتیاط واجب یہ ہی کہ جب تک مشرق کی جانب کی وہ سرخی جو سورج غروب ہونی کی بعد ظاہر ہوتی ہی انسان کی سر پر سی نہ گزر جائی وہ مغرب کی نماز نہ پڑھی

۷۴۴ مغرب اور عشا کی نماز کا وقت مختار شخص کی لئی آدھی رات تک رہتا ہی لیکن جن لوگوں کو کوئی عذر ہو مثلاً بھول جانی کی وجہ سی یا نیند یا حیض یا ان جیسی دوسری امور کی وجہ سی آدھی رات سی پہلی نماز پڑھ سکتی ہوں تو ان کی لئی مغرب اور عشا کی نماز کا وقت فجر طلوع ہونی تک باقی رہتا ہی لیکن ان دونوں نمازوں کی درمیان متوجہ ہونی کی صورت میں ترتیب معتبر ہی یعنی عشا کی نماز کو جان بوجھ کر مغرب کی نماز سی پہلی پڑھی تو باطل ہی لیکن

اگر عشا کی نماز ادا کرنے کی مقدار سے زیادہ وقت باقی نہ رہا ہو تو اس صورت لازم ہے کہ عشا کی نماز کو مغرب کی نماز سے پہلے پڑھے

۷۴۵ اگر کوئی شخص غلط فہمی کی بنا پر عشا کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے پڑھ لے اور نماز کے بعد اس امر کی جانب متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری ہے کہ مغرب کی نماز اس کے بعد پڑھے

۷۴۶ اگر کوئی شخص مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے بھول کر عشا کی نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس نے غلطی کی ہے اور ابھی وہ چوتھی رکعت کے رکوع تک نہ پہنچا ہو تو ضروری ہے کہ مغرب کی نماز کی طرف نیت پھیر لے اور نماز کو تمام کرے اور بعد میں عشا کی نماز پڑھے اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں جاچکا ہو تو اسے عشا کی نماز قرار دے اور ختم کرے اور بعد میں مغرب کی نماز بجالائے

۷۴۷ عشا کی نماز کا مختار شخص کے لئے آدھی رات ہے اور رات کا حساب سورج غروب ہونے کی ابتدا سے طلوع فجر تک ہے

۷۴۸ اگر کوئی شخص اختیاری حالت میں مغرب اور عشا کی نماز آدھی رات تک نہ پڑھے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اذان صبح سے پہلے قضا اور ادا کی نیت کئے بغیر ان نمازوں کو پڑھے

صبح کی نماز کا وقت

۷۴۹ صبح کی اذان کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اوپر اٹھتی ہے، جسے فجر اول کہا جاتا ہے جب یہ سفید پھیل جائے تو فجر دوم اور صبح کی نماز کا اول وقت ہے اور صبح کی نماز کا آخری وقت سورج نکلتے تک ہے

اوقات نماز کے احکام

۷۵۰ انسان نماز میں اس وقت مشغول ہو سکتا ہے جب اسے یقین ہو جائے کہ وقت داخل ہوگیا ہے یا دو عادل مرد وقت داخل ہوگیا ہے یا دو عادل مرد وقت داخل ہونے کی خبر دیں بلکہ کسی وقت شناس شخص کی جو قابل اطمینان ہو اذان پر یا وقت داخل ہونے کے بارے میں گواہی پر بھی اکتفا کیا جاسکتا ہے

۷۵۱ اگر کوئی شخص کسی ذاتی عذر مثلاً بینائی نہ ہونے یا قید خانے میں ہونے کی وجہ نماز کا اول وقت داخل ہونے کا یقین نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے حتی کہ اسے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ وقت داخل ہوگیا ہے اسی طرح اگر وقت داخل ہونے کا یقین ہونے میں ایسی چیز مانع ہو جو مثلاً بادل، غبار یا ان جیسی دوسری چیزوں (مثلاً دھند) کی طرح عموماً پیش آتی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کے لئے بھی یہی حکم ہے

۷۵۲ اگر مذکورہ بالا طریقے سے کسی شخص کو اطمینان ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور وہ نماز میں مشغول ہو جائے لیکن نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ اس نے ساری نماز وقت سے پہلے پڑھی ہے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے لیکن اگر نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ وقت داخل ہوگیا ہے یا نماز کے بعد پتہ چلے کہ نماز پڑھتے ہوئے وقت داخل ہوگیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے

۷۵۳ اگر کوئی شخص اس امر کی جانب متوجہ نہ ہو کہ وقت کے داخل ہونے کا یقین کرکے نماز میں مشغول ہونا چاہئے لیکن نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے ساری نماز وقت میں پڑھی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اسے یہ پتہ چل جائے کہ اس نے وقت سے پہلے نماز پڑھی ہے یا اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وقت میں پڑھی ہے یا وقت سے پہلے پڑھی ہے تو اس کی نماز باطل ہے بلکہ اگر نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ نماز کے دوران وقت داخل ہوگیا تھا تب بھی اسے چاہئے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے

۷۵۴ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ وقت داخل ہوگیا ہے اور نماز پڑھنے لگے لیکن نماز کے دوران شک کرے کہ وقت داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر نماز کے دوران اسے یقین ہو کہ وقت داخل ہوگیا ہے اور شک کرے کہ جتنی نماز پڑھی ہے وہ وقت میں پڑھی ہے یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے

۷۵۵ اگرنماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز کے بعد مستحب افعال ادا کرنے سے نماز کی کچھ مقدار وقت کے بعد پڑھنی پڑتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ مستحب امور کو چھوڑ دے مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑتا ہو تو اسے چاہئے کہ قنوت نہ پڑھے

۷۵۶ جس شخص کے پاس نماز کی فقط ایک رکعت ادا کرنے کا وقت ہو اسے چاہئے کہ نماز ادا کی نیت سے پڑھے البتہ اسے جان بوجھ کر نماز میں اتنی تاخیر نہیں کرنی چاہئے

۷۵۷ جو شخص سفر میں نہ ہو اگر اس کو پاس غروب آفتاب تک پانچ رکعت نماز پڑھنے کو اندازہ کو مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھے لیکن اگر اس کو پاس اس سے کم وقت ہو تو اسے چاہئے کہ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھے لیکن اگر اس کو پاس اس سے کم وقت ہو تو اسے چاہئے کہ صرف عصر کی نماز پڑھے اور بعد میں ظہر کی نماز قضا کرے اور اسی طرح اگر آدھی رات تک اس کو پاس پانچ رکعت پڑھنے کو اندازہ کو مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے اور اگر وقت اس کم ہو تو اسے چاہئے کہ صرف عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر نماز مغرب پڑھے

۷۵۸ جو شخص سفر میں ہو اگر غروب آفتاب تک اس کو پاس تین رکعت نماز پڑھنے کو اندازہ کو مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو چاہئے کہ صرف عصر پڑھے اور بعد میں نماز ظہر کی قضا کرے اور اگر آدھی رات تک اس کو پاس چار رکعت نماز پڑھنے کو اندازہ کو مطابق وقت ہو تو اسے چاہئے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے اور اگر نماز کو تین رکعت کو برابر وقت باقی ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں مغرب کی نماز بجا لائے تاکہ نماز مغرب کی ایک رکعت وقت میں انجام دی جائے، اور اگر نماز کی تین رکعت سے کم وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں مغرب کی نماز ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر پڑھے اور اگر عشا کی نماز پڑھنے کو بعد معلوم ہو جائے کہ آدھی رات ہونے میں ایک رکعت یا اس سے زیادہ رکعتیں پڑھنے کو لئے وقت باقی ہے تو اسے چاہئے کہ مغرب کی نماز فوراً ادا کی نیت سے بجالائے

۷۵۹ انسان کو لئے مستحب ہے کہ نماز اول وقت میں پڑھے اور اس کو متعلق بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور جتنا اول وقت کو قریب ہو بہتر ہے ماسوا اس کو کہ اس میں تاخیر کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً اس لئے انتظار کرے کہ نماز جماعت کو ساتھ پڑھے

۷۶۰ جب انسان کو پاس کوئی ایسا عذر ہو کہ اگر اول وقت میں نماز پڑھنا چاہے تو تیمم کر کے نماز پڑھنے پر مجبور ہو اور اسے علم ہو کہ اس کا عذر آخر وقت تک باقی رہے گا یا آخر وقت تک عذر کو دور ہونے سے مایوس ہو تو وہ اول وقت میں تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر مایوس نہ ہو تو ضروری ہے کہ عذر دور ہونے تک انتظار کرے اور اگر اس کا عذر دور نہ ہو تو آخر وقت میں ماز پڑھے اور یہ ضروری نہیں کہ اس قدر انتظار کرے کہ نماز کو صرف واجب افعال انجام دے سکے بلکہ اگر اس کو پاس مستحبات نماز مثلاً اذان، اقامت اور قنوت کو لئے بقدی وقت ہو تو وہ تیمم کرکے ان مستحبات کو

ساتھ نماز ادا کر سکتا ھے اور تیمم کے علاوہ دوسری مجبوریوں کی صورت میں اگرچہ عذر دور ھونے سے مایوس نہ ھوا ھو اس کے لئے جائز ھے کہ اول وقت میں نماز پڑھے لیکن اگر وقت کے دوران اس کا عذر دور ھو جائے تو ضروری ھے کہ دوبارہ نماز پڑھے

۷۶۱ اگر ایک شخص نماز کے مسائل اور شکیات اور سھویات کا علم نہ رکھتا ھو اور اسے اس بات کا احتمال ھو کہ اسے نماز کے دوران ان مسائل میں سے کوئی نہ کوئی مسئلہ پیش آئے گا اور اس کے یاد نہ کرنے کی وجہ سے کسی لازمی حکم کی مخالفت ھوتی ھو تو ضروری ھے کہ انھیں سیکھے کہ نماز کو اول وقت سے موخر کر دے لیکن اگر اسے امید ھو کہ صحیح طریقے سے نماز انجام دے سکتا ھے اور اول وقت میں نماز پڑھے میں مشغول ھو جائے پس اگر نماز میں کوئی ایسا مسئلہ پیش نہ آئے جس کا حکم نہ جانتا ھو تو اس کی نماز صحیح ھے اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آجائے جس کا حکم نہ جانتا ھو تو اس کے لئے جائز ھے کہ جن دو باتوں کا احتمال ھو ان میں سے ایک عمل کرے اور نماز ختم کرے تاھم ضروری ھے کہ نماز کے بعد مسئلہ پوچھے اور اگر اس کی نماز باطل ثابت ھو تو دوبارہ پڑھے اور اگر صحیح ھو تو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ھے

۷۶۲ اگر نماز کو وقت وسیع ھو اور قرض خواہ بلی اپنے قرض کا مطالبہ کرے تو اگر ممکن ھو تو ضروری ھے کہ پھلے قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے اور اگر کوئی ایسا دوسرا واجب کام پیش آجائے جسے فوراً بجا لانا ضروری ھو تو اس کے لئے بلی یھی حکم ھے مثلاً اگر دیکھے کہ مسجد نجس ھوگئی ھے تو ضروری ھے کہ پھلے مسجد کو پاک کرے اور بعد میں نماز پڑھے اور اگر مذکوروہ بالا دونوں صورتوں میں پھلے نماز پڑھے تو گناہ کا مرتکب ھوگا لیکن اس کی نماز صحیح ھوگی

وہ نمازیں جو ترتیب سے پڑھنی ضروری ھیں

۷۶۳ ضروری ھے کہ انسان نماز عصر، نماز ظھر کے بعد اور نماز عشا، نماز مغرب کے بعد پڑھے اور اگر جان بوجھ کر نماز عصر نماز ظھر سے پھلے اور نماز عشا نماز مغرب سے پھلے پڑھے تو اس کی نماز باطل ھے

۷۶۴ اگر کوئی شخص نماز ظھر کی نیت سے نماز پڑھنی شروع کرے اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ نماز ظھر پڑھ چکا ھے تو وہ نیت کو نماز عصر کی جانب نہیں موڑ سکتا بلکہ ضروری ھے کہ نماز توڑ کر نماز عصر پڑھے اور مغرب اور عشا کی نماز میں بلی یھی صورت ھے

۷۶۵ اگر نماز عصر کو دوران کسی شخص کو یقین ہو کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی ہے اور وہ نیت کو نماز ظہر کی طرف موڑ دے تو جونہی اسے یاد آئے کہ وہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو نیت کو نماز عصر کی طرف موڑ دے اور نماز مکمل کرے لیکن اگر اس نے نماز کے بعض اجزاء کو ظہر کی نیت سے انجام نہ دیا ہو یا ظہر کی نیت سے انجام دیا ہو تو اس صورت میں ان اجزا کو عصر کی نیت سے دوبارہ انجام دے لیکن اگر وہ جز ایک رکعت ہو تو پھر ہر صورت میں نماز باطل ہے اسی طرح اگر وہ جز ایک رکعت کا رکوع ہو یا دور سجدے ہوں تو احتیاط لازم کی بنا پر نماز باطل ہے

۷۶۶ اگر کسی شخص کو نماز عصر کے دوران شک ہو کہ اس نے نماز ظہر پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ عصر کی نیت سے نماز تمام کرے اور بعد میں ظہر کی نماز پڑھے لیکن اگر وقت اتنا کم ہو کہ نماز پڑھنے کے بعد سورج ڈوب جاتا ہو اور ایک رکعت نماز کے لئے بھی وقت باقی نہ بچتا ہو تو لازم نہیں ہے کہ نماز ظہر کی قضا پڑھے

۷۶۷ اگر کسی شخص کو نماز عشا کےدوران شک ہو جائے کہ اس نے مغرب کی نماز پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ عشا کی نیت سے نماز ختم کرے اور بعد میں مغرب کی نماز پڑھے لیکن اگر وقت اتنا کم ہو کہ نماز ختم ہونے کے بعد آدھی رات ہو جاتی ہو اور ایک رکعت نماز کا وقت بھی نہ بچتا ہو تو نماز مغرب کی قضا اس پر لازم نہیں ہے

۷۶۸ اگر کوئی شخص نماز عشا کی چوتھی رکعت کے رکوع میں پہنچنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز مغرب پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز مکمل کرے اور اگر بعد میں مغرب کی نماز کے لئے وقت باقی ہو تو مغرب کی نماز بھی پڑھے

۷۶۹ اگر کوئی شخص ایسی نماز جو اس نے پڑھی ہو احتیاط دوبارہ پڑھے اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ اس نماز سے پہلے والی نماز نہیں پڑھی تو وہ نیت کو اس نماز کی طرف نہیں موڑ سکتا مثلاً جب وہ نماز عصر احتیاطاً پڑھ رہا ہو اگر اسے یاد آئے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو وہ نیت کو نماز ظہر کی طرف نہیں موڑ سکتا

۷۷۰ نماز قضا کی نیت نماز ادا کی طرف اور نماز مستحب کی نیت نماز واجب کی طرف موڑنا جائز نہیں ہے

۷۷۱ اگر ادا نماز کا وقت وسیع ہو تو انسان نماز کے دوران یہ یاد آنے پر کہ اس کے ذمے کوئی قضا نماز ہے، نیت کو نماز قضا کی طرف موڑ سکتا ہے بشرطیکہ نماز قضا کی طرف نیت موڑنا ممکن ہو مثلاً اگر وہ نماز ظہر میں مشغول ہو تو نیت کو قضائے صبح کی طرف اسی صورت میں موڑ سکتا ہے کہ تیسری رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو

مستحب نمازیں

۷۷۲۔ مستحب نمازیں بہت سی ہیں جنہیں نفل کہتے ہیں، اور مستحب نمازوں میں سے روانہ کی نفلوں کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے یہ نمازیں روز جمعہ کی علاوہ چونتیس رکعت ہیں جن میں سے ۱۷ رکعت ظہر کی، ۸ رکعت عصر کی، چار رکعت مغرب کی، دو رکعت عشا کی، گیارہ رکعت نماز شب (یعنی تہجد) کی اور دو رکعت صبح کی ہوتی ہیں اور چونکہ احتیاط واجب کی بنا پر عشا کی دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنی ضروری ہیں اس لئے وہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے لیکن جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی سولہ رکعت نفل پر چار رکعت کا اضافہ ہو جاتا ہے اور بہتر ہے کہ یہ پوری کی پوری بیس رکعتیں زوال سے پہلے پڑھی جائیں

۷۷۳۔ نماز شب کی گیارہ رکعتوں میں سے آٹھ رکعتیں نافلہ شب کی نیت سے اور دو رکعت نماز شفع کی نیت سے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھنی ضروری ہیں اور نافلہ شب کا مکمل طریقہ دعا کی کتابوں میں مذکور ہے

۷۷۴۔ نفل نمازیں بیٹھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہیں لیکن بعض فقہا کہتے ہیں کہ اس صورت میں بہتر ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نفل نماز کی دو رکعتوں کو ایک رکعت شمار کیا جائے مثلاً جو شخص ظہر کی نفلیں جس کی ۱۶ رکعتیں ہیں بیٹھ کر پڑھنا چاہے تو اس کے لئے بہتر ہے کہ سولہ رکعتیں پڑھے اور اگر چاہے کہ نماز وتر بیٹھ کر پڑھے تو ایک ایک رکعت کی دو نمازیں پڑھے تاہم اس کام کا بہتر ہونا معلوم نہیں ہے لیکن رجا کی نیت سے انجام دے تو کوئی اشکال نہیں ہے

۷۷۵۔ ظہر اور عصر کی نفلی نمازیں سفر میں نہیں پڑھنی چاہئیں اور اگر عشا کی نفلیں رجا کی نیت سے پڑھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے

روزانہ کی نفلوں کا وقت

۷۷۶۔ظہر کی نفلیں نماز ظہر سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور جہاں تک ممکن ہو اسے ظہر کی کی نماز سے پہلے پڑھا جائے اور اس کا وقت اول ظہر سے لے کر ظہر کی نماز ادا کرنے تک باقی رہتا ہے لیکن اگر کوئی شخص ظہر کی نفلیں اس وقت تک موخر کر دے کہ شاخص کے سایہ کی وہ مقدار جو ظہر کے بعد پیدا ہو ساتویں میں سے دو حصوں کے برابر ہو جائے مثلاً شاخص کی لمبائی ساتے بالشت اور سایہ کی مقدار دو بالشت ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ انسان ظہر کی نماز پڑھے

۷۷۷۔عصر کی نفلیں عصر کی نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اور جب تک ممکن ہو اس عصر کی نماز سے پہلے پڑھا جائے اور اس کا وقت عصر کی نماز ادا کرنے تک باقی رہتا ہے لیکن اگر کوئی شخص عصر کی نفلیں اس وقت تک موخر کر دے کہ شاخص کی سایہ کی وہ مقدار جو ظہر کی بعد پیدا ہو سات میں سے چار حصوں تک پہنچ جائے تو اس صورت میں بہتر ہے کہ انسان عصر کی نماز پڑھے اور اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی نفلیں اس کے مقررہ وقت کے بعد پڑھنا چاہے تو ظہر کی نفلیں نماز ظہر کے بعد اور عصر کی نفلیں نماز عصر کے بعد پڑھ سکتا ہے لیکن احتیاط کی بنا پر ادا اور قضا کی نیت نہ کرے

۷۷۸۔مغرب کی نفلوں کا وقت نماز مغرب ختم ہونے کے بعد ہوتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو اس مغرب کی نماز کے فوراً بعد بجالائے لیکن اگر کوئی شخص اس سرخی کے ختم ہونے تک جو سورج کے غروب ہونے کے بعد آسمان میں دکھائی دیتی ہے مغرب کی نفلوں میں تاخیر کرے تو اس وقت بہتر یہ ہے کہ عشا کی نماز پڑھے

۷۷۹۔ عشا کی نفلوں کا وقت نماز عشا ختم ہونے کے بعد سے آدھی رات تک ہے اور بہتر ہے کہ نماز عشا ختم ہونے کے فوراً بعد پڑھی جائے

۷۸۰۔ صبح کی نفلیں صبح کی نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور اس کا وقت نماز شب کا وقت ختم ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح کی نماز کے ادا ہونے تک باقی رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو صبح کی نفلیں صبح کی نماز سے پہلے پڑھنی چاہئیں لیکن اگر کوئی شخص صبح کی نفلیں مشرق کی سرخی ظاہر ہونے تک نہ پڑھے تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ صبح کی نماز پڑھے

۷۸۱۔ نماز شب کا اول وقت مشہور قول کی بنا پر آدھی رات ہے اور صبح کی اذان تک اس کا وقت باقی رہتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبح کی اذان کے قریب پڑھی جائے

۷۸۲۔ مسافر اور وہ شخص جس کے لئے نماز شب کا آدھی رات کے بعد ادا کرنا مشکل ہو اس اول شب میں بھی ادا کر سکتا ہے

نماز غُفیلہ

۷۸۳ مشهور مستحب نمازوں میں سے ایک نماز غفیلہ ہے جو مغرب اور عشا کی نماز کے درمیان پڑھی جاتی ہے اس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد کسی دوسری سورہ کے بجائے یہ آیت پڑھنی ضروری ہے: وَذَا النُّونِ اِذ ذَّهَبَ مُغَاضِباً اَن لَّن نَّقدِرَ عَلَيهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَتِ اَن لاَّ اِلَهَ اِلاَّ اَنتَ سُبحَنَكَ اِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّلِمِينَ فَاستَجَبنَا لَهُ وَنَجَّينَهُ مِنَ الغَمِّ وَ كَذَلِكَ نُنجِي المُؤمِنِينَ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد بجائے کسی اور سورہ کے یہ آیت پڑھے: وَ عِندَهُ مَفَاتِحُ الغَيبِ لاَ يَعلَمُهَا اِلاَّ هُوَ وَيَعلَمُ مَا فِي البَرِّ وَالبَحرِ وَمَا تَسقُطُ مِن وَّرَقَةٍ اِلاَّ يَعلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِي ظُلُمَتِ الاَرضِ وَلاَ رَطبٍ وَّلاَ يَابِسٍ اِلاَّ فِي كِتَبٍ مُّبِينٍ اور اس کے قنوت میں یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الغَيبِ الَّتِي لاَ يَعلَمُهَا اِلاَّ اَنتَ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اَن تَفعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا اور كَذَا وَ كَذَا کی بجائے اپنی حاجتیں بیان کرے اور اسکے بعد کہے: اَللّٰهُمَّ اَنتَ وَلِيُّ نِعمَتِي وَالقَادِرُ عَلَى طَلِبَتِي تَعلَمُ حَاجَتِي فَاَسئَلُكَ بِحَقِّ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِ وَعَلَيهِمُ السَّلاَمُ لَمَّا قَضَيتَهَالِي

قبلہ کے احکام

۷۸۴ خانہ کعبہ جو مکہ مکرمہ میں ہے وہ ہمارا قبلہ ہے لہذا (ہرمسلمان کے لئے) ضروری ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن جو شخص اس سے دور ہو اگر وہ اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے تو کافی ہے اور دوسرے کام جو قبلہ کی طرف منہ کر کے انجام دینے ضروری ہیں مثلاً حیوانات کو ذبح کرنا ان کا بھی یہی حکم ہے

۷۸۵ جو شخص کھڑا ہو کر واجب نماز پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ اس کا سینہ اور پیٹ قبلہ کی طرف ہو بلکہ اس کا چہرہ قبلہ سے بہت زیادہ پھرا ہوا نہیں ہونا چاہئے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ کی طرف ہو

۷۸۶ جس شخص کو بیٹھ کر نماز پڑھنی ہو ضروری ہے کہ اس کا سینہ اور پیٹ نماز کے وقت قبلہ کی طرف ہو بلکہ اس کا چہرہ بھی قبلہ سے بہت زیادہ پھرا ہوا نہ ہو

۷۸۷ جو شخص بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکے ضروری ہے کہ دائیں پہلو کے بل یوں لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے بائیں پہلو کے بل یوں لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو اور

جب تک دائیں پہلو کی بل لیٹ کر نماز پڑھنا ممکن ہو احتیاط لازم کی بنا پر بائیں پہلو کٹ بل لیٹ کر نماز نہ پڑھے اور اگر یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو ضروری ہے کہ پشت کٹ بل یوں لیٹے کہ اسکے پاؤں کٹ تلوے قبلہ کی طرف ہوں

۷۸۸ نماز احتیاط، بھولا ہوا سجدہ اور بھولا ہوا تشہد قبلہ کی طرف منہ کر کٹ ادا کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر سجدہ سہو بھی قبلہ کی طرف منہ کر کٹ ادا کرے

۷۸۹ مستحب نماز راستہ چلتے ہوئے اور سواری کی حالت میں پڑھی جاسکتی ہے اور اگر انسان ان دونوں حالتوں میں مستحب نماز پڑھے تو ضروری نہیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو

۷۹۰ جو شخص نماز پڑھنا چاہے ضروری ہے کہ قبلہ کی سمت کا تعین کرنے کٹ لئے کوشش کرے تاکہ قبلہ کی سمت کٹ بارے میں یقین یا ایسی کیفیت جو یقین کٹ حکم میں ہو مثلاً دو عادل آدمیوں کی گواہی سے حاصل کرلے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کی مسجد کٹ محراب سے یا ان کی قبروں سے یا دوسرے طریقوں سے جو گمان پیدا ہو اس کٹ مطابق عمل کرے حتی کہ اگر کسی ایسے فاسق یا کافر کٹ کہنے پر جو سائنسی قواعد کٹ ذریعے قبلہ کا رخ پہچانتا ہو قبلہ کٹ بارے میں گمان پیدا کرے تو وہ بھی کافی ہے

۷۹۱ جو شخص قبلہ کی سمت کٹ بارے میں گمان کرے، اگر وہ اس سے قوی تر گمان پیدا کر سکتا ہو تو وہ اپنے گمان پر عمل نہیں کرسکتا مثلاً اگر مہمان، صاحب خانہ کٹ کہنے پر قبلہ کی سمت کٹ بارے میں گمان پیدا کرلے لیکن کسی دوسرے طریقے پر زیادہ قوی گمان پیدا کر سکتا ہو تو اسے صاحب خانہ کٹ کہنے پر عمل نہیں کرنا چاہئے

۷۹۲ اگر کسی کٹ پاس قبلہ کا رخ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو (مثلاً قطب نما) یا کوشش کٹ باوجود اس کا گمان کسی ایک طرف نہ جاتا ہو تو اس کا کسی بھی طرف منہ کرکٹ نماز پڑھنا کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو چار نمازیں چاروں طرف منہ کر کٹ پڑھے (یعنی وہی ایک نماز چار مرتبہ ایک ایک سمت کی جانب منہ کرکٹ پڑھے)

۷۹۳ اگر کسی شخص کو یقین یا گمان ہو کہ قبلہ دو میں سے ہے ایک طرف ہے تو ضروری ہے کہ دونوں طرف منہ کر کٹ نماز پڑھے

۷۹۴ جو شخص کئی طرف منه کر کے نماز پڑھنا چاهتا هو اگر وه ایسی دو نمازیں پڑھنا چاهے جو ظهر اور عصر کی طرح یکے بعد دیگرے پڑھنی ضروری هیں تو احتیاط مستحب یه هے که پهلی نماز مختلف سمتوں کی طرف منه کرکے پڑھے اور بعد میں دوسری نماز شروع کرے

۷۹۵ جس شخص کو قبلے کی سمت کا یقین نه هو اگر وه نماز کے علاوه کوئی ایسا کام کرنا چاهے جو قبلے کی طرف منه کر کے کرنا ضروری هے مثلاً اگر وه کوئی حیوان ذبح کرنا چاهتا هو تو اسے چاهئے که گمان پر عمل کرے اور اگر گمان پیدا کرنا ممکن نه هو تو جس طرف منه کرکے وه کام انجام دے درست هے

نماز میں بدن کا ڈھانپنا

۷۹۲ ضروری هے که مرد خواه اسے کوئی بڑی نه دیکھ رها هو نماز کی حالت میں اپنی شرمگاهوں کو ڈھانپے اور بهتر یه هے که ناف سے گھٹنوں تک بدن بڑی ڈھانپے

۷۹۷ضروری هے که عورت نماز کے وقت اپنا تمام بدن حتّٰی که سر اور بال بڑی ڈھانپے اور احتیاط مُستحب یه هے که پاؤں کے تلوے بڑی ڈھانپے البته چهرے کا جتنا حصه وضو میں دھویا جاتا هے اور کلائیوں تک هاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں کا ظاهری حصه ڈھانپنا ضروری نهیں هے لیکن یه یقین کرنے کے لئے که اس نے بدن کی واجب مقدار ڈھانپ لی هے ضروری هے که چهرے کی اطراف کا کچھ حصه اور کلائیوں سے نیچے کا کچھ حصه بڑی ڈھانپے

۷۹۸ جب انسان بھولے هوئے سجدے یا بھولے هوئے تشهد کی قضا بجا لا رها هو تو ضروری هے که اپنے آپ کو اس طرح ڈھانپے جس طرح نماز کے وقت ڈھانپنا جاتا هے اور احتیاط مستحب یه هے که سجده سهو ادا کرنے کے وقت بڑی اپنے آپ کو ڈھانپے

۷۹۹ اگر انسان جان بوجھ کر یا مسئله نه جاننے کی وجه سے غلطی کرتے هوئے نماز میں اپنی شرم گاه نه ڈھانپے تو اس کی نماز باطل هے

۸۰۰اگر کسی شخص کو نماز کے دوران پته چلے که اس کی شرم گاه ننگی هے تو ضروری هے که اپنی چھپائے اور اس پر لازم نهیں هے که نماز دوباره پڑھے لیکن احتیاط یه هے که جب اسے پته چلے که اس کی شرم گاه ننگی هے تو اس کے بعد نماز کا

کوئی جز انجام نہ د□□لیکن اگر اس□ نماز کو بعد پتہ چلے کہ نماز کے دوران اس کی شرم گاہ ننگی تھی تو اس کی نماز صحیح ہے□□

۸۰۱□ اگر کسی شخص کالباس کے□□□ ہونے کی حالت میں اس کی شرمگاہ کو □□□انپ لے لیکن ممکن ہو کہ دوسری حالت میں مثلاً رکوع اور سجود کی حالت میں نہ □□انپے تو اگر شرمگاہ کے ننگا ہونے کے وقت اس□ کسی ذریعے سے □□انپ لے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس لباس کے ساتھ نماز نہ پ□□□

۸۰۲□ انسان نماز میں اپنے آپ کو گھاس پھونس اور درختوں کے (بڑے) پتوں سے □□انپ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان چیزوں سے اس وقت □□انپے جب اس کے پاس کوئی اور چیز نہ ہو□

۸۰۳□ انسان کے پاس مجبوری کی حالت میں شرم گاہ چھپانے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اپنی شرم گاہ کی کھال نمایاں نہ ہونے کے لئے گارا یا اس جیسی کسی دوسری چیز کولیت پوت کر اسے چھپائے□□

۸۰۴□ اگر کسی شخص کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو جس سے وہ نماز میں اپنے آپ کو □□انپے اور ابھی وہ ایسی چیز ملنے سے مایوس بھی نہ ہوا ہو تو بہتر یہ ہے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اگر کوئی چیز نہ ملے تو آخر وقت میں اپنے وظیفے کے مطابق نماز پ□□□ لیکن اگر وہ اول وقت میں نماز پڑھے اور اس کا عذر آخر وقت تک باقی نہ رہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پ□□□

۸۰۵□ اگر کسی شخص کے پاس جو نماز پڑھنا چاہتا ہو اپنے آپ کو □□انپنے کے لئے درخت کے پتے، گھاس، گارا یا دلدل نہ ہو اور آخرت وقت تک کسی ایسی چیز کے ملنے سے مایوس ہو جس سے وہ اپنے آپ کو چھپا سکے اگر اس□ اس بات کا اطمینان ہو کہ کوئی شخص اسے نہیں دیکھے گا تو وہ کھڑا ہو کر اسی طرح نماز پ□□□ جس طرح اختیاری حالت میں رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اگر اس□ اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی شخصاس□ دیکھ لے گا تو ضروری ہے کہ اس طرح نماز پ□□□ کہ اس کی شرم گاہ نظر نہ آئے مثلاً بیٹھ کر نماز پڑھے یا رکوع اور سجود جو اختیاری حالت میں انجام دیتے ہیں ترک کرے اور رکوع اور سجود کو اشارہ سے بجالائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ ننگا شخص نماز کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو اپنے بعض اعضا کے ذریعے مثلاً بیٹھا ہو تو دونوں رانوں سے اور کھڑا ہو تو دونوں ہاتھوں سے چھپالے□□

نمازی کے لباس کی شرطیں

۸۰۶ نماز پڑھنے والے کے لباس کی چھ شرطیں ہیں :

(اول) پاک ہو

(دوم) مُباح ہو

(سوم) مُردار کے اجزا سے نہ بنا ہو

(چہارم) حرام گوشت حیوان کے اجزا سے نہ بنا ہو

(پنجم اور ششم) اگر نماز پڑھنے والا مرد ہو تو اس کا لباس خالص ریشم اور زر دوزی کا بنا ہو نہ ہو ان شرطوں کی تفصیل آئندہ مسائل میں بتائی جائے گی

پہلی شرط

۸۰۷ نماز پڑھنے والے کا لباس پاک ہونا ضروری ہے اگر کوئی شخص حالت اختیار میں نجس بدن یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے

۸۰۸ اگر کوئی شخص اپنی کوتاہی کی وجہ سے یہ نہ جانتا ہو کہ نجس بدن اور لباس کے ساتھ نماز باطل ہے اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے

۸۰۹ اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے کوتاہی کی بنا پر کسی نجس چیز کے بارے میں یہ جانتا ہو کہ نجس ہے مثلاً یہ نہ جانتا ہو کہ کافر کا پسینہ نجس ہے اور اس (پسینے) کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز احتیاط لازم کی بنا پر باطل ہے

۸۱۰ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس نہیں ہے اور اسکے نجس ہونے کے بارے میں اسے نماز کے بعد پتہ چلے تو اس کی نماز صحیح ہے

۸۱۱ اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور اسے نماز کے دوران یا اس کے بعد یاد آئے چنانچہ اگر اس نے لاپروائی اور اہمیت نہ دینے کی وجہ سے بھلا دیا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ نماز کو دوبارہ پڑھے

اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کر□□ اور اس صورت کہ علاوہ ضروری نہیں ہے کہ وہ نماز کو دوبارہ پ□□□ لیکن اگر نماز کے دوران اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس حکم پر عمل کرے جو بعد والے مسئلے میں بیان کیا جائے گا□

۸۱۲□ جو شخص وسیع وقت میں نماز میں مشغول ہو اگر نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور اسے یہ احتمال ہو کہ نماز شروع کرنے کے بعد نجس ہوا ہے تو اس صورت میں اگر بدن یا لباس پاک کرنے یا لباس تبدیل کرنے یا لباس اتار دینے سے نماز نہ □و□□ تو نماز کے دوران بدن یا لباس پاک کرے یا لباس تبدیل کرے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرم گاہ کو □□انپ رکھا ہو تو لباس اتار دے لیکن جب صورت یہ ہو کہ اگر بدن یا لباس پاک کرے یا اگر لباس بدلے یا اتارے تو نماز □و□تی ہو یا اگر لباس اتارے تو ننگا ہو جاتا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ پاک لباس کے ساتھ نماز پ□□□

۸۱۳□جو شخص تنگ وقت میں نماز میں مشغول ہو اگر نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس کا لباس نجس ہے اور اسے یہ احتمال ہو کہ نماز شروع کرنے کے بعد نجس ہوا ہے تو اگر صورت یہ ہو کہ لباس پاک کرنے یا بدلنے یا اتارنے سے نماز نہ □و□تی ہو اور وہ لباس اتار سکتا ہو تو ضروری ہے کہ لباس کو پاک کرے یا بدلے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرم گاہ کو □□انپ رکھا ہو تو لباس اتار دے اور نماز ختم کرے لیکن اگر کسی اور چیز نے اس کی شرمگاہ کو نہ □□انپ رکھا ہو اور وہ لباس پاک نہ کر سکتا ہو اور اسے بدل بھی نہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی نجس لباس کے ساتھ نماز کو ختم کر□□

۸۱۴□کوئی شخص جو تنگ وقت میں نماز میں مشغول ہو اور نماز کے دوران پتہ چلے کہ اس کا بدن نجس ہے اور اسے یہ احتمال ہو کہ نماز شروع کرنے کے بعد نجس ہوا ہے تو اگر صورت یہ ہو کہ بدن پاک کرنے سے نماز نہ □و□تی ہو تو بدن کو پاک کرے اور اگر نماز □و□تی ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں نماز ختم کرے اور اس کی نماز صحیح ہے□□

۸۱۵□ ایسا شخص جو اپنے بدن یا لباس کے پاک ہونے کے بارے میں شک کرے اور جستجو کے بعد کوئی چیز نہ پا کر اور نماز پ□□□ اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اس نے جستجو نہ کی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پ□□□ اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کر□□

۸۱۶□ اگر کوئی شخص اپنا لباس دھوئے اور اسے یقین ہو جائے کہ لباس پاک ہو گیا ہے ، اس کے ساتھ نماز پ□□□ اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ پاک نہیں ہوا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے□□

۸۱۷ اگر کوئی شخص اپنے بدن یا لباس میں خون دیکھے اور اسے یقین ہو کہ یہ نجس خون میں سے نہیں ہے مثلاً اسے یقین ہو کہ مچھر کا خون ہے لیکن نماز پڑھنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ یہ اس خون میں سے ہے جس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی تو اس کی نماز صحیح ہے

۸۱۸ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ اس کے بدن یا لباس میں جو خون ہے وہ ایسا نجس خون ہے جس کے ساتھ نماز صحیح ہے مثلاً اسے یقین ہو کہ زخم اور پھوڑے کا خون ہے لیکن نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ یہ ایسا خون ہے جس کے ساتھ نماز باطل ہے تو اس کی نماز صحیح ہے

۸۱۹ اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ ایک چیز نجس ہے اور گیلا بدن یا گیلا لباس اس چیز سے چھو جائے اور اسی بھول کے عالم میں وہ نماز پڑھے اور نماز کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اس کا گیلا بدن اس چیز کو چھو جائے جس کا نجس ہونا وہ بھول گیا ہے اور اپنے آپ کو پاک کئے بغیر وہ غسل کرے اور نماز پڑھے تو اس کا غسل اور نماز باطل ہیں ما سوا اس صورت کے کہ غسل کرنے سے بدن بھی پاک ہو جائے اور اگر وضو کے گیلے اعضا کا کوئی حصہ اس چیز سے چھو جائے جس کے نجس ہونے کو بارے میں وہ بھول گیا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اس حصے کو پاک کرے وہ وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کا وضو اور نماز دونوں باطل ہیں ماسوا اس صورت کے کہ وضو کرنے سے وضو کے اعضا بھی پاک ہو جائیں

۸۲۰ جس شخص کے پاس صرف ایک لباس ہو اگر اس کا بدن اور لباس نجس ہو جائیں اور اس کے پاس ان میں سے ایک کو پاک کرنے کے لئے پانی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ بدن کو پاک کرے اور نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور لباس کو پاک کرکے نجس بدن کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر لباس کی نجاست بدن کی نجاست سے بہت زیادہ ہو یا لباس کی نجاست بدن کی نجاست کے لحاظ سے زیادہ شدید ہو تو اسے اختیار ہے کہ لباس اور بدن میں سے جسے چاہے پاک کرے

۸۲۱ جس شخص کے پاس نجس لباس کے علاوہ کوئی لباس نہ ہو ضروری ہے کہ نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے

۸۲۲ جس شخص کو پاس دو لباس ہو اگر وہ یہ جانتا ہو کہ ان میں سے ایک نجس ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ کون سانجس ہے اور اس کو پاس وقت ہو تو ضروری ہے کہ دونو لباس کو ساتھ نماز پڑھے (یعنی ایک دفعہ ایک لباس پہن کر اور ایک دفعہ دوسرا لباس پہن کر دو دفعہ وھی نماز پڑھے) مثلاً اگر وہ ظھر اور عصر کی نماز پڑھنا چاھے تو ضروری ہے کہ ھر ایک لباس سے ایک نماز ظھر کی اور ایک نماز عصر کی پڑھے لیکن اگر وقت تنگ ھو تو جس لباس کو ساتھ نماز پڑھ لے کافی ہے

دوسری شرط

۸۲۳ نماز پڑھنے والے کا لباس مباح ھونا ضروری ہے پس اگر ایک ایسا شخص جو جانتا ھو کہ غصبی لباس پھننا حرام ہے یا کوتاھی کی وجہ سے مسئلہ کا حکم نہ جانتا ھو اور جان بوجھ کر اس لباس کو ساتھ نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر لباس میں وہ چیزیں شامل ھو جو تنھا شرمگاہ کو نھیں ڈھانپ سکتیں اور اسی طرح وہ چیزیں جن سے اگرچہ شرمگاہ کو ڈھانپا جاسکتا ھو لیکن نماز پڑھنے والے نے انھیں حالت نماز میں نہ پھن رکھا ھو مثلاً بڑا رومال یا لنگوٹی جو حبیب میں رکھی ھو اور اسی طرح وہ چیزیں جنھیں نمازی نے پھن رکھا ھو اگرچہ اس کو پاس ایک مباح سترپوش بڑی ھو ایسی تمام صورتوں میں ان (اضافی)چیزوں کو غصبی ھونے سے نماز میں کوئی فرق نھیں پڑتا اگرچہ احتیاط ان کو ترک کر دینے میں ہے

۸۲۴جو شخص یہ جانتا ھو کہ غصبی لباس پھننا حرام ہے لیکن اس لباس کو ساتھ نماز پڑھنے کا حکم نہ جانتا ھو اگر وہ جان بوجھ کر غصبی لباس کو ساتھ نماز پڑھے تو جیسا کہ سابقہ مسئلہ میں تفصیل سے بتایا گیا ہے احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے

۸۲۵ اگر کوئی شخص نہ جانتا ھو یا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے اور اس لباس کو ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر وہ شخص خود اس لباس کو غصب کرے اور پھر بھول جائے کہ اس غصب کیا ہے اور اسی لباس میں نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے

۷۲۶ اگر کسی شخص کو علم نہ ھو یا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے لیکن نماز کے دوران اسے پتہ چل جائے اور اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز سے ڈھکی ھوئی ھو اور وہ فوراً یا نماز کا تسلسل توڑے بغیر غصبی لباس اتار سکتا ھو تو ضروری ہے کہ

فوراً اس لباس کو اتار دے اور اگر اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز سے ڈھکی ہوئی نہ ہو یا وہ غصبی لباس کو فوراً نہ اتار سکتا ہو یا اگر لباس کا اتارنا نماز کے تسلسل کو توڑ دیتا اور صورت یہ ہو کہ اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے جتنا وقت بچی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے جو غصبی نہ ہو اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں لباس اتار دے اور "برہنہ لوگوں کی نماز کے مطابق" نماز ختم کرے

۸۲۷۔ اگر کوئی شخص اپنی جان کی حفاظت کے لئے غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھنے یا مثال کے طور پر غصبی لباس کے ساتھ اس لئے نماز پڑھے تاکہ چوری نہ ہوجائے تو اس کی نماز صحیح ہے

۸۲۸۔ اگر کوئی شخص اس رقم لباس خریدے جس کا خمس اس نے ادا نہ کیا ہو تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے وہی حکم ہے جو غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہے

تیسری شرط

۸۲۹۔ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا لباس اور ہر وہ چیز جو شرم گاہ چھپانے کے لئے ناکافی ہے احتیاط لازم کی بنا پر جہندہ خون والے مردہ حیوان کے اجزاء سے نہ بنی ہو بلکہ اگر لباس اس مردہ حیوان مثلاً مچھلی اور سانپ سے تیار کیا جائے جس کا خون جہندہ نہیں ہوتا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے

۸۳۰۔ اگر نجس مردار کی ایسی چیز مثلاً گوشت اور کھال جس میں روح ہوتی ہے نماز پڑھنے والے کے ہمراہ ہو تو کچھ بعید نہیں ہے کہ اس کی نماز صحیح ہو

۸۳۱۔ اگر حلال گوشت مردار کی کوئی ایسی چیز جس میں روح نہیں ہوتی مثلاً بال اور ان نماز پڑھنے والے کے ہمراہ ہو یا اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے جو ان چیزوں سے تیار کیا گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے

چوتھی شرط

۸۳۲۔ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا لباس ان چیزوں کے علاوہ جو صرف شرم گاہ چھپانے کے لئے ناکافی ہے مثلاً جراب جو جانوروں کے اجزا سے تیار کیا ہوا نہ ہو بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر ہر اس جانور کے اجزا سے بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے اسی طرح ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا لباس اور بدن حرام گوشت جانور کے پیشاب،

پاخانہ، پسینہ، دودھ اور بال سڑا ہوا نہ ہو لیکن اگر حرام گوشت جانور کا ایک بال اس کے لباس پر لگا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح نماز گزار کے ہمراہ ان میں سے کوئی چیز اگر ڈبیہ (یا بوتل وغیرہ) میں بند رکھی ہو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے

۸۳۳ حرام گوشت جانور مثلاً بلی کے منہ یا ناک کا پانی یا کوئی دوسری رطوبت نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگی ہو اور اگر وہ تر ہو تو نماز باطل ہے لیکن اگر خشک ہو اور اس کا عین جزو زائل ہو گیا ہو تو نماز صحیح ہے

۸۳۴ اگر کسی کا بال یا پسینہ یا منہ کا لعاب نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پرلگا ہو تو کوئی حرج نہیں اسی طرح مردار، موم اور شہد اس کے ہمراہ ہو تب بھی نماز پڑھنا جائز ہے

۸۳۵ اگر کسی کو شک ہو کہ لباس حلال گوشت جانور سے تیار کیا گیا ہے یا حرام گوشت جانور سے تو خواہ وہ مقامی طور پر تیار کیا گیا ہو یا زر آمد کیا گیا ہو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے

۸۳۶ یہ معلوم نہیں ہے کہ سیپی حرام گوشت حیوان کے اجزا میں سے ہے لہذا سیپ (کے بٹن وغیرہ) کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے

۸۳۷ سمور کا لباس ( ) اور اسی طرح گلہری کی پوستین پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ گلہری کی پوستین کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے

۸۳۸ اگر کوئی شخص ایسے لباس کے ساتھ نماز پڑھے جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو کہ حرام گوشت جانور سے تیار ہوا ہے تو احتیاط مستحب کی بنا پر اس نماز کو دوبارہ پڑھے

پانچویں شرط

۸۳۹ زر دوزی کا لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے لیکن عورتوں کے لئے نماز میں یا نماز کے علاوہ اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے

۸۴۰ سونا پهننا مثلاً سونے کی زنجیر گلے میں پهننا، سونے کی انگوٹھی هاتھ میں پهننا، سونے کی گھڑی کلائی پر باندھنا اور سونے کی عینک لگانا مردوں کے لئے حرام هے اور ان چیزوں کے ساتھ نماز پڑھنا باطل هے لیکن عورتوں کے لئے نماز میں اور نماز کے علاوه ان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نهیں هے

۸۴۱ اگر کوئی شخص نه جانتا هو یا بھول گیا هو تو اس کی انگوٹھی یا لباس سونے کا هے یاشک رکھتا هو اور اس کے ساتھ ناز پڑھے تو اس کی نماز صحیح هے

چھٹی شرط

۸۴۲نماز پڑھنے والے مرد کا لباس حتی که احتیاط مستحب کی بنا پر ٹوپی اور ازار بند بھی خالص ریشم کا نهیں هونا چاهئے اور نماز کے علاوه بھی خالص ریشم پهننا مردوں کے لئے حرام هے

۸۴۳ اگر لباس کا تمام استریا اس کا کچھ خالص ریشم کا هو تو مرد کے لئے اس کا پهننا حرام اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل هے

۸۴۴ جب کسی لباس کے بارے میں یه علم نه هو که خالص ریشم کا هے یا کسی اور چیز کا بنا هوا هے تو اس کا پهننا جائز هے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں بھی کوئی حرج نهیں هے

۸۴۵ ریشمی رومال یا اسی جیسی کوئی چیز مرد کی جیب میں هو تو کوئی حرج نهیں هے اور وه نماز کو باطل نهیں کرتی

۸۴۶ عورت کے لئے نماز میں یا اس کے علاوه ریشمی لباس پهننے میں کوئی حرج نهیں هے

۸۴۷ مجبوری کی حالت میں غصبی اور خالص ریشمی اور زردوزی کا لباس پهننے میں کوئی حرج نهیں علاوه ازیں جو شخص یه لباس پهننے پر مجبور هو اور اس کے پاس کوئی اور لباس نه هو تو وه ان لباسوں کے ساتھ نماز پڑھ سکتا هے

۸۴۸ اگر کسی شخص کے پاس غصبی لباس کے علاوه کوئی لباس نه هو اور وه یه لباس پهننے پر مجبور نه هو تو اسے چاهئے که ان احکام کے مطابق نماز پڑھے جو برهنه لوگوں کے لئے بتائے گئے هیں

۸۴۹ اگر کسی کے پاس درندے کے اجزا سے بنے ہوئے لباس کے علاوہ اور کوئی لباس نہ ہو اور وہ یہ لباس پہننے پر مجبور ہو تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر لباس پہننے پر مجبور نہ ہو تو اسے چاہئے کہ ان احکام کے مطابق نماز پڑھے جو برہنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے ہیں اور اگر اس کے پاس غیر شکاری حرام جانوروں کے اجزا سے تیار شدہ لباس کے سوا دوسرا لباس نہ ہو اور وہ اس لباس کو پہننے پر مجبور نہ ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ دو دفعہ نماز پڑھے ایک بار اسی لباس کے ساتھ اور ایک بار اس طریقے کے مطابق جس کا ذکر برہنہ لوگوں کی نماز میں بیان ہو چکا ہے

۸۵۰ اگر کسی مرد کے پاس خالص ریشمی یا زربفتی لباس کے سوا کوئی لباس نہ ہو اور وہ لباس پہننے پر مجبور نہ ہو تو ضروری ہے کہ ان احکام کے مطابق نماز پڑھے جو برہنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے ہیں

۸۵۱ اگر کسی کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اپنی شرم گاہوں کو نماز میں ڈھانپ سکے تو واجب ہے کہ ایسی چیز کرائے پر لے یا خریدے لیکن اگر اس پر اس کی حیثیت سے زیادہ خرچ اٹھتا ہو یا صورت یہ ہو کہ اس کام کے لئے خرچ برداشت کرے تو اس کی حالت تباہ ہو جائے تو ان احکام کے مطابق نماز پڑھے جو برہنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے ہیں

۸۵۲ جس شخص کے پاس لباس نہ ہو اگر کوئی دوسرا شخص اسے لباس بخش دے یا ادھار دے دے تو اگر اس لباس کا قبول کرنا اس پر گراں نہ گزرتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے قبول کرلے بلکہ اگر ادھار لینا یا بخشش کے طور پر طلب کرنا اس کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو تو ضروری ہے کہ جس کے پاس لباس ہو اس سے ادھار مانگ لے یا بخشش کے طور پر طلب کرے

۸۵۳ اگر کوئی شخص ایسا لباس پہننا چاہے جس کا کپڑا، رنگ یا سلائی رواج کے مطابق نہ ہو تو اگر اس کا پہننا اس کی شان کے خلاف اور توہین کا باعث ہو تو اس کا پہننا حرام ہے لیکن اگر وہ اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کے پاس شرمگاہ چھپانے کے لئے فقط وہی لباس ہو تو اس کی نماز صحیح ہے

۸۵۴ اگر مرد زنانہ لباس پہنے اور عورت مردانہ لباس پہنے اور اسے اپنی زینت قرار دے تو احتیاط کی بنا پر اس کی پہننا حرام ہے لیکن اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنا ہر صورت میں صحیح ہے

۸۵۵ جس شخص کو لیکر نماز پڑھنی چاہے اگر اس کا لحاف درندے کے اجزا سے بلکہ احتیاط کی بنا پر ہر حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ہو یا نس یا ریشمی ہو اور اسے پہناوا کہا جاسکے تو اس میں بھی نماز جائز نہیں ہے لیکن اگر اسے محض

اپنے اوپر ڈال لیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور اس سے نماز باطل نہیں ہو گی البتہ گدیلے کے استعمال میں کسی حالت میں بھی کوئی قباحت نہیں ماسوا اس کے کہ اس کا کچھ حصہ انسان اپنے اوپر لپیٹ لے اور اسے عرف عام میں پھناوا کہا جائے تو اس صورت میں اس کا بھی وہی حکم ہے جو لحاف کا ہے

جن صورتوں میں نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہیں

۸۵۶۔تین صورتوں میں جن کی تفصیل نیچے بیان کی جارہی ہے اگر نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس نجس بھی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے

(اول) اس کے بدن کے زخم، جراحت یا پھوڑے کی وجہ سے اس کے لباس یا بدن پر خون لگ جائے

(دوم) اس کے بدن یا لباس پر درہم جس کی مقدار تقریباً انگوٹھے کے اوپر والی گرہ کے برابر ہے کی مقدار سے کم خون لگ جائے

(سوم) وہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہو

علاوہ ازیں ایک اور صورت میں اگر نماز پڑھنے والے کا لباس نجس بھی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ صورت یہ ہے کہ اس کا چھوٹا لباس مثلاً موزہ اور ٹوپی نجس ہو

ان چاروں صورتوں کے مفصل احکام آئندہ مسئلوں میں بیان کئے جائیں گے

۸۵۷۔ اگر نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر زخم یا جراحت یا پھوڑے کا خون ہو تو وہ اس خون کے ساتھ یا اس وقت تک نماز پڑھ سکتا ہے جب تک زخم یا جراحت یا پھوڑا ٹھیک نہ ہو جائے اور اگر اس کے بدن یا لباس پر ایسی پیپ ہو جو خون کے ساتھ نکلی ہو یا ایسی دوائی ہو جو زخم پر لگائی گئی ہو اور نجس ہو گئی ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے

۸۵۸۔ اگر نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر ایسی خراش یا زخم کا خون لگا ہو جو جلدی ٹھیک ہو جاتا ہو اور جس کا دھونا آسان ہو تو اس کی نماز باطل ہے

۸۵۹ اگر بدن یا لباس کی ایسی جگہ جو زخم سے فاصلہ پر ہو زخم کی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر لباس یا بدن کی وہ جگہ جو عموماً زخم کی رطوبت سے آلودہ ہوجاتی ہے اس زخم کی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

۸۶۰ اگر کسی شخص کے بدن یا لباس کو اس بواسیر سے جس کے مسے باہرنہ ہوں یا اس زخم سے جو منہ اور ناک وغیرہ کے اندر ہو خون لگ جائے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے البتہ اس بواسیر کے خون کے ساتھ نماز پڑھنا بلا اشکال جائز ہے جس کے مسے مقعد کے باہر ہوں

۸۶۱ اگر کوئی ایسا شخص جس کے بدن پر زخم ہو اپنے بدن یا لباس پر ایسا خون دیکھے جو درہم سے زیادہ ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ یہ خون زخم کا ہے یا کوئی اور خون ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس خون کے ساتھ نماز نہ پڑھے

۸۶۲ اگر کسی شخص کے بدن پر چند زخم ہوں اور وہ ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک ہوں کہ ایک زخم شمار ہوتے ہوں تو جب تک وہ زخم ایک نہ ہوجائیں ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ ایک دوسرے سے اتنے دور ہوں کہ ان میں سے ہر زخم ایک علیحدہ زخم شمار ہو تو جو زخم ایک ہو جائے ضروری ہے کہ نماز کے لئے بدن اور لباس کو دھو کر اس زخم کے خون سے پاک کرے

۸۶۳ اگر نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر سوئی کی نوک کے برابر بھی حیض کا خون لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور احتیاط کی بنا پر نجس حیوانات مثلاً سؤر، مُردار اور حرام گوشت جانور نیز نفاس اور استحاضہ کی بھی یہی صورت ہے لیکن کوئی دوسرا خون مثلاً انسان یا حلال گوشت حیوان کے خون کی چھینٹ بدن کے کئی حصوں پر لگی ہو لیکن اس کی مجموعی مقدار ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۸۶۴ جو خون بغیر استر کے کپڑے پر گرے اور دوسری طرف پھنچ جائے وہ ایک خون شمار ہوتا ہے لیکن اگر کپڑے کی دوسری طرف الگ سے خون آلودہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ خون شمار کیا جائے پس اگر وہ خون جو کپڑے کے سامنے کے رخ اور پچھلی طرف ہے مجموعی طور پر ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے

۸۶۵ اگر استر والے کپڑے پر خون گرے اور اس کے استر تک پہنچ جائے یا استر پر گرے اور کپڑے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ ہر خون کو الگ شمار کیا جائے لیکن اگر کپڑے کا خون اور استر کا خون اس طرح مل جائے کہ لوگوں کے نزدیک ایک خون شمار ہو تو اگر کپڑے کا خون اور استر کا خون ملا کر ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے

۸۶۶ اگر بدن یا لباس پر ایک درہم سے کم خون ہو اور کوئی رطوبت اس خون سے مل جائے اور اس کے اطراف کو آلودہ کر دے تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے خواہ خون اور جو رطوبت اس سے ملی ہے ایک درہم کے برابر نہ ہو لیکن اگر رطوبت صرف خون سے ملے اور اس کے اطراف کو آلودہ نہ کرے تو ظاہر یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۸۶۷ اگر بدن یا لباس پر خون نہ ہو لیکن رطوبت لگنے کی وجہ سے خون سے نجس ہو جائے تو اگرچہ جو مقدار نجس ہوئی ہے وہ ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ بھی نماز نہیں پڑھی جاسکتی

۸۶۸ بدن یا لباس پر جو خون ہو اگر وہ ایک درہم سے کم ہو اور کوئی دوسری نجاست اس سے الگ مثلاً پیشاب کا ایک قطرہ اس پر گر جائے اور وہ بدن یا لباس سے لگ جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ اگر بدن اور لباس تک نہ بھی پہنچے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر اس میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے

۷۶۹ اگر نماز پڑھنے والے کو چھوٹا لباس مثلاً ٹوپی اور موزہ جس سے شرمگاہ کو نہ ڈھانپا جاسکتا ہو نجس ہو جائے اور وہ احتیاط لازم کی بنا پر وہ نجس مردار یا نجس العین حیوان مثلاً کتے (کے اجزا) سے نہ بنا ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اسی طرح اگر نجس انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے

۸۷۰ نجس چیز مثلاً نجس رومال، چابی اور چاقو کا نماز پڑھنے والے کے پاس ہونا جائز ہے اور بعید نہیں ہے کہ مطلق نجس لباس (جو پہنا ہوا نہ ہو) اس کے پاس ہو تب بھی نماز کو کوئی ضرر نہ پہنچائے (یعنی اس کے پاس ہوتے ہوئے نماز صحیح ہو)

۸۷۱۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو خون اس کے لباس یا بدن پر ہے وہ ایک درہم سے کم ہے لیکن اس امر کا احتمال ہو کہ یہ اس خون میں سے ہے جو معاف نہیں ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اس خون کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

۸۷۲۔ اگر وہ خون جو ایک شخص کے لباس یا بدن پر ہو ایک درہم سے کم ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ اس خون میں سے ہے جو معاف نہیں ہے، نماز پڑھ لے اور پھر اسے پتہ چلے کہ یہ اس خون میں سے تھا جو معاف نہیں ہے، تو اس کے لئے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نہیں اور اس وقت بھی یہی حکم ہے جب وہ یہ سمجھتا ہو کہ خون ایک درہم سے کم ہے اور نماز پڑھ لے اور بعد میں پتہ چلے کہ اس کی مقدار ایک درہم یا اس سے زیادہ تھی، اس صورت میں بھی دوبارہ نماز پڑھنے کی ضروری نہیں ہے۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں

۸۷۳۔ چند چیزیں نمازی کے لباس میں مستحب ہیں کہ جن میں سے تحت الحنک کے ساتھ عمامہ، عبا، سفید لباس، صاف ستھرا لباس، خوشبو لگانا اور عقیق کی انگوٹھی پہننا ہے۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں

۸۷۴۔ چند چیزیں نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں جن میں سے سیاہ، میلا، تنگ، شرابی کا لباس، یا اس شخص کا لباس پہننا جو نجاست سے پرہیز نہ کرتا ہو اور ایسا لباس پہننا جس پر چھرے کی تصویر بنی ہو اس کے علاوہ لباس کے بٹن کھلا ہونا اور ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چھرے کی تصویر بنی ہو فقہاء کی نظر میں مکروہ شمار کیا گیا ہے۔

نماز کے پڑھنے کی جگہ

نماز پڑھنے والے کی جگہ کی سات شرطیں ہیں :

پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مباح ہو

۸۷۵ جو شخص غصبی جگہ پر اگرچہ وہ قالین، تخت اور اسی طرح کی دوسری چیزیں ہو، نماز پڑھ رہا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے لیکن غصبی چھت کے نیچے اور غصبی خیمے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۸۷۶ ایسی جگہ نماز پڑھنا جس کی منفعت کسی اور کی ملکیت ہو تو منفعت کے مالک کی اجازت کے بغیر وہاں نماز پڑھنا غصبی جگہ پر نماز پڑھنے کے حکم میں ہے مثلاً کرائے کے مکان میں مالک مکان یا اس شخص کی اجازت کے بغیر کہ جس نے وہ مکان کرائے پر لیا ہے نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے اور اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ فلاں کام پر خرچ کیا جائے تو جب تک کہ تیسرے حصے کو جدا نہ کریں اس کی جائداد میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی

۸۷۷ اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہو اور دوسرا شخص اسے باہر نکال کر اس کی جگہ پر قبضہ کرے اور اس جگہ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ اس نے گناہ کیا ہے

۸۷۸ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ نماز پڑھے جس کے غصبی ہونے کا اسے علم نہ ہو اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے یا ایسی جگہ نماز پڑھے جس کے غصبی ہونے کو وہ بھول گیا ہو اور نماز کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن کوئی ایسا شخص جس نے خود وہ جگہ غصب کی ہو اور وہ بھول جائے اور وہاں نماز پڑھے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہے

۸۷۹ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے اور اس میں تصرف حرام ہے لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ غصبی جگہ پر نماز پڑھنے میں اشکال ہے اور وہ وہاں نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے

۸۸۰ اگر کوئی شخص واجب نماز سواری کی حالت میں پڑھنے پر مجبور ہو اور سواری کا جانور یا اس کی زین یا نعل غصبی ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر وہ شخص اس جانور پر سواری کی حالت میں مستحب نماز پڑھنا چاہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے

۸۸۱ اگر کوئی شخص کسی جائداد میں دوسرے کے ساتھ شریک ہو اور اس کا حصہ جدا نہ ہو تو اپنے شراکت دار کی اجازت کے بغیر وہ اس جائداد پر تصرف نہیں کر سکتا اور اس پر نماز نہیں پڑھ سکتا

۸۸۲ اگر کسی شخص ایک ایسی رقم سے کوئی جائداد خریدے جس کا خمس اس نے ادا نہ کیا ہو تو اس جائداد پر اس کا تصرف حرام ہے اور اس میں اس کی نماز جائز نہیں ہے

۸۸۳۔اگر کسی جگہ کا مالک زبان سے نماز پڑھنے کی اجازت دے دے اور انسان کو علم ہو کہ وہ دل سے راضی نہیں ہے تو اس کی جگہ پر نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر اجازت نہ دے لیکن انسان کو یقین ہو کہ وہ دل سے راضی ہے تو نماز پڑھنا جائز ہے۔

۸۸۴۔ جس متوفی نے زکوٰۃ اور اس جیسے دوسرے مالی واجبات ادا نہ کئے ہوں اس کی جائداد میں تصرف کرنا اگر واجبات کی ادائیگی میں مانع نہ ہو مثلاً اس کے گھر میں ورثاء کی اجازت سے نماز پڑھی جائے تو اشکال نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص وہ رقم جو متوفی کے ذمے ہو ادا کر دے یا یہ ضمانت دے کہ ادا کر دے گا تو اس کی جائداد میں تصرف کرنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

۸۸۵۔ اگر متوفی لوگوں کا مقروض ہو تو اس کی جائداد میں تصرف کرنا اس مرد کی جائداد میں تصرف کرنے کے حکم میں ہے جس نے زکوٰۃ اور اس کی مانند دوسرے مالی واجبات ادا نہ کئے ہوں۔

۸۸۶۔اگر متوفی کے ذمے قرض نہ ہو لیکن اس کے بعض ورثاء کم سن یا مجنون یا غیر حاضر ہوں تو ان کے ولی کی اجازت کے بغیر اس کی جائداد میں تصرف حرام ہے اور اس میں نماز جائز نہیں۔

۸۸۷۔کسی کی جائداد میں نماز پڑھنا اس صورت میں جائز ہے جبکہ اس کا مالک صریحاً اجازت دے یا کوئی ایسی بات کہے جس سے معلوم ہو کہ اس نے نماز پڑھنے کی اجازت دے دی ہے مثلاً۔اگر کسی شخص کو اجازت دے کہ اس کی جائداد میں بیٹھے یا سوئے تو اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ اس نے نماز پڑھنے کی اجازت بھی دے دی ہے یا مالک کے راضی ہونے پر دوسری وجوہات کی بناء پر اطمینان رکھتا ہو۔

۸۸۸۔ وسیع و عریض زمین میں نماز پڑھنا جائز ہے اگرچہ اس کا مالک کم سن یا مجنون ہو یا وہاں نماز پڑھنے پر راضی نہ ہو اسی طرح وہ زمینیں کہ جن کے دروازے اور دیوار نہ ہوں ان میں ان کے مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر مالک کمسن یا مجنون ہو یا اس کے راضی نہ ہونے کا گمان ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ وہاں نماز یہ پڑھی جائے۔

۸۸۹۔ (دوسری شرط) ضروری ہے کہ نمازی کی جگہ واجب نمازوں میں ایسی نہ ہو کہ تیز حرکت نمازی کے کھڑے ہونے یا رکوع اور سجود کرنے میں مانع ہو بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کے بدن کو ساکن رکھنے میں بھی مانع نہ ہو اور اگر وقت کی تنگی یا کسی اور وجہ سے ایسی جگہ مثلاً بس، ٹرک، کشتی یا ریل گاڑی میں نماز پڑھے تو جس قدر ممکن ہو

بدن کے □□ھراو اور قبلے کی سمت کا خیال رکے□ اور اگر □رانسپورے قبلے سے کسی دوسری طرف مے جائے تو اپنا منه قبلے کی جانب موے د□□

۸۹۰□جب گا□ی، کشتی یاریل گا□ی وغیره کے□ی هوئی هوے تو ان میے نماز پ□□نے میے کوئی حرج نهیے اور اسی طرح جب چل رهی هوے تو اس حد تک نه هل جل رهی هوے که نمازی بدن کے بدن کے □□ھراو میے حائل هو□□

۸۹۱□ گندم، جو اور ان جیسی دوسری اجناس کے □□یر پر جو هلے جلے بغیر نهیے ره سکتے نماز باطل هے□ (بوریو کے □□یر مراد نهیے هیے)□

(تیسری شرط) ضروری هے که انسان ایسی جگه نماز پ□□نے جهاے نماز پوری پ□□ لینے کا احتمال هوے ایسی جگه نماز پ□□نا صحیح نهیے هے جس کے متعلق اسے یقین هو که مثلاً هوا اور بارش یا بے□ے با□ے کی وجه سے وها□ پوری نماز نه پ□□ سکے گا گو اتفاق سے پوری پ□□ لے□

۸۹۲□ اگر کوئی شخص ایسی جگه نماز پ□□ جها□ □□ھرنا حرام هو مثلاً کسی ایسی مخدوش چ□ت کے نیچے جو عنقریب گرنے والی هو تو گو وه گناه کا مرتکب هوگا لیکن اس کی نماز صحیح هے□□

۸۹۳□ کسی ایسی چیز پر نماز پ□□نا صحیح نهیے هے جس پر کے□ا هونا یا بے□□نا حرام هو مثلا قالین کے ایسے حصے جها□ الله تعالی کا نام لکے□ا هوے چونکه (یه اسم خدا) قصد قربت کرنے میے مانع هے اس لئے (نماز پ□□نا) صحیح نهیے هے□□

(چوت□ی شرط) جس جگه انسان نماز پ□□ اس کی چ□ت اتنی نیچی نه هو که سیدے□ا کے□ا نه هوسکے اور نه هی وه جگه اتنی مختصر هو که رکوع اور سجدے کی گنجائش نه هوے

۸۹۴□ اگر کوئی شخص ایسی جگه نماز پ□□نے پر مجبور هو جهاے بالکل سیدے□ا کے□ا هونا ممکن نه هو تو اس کے لئے ضروری هے که بیے کر نماز پ□□ اور اگر رکوع اور سجود ادا کرنے کا امکان نه هو تو ان کے لئے سر سے اشاره کر□□

۸۹۵□ ضروری هے که پیغمبر اکرم (صلی الله علیه وآله) اور ائمے اهل بیت علیهم السلام کی قبر کے اگے اگر ان کی بے حرمتی هوتی هو تو نماز نه پ□□□ اس کے علاوه کسی اور صورت میے اشکال نهیے□□

(پانچویں شرط) اگر نماز پڑھنے کی جگہ نجس ہو تو اتنی مرطوب نہ ہو کہ اس کی رطوبت نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس تک پہنچے لیکن اگر سجدہ میں پیشانی رکھنے کی جگہ نجس ہو تو خواہ وہ خشک بھی ہو نماز باطل ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ ہرگز نجس نہ ہو

(چھٹی شرط) احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت مرد سے پیچھے کھڑی ہو اور کم از کم اس کے سجدہ کرنے کی جگہ سجدے کی حالت میں مرد کے دو زانو کے برابر فاصلے پر ہو

۸۹۶۔ اگر کوئی عورت مرد کے برابر یا اگے کھڑی ہو اور دونوں بیک وقت نماز پڑھنے لگیں تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھیں اور یہی حکم ہے اگر ایک، دوسرے سے پہلے نماز کے لئے کھڑا ہو

۸۹۷۔ اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے برابر کھڑے ہوں یا عورت اگے کھڑی ہو اور دونوں نماز پڑھ رہے ہوں لیکن دونوں کے درمیان دیوار یا پردہ یا کوئی اور ایسی چیز حائل ہو کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں یا ان کے درمیان دس ہاتھ سے زیادہ فاصلہ ہو تو دونوں کی نماز صحیح ہے

(ساتویں شرط) نماز پڑھنے والے کی پیشانی رکھنے کی جگہ، دو زانو اور پاوں کی انگلیاں رکھنے جگہ سے چار ملی ہوئی ہوئی انگلیوں کی مقدار سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو اس مسئلے کی تفصیل سجدے کے احکام میں آئے گی

۸۹۸۔ نا محرم مرد اور عورت کا ایک ایسی جگہ ہونا جہاں گناہ میں مبتلا ہونے کا احتمال ہو حرام ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز بھی نہ پڑھیں

۸۹۹۔ جس جگہ ستار بجایا جاتا ہو اور اس جیسی چیزیں استعمال کی جاتی ہوں وہاں نماز پڑھنا باطل نہیں ہے گو ان کا سننا اور استعمال کرنا گناہ ہے

۹۰۰۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں خانہ کعبہ کے اندر اور اس کی چھت کے اوپر واجب نماز نہ پڑھی جائے لیکن مجبوری کی حالت میں کوئی اشکال نہیں ہے

۹۰۱۔ خانہ کعبہ کے اندر اور اس کی چھت کے اوپر نفلی نمازیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر ہر رکن کے مقابل دو رکعت نماز پڑھی جائے

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

۹۰۲۔ اسلام کی مقدس شریعت میں بہت تاکید کی گئی ہے کہ نماز مسجد میں پڑھی جائے۔ دنیا بھر کی ساری مسجدوں میں سب سے بہتر مسجد الحرام اور اس کے بعد مسجد نبوی ہے اور اس کے بعد مسجد کوفہ اور اس کے بعد بیت المقدس کا درجہ ہے۔ اس کے بعد شہر کی جامع اور اس کے بعد محلے کی مسجد اور اس کے بعد بازار کی مسجد کا نمبر آتا ہے۔

۹۰۳۔ عورتوں کے لئے بہتر ہے کہ نماز ایسی جگہ پڑھیں جو نا محرم سے محفوظ ہوں کے لحاظ سے دوسری جگہوں سے بہتر ہو خواہ وہ جگہ مکان یا مسجد یا کوئی اور جگہ ہو۔

۹۰۴۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے حرموں میں نماز پڑھنا مستحب ہے بلکہ مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حرم پاک میں نماز پڑھنا دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

۹۰۵۔ مسجد میں زیادہ جانا اور اس مسجد میں جانا آباد نہ ہو (یعنی جہاں لوگ بہت کم نماز پڑھنے آتے ہوں) مستحب ہے اور اگر کوئی شخص مسجد کے پڑوس میں رہتا ہو اور کوئی عذر بڑی نہ رکاوٹ ہو تو اس کے لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۹۰۶۔ جو شخص مسجد میں نہ آتا ہو، مستحب ہے کہ انسان اس کے ساتھ مل کر کھانا کھائے، اپنے کاموں میں اس سے مشورہ نہ کرے، اس کے پڑوس میں نہ رہے اور نہ اس سے عورت کا رشتہ لے اور نہ اسے رشتہ دے۔ (یعنی اس کا سوشل بائیکاٹ کرے)۔

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۹۰۷۔ چند مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ حمام

۲۔ شور زمین

۳۔ کسی انسان کے مقابل

۴ اس دروازہ کے مقابل جو کھلا ہو

۵ سڑک، اور کوچہ میں بشرطیکہ گزرنے والوں کو کئی باعث زحمت نہ ہو اور اگر انہیں زحمت ہو تو ان کے راستہ میں رکاوٹ ڈالنا حرام ہے

۶ آگ اور چراغ کے مقابل

۷ باورچی خانہ میں اور ہر اس جگہ جہاں آگ کی بتی ہو

۸ کنویں کے اور ایسے گڑھے کے مقابل جس میں پیشاب کیا جاتا ہو

۹ جان دار کے فوٹو یا مجسمے کے سامنے مگر یہ کہ اسے ٹانپ دیا جائے

۱۰ ایسے کمرے میں جس میں جنب شخص موجود ہو

۱۱ جس جگہ فوٹو ہو خواہ ہو نماز پڑھنے والے کے سامنے نہ ہو

۱۲ قبر کے مقابل

۱۳ قبر کے اوپر

۱۴ دو قبروں کے درمیان

۱۵ قبرستان میں

۹۰۸ اگر کوئی شخص لوگوں کی رہگزر پر نماز پڑھ رہا ہو یا کوئی اور شخص اس کے سامنے کھڑا ہو تو نمازی کے لئے مستحب ہے کہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اور اگر وہ چیز لکڑی یا رسی ہو تو بہتر کافی ہے

مسجد کے احکام

۹۰۹ مسجد کی زمین، اندرونی اور بیرونی چھت اور اندرونی دیوار کو نجس کرنا حرام ہے اور جس شخص کو پتہ چلے کہ ان میں سے کوئی مقام نجس ہو گیا ہے تو ضروری ہے کہ اس کی نجاست کو فوراً دور کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسجد کے دیوار کا بیرونی حصے کو بھی نجس نہ کیا جائے اور اگر وہ نجس ہو جائے تو نجاست کا ہٹانا لازم نہیں لیکن اگر دیوار کا بیرونی حصہ نجس کرنا مسجد کی بے حرمتی کا سبب ہو تو قطعاً حرام ہے اور اس قدر نجاست کا زائل کرنا کہ جس سے بے حرمتی ختم ہو جائے ضروری ہے۔

۹۱۰ اگر کوئی شخص مسجد کو پاک کرنے پر قادر نہ ہو یا اسے مدد کی ضرورت ہو جو دستیاب نہ ہو تو مسجد کا پاک کرنا اس پر واجب نہیں لیکن یہ سمجھتا ہو کہ اگر دوسرے کو اطلاع دے گا تو یہ کام ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ اسے اطلاع دے۔

۹۱۱ اگر مسجد کی کوئی جگہ نجس ہو گئی ہو جسے کھودے یا توڑے بغیر پاک کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس جگہ کو کھودیے یا توڑیے جب کہ جزوی طور پر کھودنا یا توڑنا پڑے یا بے حرمتی کا ختم ہونا ممکل طور پر کھودنے یا توڑنے پر موقف ہو ورنہ توڑنے میں اشکال ہے جو جگہ کھودی گئی ہو اسے پر کرنا اور جو جگہ توڑی گئی ہو اسے تعمیر کرنا واجب نہیں ہے لیکن مسجد کی کوئی چیز مثلاً۔ اینٹ اگر نجس ہو گئی ہو تو ممکنہ صورت میں اسے پانی سے پاک کر کے ضروری ہے کہ اس کی اصلی جگہ پر لگا دیا جائے۔

۹۱۲ اگر کوئی شخص مسجد کو غصب کرے اور اس کی جگہ گھر یا ایسی ہی کوئی چیز تعمیر کرے یا مسجد اس قدر توڑے پھوڑے جائے کہ اسے مسجد نہ کہا جائے تب بھی احتیاط مستحب کی بنا پر اسے نجس نہ کرے لیکن اسے پاک کرنا واجب نہیں۔

۹۱۳ ائمہ اہل بیت علیہم السلام میں سے کسی امام کا حرم نجس کرنا حرام ہے اگر ان کے حرموں میں سے کوئی حرم نجس ہو جائے اور اس کا نجس رہنا اس کی بے حرمتی کا سبب ہو تو اس کا پاک کرنا واجب ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ خواہ بے حرمتی نہ ہوتی ہو تب بھی پاک کیا جائے۔

۹۱۴ اگر مسجد کی چٹائی نجس ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسے دھو کر پاک کریں اور اگر چٹائی کا نجس ہونا مسجد کی بے حرمتی شمار ہوتا ہو اور وہ دھونے سے خراب ہوتی ہو اور نجس حصے کا کاٹ دینا بہتر ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔

۹۱۵ اگر کسی عین نجاست یا نجس چیز کو مسجد میں لے جانے سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہو تو اس کا مسجد میں لے جانا حرام ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر بے حرمتی نہ ہوتی ہو تب بھی عین نجاست کو مسجد میں نہ لے جایا جائے۔

۹۱۶ اگر مسجد میں مجلس عزا کے لئے قنات تانی جائے اور فرش بچھایا جائے اور سیاہ پردے لٹکائے جائیں اور چائے کا سامان اس کے اندر لے جایا جائے تو اگر یہ چیزیں مسجد کے تقدس کو پامال نہ کرتی ہوں اور نماز پڑھنے میں بھی مانع نہ ہوتی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۹۱۷ احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد کی سونے سے زینت نہ کریں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسجد کو انسان اور حیوان کی طرح جانداروں کی تصویروں سے بھی نہ سجایا جائے۔

۹۱۸ اگر مسجد کے دروں پتھروں بھی جائے تب بھی نہ تو اسے بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی ملکیت اور سڑک میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

۹۱۹ مسجد کے دروازوں، کھڑکیوں اور دوسری چیزوں کا بیچنا حرام ہے اور اگر مسجد کے دروں پتھروں جائے تب بھی ضروری ہے کہ ان چیزوں کو اسی مسجد کی مرمت کے لئے استعمال کیا جائے اور اگر اس مسجد کے کام کی نہ رہی ہوں تو ضروری ہے کہ کسی دوسری مسجد کے کام میں لایا جائے اور اگر دوسری مسجدوں کے کام کی بھی نہ رہی ہوں تو انہیں بیچا جاسکتا ہے اور جو رقم حاصل ہو وہ بصورت امکان اسی مسجد کی مرمت پرورنہ کسی دوسری مسجد کی مرمت پر خرچ کی جائے۔

۹۲۰ مسجد کا تعمیر کرنا اور ایسی مسجد کی مرمت کرنا جو مخدوش ہو مستحب ہے اور اگر مسجد اس قدر مخدوش ہو کہ اس کی مرمت ممکن نہ ہو تو اسے گرا کر دوبارہ تعمیر کیا جاسکتا ہے بلکہ اگر مسجد گرھی پڑھی نہ ہو تب بھی اسے لوگوں کی ضرورت کی خاطر گرا کر وسیع کیا جاسکتا ہے۔

۹۲۱ مسجد کو صاف ستھرا رکھنا اور اس میں چراغ جلانا مستحب ہے اور اگر کوئی شخص مسجد میں جانا چاہے تو مستحب ہے کہ خوشبو لگائے اور پاکیزہ اور قیمتی لباس پہنے اور اپنے جوتے کے تلووں کے بارے میں تحقیق کرے کہ کہیں نجاست تو نہیں لگی ہوئی نیز یہ کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاوں اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاوں رکھے اور اسی طرح مستحب ہے کہ سب لوگوں سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے بعد میں نکلے۔

۹۲۲ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز تحیت و احترام مسجد کی نیت سے پڑھے اور اگر واجب نماز یا کوئی اور مستحب نماز پڑھے تب بھی کافی ہے

۹۲۳ اگر انسان مجبور نہ ہو تو مسجد میں سونا، دنیاوی کاموں کے بار میں گفتگو کرنا اور کوئی کام کاج کرنا اور ایسے اشعار پڑھنا جن میں نصیحت اور کام کی کوئی بات نہ ہو مکر وہ ہے نیز مسجد میں تھوکنا، ناک کی الائش پھینکنا اور بلغم تھوکنا بھی مکروہ ہے بلکہ صورتوں حرام ہے اور اس کے علاوہ گمشدہ (شخص یا چیز) کو تلاش کرتے ہوئے آواز کو بلند کرنا بھی مکروہ ہے لیکن اذان کے لئے آواز بلند کرنے کی ممانعت نہیں ہے

۹۲۴ دیوانے کی مسجد میں داخل ہونے دینا مکروہ ہے اور اسی اس بچے کو بھی داخل ہونے دینا مکروہ ہے جو نمازیوں کے لئے باعث زحمت ہو یا احتمال ہو کہ وہ مسجد کو نجس کر دے گا ان دو صورتوں کے علاوہ بچے کو مسجد میں انے دینے میں کوئی حرج نہیں اس شخص کا مسجد میں جانا بھی مکروہ ہے جس نے پیاز، لہسن یا ان سے مشابہ کوئی چیز کھائی ہو کہ جس کی بو لوگوں کو ناگوار گزرتی ہو

اذان اور اقامت

۹۲۵ ہر مرد اور عورت کے لئے مستحب ہے کہ روزانہ کی واجب نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت کہے اور ایسا کرنا دوسری واجب یا مستحب نمازوں کے لئے مشروع نہیں لیکن عید فطر اور عید قربان سے پہلے جب کہ نماز با جماعت پڑھیں تو مستحب ہے کہ تین مرتبہ "اَلصَّلٰوۃ" کہیں

۹۲۶ مستحب ہے کہ بچے کی پیدائش کے پہلے دن یا ناف اکھڑنے سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے

۹۲۷ اذان اٹھارہ جملوں پر مشتمل ہے

اَللّٰهُ اَکبَرُ اَللّٰهُ اَکبَرُ اَللّٰهُ اَکبَرُ اَللّٰهُ اَکبَرُ

اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهِ

اَشهَدُ اَن مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ اَشهَدُ اَن مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ

حَیَّ عَلَی الفلَاحِ حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ

حَیَّ عَلَی خَیرِالعَمَلِ حَیَّ عَلَی خَیرِ العَمَلِ

اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ

اور اقامت کہ سترہ جملہ ہیں یعنی اذان کی ابتدا سے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَرُ اور آخر سے ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ کم ہو جاتا ہے اور حَیَّ عَلَی خَیرِالعَمَلِ کہنے کے بعد دو دفعہ قَدقَامَتِ الصَّلَاۃُ کا اضافہ کر دینا ضروری ہے۔

۹۲۸۔ اَشہَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللهِ اذان اور اقامت کا جزو نہیں ہے لیکن اگر اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ کے بعد قربت کی نیت سے کہا جائے تو اچھا ہے۔

اذان اور اقامت کا ترجمہ

اَللّٰہُ اَکبَرُ یعنی خدائے تعالی اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے اَشہَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ یکتا اور بے مثل اللہ کے علاوہ کوئی اور پرستش کے قابل نہیں ہے۔

اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) اللہ کے پیغمبر اور اسی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔

اَشہَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیرَالمُئومِنِینَ وَلِیُّ اللهِ یعنی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام مومنوں کے امیر اور تمام مخلوق پر اللہ کے ولی ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کی طرف جلدی کرو۔

حَیَّ عَلَی الفلاَحِ یعنی رستگاری کے لئے جلدی کرو۔

حَیَّ عَلَی خَیرِالعَمَلِ یعنی بهترین کام کے لئے جو که نماز هے جلدی کرو۔

قَدقَامَتِ الصَّلاَۃُ یعنی التحقیق نماز قائم هوگئی۔

لاَّ اِلَهَ اِلاَّ اللهُ یعنی یکتا اور بے مثل الله کے علاوه کوئی اور پرستش کے قابل نهیں۔

۹۲۹۔ ضروری هے که اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان زیاده فاصله نه هو اور اگر ان کے درمیان معمول سے فاصله رکھا جائے تو ضروری هے که اذان اور اقامت دوباره شروع سے کهی جائیں۔

۹۳۰۔ اگر اذان یا اقامت میں آواز کو گلے میں اس طرح پھیریں که غنا هو جائے یعنی اذان اور اقامت اس طرح کهے جیسا لهو و لعب اور کھیل کود کی محفلوں میں آواز نکالنے کا دستور هے تو وه حرام هے اور اگر غنا نه هو تو مکروه هے۔

۹۳۱۔ تمام صورتوں میں جب که نمازی دو نمازوں کو تلے اوپر ادا کرے اگر اس نے پهلی نماز کے لئے اذان کهی هو تو بعد والی نماز کے لئے اذان ساقط هے۔ خواه دو نمازوں کا جمع کرنا بهتر هو یا نه هو مثلاً عرفه کے دن جو نویں ذی الحجه کا دن هے ظهر اور عصر کی نمازوں کا جمع کرنا اور عید قربان کی رات میں مغرب اور عشا کی نمازوں کا جمع کرنا اس شخص کے لئے جو مشعرالحرام میں هو ان صورتوں میں اذان کا ساقط هونا اس سے مشروط هے که دونمازوں کے درمیان بالکل فاصله نه هو یا بهت کم فاصله هو لیکن نفل اور تعقیبات پڑھنے سے کوئی فرق نهیں پڑتا اور احتیاط واجب یه هے که ان صورتوں میں اذان مشروعیت کی نیت سے نه کهی جائے بلکه آخری دو صورتوں میں اذان کهنا مناسب نهیں هے اگرچه مشروعیت کی نیت سے نه هو۔

۹۳۲۔ اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کهی جاچکی هو تو جو شخص اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھے هو اس کے لئے ضروری نهیں که اپنی نماز کے لئے اذان اور اقامت کهے۔

۹۳۳۔ اگر کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں جائے اور دیکھے که نماز جماعت ختم هو چکی هے تو جب تک صفیں لپیٹی نه جائیں اور لوگ منتشر نه هوجائیں وه اپنی نماز کے لئے اذان اور اقامت نه کهے یعنی ان دونوں کا کهنا مستحب تاکیدی نهیں۔

بلکه اگر اذان دینا چاهتا هو تو بهتر یه ه که بهت آهسته که اور اگر دوسری نماز جماعت قائم کرنا چاهتا هو تو هرگز اذان اور اقامت نه که

۹۳۴ ایسی جگه جها نماز جماعت ابی ابی ختم هوئی هو اور صفی نه وی هو اگر کوئی شخص وها تنها یا دوسری جماعت ک ساتھ جو قائم هو رهی هو نماز پنا چاه تو چ شرطو ک ساتھ اذان اور اقامت اس پر س ساقط هو جاتی ه

۱ نماز جماعت مسجد می هو اور اگر مسجد می نه هو تو اذان اور اقامت کا ساقط هونا معلوم نهی

۲ اس نماز ک لئ اذان اور اقامت کهی جاچکی هو

۳ نماز جماعت باطل نه هو

۴ اس شخص کو نماز اور نماز جماعت ایک هی جگه پر هو لهذا اگر نماز جماعت مسجد ک اندر پی جائ اور وه شخص مسجد کی چت پر نماز پنا چاه تو مستحب ه که اذان اور اقامت که

۵ نماز جماعت ادا هو لیکن اس بات کی شرط نهی که خود اس کی نماز بی ادا هو

۶ اس شخص کی نماز اور نماز جماعت کا وقت مشترک هو مثلاً دونو نماز ظهر یا دونو نماز عصر پی یا نماز ظهر جماعت س پی جارهی ه اور وه شخص نماز عصر پی یا وه شخص ظهر کی نماز پی اور جماعت کی نماز، عصر کی نماز هو اور اگر جماعت کی نماز عصر هو اور آخری وقت می وه چاه که مغرب کی نماز ادا پی تو اذان اور اقامت اس پر س ساقط نهی هوگی

۹۳۵ جو شرطی سابقه مسئله می بیان کی گئی هی اگر کوئی شخص ان می س تیسری شرط ک بار می شک کر یعنی اس شک هو که جماعت کی نماز صحیح تی یا نهی تو اس پر س اذان اور اقامت ساقط ه لیکن اگر وه دوسری پانچ شرائط می س کسی ایک ک بار می شک کر تو بهتر ه که رجاء مطلوبیت کی نیت س اذان اور اقامت که

۹۳۶ اگر کوئی شخص کسی دوسر کی اذان جو اعلان یا جماعت کی نماز ک لئ کهی جائ، سن تو مستحب ه که اس کا جو حصه سن خود بی اس آهسته آهسته دهرائ

۹۳۷ اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کی اذان اور اقامت سنی ہو خواہ اس نے ان جملوں کو دھرایا ہو یا نہ دھرایا ہو نہ دھرایا ہو تو اگر اس اذان اور اقامت اور اس نماز کے درمیان جو وہ پڑھنا چاھتا ہو زیادہ فاصلہ نہ ہوا ہو تو وہ اپنی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہہ سکتا ہے

۹۳۸ اگر کوئی مرد عوت کی اذان کو لذت کے قصد سے سنے تو اس کی اذان ساقط نہیں ہوگی بلکہ اگر مرد کا ارادہ لذت حاصل کرنے کا نہ ہو تب بھی اس کی اذان ساقط ہونے میں اشکال ہے

۹۳۹ ضروری ہے کہ نماز جماعت کی اذان اور اقامت مرد کہے لیکن عورتوں کی نماز جماعت میں اگر عورت اذان اور اقامت کہہ دے تو کافی ہے

۹۴۰ ضروری ہے کہ اقامت، اذان کے بعد کہی جائے علاوہ ازیں اقامت میں معتبر ہے کہ کہنے والا وضو کر اور حدث سے پاک ہو کر (وضو یا غسل یا تیمم کرکے) کہی جائے

۹۴۱ اگر کوئی شخص اذان اور اقامت کے جملے بغیر ترتیب کے کہے مثلاً حَیَّ عَلَی الفَلاَحِ کا جملہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ سے پہلے کہے تو ضروری ہے کہ جہاں سے ترتیب بگڑی ہو وہاں سے دوبارہ کہے

۹۴۲ ضروری ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ جو اذان کہی جاچکی ہے اس اقامت کی اذان شمار نہ کیا جاسکے تو مستحب ہے کہ دوبارہ اذان کہی جائے علاوہ ازیں اگر اذان اور اقامت کے اور نماز کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ اذان اور اقامت اس نماز کی اذان اور اقامت شمار نہ ہو تو مستحب ہے کہ اس نماز کے لئے دوبارہ اذان اور اقامت کے اور نماز کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ اذان اور اقامت اس نماز کی اذان اور اقامت شمار نہ ہو تو مستحب ہے کہ اس نماز کے لئے دوبارہ اذان اور اقامت کہی جائے

۹۴۳ ضروری ہے کہ اذان اور اقامت صحیح عربی میں کہی جائے لھذا اگر کوئی شخص انہیں غلط عربی میں کہے یا ایک حرف کی جگہ کوئی دوسرا حرف کہے یا مثلاً ان کا ترجمہ اردو زبان میں کہے تو صحیح نہیں ہے

۹۴۴ ضروری ہے کہ اذان اور اقامت، نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کہی جائے اور اگر کوئی شخص عمداً یا بھول کر وقت سے پہلے کہے تو باطل ہے مگر ایسی صورت میں جب کہ وسط نماز میں وقت داخل ہو تو اس نماز پر صحیح کا حکم لگے گا کہ جس کا مسئلہ ۷۵۲ میں ذکر ہو چکا ہے

۹۴۵ اگر کوئی شخص اقامت کہنے سے پہلے شک کرے کہ اذان کہی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اذان کہے اور اگر اقامت کہنے میں مشغول ہو جائے اور شک کرے کہ اذان کہی ہے یا نہیں تو اذان کہنا ضروری نہیں

۹۴۶ اگر کوئی شخص اقامت کہنے کے دوران کوئی جملہ کہنے سے پہلے ایک شخص شک کرے کہ اس نے اس سے پہلے والا جملہ کہا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ جس جملے کی ادائیگی کے بارے میں اسے شک ہوا ہو اسے ادا کرے لیکن اگر اس اذان یا اقامت کا کوئی جملہ ادا کرتے ہوئے شک ہو کہ اس نے اس سے پہلے والا جملہ کہا ہے یا نہیں تو اس جملے کا کہنا ضروری نہیں

۹۴۷ مستحب ہے کہ اذان کہتے وقت انسان قبلے کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور وضو یا غسل کی حالت میں ہو اور ہاتھوں کو کانوں پر رکھے اور آواز کو بلند کرے اور کھینچے اور اذان کے جملوں کے درمیان قدرے فاصلہ دے اور جملوں کے درمیان باتیں نہ کرے

۹۴۸ مستحب ہے کہ اقامت کہتے وقت انسان کا بدن ساکن ہو اور اذان کے مقابلے میں اقامت آہستہ کہے اور اس کے جملوں کو ایک دوسرے سے ملا نہ دے لیکن اقامت کے جملوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ دے جتنا اذان کے جملوں کے درمیان دیتا ہے

۹۴۹ مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان ایک قدم آگے بڑھے یا تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے یا سجدہ کرے یا اللہ کا ذکر کرے یا دعا پڑھے یا تھوڑی دیر کے لئے ساکت ہو جائے یا کوئی بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھے لیکن نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان کلام کرنا اور نماز مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھنا (یعنی دو رکعت نماز پڑھنا) مستحب نہیں ہے

۹۵۰ مستحب ہے کہ جس شخص کو اذان دینے پر مقرر کیا جائے وہ عادل اور وقت شناس ہو، نیز یہ کہ بلند آہنگ ہو اور اونچی جگہ پر اذان دے

نماز کے واجبات

اشاره

واجبات نماز گیاره هیں:

۱ نیت ۲ قیام ۳ تکبیر الاحرام ۴ رکوع ۵ سجود ۶ قراءت ۷ ذکر ۸ تشهُّد ۹ سلام ۱۰ ترتیب ۱۱ مُوَالات یعنی اجزائے نماز کا پے در پے بجا لانا

۹۵۱ نماز کے واجبات میں سے بعض اس کے رکن هیں یعنی اگر انسان انهیں بجا نه لائے تو خواه ایسا کرنا یا عمداً هو یا غلطی سے هو نماز باطل هو جاتی هے اور بعض واجبات رکن نهیں هیں یعنی اگر وه غلطی سے چھوڑ جائیں تو نماز باطل نهیں هوتی

نماز کے ارکان پانچ هیں :

۱ نیت

۲ تکبیر الاحرام (یعنی نماز شروع کرتے وقت الله اکبر کهنا)

۳ رکوع سے متصل قیام یعی رکوع میں جانے سے پهلے کھڑا هونا

۴ رکوع

۵ هر رکعت میں دو سجدے اور جهاں تک زیادتی کا تعلق هے اگر زیادتی عمداً هو تو بغیر کسی شرط کے نماز باطل هے اور اگر غلطی سے هوئی هو تو رکوع میں یا ایک هی رکعت کے دو سجدوں میں زیادتی سے احتیاط لازم کی بنا پر نماز باطل هے ورنه باطل نهیں

نِیّت

۹۵۲ ضروری هے که انسان نماز قربت کی نیت سے یعنی خداوند عالم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پڑھے اور یه ضروری نهیں که نیت کو اپنے دل سے گزرائے یا مثلاً زبان سے کهے که چار رکعت نماز ظهر پڑھتا هوں قُربَةً اِلَی اللهِ

۹۵۳۔ اگر کوئی شخص ظهر کی نماز میں یا عصر کی نماز میں نیت کرے که چار رکعت نماز پڑھتا هو لیکن اس امر کا تعین نه کرے که نماز ظهر کی هے یاعصر کی تو اس کی نماز باطل هے نیز مثال کے طور پر اگر کسی شخص پر نماز ظهر کی قضا واجب هو اور وه اس قضا نماز یا نماز ظهر کو "ظهر کے وقت" میں پڑھنا چاهے تو ضروری هے که جو نماز وه پڑھے نیت میں اس کا تعین کرے

۹۵۴۔ ضروری هے که انسان شروع سے آخر تک اپنی نیت پر قائم رهے اگر وه نماز میں اس طرح غافل هو جائے که اگر کوئی پوچھے که وه کیا کر رها هے تو اس کی سمجھ میں نه آئے که کیا جواب دے تو اس کی نماز باطل هے

۹۵۵۔ ضروری هے که انسان فقط خداوند عالم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھے پس جو شخص ریا کرے یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل هے خواه یه نماز پڑھنا فقط لوگوں کو یا خدا اور لوگوں دونوں کو دکھانے کے لئے هو

۹۵۶۔ اگر کوئی شخص نماز کا کچھ حصه بھی الله تعالی جل شانه کے علاوه کسی اور کے لئے بجا لائے خواه وه حصه واجب هو مثلاً سوره الحمد یا مستحب هو مثلاً قنوت اور اگر غیر خدا کا یه قصد پوری نماز پر محیط هو یا اس بھی حصے کے تدارک سے بطلان لازم آتا هو تو اس کی نماز باطل هے اور اگر نماز تو خدا کے لئے پڑھے لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے کسی خاص جگه مثلاً مسجد میں پڑھے یا کسی خاص وقت مثلاً اول وقت میں پڑھے یا کسی خاص قاعدے سے مثلاً باجماعت پڑھے تو اس کی نماز بھی باطل هے

تکبیر الاحرام

۹۵۷۔ هر نماز کے شروع میں اَللّٰه اکبر کهنا واجب اور رکن هے اور ضروری هے که انسان الله کے حروف اور اکبر کے حروف اور دو کلمے الله اور اکبر پے در پے کهے اور یه بھی ضروری هے که یه دو کلمے صحیح عربی میں کهے جائیں اور اگر کوئی شخص غلط عربی میں کهے یا مثلاً ان کا اردو میں ترجمه کر کے کهے تو صحیح نهیں هے

۹۵۸۔ احتیاط مستحب یه هے که انسان نماز کی تکبیر الاحرام کو اس چیز سے مثلاً اقامت یا دعا سے جو وه تکبیر سے پهلے پڑھے رها هو نه ملائے

۹۵۹ اگر کوئی شخص چاہے کہ اللہ اکبر کو اس جملے کے ساتھ جو بعد میں پڑھنا ہو مثلاً۔ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم سے ملائے تو بہتر یہ ہے کہ اَکبَرُ کی آخری حرف "را" پر پیش دے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ واجب نماز میں اسے نہ ملائے

۹۶۰ تکبیر الاحرام کہتے وقت ضروری ہے کہ انسان کا بدن ساکن ہو اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اس حالت میں تکبیر الاحرام کہے کہ اس کا بدن حرکت میں ہو تو (اس کی تکبیر) باطل ہے

۹۶۱ ضروری ہے کہ تکبیر، اَلحمد، سورہ، ذکر اور دعا کم سے کم اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن سکے اور اگر اونچا سننے یا بھرہ ہونے کی وجہ سے یا شور و غل کی وجہ سے نہ سن سکے تو اس طرح کہنا ضروری ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو سن لے

۹۶۲ جو شخص کسی بیماری کو بنا پر گونگا ہو جائے یا اس کی زبان میں کوئی نقص ہو جس کی وجہ سے اللہ اکبر نہ کہہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ جس طرح بنے ممکن ہو اس طرح کہے اور اگر بالکل ہی نہ کہہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دل میں کہے اور اس کے لئے انگلی سے اس طرح اشارہ کرے کہ جو تکبیرہ سے مناسب رکھتا ہو اور اگر ہوسکے تو زبان اور ہونے کو بنے حرکت دے اور اگر کوئی پیدائشی گونگا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان اور ہونے کو اس طرح حرکت دے کہ جو کسی شخص کے تکبیر کہنے سے مشابہ ہو اور اس کے لئے اپنی انگلی سے بنے اشارہ کرے

۹۶۳ انسان کے لئے مستحب ہے کہ تکبیر الاحرام کے بعد کہے :

"یَامُحسِنُ قَد اَتَاکَ المُسِیئُ وَقَد اَمَرتَ المُحسِنَ اَن یَّتَجَاوَزَعنِ المُسِیئِ وَاَنتَ المُحسِنُ وَاَناالمُسِیئُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّتَجَاوَزعَن قَبِیحِ مَا تَعلَمُ مِنِّی"

(یعنی) اے اپنے بندوں پر احسان کرنے والے خدا ! یہ گنہگار بندہ تیری بارگاہ میں آیا ہے اور تونے حکم دیا ہے کہ نیک لوگ گناہ گاروں سے در گزر کریں تو احسان کرنے والا ہے اور میں گناہ گارہوں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور آل محمد (علیہم السلام) کے طفیل میری برائیوں سے جنہیں تو جانتا ہے در گزر فرما

۹۶۴ (انسان کے لئے) مستحب ہے کہ نماز کی پہلی تکبیر اور نماز کی درمیانی تکبیریں کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جائے

۹۶۵ اگر کوئی شخص شک کرے کہ تکبیر الاحرام کہی ہے یا نہیں اور قرات میں مشغول ہو جائے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ابھی کچھ نہ پڑھا ہو تو ضروری ہے کہ تکبیر کہے

۹۶۶ اگر کوئی شخص تکبیر الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح طریقے سے تکبیر کہی ہے یا نہیں تو خواہ اس نے کچھ پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو اپنے شک کی پروا نہ کرے

قیام یعنی کھڑا ہونا

۹۶۸ تکبیر الاحرام کہنے سے پہلے اور اسکے بعد تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہونا واجب ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ تکبیر قیام کی حالت میں کہی گئی ہے

۹۶۹ اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے الحمد اور سورہ کے بعد بیٹھ جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور رکوع میں جائے لیکن اگر سیدھا کھڑا ہوئے بغیر جھکے ہونے کی حالت میں رکوع کرے تو چونکہ وہ قیام متصل برکوع بجا نہیں لایا اس لئے اس کا یہ رکوع کفایت نہیں کرتا

۹۷۰ جس وقت ایک شخص تکبیر الاحرام یا قراءت کے لئے کھڑا ہو ضروری ہے کہ بدن کو حرکت نہ دے اور کسی طرف نہ جھکے اور احتیاط لازم کی بنا پر اختیار کی حالت میں کسی جگہ ٹیک نہ لگائے لیکن اگر ایسا کرنا بے امر مجبوری ہو تو کوئی اشکال نہیں

۹۷۱ اگر قیام کی حالت میں کوئی شخص بھول سے بدن کو حرکت دے یا کسی طرف جھک جائے یا کسی جگہ ٹیک لگالے تو کوئی اشکال نہیں ہے

۹۷۲ احتیاط واجب یہ ہے کہ قیام کے وقت انسان کے دونوں پاؤں زمین پر ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کہ بدن کا بوجھ دونوں پاؤں پر ہو چنانچہ اگر ایک پاؤں پر بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں

۹۷۳ جو شخص ایک طور پر کھڑا ہو سکتا ہو اگر وہ اپنے پاؤں ایک دوسرے سے اتنے جدا رکھے کہ اس پر کھڑا ہونا صادق نہ آتا ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اسی طرح اگر معمول کے خلاف پیروں کو کھڑا ہونے کی حالت میں بہت کھلا رکھے تو احتیاط کی بنا پر یہی حکم ہے

۹۷۴ جب انسان نماز میں کوئی واجب ذکر پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری ہے کہ اس کا بدن ساکن ہو اور جب مستحب ذکر میں مشغول ہو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے اور جس وقت وہ قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو دائیں یا بائیں جانب تھوڑی سی حرکت دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اس وقت کچھ نہ پڑھے

۹۷۵ اگر متحرک بدن کی حالت میں کوئی شخص مستحب ذکر پڑھے مثلاً رکوع سجدے میں جانے کے وقت تکبیر کہے اور اس ذکر کے قصد سے کہے جس کا نماز میں حکم دیا گیا ہے تو وہ ذکر صحیح نہیں لیکن اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری ہے کہ انسان اللّٰہِ وَقُوَّتِہ وَاَقعدُ اس وقت کہے جب کھڑا ہو رہا ہو

۹۷۶ ہاتھوں اور انگلیوں کو الحمد پڑھتے وقت حرکت دینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں بھی حرکت نہ دی جائے

۹۷۷ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ پڑھتے وقت یا تسبیحات پڑھتے وقت بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن کے ساکن ہونے کی حالت سے خارج ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کے دوبارہ ساکن ہونے جو کچھ اس نے حرکت کی حالت میں پڑھا تھا، دوبارہ پڑھے

۹۷۸ نماز کے دوران اگر کوئی شخص کھڑے ہونے کے قابل نہ ہو تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ لیٹ جائے لیکن جب تک اس کے بدن کو سکون حاصل نہ ہو ضروری ہے کہ کوئی واجب ذکر نہ پڑھے

۹۷۹ جب تک انسان کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ نہ بیٹھے مثلاً اگر کھڑا ہونے کی حالت میں کسی کا بدن حرکت کرتا ہو یا وہ کسی چیز پر ٹیک لگانے پر یا بدن کو تھوڑا سا گھمانا کرنے پر مجبور ہو تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ہوسکے کھڑا ہو کر نماز پڑھے لیکن اگر وہ کسی طرح بھی کھڑا نہ ہوسکتا ہو تو ضروری ہے کہ سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھ کر نماز پڑھے

۹۸۰ جب تک انسان بیٹھ سکے ضروری ہے کہ وہ لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر وہ سیدھا ہو کر نہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو بیٹھے اور اگر بالکل نہ بیٹھ سکے تو جیسا کہ قبلے کے احکام میں کہا گیا ہے ضروری ہے کہ دائیں پہلو لیٹے اور دائیں پہلو پر نہ لیٹ سکتا ہو تو بائیں پہلو پر لیٹے اور احتیاط لازم کی بنا پر ضروری کہ جب تک دائیں پہلو پر لیٹ سکتا ہو بائیں پہلو پر نہ لیٹے اور اگر دونوں طرف لیٹنا ممکن نہ ہو تو پشت کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کے تلوے قبلے کی طرف ہوں

۹۸۱ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ الحمد اور سورہ پڑھنے کے بعد کھڑا ہوسکے اور رکوع کھڑا ہو کر بجا لا سکے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ رکوع بلی بیٹھ کر بجالائے

۹۸۲ جو شخص کرنماز پڑھ رہا ہو اگر وہ نماز کے دوران اس قابل ہو جائے کہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑا ہوسکے تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو کر پڑھے لیک جب تک اس کے بدن کو سکون حاصل نہ ہوجائے ضروری ہے کہ کوئی واجب ذکر نہ پڑھے

۹۸۳ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر نماز کے دوران اس قابل ہو جائے کہ کھڑا ہوسکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو پڑھے لیکن جب تک اس کے بدن کو سکون حاصل نہ ہو جائے ضروری ہے کہ کوئی واجب ذکر نہ پڑھے

۹۸۴ اگر کسی ایسے شخص کو جو کھڑا ہو سکتا ہو یہ خوف ہو کہ کھڑا ہونے بیمار ہو جائے گا یا اسے کوئی تکلیف ہوگی تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بیٹھنے سے بلی تکلیف کاہر ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے

۹۸۵ اگر کسی شخص کو اس بات کی امید ہو کہ آخر وقت میں کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکے گا اور وہ اول وقت میں نماز پڑھ لے اور آخر وقت میں کھڑا ہونے پر قادر ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے لیکن اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے مایوس ہو اور اول وقت میں نماز پڑھ لے بعد ازاں وہ کھڑے ہونے کے قابل ہو جائے تو ضروری نہیں کہ دوبارہ نماز پڑھے

۹۸۶ (انسان کے لئے) مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں جسم سیدھا رکھے اور کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے نیز ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور انگلیوں کو باہم ملا کر رکھے اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر مرکوز رکھے اور بدن کو بوجھ دونوں پاؤں پر یکساں ڈالے اور خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑا ہو اور پاؤں اگے پیچھے نہ رکھے اور اگر مرد تو پاؤں کے درمیان تین پوٹیلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھے اور اگر عورت ہو تو دونوں پاؤں ملا کر رکھے

قراءت

۹۸۷ ضروری ہے کہ انسان روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور اس کے بعد احتیاط کی بنا پر کسی ایک پوری سورے کی تلاوت کرے اور وَالضُّحیٰ اور اَلَم نَشرَح کی سورتیں اور اسی طرح سورہ فیل اور سورہ قریش احتیاط کی بنا پر نماز میں ایک سورت شمار ہوتی ہیں

۹۸۸ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا انسان کسی مجبوری کی وجہ سے سورہ نہ پڑھ سکتا ہو مثلاً اسے خوف ہو کہ اگر سورہ پڑھے گا تو چور یا درندہ یا کوئی اور چیز اسے نقصان پہنچائے گی یا اسے ضروری کام ہو تو اگر وہ چاہے تو سورہ نہ پڑھے بلکہ وقت تنگ ہونے کی صورت میں اور خوف کی بعض حالتوں میں ضروری ہے کہ وہ سورہ نہ پڑھے

۹۸۹ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر الحمد سے پہلے سورہ پڑھے تو اس کی نماز باطل ہو گی لیکن اگر غلَطی سے الحمد سے پہلے سورہ پڑھے اور پہنچے کہ دوران یاد آئے تو ضروری ہے کہ سورہ کو چھوڑ دے اور الحمد پڑھے کہ بعد سورہ شروع سے پڑھے

۹۹۰ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ یا ان سے کسی ایک کا پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جانے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے

۹۹۱ اگر رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے کسی شخص کو یاد آئے کہ اس نے الحمد اور سورہ نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ پڑھے اور اگر یہ یاد آئے کہ سورہ نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ فقط سورہ پڑھے لیکن اگر اسے یاد آئے کہ فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ پہلے الحمد اور اس کے بعد دوبارہ سورہ پڑھے اور اگر جھک بھی جائے لیکن رکوع حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آئے کہ الحمد اور سورہ یا فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور اسی حکم کے مطابق عمل کرے

۹۹۲ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر فرض نماز میں ان چار سورہ میں سے کوئی ایک سورہ پڑھے جن میں آیہ سجدہ ہو اور جن کا ذکر مسئلہ ۳۶۱ میں کیا گیا ہے تو واجب ہے کہ آیہ سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ کرے لیکن اگر سجدہ لائے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ اسے دوبارہ پڑھے اور اگر سجدہ نہ کرے تو اپنی نماز جاری رکھ سکتا ہے اگرچہ سجدہ نہ کرکے اس نے گناہ کیا ہے

۹۹۳ اگر کوئی شخص بھول کر ایسا سورہ پڑھنا شروع کر دے جس میں سجدہ واجب ہو لیکن آیہ سجدہ پر پہنچنے سے پہلے اسے خیال آجائے تو ضروری ہے کہ اس سورہ کو چھوڑ دے اور کوئی دوسرا سورہ پڑھے اور آیہ سجدہ پڑھنے کے بعد خیال آئے تو ضروری ہے کہ جس طرح سابقہ مسئلہ میں کہا گیا ہے عمل کرے

۹۹۴ اگر کوئی شخص نماز کے دوران کسی دوسرے کو آیہ سجدہ پڑھتے ہوئی سنے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن احتیاط کی بنا پر سجدے کا اشارہ کرے اور نماز ختم کرنے کے بعد اس کا سجدہ بجالائے

۹۹۵ مستحب نماز میں سورہ پڑھنا ضروری نہیں ہے خواہ وہ نماز منت ماننے کی وجہ سے ہی واجب کیوں نہ ہوگئی ہو لیکن اگر کوئی شخص ایسی مستحب نمازیں ان کے احکام کے مطابق پڑھنا چاہے مثلاً نماز وحشت کہ جن میں مخصوص سورتیں پڑھنی ہوتی ہیں تو ضروری ہے کہ وہی سورتیں پڑھے

۹۹۶ جمعہ کی نماز میں اور جمعہ کے دن ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے اور اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی ایک سورہ پڑھنا شروع کر دے تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا

۹۹۷ اگر کوئی شخص الحمد کے بعد سورہ اخلاص یا سورہ کافرون پڑھنے لگے تو وہ اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر نماز جمعہ یا جمعہ کے دن نماز ظہر میں بھول کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی بجائے ان دو سورتوں میں سے کوئی سورہ پڑھے تو انہیں چھوڑ سکتا ہے اور سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھ سکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر نصف تک پڑھ چکا ہو تو پھر ان سورون کو نہ چھوڑے

۹۹۸ اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں یا جمعہ کے دن ظہر کی نماز میں جان بوجھ کر سورہ اخلاص یا سورہ کافرون پڑھے تو خواہ وہ نصف تک نہ پہنچا ہو احتیاط واجب کی بنا پر انہیں چھوڑ کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون نہیں پڑھ سکتا

۹۹۹ اگر کوئی شخص نماز میں سورہ اخلاص یا سورہ کافرون کے علاوہ کوئی دوسرا سورہ پڑھے تو جب تک نصف تک نہ پہنچا ہو اسے چھوڑ سکتا ہے اور دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے اور نصف تک پہنچنے کے بعد بغیر کسی وجہ کے اس سورہ کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھنا احتیاط کی بنا پر جائز نہیں

۱۰۰۰ اگر کوئی شخص کسی سورہ کا کچھ حصہ بھول جائے یا به امر مجبوری مثلاً وقت کی تنگی یا کسی اور وجه سے اسے مکمل نه کرسکتے تو وه اس سوره کو چھوڑ کر کوئی دوسرا سوره پڑھ سکتا ہے خواه نصف تک ہی پهنچ چکا هو یا وه سوره اخلاص یا سوره کافرون ہی هو

۱۰۰۱ مرد پر احتیاط کی بنا پر واجب ہے که صبح اور مغرب و عشا کی نمازوں پر الحمد اور سوره بلند آواز سے پڑھے اور مرد اور عورت دونوں پر احتیاط کی بنا پر واجب ہے که نماز ظهر و عصر میں الحمد اور سوره آهسته پڑھیں

۱۰۰۲ احتیاط کی بنا پر ضروری ہے که مرد صبح اور مغرب و عشا کی نماز میں خیال رکھے که الحمد اور سوره کے تمام کلمات حتّی که ان کے آخری حرف تک بلند آواز سے پڑھے

۱۰۰۳ صبح کی نماز اور مغرب و عشا کی نماز میں عورت الحمد اور سوره بلند آواز سے یا آهسته جیسا چاهے پڑھ سکتی ہے لیکن اگر نا محرم اس کی آواز سن رها هو اور اس کا سننا حرام هو تو احتیاط کی بنا پر آهسته پڑھے

۱۰۰۴ اگر کوئی شخص جس نماز کی بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے اسے عمداً آهسته پڑھے یا جو نماز آهسته پڑھنی ضروری ہے اسے عمداً بلند آواز سے پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر بھول جانے کی وجه سے یا مسئله نه جاننے کی وجه سے ایسا کرے تو (اس کی نماز) صحیح ہے نیز الحمد اور سوره پڑھنے کی دوران بھی اگر وه متوجه هو جائے که اس سے غلطی هوئی ہے تو ضروری نهیں که نماز کا جو حصه پڑھ چکا هو اسے دوباره پڑھے

۱۰۰۵ اگر کوئی شخص الحمد اور سوره پڑھنے کے دوران اپنی آواز معمول سے زیاده بلند کرے مثلاً ان سورتوں کو ایسے پڑھے جیسے که فریاد کر رها هو تو اس کی نماز باطل ہے

۱۰۰۶ انسان کے لئے ضروری ہے که نماز کی قرائت کو سیکھ لے تاکه غلط نه پڑھے اور جوشخص کسی طرح بھی پوری سوره الحمد کو نه سیکھ سکتا هو جس قدر بھی سیکھ سکتا هو سیکھے اور پڑھے لیکن اگر وه مقدار بهت کم هو تو احتیاط واجب کی بنا پر قرآن کے دوسرے سوروں میں سے جس قدر سیکھ سکتا هو اس کے ساتھ ملا کر پڑھے اور اگر ایسا نه کر سکتا هو تو تسبیح کو اس کے ساتھ ملاکر پڑھے اور اگر کوئی پوری سوره کو نه سیکھ سکتا هو تو ضروری نهیں که اس کے بدلے کچھ پڑھے اور هر حال میں احتیاط مستحب یه ہے که نماز کو جماعت کے ساتھ بجالائے

۱۰۰۷ اگر کسی کو الحمد اچھی طرح یاد نہ ہو اور وہ سیکھ سکتا ہو اور نماز کا وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ سیکھ لے اور اگر وقت تنگ ہو اور وہ اس طرح پڑھے جیسا کہ گزشتہ مسئلہ میں کہا گیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر ممکن ہو تو عذاب سے بچنے کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھے

۱۰۰۸ واجبات نماز سکھانے کی اجرات لینا احتیاط کی بنا حرام لیکن مستحبات نماز سکھانے کی اجرت لینا جائز ہے

۱۰۰۹ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ کا کوئی کلمہ نہ جانتا ہو یا جان بوجھ کر اسے نہ پڑھے یا ایک حرف کے بجائے دوسرا حرف کہے مثلاً "ض" کی بجائے "ظ" کہے یا جھوٹ زیر اور زبر کے بغیر پڑھنا ضروری ہو وہاں زیر اور زبر لگائے یاتشدیدحذف کر دے تو اس کی نماز باطل ہے

۱۰۱۰ اگر انسان نے کوئی کلمہ جس طرح یاد کیا ہوا سے صحیح سمجھتا ہو اور نماز میں اسی طرح پڑھے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ اس نے غلط پڑھا ہے تو اس کے لئے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے

۱۰۱۱ اگر کوئی شخص کسی لفظ کے زبر اور زیر سے واقف نہ ہو یا یہ نہ جانتا ہو کہ وہ لفظ (ہ) سے ادا کرنا چاہئے یا (ح) سے تو ضروری ہے کہ سیکھ لے اور ایسے لفظ کو دو (یا دو سے زائد) طریقوں سے ادا کرے اور اگر اس لفظ کا غلط پڑھنا قرآن یا ذکر خدا شمار نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر دونوں طریقوں سے پڑھنا صحیح ہو مثلاً "اِهْدِنَاالصِّراطَ المُستَقِيمَ" کو ایک دفعہ (س) سے اور ایک دفعہ (ص) سے پڑھے تو ان دونوں طریقوں سے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے

۱۰۱۲ علمائے تجوید کاکھنا ہے کہ اگر کسی لفظ میں واو ہو اور اس لفظ سے پہلے والے حرف پر پیش ہو اور اس لفظ میں داد کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً "سُوْءٍ" تو پڑھنے والے کو چاہئے کہ اس داد کو مدکے ساتھ کھینچ کر پڑھے اسی طرح اگر کسی لفظ میں "الف" ہو اور اس لفظ میں الف سے پہلے والے حرف پر زبر ہو اور اس لفظ میں الف کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً جَاءَ تو ضروری ہے کہ اس لفظ کے الف کو کھینچ کر پڑھے اور اگر کسی لفظ میں "ی" سے پہلے والے حرف پر زیر ہو اور اس لفظ میں "ی" کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً "جَيْءَ" تو ضروری ہے کہ "ی" کو مد کے ساتھ پڑھے اور اگر ان حروف "داد، الف اوریا" کے بعد ہمزہ کے بجائے کوئی ساکن حرف ہو یعنی اس پر زبر، زیر یا پیش میں سے کوئی حرکت نہ ہو تب بھی ان تینوں حروف کو مدکے ساتھ پڑھنا ضروری ہے لیکن ظاہراً ایسے معاملے میں قرات کا صحیح ہونا مدپر موقف نہیں ہے لہذا جو طریقہ بتایا گیا ہے اگر کوئی پر اس پر عمل نہ کرے تب بھی اس کی نماز صحیح ہے لیکن وَلَاالضَّالِّينَ جیسے

الفاظ میں تشدید اور الف کا پورا طور پر ادا ہونا مد پر تھوڑا سا توقف کرنے میں ہے لہذا ضروری ہے کہ الف کو تھوڑا سا کھینچ کر پڑھے

۱۰۱۳ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان نماز میں وقف بحرکت اور وصل بسکون نہ کرے اور وقف بحرکت کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کے آخر میں زیر زبر پیش پڑھے اور لفظ اور اس کے بعد کے لفظ کے درمیان فاصلہ درمیان فاصلہ دے مثلاً کہے اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اور اَلرَّحِیمِ کے میم کو زیر دے اور اس کے بعد قدرے فاصلہ دے اور کہے مَالِکِ یَومِ الدِّینِ اور وصل بسکون کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کی زیر زبر یا پیش نہ پڑھے اور اس لفظ کو بعد کے لفظ سے جوڑ دے مثلاً یہ کہے اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اور اَلرَّحِیمِ کے میم کو زیر نہ دے اور فوراً مَالِکِ یَومِ الدِّینِ کہے

۱۰۱۴ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط ایک دفعہ الحمد یا ایک دفعہ تسبیحات اربعہ پڑھی جاسکتی ہے یعنی نماز پڑھنے والا ایک دفعہ کہے سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکبَرُ اور بہتر یہ ہے کہ تین دفعہ کہے اور وہ ایک رکعت میں الحمد اور دوسری رکعت میں تسبیحات بڑھی پڑھے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات پڑھے

۱۰۱۵ اگر وقت تنگ ہو تو تسبیحات اربعہ ایک دفعہ پڑھنا چاہئے اور اگر اس قدر وقت بڑھی نہ ہو تو بعید نہیں کہ ایک دفعہ سُبحَانَ اللهِ کہنا لازم ہو

۱۰۱۶ احتیاط کی بنا پر مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد یا تسبیحات اربعہ آہستہ پڑھیں

۱۰۱۷ اگر کوئی شخص تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے تو واجب نہیں کہ اس کی بِسمِ اللهِ بڑھی آہستہ پڑھے لیکن مقتدی کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ بِسمِ اللهِ بڑھی آہستہ پڑھے

۱۰۱۸ جو شخص تسبیحات یاد نہ کر سکتا ہو یا انہیں ٹھیک نہ پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے

۱۰۱۹۔ اگر کوئی شخص نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یہ خیال کرتا ہوا کہ یہ آخری دو رکعتیں ہیں تسبیحات پڑھے لیکن رکوع سے پہلے اسے صحیح صورت کا پتہ چل جائے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر اسے رکوع کے دوران یا رکوع کے بعد پتہ چلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۲۰۔ اگر کوئی شخص نماز کی کی آخری دو رکعتوں میں یہ خیال کرتا ہوا کہ یہ پہلی دو رکعتیں ہیں الحمد پڑھے یا نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یہ خیال کرتا ہوا کہ یہ آخری دو رکعتیں الحمد پڑھے تو اسے صحیح صورت کا خواہ رکوع سے پہلے پتہ چلے یا بعد میں اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۲۱۔ اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا چاہتا ہو لیکن تسبیحات اس کی زبان پر آجائیں یا تسبیحات پڑھنا چاہتا ہو لیکن الحمد اس کی زبان پر آجائے اور اگر اس کو پڑھنے کا بالکل ارادہ نہ تھا تو ضروری ہے کہ اسے چھوڑ کر دوبارہ الحمد یا تسبیحات پڑھے لیکن اگر بطور کلی بلا ارادہ نہ ہو جیسے کہ اس کی عادت وہی کچھ پڑھنے کی ہو جو اس کی زبان پر آیا ہے تو وہ اسی کو تمام کر سکتا ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۲۳۔ جس شخص کی عادت تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات پڑھنے کی ہو اگر وہ اپنی عادت سے غفلت برتے اور اپنے وظیفے کی ادائیگی کی نیت سے الحمد پڑھنے لگے تو وہی کافی ہے اور اس کے لئے الحمد یا تسبیحات دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

۱۰۲۳۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد اِستِغفار کرنا مثلاً کہے "اَستَغفِرُاللهَ رَبِّي وَاَتُوبُ اِلَيهِ" یا کہے "اَللّٰهُمَّ اغفِرلِي" اور اگر نماز پڑھنے والا رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے استغفارہ پڑھ رہا ہو یا اس سے فارغ ہو چکا ہو اور اسے شک ہو جائے کہ اس نے الحمد یا تسبیحات پڑھی ہیں یا نہیں تو ضروری ہے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

۱۰۲۴۔ اگر تیسری یا چوتھی رکعت میں یا رکوع میں جاتا ہوا شک کرے کہ اس نے الحمد یا تسبیحات پڑھی ہیں یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۱۰۲۵۔ اگر نماز پڑھنے والا شک کرے کہ آیا اس نے کوئی آیت یا جملہ درست پڑھا ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ قُل هُوَاللهُ اَحَد درست پڑھا ہے یا نہیں تو وہ اپنے شک کی پروانہ کرے لیکن اگر احتیاط وہی آیت یا جملہ دوبارہ صحیح طریقے سے

پڑھ دے تو کوئی حرج نہیں اور اگر کئی بار بھی شک کرے تو کئی بار پڑھ سکتا ہے ہاں اگر وسوسے کی حد تک پہنچ جائے اور پھر بھی دوبارہ پڑھے تو احتیاط مستحب کی بنا پر پوری نماز دوبارہ پڑھے

۱۰۲۶۔ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے "اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ" کہے اور ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں بسم اللهِ بلند آواز سے کہے اور الحمد اور سورہ کو ممیز کرکے پڑھے اور ہر آیت کے آخر پر وقف کرے یعنی اسے بعد والی آیت کے ساتھ نہ ملائے اور الحمد اور سورہ پڑھتے وقت آیات کے معنوں کی طرف توجہ رکھے اور اگر جماعت سے نماز پڑھے رہا ہو تو امام جماعت کے سورہ الحمد ختم کرنے کے بعد اور اگر فُرادیٰ نماز پڑھے رہا ہو تو سورہ الحمد پڑھنے کے بعد کہے "الحَمدُ لِلّهِ رَبِّ العَالَمِینَ" اور سورہ قُل هُوَاللهُ اَحَد پڑھنے کے بعد ایک یا دو تین دفعہ " کَذَالِکَ اللهُ رَبِّی " یا تین دفعہ " کَذَلِکَ اللهُ رَبُّنَا" کہے اور سورہ پڑھنے کے بعد اور تھوڑی دیر رکے اور اس کے بعد رکوع سے پہلے کی تکبیر کہے یا قنوت پڑھے

۱۰۲۷۔ مستحب ہے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے

۱۰۲۸۔ پنج گانہ نمازوں میں سے کسی ایک نماز میں بھی انسان کا سورہ اخلاص کا نہ پڑھنا مکروہ ہے

۱۰۲۹۔ ایک ہی سانس میں سورہ قُل هُوَاللهُ اَحَد کا پڑھنا مکروہ ہے

۱۰۳۰۔ جو سورہ انسان پہلی رکعت میں پڑھے اس کا دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر سورہ اخلاص دونوں رکعتوں میں پڑھے تو مکروہ نہیں ہے

رکوع

۱۰۳۱۔ضروری ہے کہ ہر رکعت میں قرائت کے بعد اس قدر جھکے کہ اپنی انگلیوں کے سر گھٹنے پر رکھ سکے اور اس عمل کو رکوع کہتے ہیں

۱۰۳۲۔ اگر رکوع جتنا جھکے جائے لیکن اپنی انگلیوں کے سر گھٹنوں پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ۔

۱۰۳۳۔ اگر کوئی شخص رکوع عام طریقہ کے مابق نہ بجا لائے مثلاً بائیں یا دائیں جانب جھک جائے تو خواہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ بھی جائیں اس کا رکوع صحیح نہیں ہے۔

۱۰۳۴۔ ضروری ہے کہ جھکنا رکوع کی نیت سے ہو لہذا اگر کسی اور کام کے لئے مثلاً۔ کسی جانور کو مارنے کے لئے جھکے تو اسے رکوع نہیں کہا جاسکتا بلکہ ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور دوبارہ رکوع کے لئے جھکے اور اس عمل کی وجہ سے رکن میں اضافہ نہیں ہوتا اور نماز باطل نہیں ہوتی۔

۱۰۳۵۔ جس شخص کے ہاتھ یا گھٹنے دوسرے لوگوں کے ہاتھوں اور گھٹنوں سے مختلف ہوں مثلاً اس کے ہاتھ اتنے لمبے ہوں کہ اگر معمولی سا بھی جھکے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں یا اس کے گھٹنے دوسرے لوگوں کے گھٹنوں کے مقابلے میں نیچے ہوں اور اسے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچانے کے لئے بہت زیادہ جھکنا پڑتا ہو تو ضروری ہے کہ اتنا جھکے جتنا عموماً لوگ جھکتے ہیں۔

۱۰۳۶۔ جو شخص بیٹھ کر رکوع کر رہا ہو اسے اس قدر جھکنا ضروری ہے کہ اس کا چہرہ اس کے گھٹنوں کے بالمقابل جا پہنچے اور بہتر ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا چہرہ سجدے کی جگہ کے قریب جاپہنچے۔

۱۰۳۷۔ بہتر یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں رکوع میں تین دفعہ "سُبحَانَ اللہ" یا ایک دفعہ "سُبحَانَ رَبِّی العَظِیمَ وَبِحَمدِہ" کہے اور ظاہر یہ ہے کہ جو ذکر بھی اتنی مقدار میں کہا جائے کافی ہے لیکن وقت کی تنگی اور مجبوری کی حالت میں ایک دفعہ "سبحَانَ اللہ" کہنا ہی کافی ہے۔

۱۰۳۸۔ ذِکرِ رکوع مسلسل اور صحیح عربی میں پڑھنا چاہئے اور مستحب ہے کہ اسے تین یا پانچ یا سات دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ پڑھا جائے۔

۱۰۳۹۔ رکوع کی حالت میں ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن ساکن ہو نیز ضروری ہے کہ وہ اپنے اختیار سے بدن کو اس طرح حرکت نہ دے کہ اس پر ساکن ہونا صادق نہ آئے حتّٰی کہ احتیاط کی بنا پر اگر وہ واجب ذکر میں مشغول نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

۱۰۴۰۔ اگر نماز پڑھنے والا۔ اس وقت جبکہ رکوع کا واجب ذکر ادا کر رہا ہو بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن کے سکون کی حالت میں ہونے سے خارج ہوجائے تو بہتر یہ ہے کہ بدن کے سکون حاصل کرنے کے بعد دوبارہ ذکر کو بجالائے لیکن

اگر اتنی کم مدت کے لئے حرکت کرے کہ بدن کے سکون میں ہونے کی حالت میں خارج نہ ہو یا انگلیوں کو حرکت دے تو کوئی حرج نہیں ہے

۱۰۴۱۔ اگر نماز پڑھنے والا اس سے پیشتر کہ رکوع جتنا جھکے اور اس کا بدن سکون حاصل کرے جان بوجھ کر ذکر رکوع پڑھنا شروع کر دے تو اس کی نماز باطل ہے

۱۰۴۲۔ اگر ایک شخص واجب ذکر کے ختم ہونے سے پہلے جان بوجھ کر سر رکوع سے اٹھالے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر سہواً سر اٹھالے اور اس سے پیشتر کہ رکوع کی حالت سے خارج ہو جائے اسے یاد آئے کہ اس نے ذکر رکوع ختم نہیں کیا تو ضروری ہے کہ رک جائے اور ذکر پڑھے اور اگر اسے رکوع کی حالت سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے

۱۰۴۳۔ اگر ایک شخص ذکر کی مقدار کے مطابق رکوع کی حالت میں نہ رہ سکتا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کا بقیہ حصہ رکوع سے اٹھتے ہوئے پڑھے

۱۰۴۴۔ اگر کوئی شخص مرض وغیرہ کی وجہ سے رکوع میں اپنا بدن ساکن نہ رکھ سکے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ رکوع کی حالت میں خارج ہونے سے پہلے واجب ذکر اس طریقے سے ادا کرے جیسے اوپر بیان کیا گیا ہے

۱۰۴۵۔جب کوئی شخص رکوع کے لئے نہ جھک ہو تو ضروری ہے کہ کسی چیز کا سہارا لے کر رکوع بجالائے اور اگر سہارے کے ذریعے بھی معمول کے مطابق رکوع نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ اس قدر جھکے کہ عُرفاً اسے رکوع کہا جاسکے اور اگر اس قدر نہ جھک سکے تو ضروری ہے کہ رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے

۱۰۴۶۔ جس شخص کو رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرنا ضروری ہو اگر وہ اشارہ کرنے پر قادرنہ ہو تو ضروری ہے کہ رکوع کی نیت کے ساتھ آنکھوں کو بند کرے اور ذکر رکوع پڑھے اور رکوع سے اٹھنے کی نیت سے آنکھوں کو کھول دے اور اگر اس قابل بھی نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر دل میں رکوع کی نیت کرے اور اپنے ہاتھ سے رکوع کے لئے اشارہ کرے اور ذکر رکوع پڑھے

۱۰۴۷۔ جو شخص کھڑا ہو کر رکوع نہ کرسکے لیکن جب بیٹھا ہو تو رکوع کے لئے جھک سکتا ہو تو ضروری ہے کہ کھڑا ہوکر نماز پڑھے اور رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایک دفعہ پھر نماز پڑھے اور اس کے رکوع کے وقت بیٹھ جائے اور رکوع کے لئے جھک جائے۔

۱۰۴۸۔ اگر کوئی شخص رکوع کی حد تک پھنچنے کے بعد سر کو اٹھالے اور دوبارہ رکوع کرنے کی حد تک جھکے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۰۴۹۔ ضروری ہے کہ ذکر رکوع ختم ہونے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے اور جب اس کا بدن سکون حاصل کرلے اس کے بعد سجدے میں جائے اور اگر جان بوجھ کر کھڑا ہونے سے پہلے یا بدن کے سکون حاصل کرنے سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۱۰۵۰۔ اگر کوئی شخص رکوع ادا کرنا بھول جائے اور اس سے پیشتر کہ سجدے کی حالت میں پھنچے اسے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور پھر رکوع میں جائے۔ اور جھکے ہوئے ہونے کی حالت میں اگر رکوع کی جانب لوٹ جائے تو کافی نہیں۔

۱۰۵۱۔ اگر کسی شخص کو پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد یاد آئے کہ اس نے رکوع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ لوٹ جائے اور کھڑا ہونے کے بعد رکوع بجالائے۔ اور اگر اسے دوسرے سجدے میں یاد آئے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

۱۰۵۲۔ مستحب ہے کہ انسان رکوع میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑا ہو کر تکبیر کہے اور رکوع میں گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دھکیلے پیٹھ کو ہموار رکھے گردن کو کھینچ کر پیٹھ کے برابر رکھے دونوں پاوں کے درمیان دیکھے ذکر سے پہلے یا بعد میں درود پڑھے اور جب رکوع کے بعد اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو تو بدن کے سکون کی حالت میں ہوتے ہوئے "سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَه" کہے۔

۱۰۵۳۔ عورتوں کے لئے مستحب ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نہ دھکیلیں۔

سجود

اشاره

۱۰۵۴ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کرے سجدہ یہ ہے کہ خاص شکل میں پیشانی کو خضوع کی نیت سے زمین پر رکھے اور نماز کے سجدے کی حالت میں واجب ہے کہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے زمین پر رکھے جائیں

۱۰۵۵ دو سجدے مل کر ایک رکن ہیں اور اگر کوئی شخص واجب نماز میں عمداً یا بھول سے ایک رکعت میں دونوں سجدے ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر بھول کر ایک رکعت میں دو سجدوں کا اضافہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے

۱۰۵۶ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک سجدہ کم یا زیادہ کر دے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر سہواً ایک سجدہ کم یا زیادہ کرے تو اس کا حکم بعد میں بیان کیا جائے گا

۱۰۵۷ جو شخص پیشانی زمین پر رکھ سکتا ہو اگر جان بوجھ کر یا سہواً پیشانی زمین پر نہ رکھے تو خواہ بدن کے دوسرے حصے زمین سے لگ بھی گئے ہوں تو اس نے سجدہ نہیں کیا لیکن اگر وہ پیشانی زمین پر رکھ دے اور سہواً بدن کے دوسرے حصے زمین پر نہ رکھے یا سہواً ذکر نہ پڑھے تو اس کا سجدہ صحیح ہے

۱۰۵۸ بہتر یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں سجدے میں تین دفعہ "سُبحَانَ اللهِ" یا ایک دفعہ "سُبحَانَ رَبِّ الاَعلَی وَبِحَمدِہِ" پڑھے اور ضروری ہے کہ یہ جملے مسلسل اور صحیح عربی میں کہے جائیں اور ظاہر یہ ہے کہ ہر ذکر کا پڑھنا کافی ہے لیکن احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اتنی ہی مقدار میں ہو اور مستحب ہے کہ "سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلَی وَبِحَمدِہِ" تین یا پانچ یا سات دفعہ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ پڑھے

۱۰۵۹ سجدے کی حالت میں ضروری ہے کہ نمازی کا بدن ساکن ہو اور حالت اختیار میں اسے اپنے بدن کو اس طرح حرکت نہیں دینا چاہئے کہ سکون کی حالت سے نکل جائے اور جب واجب ذکر میں مشغول نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر یہی حکم ہے

۱۰۶۰۔ اگر اس پیشتر که پیشانی زمین سے لگے اور بدن سکون حاصل کرلے کوئی شخص جان بوجھ کر ذکر سجدہ پڑھے یا ذکر ختم ہونے سے پہلے جان بوجھ کر سر سجدے سے اٹھالے تو اسکی نماز باطل ہے۔

۱۰۶۱۔ اگر اس سے پیشتر که پیشانی زمین پر لگے کوئی شخص سهواً ذکر سجده پڑھے اور اس سے پیشتر که سر سجدے سے اٹھائے اسے پته چل جائے که اس نے غلطی کی ہے تو ضروری ہے که ساکن هو جائے اور دوباره ذکر پڑھے۔

۱۰۶۲۔ اگر کسی شخص کو سر سجدے سے اٹھالینے کے بعد پته چلے که اس نے ذکر سجده ختم هونے سے پہلے سر اٹھا لیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۰۶۳۔ جس وقت کوئی شخص ذکر سجده پڑھ رها هو اگر وه جان بوجھ کر سات اعضائے سجده میں سے کسی ایک کو زمین پر سے اٹھائے تو اس کی نماز باطل هو جائے گی لیکن جس وقت ذکر پڑھنے میں مشغول نه هو اگر پیشانی کے علاوه کوئی عضو زمین پر سے اٹھالے اور دوباره رکھ دے تو کوئی حرج نهیں ہے لیکن اگر ایسا کرنا اس کے بدن کے ساکن هونے کے منافی هو تو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

۱۰۶۴۔ اگر ذکر سجده ختم هونے سے پہلے کوئی شخص سهواً پیشانی زمین اٹھالے تو اسے دوباره زمین پر نهیں رکھ سکتا اور ضروری ہے که اسے ایک سجده شمار کرے لیکن اگر دوسرے اعضا سهواً زمین پر سے اٹھائے تو ضروری ہے که انهیں دوباره زمین پر رکھے اور ذکر پڑھے۔

۱۰۶۵۔ پہلے سجدے کا ذکر ختم هونے کے بعد ضروری ہے که بیٹھے جائے حتی که اس کا بدن سکون حاصل کرلے اور پھر دوباره سجدے میں جائے۔

۱۰۶۶۔ نماز پڑھنے والے کی پیشانی رکھنے کی جگه گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگه سے چار ملی هوئی انگلیوں سے زیاده بلند یا پست نهیں هونی چاهئے بلکه احتیاط واجب یه ہے که اس کی پیشانی کی جگه اس کے کھڑے هونے کی جگه سے چار ملی هوئی انگلیوں سے زیاده نیچی یا اونچی بلی نه هو۔

۱۰۶۷۔ اگر کسی ایسی جگہ میں اگرچہ اس کا جگہ کا صحیح طور پر معلوم نہ ہو نماز پڑھنے والے کی پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست ہو تو اس کی نماز میں اشکال ہے

۱۰۶۸۔ اگر نماز پڑھنے والا اپنی پیشانی کی غلطی سے ایک ایسی چیز پر رکھ دے جو گھٹنوں اور اس کے پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند ہو اور ان کی بلندی اس قدر ہو کہ یہ نہ کہہ سکیں کہ سجدے کی حالت میں ہے تو ضروری ہے کہ سر کو اٹھائے اور ایسی چیز پر جس کی بلندی چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ نہ ہو رکھے اور اگر اس کی بلندی اس قدر ہو کہ کہہ سکیں کہ سجدے کی حالت میں ہے تو پھر واجب ذکر پڑھنے کے بعد متوجہ ہو تو سر سجدے سے اٹھا کر نماز کو تمام کر سکتا ہے اور اگر واجب ذکر پڑھنے سے پہلے متوجہ ہو تو ضروری ہے کہ پیشانی کو اس چیز سے ہٹا کر اس چیز پر رکھے کہ جس کی بلندی چار ملی ہوئی انگلیوں کے برابر یا اس سے کم ہو اور واجب ذکر پڑھے اور اگر پیشانی کو ہٹاتا ممکن نہ ہو تو واجب ذکر کو اسی حالت میں پڑھے اور نماز کو تمام کرے اور ضروری نہیں کہ نماز کو دوبارہ پڑھے

۱۰۶۹۔ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کی پیشانی اور اس چیز کے درمیان جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے کوئی دوسری چیز نہ ہو پس اگر سجدہ گاہ اتنی میلی ہو کہ پیشانی سجدہ گاہ کو نہ چھوئے تو اس کا سجدہ باطل ہے لیکن اگر سجدہ گاہ کارنگ تبدیل ہو گیا ہو تو کوئی حرج نہیں

۱۰۷۰۔ ضروری ہے کہ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے لیکن مجبوری کی حالت میں ہاتھوں کی پشت بھی زمین پر رکھے تو کوئی حرن نہیں اور اگر ہاتھوں کی پشت بھی زمین پر رکھنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کی بنا ضروری ہے کہ ہاتھوں کی کلائیاں زمین پر رکھے اور اگر انہیں بھی نہ رکھ سکے تو پھر کہنی تک جو حصہ بھی ممکن ہو زمین پر رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر بازو کا رکھنا بھی کافی ہے

۱۰۷۱۔ (نماز پڑھنے والے کے لئے) ضروری ہے کہ سجدے میں پاؤں کے دونوں انگوٹھے زمین پر رکھے لیکن ضروری نہیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے بلکہ ان کا ظاہری یا باطنی حصہ بھی رکھے تو کافی ہے اور اگر پاؤں کی دوسری انگلیاں یا پاؤں کا اوپر والا حصہ زمین پر رکھے یا ناخن لمبے ہونے کی بنا پر انگوٹھوں کے سرے زمین پر نہ لگیں تو نماز باطل ہے اور جس شخص نے کوتاہی اور مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اپنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں ضروری ہے کہ انہیں دوبارہ پڑھے

۱۰۷۲ جس شخص کے پاوں کے انگوٹھوں کے سروں سے کچھ حصہ کٹا ہوا ہو ضروری ہے کہ جتنا باقی ہو وہ زمین پر رکھے اور اگر انگوٹھوں کا کچھ حصہ بلکی نہ بچا ہو اور اگر بچا بلکی ہو تو بہت چھوٹا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ باقی انگلیوں کو زمین پر رکھے اور اگر اس کی کوئی بلکی انگلی نہ ہو تو پاوں کا جتنا حصہ بلکی باقی بچا ہو اسے زمین پر رکھے

۱۰۷۳ اگر کوئی شخص معمول کے خلاف سجدہ کرے مثلاً سینے اور پیٹ کو زمین پر ٹکائے یا پاوں کو کچھ پھیلائے چنانچہ اگر کہا جائے کہ اس نے سجدہ کیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر کہا جائے کہ اس نے پاوں پھیلائے ہیں اور اس پر سجدہ کرنا صادق نہ آتا ہو تو اس کی نماز باطل ہے

۱۰۷۴ سجدہ گاہ یا دوسری چیز جس پر نماز پڑھنے والا سجدے کرے ضروری ہے کہ پاک ہو لیکن اگر مثال کے طور پر سجدہ گاہ کو نجس فرش پر رکھے دے یا سجدہ گاہ کی ایک طرف نجس ہو اور وہ پیشانی پاک طرف رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے

۱۰۷۵ اگر نماز پڑھنے والے کی پیشانی پر پھوڑا یا زخم یا اس طرح کی کوئی چیز ہو جس کی بنا پر وہ پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا ہو مثلاً اگر وہ پھوڑا پوری پیشانی کو نہ گھیرے ہوئے ہو تو ضروری ہے کہ پیشانی کے صحت مند حصے سے سجدہ کرے اور اگر پیشانی کی صحت مند جگہ پر سجدہ کرنا اس بات پر موقوف ہو کہ زمین کو کھودے اور پھوڑے کو گھیرے میں اور صحت مند جگہ کی اتنی مقدار زمین پر رکھے کہ سجدے کے لئے کافی ہو تو ضروری ہے کہ اس کام کا انجام دے

۱۰۷۶ اگر پھوڑا یا زخم تمام پیشانی پر پھیلا ہوا ہو تو نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے چہرے کے کچھ حصے سے سجدہ کرے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر ٹھوڑی سے سجدہ کرسکتا ہو تو ٹھوڑی سے سجدہ کرے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو پیشانی کے دونوں اطراف میں سے ایک طرف سے سجدہ کرے اور اگر چہرے سے سجدہ کرنا کسی طرح بلکی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کے لئے اشارہ کرے

۱۰۷۷ جو شخص بیٹھ سکتا ہو لیکن پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا ہو ضروری ہے کہ جس قدر بلکی جھک سکتا ہو جھکے اور سجدہ گاہ یا کسی دوسری چیز کو جس پر سجدہ صحیح ہو کسی بلند چیز پر رکھے اور اپنی پیشانی اس پر اس طرح رکھے کہ لوگ کہیں کہ اس نے سجدہ کیا ہے لیکن ضروری ہے کہ ہتھیلیوں اور گھٹنوں اور پاوں کے انگوٹھوں کو معمول کے مطابق زمین پر رکھے

۱۰۷۸ اگر کوئی ایسی بلند چیز نہ ہو جس پر نماز پڑھنے والا سجدہ گاہ یا کوئی دوسری چیز جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو رکھ سکے اور کوئی شخص بلندی نہ ہو جو مثلاً سجدہ گاہ کو اٹھائے اور پکڑے تا کہ وہ شخص اس پر سجدہ کرے تو احتیاط یہ ہے کہ سجدہ گاہ یا دوسری چیز کو جس پر سجدہ کر رہا ہو ہاتھ سے اٹھائے اور اس پر سجدہ کرے

۱۰۷۹ اگر کوئی شخص بالکل ہی سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور اگر ایسا نہ کرسکے تو ضروری ہے کہ انکھوں سے اشارہ کرے اور اگر انکھوں سے بھی اشارہ نہ کرسکتا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ ہاتھ وغیرہ سے سجدے کے لئے اشارہ کرے اور دل میں بھی سجدے کی نیت کرے اور واجب ذکر ادا کرے

۱۰۸۰ اگر کسی شخص کی پیشانی بے اختیار سجدے کی جگہ سے اٹھ جائے تو ضروری ہے کہ حتی الامکان اسے دوبارہ سجدے کی جگہ پر نہ جانے دے قطع نظر اس کے کہ اس نے سجدے کا ذکر پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو یہ ایک سجدہ شمار ہوگا اور اگر سر کو نہ روک سکے اور وہ بے اختیار دوبارہ سجدے کی جگہ پہنچ جائے تو وہی ایک سجدہ شمار ہوگا لیکن اگر واجب ذکر ادا نہ کیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے قربت مُطلَقَہ کی نیت سے ادا کرے

۱۰۸۱ جہاں انسان کے لئے تقیہ کرنا ضروری ہے وہاں وہ قالین یا اسطرح کی چیز پر سجدہ کرے اور یہ ضروری نہیں کہ نماز کے لئے کسی دوسری جگہ جائے یا نماز کو موخر کرے تا کہ اسی جگہ پر اس سبب کے ختم ہونے کے بعد نماز ادا کرے لیکن اگر چٹائی یا کسی دوسری چیز جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اگر وہ اس طرح سجدہ کرے کہ تقیہ کی مخالفت نہ ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ پٹرے وہ قالین یا اس سے ملتی جلتی چیز پر سجدہ نہ کرے

۱۰۸۲ اگر کوئی شخص (پرندوں کی) پروں سے بھرے گدے یا اسی قسم کی کسی دوسری چیز پر سجدہ کرے جس پر جم سکون کی حالت میں نہ رہے تو اس کی نماز باطل ہے

۱۰۸۳ اگر انسان کیچڑ والی زمین پر نماز پڑھنے پر مجبور ہو اور بدن اور لباس کا آلودہ ہو جانا اس کے لئے مشقت کا موجب نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدہ اور تشہد معمول کے مطابق بجالائے اور اگر ایسا کرنا مشقت کا موجب ہو تو قیام کی حالت میں سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور تشہد کھڑے ہو کر پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی

۱۰۸۴ پهلی رکعت میں اور مثلاً نماز ظهر، نماز عصر، اور نماز عشا کی تیسری رکعت میں جس میں تشهد نهیں هے احتیاط واجب یه هے که انسان دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکون سے بیٹھے اور پھر کھڑا هو

وه چیزیں جن پر سجده کرنا صحیح هے

۱۰۸۵ سجده زمین پر اور ان چیزوں پر کرنا ضروری هے جو کھائی اور پهنی نه جاتی هوں اور زمین سے اگتی هوں مثلاً لکڑی اور درختوں کے پتے پر سجده کرنے کھانے اور پهننے کی چیزوں مثلاً گندم، جو اور کپاس پر اور ان چیزوں پر جو زمین کے اجزاء شمار نهیں هوتیں مثلاً سونے، چاندی اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر سجده کرنا صحیح نهیں هے لیکن تار کول اور گنده بیروزا کی مجبوری کی حالت میں دوسری چیزوں کے مقابلے میں که جن پر سجده کرنا صحیح نهیں سجدے کے لئے اولیت دے

۱۰۸۶ انگور کے پتوں پر سجده کرنا جبکه وه کچے هوں اور انهیں معمولاً کھایا جاتا هو جائز نهیں اس صورت کے علاوه ان پر سجده کرنے میں ظاهراً کوئی حرج نهیں

۱۰۸۷ جو چیزیں زمین سے اگتی هیں اور حیوانات کی خوراک هیں مثلاً گھاس اور بھوسا ان پر سجده کرنا صحیح هے

۱۰۸۸جن پھولوں کو کھایا نهیں جاتا ان پر سجده صحیح هے بلکه ان کھانے کی دواوں پر بھی سجده صحیح هے جو زمین سے اگتی هیں اور انهیں کوٹ کر یا جوش دیکر انکا پانی پیتے هیں مثلاً گل بنفشه اور گل گاو زبان، پر بھی سجده صحیح هے

۱۰۸۹ ایسی گھاس جو بعض شهروں میں کھائی جاتی هو اور بعض شهروں میں کھائی تو نه جاتی هوں لیکن وهاں اسے اشیاء خوردنی میں شمار کیا جاتا هو اس پر سجده صحیح نهیں اور کچے پھلوں پر بھی سجده کر صحیح نهیں هے

۱۰۹۰ چونے کے پتھر اور جپسم پر سجده کرنا صحیح هے اور احتیاط مستحب یه هے که اختیار کی حالت میں پخته جپسم اور چونے اور اینٹ اور مٹی کے پکے هوئے برتنوں اور ان سے ملتی جلتی چیزوں پر سجده نه کیا جائے

۱۰۹۱ اگر کاغذ کو ایسی چیز سے بنایا جائے که جس پر سجده کرنا صحیح هے مثلاً لکڑی اور بھوسے سے تو اس پر سجده کیا جاسکتا هے اور اسی طرح اگر روئی یا کتان سے بنایا گیا هو تو بھی اس پر سجده کرنا صحیح هے لیکن اگر ریشم یا ابریشم اور اسی طرح کی کسی چیز سے بنایا گیا هو تو اس پر سجده صحیح نهیں هے

۱۰۹۲ سجدہ کے لئے خاک شفا سب چیزوں سے بہتر ہے اس کے بعد مٹی، مٹی کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد گھاس ہے

۱۰۹۳ اگر کسی کے پاس ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے یا اگر ہو تو سردی یا زیادہ گرمی وغیرہ کی وجہ سے اس پر سجدہ نہ کرسکتا ہو تو ایسی صورت میں تار کول اور گندہ بیروزا کو سجدے کے لئے دوسری چیزوں پر اولیت حاصل ہے لیکن اگر ان پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنے لباس یا اپنے ہاتھوں کی پشت یا کسی دوسری چیز پر کہ حالت اختیار میں جس پر سجدہ جائز نہیں سجدہ کرے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ جب تک اپنے کپڑوں پر سجدہ ممکن ہو کسی دوسری چیز پر سجدہ نہ کرے

۱۰۹۴ کیچڑ اور ایسی نرم مٹی پر جس پر پیشانی سکون سے نہ ٹک سکے سجدہ کرنا باطل ہے

۱۰۹۵ اگر پہلے سجدے میں سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے تو دوسرے سجدے کے لئے اسے چھڑا لینا چاہئے

۱۰۹۶ جس چیز پر سجدہ کرنا ہو اگر نماز پڑھنے کے دوران وہ گم ہو جائے اور نماز پڑھنے والے کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو تو جو ترتیب مسئلہ ۱۰۹۳ میں بتائی گئی ہے اس پر عمل کرے خواہ وقت تنگ ہو یا وسیع، نماز کو توڑ کر اس کا اعادہ کرے

۱۰۹۷ جب کسی شخص کو سجدے کی حالت میں پتہ چلے کہ اس نے اپنی پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی ہے جس پر سجدہ کرنا باطل ہے چنانچہ واجب ذکر ادا کرنے کے بعد متوجہ ہو تو سر سجدے سے اٹھائے اور اپنی نماز جاری رکھے اور اگر واجب ذکر ادا کرنے سے پہلے متوجہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنی پیشانی کو اس چیز پر کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے لائے اور واجب ذکر پڑھے لیکن اگر پیشانی لانا ممکن نہ ہو تو اسی حال میں واجب ذکر ادا کر سکتا ہے اور اس کی نماز ہر دو صورت میں صحیح ہے

۱۰۹۸ اگر کسی شخص کو سجدے کے بعد پتہ چلے کہ اس نے اپنی پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی ہے جس پر سجدہ کرنا باطل ہے تو کوئی حرج نہیں

۱۰۹۹ الله تعالی کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہے عوام میں سے بعض لوگ جو ائمہ علیهم السلام کے مزارات مقدسہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں اگر وہ الله تعالی کا شکر ادا کرنے کی نیت سے ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں ورنہ ایسا کرنا حرام ہے

سجدہ کے مستحبات اور مکروهات

۱۱۰۰ چند چیزیں سجدے میں مستحب ہیں :

۱ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو وہ رکوع سے اٹھنے کے بعد مکمل طور پر کھڑا ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کے بعد پوری طرح بیٹھ کر سجدہ میں جانے کے لئے تکبیر کہے

۲ سجدے میں جاتے وقت مرد پہلے اپنی هتھیلیوں اور عورت اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھے

۳ نمازی ناک کو سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا درست ہو

۴ نمازی سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر کانوں کے پاس اس طرح رکھے کہ ان کے سرے رو به قبله ہوں

۵ سجدے میں دعا کرے، الله تعالی سے حاجت طلب کرے اور یه دعا پڑھے :

"یَاخَیرَ المَسئُولِینَ وَیاَخَیرَ المُعطِینَ ارزُقنِی وَ ارزُق عَیَالِی مِن فضلِکَ فَاِنَکَ ذُوالفَضلِ الَعظِیمِ "

یعنی :اے ان سب میں سے بهتر جن سے که مانگا جاتا ہے اور اے ان سب سے برتر جو عطا کرتے ہیں مجھے اور میرے اهل و عیال کو اپنے فضل و کرم سے رزق عطا فرما کیونکه تو هی فضل عظیم کا مالک ہے

۶ سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھ جائے اور دائیں پاوں کا اوپر والا حصه (یعنی پشت) بائیں پاوں کے تلوے پر رکھے

۷ هر سجدے کے بعد جب بیٹھ جائے اور بدن کو سکون حاصل هوجائے تو تکبیر کہے

۸ پہلے سجدے که بعد جب بدن کو سکون حاصل هو جائے تو "اَستَغفِرُالله رَبّی وَاَتُوبُ اِلَیهِ" کہے

۹۔ سجدہ زیادہ دیر تک انجام دے اور بیٹھنے کے وقت ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

۱۰۔ دوسرے سجدے میں جانے کے لئے بدن کے سکون کی حالت میں اَللّٰہُ اَکبَر کہے :

۱۱۔ سجدوں میں درود پڑھے۔

۱۲۔ سجدے یا قیام کے لئے اٹھتے وقت پہلے گھٹنوں کو اور ان کے بعد ہاتھوں کو زمین سے اٹھائے۔

۱۳۔ مرد کہنیوں اور پیٹ کو زمین سے نہ لگائیں نیز بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھیں اور عورتیں کہنیاں اور پیٹ زمین پر رکھیں اور بدن کے اعضاء کو ایک دوسرے سے ملالیں ان کے علاوہ دوسرے مستحبات بھی ہیں جن کا ذکر مفصل کتابوں میں موجود ہے۔

۱۱۰۱۔ سجدے میں قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے اور سجدے کی جگہ کو گردوغبار جھاڑنے کے لئے پھونک مارنا بھی مکروہ ہے بلکہ اگر پھونک مارنے کی وجہ سے دو حرف بھی منہ سے عمداً نکل جائیں تو احتیاط کی بنا پر نماز باطل ہے اور ان کے علاوہ اور مکروہات کا ذکر بھی مفصل کتابوں میں آیا ہے۔

قرآن مجید کے واجب سجدے

۱۱۰۲۔ قرآن مجید کی چار سورتوں یعنی وَالنَّجم، اِقرَا، الٓمٓ تنزیل اور حٰمٓ سجدہ میں سے ہر ایک میں ایک آیہ سجدہ ہے جسے اگر انسان پڑھے یا سنے تو آیت ختم ہونے کے بعد فوراً سجدہ کرنا ضروری ہے اور اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب بھی اسے یاد آئے سجدہ کرے اور ظاہر یہ ہے کہ آیہ سجدہ غیر اختیاری حالت میں سنے تو سجدہ واجب نہیں ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ سجدہ کیا جائے۔

۱۱۰۳۔ اگر انسان سجدے کی آیت سننے کے وقت خود بھی وہ آیت پڑھے تو ضروری ہے کہ دو سجدے کرے۔

۱۱۰۴۔ اگر نماز کے علاوہ سجدے کی حالت میں کوئی شخص آیہ سجدہ پڑھے یا سنے تو ضروری ہے کہ سجدے سے سر اٹھائے اور دوبارہ سجدہ کرے۔

۱۱۰۵ اگر انسان سوئ ہوئ شخص یا دیوانہ یا بچہ سے جو قرآن سمجھ کر نہ پڑھ رہا ہو سجدہ کی آیت سنے یا اس پر کان دھرے تو سجدہ واجب ہے لیکن اگر گرامافون یا ٹیپ ریکارڈ سے (ریکارڈشدہ آیہ سجدہ) سنے تو سجدہ واجب نہیں اور سجدہ کی آیت ریڈیو پر ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ نشر کی جائے تب بھی یہی حکم ہے لیکن اگر کوئی شخص ریڈیو اسٹیشن سے (براہ راست نشریات میں) سجدہ کی آیت پڑھے اور انسان اسے ریڈیو پر تو سجدہ واجب ہے

۱۱۰۶ قرآن کا واجب سجدہ کرنے کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ انسان کی جگہ غصبی نہ ہو اور احتیاط مستحب کی بنا پر اس کے پیشانی رکھنے کی جگہ اس کے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس نے وضو یا غسل کیا ہوا ہو یا قبلہ رخ ہو یا اپنی شرمگاہ کو چھپائے یا اس کا بدن اور پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو اس کے علاوہ جو شرائط نماز پڑھنے والے کے لباس کے لئے ضروری ہیں وہ شرائط قرآن مجید کا واجب سجدہ ادا کرنے والے کے لباس کے لئے نہیں ہیں

۱۱۰۷ احتیاط واجب یہ ہے کہ قرآن مجید کے واجب سجدے میں انسان اپنی پیشانی سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط مستحب کی بنا پر بدن کے دوسرے اعضاء زمین پر اس طرح رکھے جس طرح نماز کے سلسلے میں بتایا گیا ہے

۱۱۰۸ جب انسان قرآن مجید کا واجب سجدہ کرنے کے ارادے سے پیشانی زمین پر رکھے دے تو خواہ وہ کوئی ذکر نہ بھی پڑھے تب بھی کافی ہے اور ذکر کا پڑھنا مستحب ہے اور بہتر ہے کہ یہ پڑھے:

"لَا اِلٰهَ الاَّ اللهُ حَقّاً حَقّاً، لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ اِیمَاناً وَّتَصدِیقاً،لَا اِلٰهَ الاَّ اللهُ عُبُودِیَّةً وَّرِقاً، سَبحتُ لَکَ یَارَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقّاً، مُستَنکِفاً وَّلَا مُستَکبِرًا، بَل اَنَا عَبدٌ ذَلِیلٌ ضَعِیفٌ خَائِفٌ مُّستَجِیرٌ

تشهد

۱۱۰۹ سب واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں اور نماز مغرب کی تیسری رکعت میں اور ظهر، عصر اور عشا کی چوتھی رکعت میں انسان کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن کے سکون کی حالت میں تشهد پڑھے یعنی کہے اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا وَحدَه لَا شَرِیکَ لَه وَ اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّمدًا عَبدُه وَرَسُولُه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور

اگر کہ اَشهَدُ اَن لاَّ اِلَهَ اِلاَّ اللهُ وَ اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِه عَبدُهُ وَرَسُولُه تو بنابر اقوی کافی ہو اور نماز وتر میں بھی تشہُد پڑھنا ضروری ہو

۱۱۱۰۔ضروری ہے کہ تشہد کے جملے صحیح عربی میں اور معمول کے مطابق مسلسل کہے جائیں

۱۱۱۱۔ اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول جائے اور کھڑا ہو جائے، اور رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ اس نے تشہد نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور پھر دوبارا کھڑا ہو اور اس رکعت میں جو کچھ پڑھنا ضروری ہے پڑھے اور نماز ختم کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کے بعد بھی جا قیام کرے اور نماز کے سلام کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے اور ضروری ہے کہ بھولا ہوا تشہد کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے

۱۱۱۲۔مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں انسان بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاوں کی پشت کو بائیں پاوں کے تلوے پر رکھے اور تشہد سے پہلے کہے "اَلحَمدُ لِلّهِ" یا کہے "بِسمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَالحَمدُ لِلّهِ وَ خَیرُالاَسمَاءِ لِلّهِ" اور یہ بھی مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور اپنے دامن پر نگاہ رکھے اور تشہد میں صلوات کے بعد کہے :"وَتَقَبَّل شَفَاعَتَه وَارفَع دَرَجَتَه"

۱۱۱۳۔ مستحب ہے کہ عورتیں تشہد پڑھتے وقت اپنی رانیں ملا کر رکھیں

نماز کا سلام

۱۱۱۴۔ نماز کی آخری رکعت کے تشہد کے بعد جب نمازی بیٹھا ہو اور اس کا بدن سکون کی حالت میں ہو تو مستحب ہے کہ وہ کہے : "اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه" اور اس کے بعد ضروری ہے کہ کہے اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم کے جملے کے ساتھ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه کے جملے کا اضافہ کرے یا یہ کہے اَلسَّلاَمُ عَلَینَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ لیکن اگر اس اسلام کو پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے بعد اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم بھی کہے

۱۱۱۵ اگر کوئی شخص نماز کا سلام کهنا بهول جائے اور اسے ایسے وقت یاد آئے جب ابهی نماز کی شکل ختم نه هوئی هو اور اس نے کوئی ایسا کام بهی نه کیا هو جسے عمداً اور سهواً کرنے سے نماز باطل هو جاتی هو مثلاً قبلے کی طرف پیٹھ کرنا تو ضروری هے که سلام کهے اور اس کی نماز صحیح هے

۱۱۱۶ اگر کوئی شخص نماز کا سلام کهنا بهول جائے اور اسے ایسے وقت یاد آئے جب نماز کی شکل ختم هوگئی هو یا اس نے کوئی ایسا کام کیا هو جسے عمداً اور سهواً کرنے سے نماز باطل هو جاتی هے مثلاً قبلے کی طرف پیٹھ کرنا تو اس کی نماز صحیح هے

ترتیب

۱۱۱۷ اگر کوئی شخص جان بوجه کر نماز کی ترتیب الٹ دے مثلاً الحمد سے پهلے سوره پڑهے یا رکوع سے پهلے سجده بجالائے تو اس کی نماز باطل هوجاتی هے

۱۱۱۸ اگر کوئی شخص نماز کا کوئی رکن بهول جائے اور اس کے بعد کا رکن بجالائے مثلاً رکوع کرنے سے پهلے دو سجده کرے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل هے

۱۱۱۹ اگر کوئی شخص نماز کو کوئی رکن بهول جائے اور ایسی چیز بجالائے جو اس کے بعد هو اور رکن نه هو مثلاً اس سے پهلے که دو سجده کرے تشهد پڑهے تو ضروری هے که رکن بجالائے اور جو کچه بهول کر اس سے پهلے پڑها هو اسے دوباره پڑهے

۱۱۲۰ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز بهول جائے جو رکن نه هو اور اس کے بعد کا رکن بجالائے مثلاً الحمد بهول جائے اور رکوع میں چلاجائے تو اس کی نماز صحیح هے

۱۱۲۱ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز بهول جائے جو رکن نه هو اور اس چیز کو بجالائے جو اس کے بعد هو اور وه بهی رکن نه هو مثلاً الحمد بهول جائے اور سوره پڑهے تو ضروری هے که جو چیز بهول گیا هو وه بجائے اور اس کے بعد وه چیز جو بهول کر پهلے پڑهی هو دوباره پڑهے

۱۱۲۲ اگر کوئی شخص پهلا سجده اس خیال سے بجالائے که دوسرا سجده هے یا دوسرا سجده اس خیال سے بجالائے که پهلا سجده هے تو اس کی نماز صحیح هے اور اس کی پهلا سجده، پهلا سجده اور دوسرا سجده دوسرا سجده شمار هوگا

مُوَالات

۱۱۲۳ ضروری ہے کہ انسان نماز مولات کے ساتھ پڑھے یعنی نماز کے افعال مثلاً رکوع، سجود اور تشہد تواتُر اور تسلسل کے ساتھ بجالائے اور جو چیزیں بھی نماز میں پڑھی معمول کے مطابق پے در پے پڑھے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے

۱۱۲۴ اگر کوئی شخص نماز میں سہواً حروف یا جملوں کے درمیان فاصلہ دے اور فاصلہ اتنا نہ ہو کہ نماز کی صورت برقرار نہ رہے تو اگر وہ ابھی بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ وہ حروف یا جملے معمول کے مطابق پڑھے اور اگر بعد کی کوئی چیز پڑھی جاچکی ہو تو ضروری ہے کہ اسے دھرائے اور اگر بعد کے رکن میں مشغول ہو گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے

۱۱۲۵ رکوع اور سجود کو طول دینا اور بھی سورتیں پڑھنا مُوَالات کو نہیں توڑتا

قُنوت

۱۱۲۶ تمام واجب اور مستحب نمازوں میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے لیکن نماز شفع میں ضروری ہے کہ اسے رجاءً پڑھے اور نماز وتر میں بھی باوجودیکہ ایک رکعت کی ہوتی ہے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور نماز کی جمعہ کی ہر رکعت میں ایک قنوت، نماز آیات میں پانچ قنوت، نماز عید فطر و قربان کی پہلی رکعت میں پانچ قنوت اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں

۱۱۲۷ مستحب کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چہرے کے سامنے اور ہتھیلیاں ایک دوسری کے ساتھ ملا کر آسمان کی طرف رکھے اور انگوٹھوں کے علاوہ باقی انگلیوں کو آپس میں ملائے اور نگاہ ہتھیلیوں پر رکھے

۱۱۲۸ قنوت میں انسان جو ذکر بھی پڑھے خواہ ایک دفعہ "سُبحَانَ اللهِ" ہی کہے کافی ہے اور بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھے لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللهُ الحَلِيمُ الكَرِيمُ، لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللهُ العَلِيُّ العَظِيمُ، سُبحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبِّ الاَرَضِينَ السَّبعِ وَمَافِيهِنَ وَمَا بَينَهُنَّ وَرَبِّ العَرشِ العَظِيمِ وَالحَمدُ لِلّهِ رَبِّ العَالَمِينَ

۱۱۲۹۔ مستحب ہے کہ انسان قنوت بلند آواز سے پڑھے لیکن اگر ایک شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اور امام اس کی آواز سن سکتا ہو تو اس کا بلند آواز سے قنوت پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

۱۱۳۰۔ اگر کوئی شخص عمداً قنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا نہیں ہے اور اگر بھول جائے اور اس سے پہلے کہ رکوع کی حد تک جھکے اسے یاد آجائے تو مستحب ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قنوت پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آجائے تو مستحب ہے کہ رکوع کے بعد قضا کرے اور اگر سجدے میں یاد آئے تو مستحب ہے کہ سلام کے بعد اس کی قضا کرے۔

نماز کا ترجمہ

۱۔ سورہ الحمد کا ترجمہ

بِسمِ اللهِ الرَّحِيمِ :"بِسمِ اللهِ " یعنی میں ابتدا کرتا ہوں خدا کے نام سے اس ذات کے نام سے جس میں تمام کملات یکجا ہیں اور جو ہر قسم کے نقص سے مُنَزَّہ ہے۔ "اَلرَّحمٰنِ " اس کی رحمت وسیع اور بے انتہا ہے۔ "الرَّحِيمِ " اس کی رحمت ذاتی اور اَزَلِي و اَبَدِي ہے۔ "اَلحَمدُ لِلّهِ رَبِّ العَالَمِينَ "۔ یعنی ثنا اس خداوند کی ذات سے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔ "اَلرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ" اس کے معنی بتائے جاچکے ہیں۔ "مَالِكِ يَومِ الدِّينِ" یعنی وہ توانا ذات کہ جزا کے دن کی حکمرانی اس کے ہاتھ میں ہے۔ "اِيَّاكَ نَعبُدُ وَاِيَّاكَ نَستَعِينُ" یعنی ہمیں فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور فقط تجھی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ "اِهدِنَاالصِّرَاطَ المُستَقِيمَ" یعنی ہمیں راہ راست کی جانب ہدایت فرما جو کہ دین اسلام ہے۔ "صِراطَ الَّذِينَ اَنعَمتَ عَلَيهِم" یعنی ان لوگوں کے راستے کی جانب جنہیں تو نے اپنی نعمتیں عطا کی ہیں جو انبیاء اور انبیاء کے جانشین ہیں۔ "غَيرِالمَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ" یعنی نہ ان لوگوں کے راستے کی جانب جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان کے راستے کی جانب جو گمراہ ہیں۔

۲۔ سورہ اخلاص کا ترجمہ

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اس کے معنی بتائے جاچکے ہیں۔

"قُل ھُوَاللهُ اَحَدٌ" یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ خداوندی وہی ہے جو یکتا خدا ہے "اللهُ الصَّمدُ" یعنی وہ خدا جو تمام موجودات سے بے نیاز ہے "لَم یَلِدوَلَم یُولَد" یعنی نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے "وَلَم یَکُن لَّه کُفُوًا اَحَدٌ" اور مخلوقات میں سے کوئی بھی اس کے مثل نہیں ہے

۳۔ رکوع، سجود اور ان کے بعد کے مستحب اذ کار کا ترجمہ

"سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم وَبِحَمدہ " یعنی میرا پروردگار بزرگ ہر عیب اور ہر نقص سے پاک اور مُنَزَّہ ہے، میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں "سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ وَبِحَمدِہ" یعنی میرا پروردگار جو سب سے بالاتر ہے اور ہر عیب اور نقص سے پاک اور مُنَزَّہ ہے، میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں "سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَہ" یعنی جو کوئی خدا کی ستائش کرتا ہے خدا اسے سنتا ہے اور قبول کرتا ہے

"اَستغفِرُاللهِ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ" یعنی میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس خداوند سے جو میرا پالنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں "بِحَولِ اللهِ وَقُوَّتِہ اَقُومُ وَاَقعُدُ" یعنی میں خداتعالی کی مدد سے اٹھتا اور بیٹھتا ہوں

۴۔ قنوت کا ترجمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ الحَلِیمُ الکَرِیمُ" یعنی کوئی خدا پرستش کے لائق نہیں سوائے اس یکتا اور بے مثل خدا کے جو صاحب حلم و کرم ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ العَلِیُّ العَظِیمُ" یعنی کوئی خدا پرستش کے لائق نہیں سوائے اس یکتا اور بے مثل خدا کے جو بلند مرتبہ اور بزرگ ہے "سُبحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبِّ الاَرَضِینَ السَّبعِ" یعنی پاک اور مُنَزَّہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں اور سات زمینوں کا پروردگار ہے "وَمَافِیہِنَّ وَمَافِیہِنَّ وَمَا بَینَہُنَّ وَرَبِّ العَرشِ العَظِیمِ" یعنی وہ ہر اس چیز کا پروردگار ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں اور ان کے درمیان ہے اور عرش اعظم کا پروردگار ہے

"وَالحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ" اور حمد و ثنا اس خدا کے لئے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے

۵۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ

"سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ اَکبَرُ" یعنی خدا تعالی پاک اور مُنَزَّہ اور ثنا اسی کے لئے مخصوص ہے اور اس بے مثل خدا کے علاوہ کوئی خدا پرستش کے لائق نہیں اور وہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کی (کَمَاحَقُّہ) توصیف کی جائے

۶۔ تشہُّد اور سلام کا ترجمہ

"اَلحَمدُلِلّٰہِ، اَشہَدُ اَن لاَّ اِلٰہَ الاَّ اللہُ وَحدَہُ لاَ شَرِیکَ لَہ" یعنی ستائش پروردگار کے لئے مخصوص ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اس خدا کے جو یکتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں کوئی اور خدا پرستش کے لائق نہیں ہے ۔ "وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا وَرَسُولُہ" اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ" یعنی اے خدا رحمت بھیج محمد اور آل محمد پر "وَتَقَبَّل شَفَاعَتَہ وَارفَع دَرَجَتَہ" یعنی رسول اللہ کی شفاعت قبول کر اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا درجہ اپنے نزدیک بلند کر "اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَیُّہَاالنَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر ہمارا سلام ہو اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں "اَلسَّلاَمُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِینَ" یعنی ہم نماز پڑھنے والوں پر اور تمام صالح بندوں پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو "اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ" یعنی تم مومنین پر خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت و برکت ہو

تعقیبات نماز

۱۱۳۱۔ مستحب ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد انسان کچھ دیر کے لئے تعقیبات یعنی ذکر، دعا اور قرآن مجید پڑھنے میں مشغول رہے اور بہتر ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت کرے کہ اس کا وضو، غسل یا تیمم باطل ہو جائے روبہ قبلہ ہو کر تعقبات پڑھے اور یہ ضروری نہیں کہ تعقیبات عربی میں ہو لیکن بہتر ہے کہ انسان وہ دعائیں پڑھے جو دعاوں کی کتابوں میں بتائی گئی ہیں اور تسبیح فاطمہ ان تعقیبات میں سے ہے جن کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے ۔ یہ تسبیح اس ترتیب سے پڑھنی چاہئے: ۳۴ دفعہ "اَللہُ اَکبَرُ" اس کے بعد ۳۳ دفعہ "اَلحَمدُلِلّٰہِ" اور اس کے بعد ۳۳ دفعہ "سُبحَانَ اللہِ" اور سُبحَانَ اللہِ، اَلحَمدُ لِلّٰہِ سے پہلے بھی پڑھا جاسکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ کے بعد پڑھے

۱۱۳۲۔ انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز کے بعد سجدہ شکر بجالائے اور اتنا کافی ہے کہ شکر کی نیت سے پیشانی زمین پر رکھے لیکن بہتر ہے کہ سو دفعہ یا تین دفعہ یا ایک دفعہ "شُکرًا لِلّٰہِ" یا "عَفوًا" کہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب بھی انسان کو کوئی نعمت ملے یا کوئی مصیبت ٹل جائے سجدہ شکر بجالائے

پیغمبر اکرم (صلی الله علیه وآله) پر صَلَوات (دُرود)

۱۱۳۳ جب بھی انسان حضرت رسول اکرم (صلی الله علیه وآله) کا اسم مبارک مثلاً محمد اور اَحمَد یا آنحضرت کا لقب اور کنیت مثلاً مصطفیٰ اور ابوالقاسم (صلی الله علیه وآله) زبان سے ادا کرے یا سنے تو خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہو مستحب ہے کہ صَلَوَات بھیجے

۱۱۳۴ حضرت رسول اکرم (صلی الله علیه وآله) کا اسم مبارک لکھتے وقت مستحب ہے کہ انسان صَلَوَات بھی لکھے اور بہتر ہے کہ جب بھی آنحضرت کو یاد کرے تو صَلَوَات بھیجے

مبطلات نماز ، شکّیات نماز ، سجدہ سہو

اشارہ

۱۱۳۵ بارہ چیزیں نماز کو باطل کرتی ہیں اور انہیں مبطلات کہا جاتا ہے

(اول) نماز کے دوران نماز کی شرطوں میں سے کوئی شرط مفقد ہو جائے مثلاً نماز پڑھتے ہوئے متعلقہ شخص کو پتہ چلے کہ جس کپڑے سے اس نے ستر پوشی کی ہوئی ہے وہ غصبی ہے

(دوم) نماز کے دوران عمداً یا سہواً یا مجبوری کی وجہ سے انسان کسی ایسی چیز سے دوچار ہو جو وضو یا غسل کو باطل کرے مثلاً اس کا پیشاب خطا ہو جائے اگرچہ احتیاط کی بنا پر اس طرح نماز کو آخری سجدے کے بعد سہواً یا مجبوری کی بنا پر تاہم جو شخص یا پاخانہ نہ روک سکتا ہو اگر نماز کے دوران میں اس کا پیشاب یا پاخانہ نکل جائے اور وہ اس طریقے پر عمل کرے جو احکام وضو کے ذیل میں بتایا گیا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اور اسی طرح اگر نماز کے دوران مُستَحاضہ کو خون آجائے تو اگر وہ اِستخاضہ سے متعلق احکام کے مطابق عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ہے

۱۱۳۶ جس شخص کو بے اختیار نیند آجائے اگر اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وہ نماز کے دوران سو گیا تھا یا اس کے بعد سویا تو ضروری نہیں کہ نماز دوبارہ پڑھے بشرطیکہ یہ جانتا ہو کہ جو کچھ نماز میں پڑھا ہے وہ اس قدر تھا کہ اسے عرف میں نماز کہیں

۱۱۳۷ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ وہ اپنی مرضی سے سویا تھا لیکن شک کرے کہ نماز کے بعد سویا تھا یا نماز کے دوران یہ بھول گیا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور سو گیا تو اس شرط کے ساتھ جو سابقہ مسئلے میں بیان کی گئی ہے اس کی نماز صحیح ہے

۱۱۳۸۔ اگر کوئی شخص نیند سے سجدے کی حالت میں بیدار ہو جائے اور شک کرے کہ آیا نماز کی آخری سجدے میں ہے یا سجدہ شکر میں ہے تو اگر اسے علم ہو کہ بے اختیار سو گیا تھا تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر جانتا ہو کہ اپنی مرضی سے سویا تھا اور اس بات کا احتمال ہو کہ غفلت کی وجہ سے نماز کے سجدے میں سو گیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(سوم) یہ چیز مبطلات نماز میں سے ہے کہ انسان اپنے ہاتھوں کو عاجزی اور ادب کی نیت سے باندھے لیکن اس کام کی وجہ سے نماز کا باطل ہونا احتیاط کی بنا پر ہے اور اگر مشروعیت کی نیت سے انجام دے تو اس کام کے حرام ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۱۱۳۹۔ اگر کوئی شخص بھول سے یا مجبوری سے یا تقیہ کی وجہ سے یا کسی اور کام مثلاً ہاتھ کو جانے اور ایسے ہی کسی کام کے لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(چہارم) مبطلات نماز میں سے ایک یہ ہے کہ الحمد پڑھنے کے بعد آمین کہے آمین کہنے سے نماز کا اس طرح باطل ہونا غیر ماموم میں احتیاط کی بنا پر ہے اگرچہ آمین کہنے کو جائز سمجھتے ہوئے آمین کہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے بہر حال اگر امین کو غلطی یا تقیہ کی وجہ سے کہے تو اس کی نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(پنجم) مبطلات نماز میں سے ہے کہ بغیر کسی عذر کے قبلے سے رخ پھیرے لیکن اگر کسی عذر مثلاً بھول کر یا بے اختیاری کی بنا پر مثلاً تیز ہوا کے تھپیڑے اسے قبلے سے پھیر دیں چنانچہ اگر دائیں یا بائیں سمت تک نہ پھنچے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ جسے ہی عذر دور ہو فوراً اپنا قبلہ درست کرے اور اگر دائیں یا بائیں طرف مڑ جائے خواہ قبلے کی طرف پشت ہو یا نہ ہو اگر اس کا عذر بھولنے کی وجہ سے ہو اور جس وقت متوجہ ہو اور نماز کو توڑ دے تو اسے دوبارہ قبلہ رخ ہو کر پڑھ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اگرچہ اس نماز کی ایک رکعت وقت میں پڑھے ورنہ اسی نماز پر اکتفا کرے اور اس پر قضا لازم نہیں اور یہی حکم ہے اگر قبلے سے اس کا پھرنا بے اختیاری کی بنا پر ہو چنانچہ قبلے سے پھرے بغیر اگر نماز کو دوبارہ وقت میں پڑھ سکتا ہو اگرچہ وقت میں ایک رکعت ہی پڑھی جا سکتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو نئے سرے سے پڑھے ورنہ ضروری ہے کہ اسی نماز کو تمام کرے اعادہ اور قضا اس پر لازم نہیں ہے۔

۱۱۴۰۔ اگر فقط اپنے چہرے کو قبلے سے گھمائے لیکن اس کا بدن قبلے کی طرف ہو چنانچہ اس حد تک گردن کو موڑے کہ اپنے سر کے پیچھے کچھ دیکھ سکے تو اس کے لئے بھی وہی حکم ہے جو قبلے سے پھر جانے والے کے لئے ہے جس کا ذکر پہلے کیا

جاچکا ہو اور اگر اپنی گردن کو تو ا سا مو کہ عرفا کہا جائے اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اگرچہ یہ کام مکروہ ہے

(ششم) مبطلات نماز میں سے ایک یہ ہے کہ عمداً بات کرے اگرچہ ایسا کلمہ ہو کہ جس میں ایک حرف سے زیادہ نہ ہو اگر وہ حرف بامعنی ہو مثلاً (ق) کہ جس کے عربی زبان میں معنی حفاظت کرو کے ہیں یا کوئی اور معنی سمجھ میں آتے ہو مثلاً (ب) اس شخص کے جواب میں کہ جو حروف تہجی کے حرف دوم کے بارے میں سوال کرے اور اگر اس لفظ سے کوئی معنی بھی سمجھ میں نہ آتے ہو اور وہ دو یا دو سے زیادہ حرفوں سے مرکب ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر (وہ لفظ) نماز کو باطل کر دیتا ہے

۱۱۴۱ اگر کوئی شخص سہواً کلمہ کہے جس کے حروف ایک یا اس سے زیادہ ہوں تو خواہ وہ کلمہ معنی بھی رکھتا ہو اس شخص کی نماز باطل نہیں ہوتی لیکن احتیاط کی بنا پر اس کے لئے ضروری ہے جیسا کہ بعد میں ذکر آئے گا نماز کے بعد وہ سجدہ سہو بجالائے

۱۱۴۲ نماز کی حالت میں کھانسنے، یا کھکار لینے میں کوئی حرج نہیں اور احتیاط لازم کی بنا پر نماز میں اختیار آہ نہ بھرے اور نہ ہی گریہ کرے اور آخ اور آہ اور انھی جیسے الفاظ کا عمداً کہنا نماز کو باطل کر دیتا ہے

۱۱۴۳ اگر کوئی شخص کوئی کلمہ ذکر کے قصد سے کہے مثلاً ذکر کے قصہ سے اَللّٰهُ اَکبَرُ کہے اور اسے کہتے وقت آواز کو بلند کرے تاکہ دوسرے شخص کو کسی شخص کو کسی چیز کی طرف متوجہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اگر کوئی کلمہ ذکر کے قصد سے کہے اگرچہ جانتا ہو کہ اس کام کی وجہ سے کوئی کسی مطلب کی طرف متوجہ ہوجائے گا تو کوئی اگر بالکل ذکر کا قصد نہ کرے یا ذکر کا قصد بھی ہو اور کسی بات کی طرف متوجہ بھی کرنا چاہتا ہو تو اس میں اشکال ہے

۱۱۴۴ نماز میں قرآن پڑھنے (چار آیتوں کا حکم کہ جن میں واجب سجدہ ہے قراءت کے احکام مسئلہ نمبر ۹۹۲ میں بیان ہوچکا ہے) اور دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ عربی کے علاوہ کسی زبان میں دعا نہ کرے

۱۱۴۵ اگر کوئی شخص بغیر قصد جزئیت عمداً یا احتیاطاً الحمد اور سورہ کے کسی حصے یا اذ کار نماز کی تکرار کرے تو کوئی حرج نہیں

۱۱۴۶ انسان کو چاهئے که نماز کی حالت میں کسی کو سلام نه کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے سلام کرے تو ضروری هے که جواب دے لیکن جواب سلام کی مانند هونا چاهئے یعنی ضروری هے که اصل سلام پر اضافه هو مثلاً جواب میں یه نهیں کهنا چاهئے سَلَامٌ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه، بلکه احتیاط لازم کی بنا پر ضروری هے که جواب میں عَلَیکُم یا عَلَیک کے لفظ کو سلام کے لفظ پر مقدم نه رکھے اگر وه شخص که جس نے سلام کیا هے اس نے اس طرح نه کیا هو بلکه احتیاط مستحب یه هے که جواب مکمل طور پر دے جس طرح که اس نے سلام کیا هو مثلاً اگر کها هو "سَلَامٌ عَلَیکُم" تو جواب میں کهے "سَلَامٌ عَلَیکُم" اور اگر کها هو "اَلسَّلَامُ عَلَیکُم" تو کهے "اَلسَّلَامُ عَلَیکُم" اور اگر کها هو "سَلَامٌ عَلَیک" تو کهے "سَلَامٌ عَلَیک" لیکن عَلَیکُم السَّلَامُ" کے جواب میں جو لفظ چاهے کهه سکتا هے

۱۱۴۷ انسان کو چاهئے که خواه وه نماز کی حالت میں هو یا نه هو سلام کا جواب فوراً دے اور اگر جان بوجھ کر یا بھول سے سلام کا جواب دینے میں اتنا وقت کرے که اگر جواب دے تو وه اس اسلام کا جواب شمار نه هو تو اگر وه نماز کی حالت میں هو تو ضروری هے که جواب نه دے اور اگر نماز کی حالت میں نه هو تو جواب دینا واجب نهیں هے

۱۱۴۸ انسان کو سلام کا جواب اس طرح دینا ضروری هے که سلام کرنے والا سن لے لیکن اگر سلام کرنے والا بهرا هو یا سلام کهه کر جلدی سے گزر جائے چنانچه ممکن هو تو سلام کا جواب اشارے سے یا اسی طرح کسی طریقے سے اسے سمجھا سکے تو جواب دینا ضروری هے اس کی صورت کے علاوه جواب دینا نماز کے علاوه کسی اور جگه پر ضروری نهیں اور نماز میں جائز نهیں هے

۱۱۴۹ واجب هے که نمازی اسلام کے جواب کو سلام کی نیت سے کهے اور دعا کا قصد کرنے میں بھی کوئی حرج نهیں یعنی خداوندعالم سے اس شخص کے لئے سلامتی چاهے جس نے سلام کیا هو

۱۱۵۰ اگر عورت یا نامحرم مرد یا وه بچه جو اچھے برے میں تمیز کر سکتا هو نماز پڑھنے والے کو سلام کرے تو ضروری هے که نماز پڑھنے والا اس کے سلام کا جواب دے اور اگر عورت "سَلَامٌ عَلَیکَ" کهه کر سلام کرے تو جواب میں کهه سکتا هے "سَلَامٌ عَلَیکِ" یعنی کاف کو زیر دے

۱۱۵۱ اگر نماز پڑھنے والا سلام کا جواب نه دے تو وه گناه گار هے لیکن اس کی نماز صحیح هے

۱۱۵۲ کسی ایسے شخص کے سلام کا جواب دینا جو مزاح اور تَمَسخُر کے طور پر سلام کرے اور ایسے غیر مسلم مرد اور عورت کے سلام کا جواب دینا جو ذمّی نہ ہو واجب نہیں ہے اور اگر ذمّی ہو تو اختیاط واجب کی بنا پر ان کے جواب میں کلمہ "عَلَیکَ" کہہ دینا کافی ہے

۱۱۵۴ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے تو ان سب پر سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن اگر ان میں سے ایک شخص جواب دے دے تو کافی ہے

۱۱۵۵ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے اور جواب ایک ایسا شخص دے جس کا سلام کرنے والے کو سلام کرنے کا ارادہ نہ ہو تو (اس شخص کے جواب دینے کے باوجود) سلام کا جواب اس گروہ پر واجب ہے

۱۱۵۶ اگر کوئی شخص کسی گروہ کو سلام کرے اور اس گروہ میں سے جوشخص نماز میں مشغول ہو وہ شک کرے کہ سلام کرنے والے کا ارادہ اسے بڑی سلام کرنے کا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر نماز پڑھنے والے کو یقین ہو کہ اس شخص کا اراداہ اسے بڑی سلام کرنے کا تھا لیکن کوئی شخص سلام کا جواب دے دے تو اس صورت میں بڑی یہی حکم ہے لیکن اگر نماز پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ سلام کرنے والے کا ارادہ اسے بڑی سلام کرنے کا تھا اور کوئی دوسرا جواب نہ دے تو ضروری ہے کہ سلام کا جواب دے

۱۱۵۷ سلام کرنا مستحب ہے اور اس امر کی بہت تاکید کی گئی ہے کہ سوار پیدل کو اور کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے

۱۱۵۷ سلام کرنا مستحب ہے اور اس امر کی بہت تاکید کی گئی ہے کہ سوار پیدل کو اور کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے

۱۱۵۸ اگر دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو اس کے سلام کا جواب دے

۱۱۵۹ اگر انسان نماز نہ پڑھ رہا ہو تو مستحب ہے کہ سلام کا جواب اس سلام سے بہتر الفاظ میں دے مثلاً اگر کوئی شخص "سَلَامٌ عَلَیکُم" کہے تو جواب میں کہے "سَلَامٌ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اللهِ"

(هفتم) نماز کے مبطلات میں سے ایک آواز کے ساتھ اور جان بوجھ کر ہنسنا ہے اگرچہ بے اختیار ہنسے اور جن باتوں کی وجہ سے ہنسے وہ اختیاری ہو بلکہ احتیاط کی بنا پر جن باتوں کی وجہ سے ہنسی آئی ہو اگر وہ اختیاری نہ بنی ہو تب بنی وہ نماز کے باطل ہونے کا موجب ہو گی لیکن اگر جان بوجھ کر بغیر آواز یا سہواً آواز کے ساتھ ہنسے تو ظاہر یہ ہے کہ اس کی نماز میں کوئی اشکال نہیں

۱۱۶۰ اگر ہنسی کی آواز روکنے کے لئے کسی شخص کی حالت بدل جائے مثلاً اس کا رنگ سرخ ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ نماز دوبارہ پڑھے

(ہشتم) احتیاط واجب کی بنا پر یہ نماز کے مبطلات میں سے ہے کہ انسان دنیاوی کام کے لئے جان بوجھ کر آواز سے یا بغیر آواز کے روئے لیکن اگر خوف خدا سے یا آخرت کے لئے روئے تو خواہ آہستہ روئے یا بلند آواز سے روئے کوئی حرج نہیں بلکہ یہ بہترین اعمال میں سے ہے

(نہم) نماز باطل کرنے والی چیزوں میں سے ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جس سے نماز کی شکل باقی نہ رہے مثلاً اچھلنا کودنا اور اسی طرح کا کوئی عمل انجام دینا ایسا کرنا عمداً ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ہو لیکن جس کام سے نماز کی شکل تبدیل نہ ہوتی ہو مثلاً ہاتھ سے اشارہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں ہے

۱۱۶۱ اگر کوئی شخص نماز کے دوران اس قدر ساکت ہو جائے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے

۱۱۶۲ اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی کام کرے یا کچھ دیر ساکت رہے اور شک کرے کہ اس کی نماز بھول گئی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ نماز پوری کرے اور پھر دوبارہ پڑھے

(دہم) مبطلات نماز میں سے ایک کھانا اور پینا ہے پس اگر کوئی شخص نماز کے دوران اس طرح کھائے یا پئے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو خواہ اس کا یہ فعل عمداً ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ہو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے البتہ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان سے پہلے مستحب نماز پڑھ رہا ہو اور پیاسا ہو اور اسے ڈر ہو کہ اگر نماز پوری کرے گا تو صبح ہو جائے گی تو اگر پانی اس کے سامنے دو تین قدم کے فاصلے پر ہو تو وہ نماز کے دوران پانی پی سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ کوئی ایسا کام مثلاً "قبلے سے منہ پھیرنا" کرے جو نماز کو باطل کرتا ہے

۱۱۶۳۔ اگر کسی کا جان بوجھ کر کھانا یا پینا نماز کی شکل کو ختم نہ بھی کرے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے خواہ نماز کا تسلسل ختم ہو یعنی یہ نہ کہا جائے کہ نماز کو مسلسل پڑھ رہا ہے یا نماز کا تسلسل ختم نہ ہو۔

۱۱۶۴۔ اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی ایسی غذا نگل لے جو اس کے منہ یا دانتوں کے ریخوں میں رہ گئی ہو تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر ذرا سی قند یا شکر یا انہیں جیسی کوئی چیز منہ میں رہ گئی ہو اور نماز کی حالت میں آہستہ آہستہ گھُل کر پیٹ میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(یاز دھم) مبطلات نماز میں سے دو رکعتی یا تین رکعتی نماز کی رکعتوں میں یا چار رکعتی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں شک کرنا ہے بشرطیکہ نماز پڑھنے والا شک کی حالت میں باقی رہے۔

(دوازدھم) مبطلات نماز میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شخص نماز کا رکن جان بوجھ کر یا بھول کر کم کرے یا ایک ایسی چیز کو جو رکن نہیں ہے جان بوجھ کر گھٹائے یا جان بوجھ کر کوئی چیز نماز میں بڑھائے اسی طرح اگر کسی رکن مثلاً رکوع یا دو سجدوں کو ایک رکعت میں غلطی سے بڑھا دے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ہو جائے گی البتہ بھولے سے تکبیرۃ الاحرام کی زیادتی نماز کو باطل نہیں کرتی۔

۱۱۶۵۔ اگر کوئی شخص نماز کے بعد شک کرے کہ دوران نماز اس نے کوئی ایسا کام کیا ہے یا نہیں جو نماز کو باطل کرتا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں

۱۱۶۶۔ کسی شخص کا نماز میں اپنا چہرہ دائیں یا بائیں جانب اتنا کم موڑنا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے اپنا منہ قبلہ سے موڑ لیا ہے مکروہ ہے ورنہ جیسا کہ بیان ہوچکا ہے اس کی نماز باطل ہے اور یہ بھی مکروہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنی آنکھیں بند کرے یا دائیں اور بائیں طرف گھمائے اور اپنی ٹانگوں اور ہاتھوں سے کھیلے اور انگلیاں ایک دوسری میں داخل کرے اور تھوکے اور قرآن مجید یا کسی اور کتاب یا انگوٹھی کی تحریر کو دیکھے اور یہ بھی مکروہ ہے کہ الحمد، سورہ اور ذکر پڑھتے وقت کسی کی بات سننے کے لئے خاموش ہو جائے بلکہ ہر وہ کام جو خضوع و خشوع کو کالعدم کر دے مکروہ ہے۔

۱۱۶۷ جب انسان کو نیند آرہی ہو اور اس وقت بڑی جب اس نے پیشاب اور پاخانہ روک رکھا ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اسی طرح نماز کی حالت میں ایسا موزہ پہننا بڑی مکروہ ہے جو پاوں کو جکڑ لے اور ان کے علاوہ دوسرے مکروہات بڑی مفصل کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں

وہ صورتیں جن میں واجب نمازیں توڑی جاسکتی ہیں

۱۱۶۸ اختیاری حالت میں واجب نماز کا توڑنا احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے لیکن مال کی حفاظت اور مالی یا جسمانی ضرر سے بچنے کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ظاہراً وہ تمام اہم دینی اور دنیاوی کام جو نمازی کو پیش آئیں ان کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں

۱۱۶۹ اگر انسان اپنی جان کی حفاظت یا کسی ایسے شخص کی جان کی حفاظت جس کی نگہداشت واجب ہو اور وہ نماز توڑے بغیر ممکن نہ ہو تو انسان کو چاہئے کہ نماز توڑ دے

۱۱۷۰ اگر کوئی شخص وسیع وقت میں نماز پڑھنے لگے اور قرض خواہ اس سے اپنے قرضے کا مطالبہ کرے اور وہ اس کا قرضہ نماز کے دوران ادا کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں ادا کرے اور اگر بغیر نماز توڑے اس کا قرضہ چکانا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور اس کا قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے

۱۱۷۱ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران پتہ چلے کہ مسجد نجس ہے اور وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ نماز تمام کرے اور اگر وقت وسیع ہو اور مسجد کو پاک کرنے سے نماز نہ فوتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے دوران اسے پاک کرے اور بعد میں باقی نماز پڑھے اور اگر نماز فوت جاتی ہو اور نماز کے بعد مسجد کو پاک کرنا ممکن ہو تو مسجد کو پاک کرنے کے لئے اس کا نماز توڑنا جائز ہے اور اگر نماز کے بعد مسجد کا پاک کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور مسجد کو پاک کرے اور بعد میں نماز پڑھے

۱۱۷۲ جس شخص کے لئے نماز کا توڑنا ضروری ہو اگر وہ نماز ختم کرے تو وہ گناہگار ہوگا لیکن اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے

۱۱۷۳۔اگر کسی شخص کو قراءت یا رکوع کی حد تک جۓکنۓ سۓ پهلۓ یاد آجائۓ که وه اذان اور اقامت یا فقط اقامت کهنا بۓول گیا هۓ اور نماز کا وقت وسیع هو تو مستحب هۓ که انهیۓ کهنۓ کۓ لئۓ نماز توڑ دۓ بلکه اگر نماز ختم هونۓ سۓ پهلۓ اسۓ یاد آئۓ که انهیۓ بۓول گیا تۓا تب بۓی مستحب هۓ که انهیۓ کهنۓ کۓ لئۓ نماز توڑ دۓۓ

شکّیات نماز

نماز کۓ شکیات کی ۲۲ قسمیۓ هیۓۓان میۓ سۓ سات اس قسم کۓ شک هیۓ جو نماز کو باطل کرتۓ هیۓ اور چۓ اس قسم کۓ شک هیۓ جن کی پروا نهیۓ کرنی چاهئۓ اور باقی نو اس قسم کۓ شک هیۓ جو صحیح هیۓۓ

وه شک جو نماز کو باطل کرتۓ هیۓ

۱۱۷۴۔ جو شک نماز کو باطل کرتۓ یهۓ وه یه هیۓ:

۱۔ دو رکعتی واجب نماز مثلاً نماز صبح اور نماز مسافر کی رکعتوۓ کی تعداد کۓ بارۓ میۓ سک البته نماز مستحب اور نماز احتیاط کی رکعتوۓ کی تعداد کۓ بارۓ میۓ شک نماز کو باطل نهیۓ کرتا۔

۲۔ تین رکعتی نماز کی تعداد کۓ بارۓ میۓ شک۔

۳۔ چار رکعتی نماز میۓ کوئی شک کرۓ که اس نۓ ایک رکعت پۓۓی هۓ یا زیاده پۓۓی هیۓۓ

۴۔ چار رکعتی نماز میۓ دوسرۓ سجده میۓ داخل هونۓ سۓ پهلۓ نمازی شک کرۓ که اس نۓ دو رکعتیۓ پۓۓی هیۓ یا زیاده پۓۓی هیۓۓ

۵۔ دو اور پانچ رکعتوۓ میۓ یا دو اور پانچ سۓ زیاده رکعتوۓ میۓ شک کرۓۓ

۶۔ تین اور چۓ رکعتوۓ میۓ یا تین اور چۓ سۓ زیاده رکعتوۓ میۓ شک کرۓۓ

۷۔ چار اور چۓ رکعتوۓ کۓ درمیان شک یا چار اور چۓ سۓ زیاده رکعتوۓ کۓ درمیان شک، جس کی تفصیل آگۓ آئۓ گی۔

۱۱۷۵ اگر انسان کو نماز باطل کرنے والے شکوک میں سے کوئی شک پیش آئے تو بهتر یه هے که جسے هی اس شک هو نماز نه توڑے بلکه اس قدر غور و فکر کرے که نماز کی شکل برقرار نه رهے یا یقین یا گمان حاصل هونے سے ناامید هو جائے

وه شک جن کی پروا نهیں کرنی چاهئے

۱۱۷۶ وه شکوک جن کی پروا نهیں کرنی چاهئے مندرجه ذیل هیں :

۱ اس فعل میں شک جس کے بجالانے کا موقع گزر گیا هو مثلاً انسان رکوع میں شک کرے که اس نے الحمد پڑهی هے یا نهیں

۲ سلام نماز کے بعد شک

۳ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک

۴ کثیرُالشک کا شک یعنی اس شخص کا شک جو بهت زیاده شک کرتا هے

۵ رکعتوں کی تعداد کے بارے میں امام کا شک جب که ماموم ان کی تعداد جانتا هو اور اسی طرح ماموم کا شک جبکه امام نماز کی رکعتوں کی تعداد جانتا هو

۶ مستحب نمازوں اور نماز احتیاط کے بارے میں شک

جس فعل کا موقع گزر گیا هو اس میں شک کرنا

۱۱۷۷ اگر نمازی نماز کے دوران شک کرے که اس نے نماز کا ایک واجب فعل انجام دیا هے یا نهیں مثلاً اسے شک هو که الحمد پڑهی هے یا نهیں جبکه اس سابق کام کو عمداً ترک کر کے جس کام میں مشغول هو اس کام میں شرعاً مشغول نهیں هونا چاهئے تها مثلاً سوره پڑهتے وقت شک کرے که الحمد پڑهی هے یا نهیں تو ضروری هے که اپنے شک کی پروا نه کرے اس صورت کے علاوه ضروری هے که جس چیز کی انجام دهی کے بارے میں شک هو، بجالائے

۱۱۷۸ اگر نمازی کوئی آیت پڑھتا ہوا شک کرے کہ اس سے پہلے کی آیت پڑھی ہے یا نہیں یا جس وقت آیت کا آخری حصہ پڑھ رہا ہو شک کرے کہ اس کا پہلا حصہ پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے

۱۱۷۹ اگر نمازی رکوع یا سجود کے بعد شک کرے کہ ان کے واجب افعال مثلاً ذکر اور بدن کا سکون کی حالت میں ہونا اس نے انجام دیئے ہیں یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے

۱۱۸۰ اگر نمازی سجدے میں جاتے وقت شک کرے کہ رکوع بجا لایا ہے یا نہیں یا شک کرے کہ رکوع کے بعد کھڑا ہوا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے

۱۱۸۱ اگر نمازی کھڑا ہوتے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے

۱۱۸۲ جو شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر الحمد یا تسبیحات پڑھنے کے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر الحمد یا تسبیحات میں مشغول ہونے سے پہلے شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجا لایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ بجالائے

۱۱۸۳ اگر نمازی شک کرے کہ نماز کا کوئی ایک رکن بجا لایا ہے یا نہیں اور اس کے بعد اُس والے فعل میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے اسے بجالائے مثلاً اگر تشہد پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ دو سجدے بجالایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ بجالائے اور اگر بعد میں اسے یاد آئے کہ وہ اس رکن کو بجالایا تھا تو ایک رکن بڑھ جانے کی وجہ سے احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے

۱۱۸۴ اگر نمازی شک کرے کہ ایک ایسا عمل جو نماز کا رکن نہیں ہے بجالایا ہے یا نہیں اور اس کے بعد اُس والے فعل میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسے بجالائے مثلاً اگر سورہ پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر اسے انجام دینے کے بعد اسے یاد آئے کہ اسے پہلے ہی بجالا چکا تھا تو چونکہ رکن زیادہ نہیں ہوا اس لئے اس کی نماز صحیح ہے

۱۱۸۵۔ اگر نمازی شک کرے کہ ایک رکن بجالایا ہے یا نہیں مثلاً جب تشہد پڑھ رہا ہو شک کرے کہ دو سجدے بجا لایا ہے یا نہیں اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور بعد میں اسے یاد آئے کہ اس رکن کو بجا نہیں لایا ہے یا نہیں اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور بعد میں اسے یاد آئے کہ اس رکن کو بجا نہیں لایا تو اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس رکن کو بجالائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو گیا ہو تو اس کی نماز احتیاط لازم کی بنا پر باطل ہے مثلاً اگر بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ دو سجدے نہیں بجا لایا تو ضروری ہے کہ بجالائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد اسے یاد آئے (کہ دو سجدے نہیں بجالایا) تو اس کی نماز جیسا کہ بتایا گیا، باطل ہے۔

۱۱۸۶۔ اگر نماز شک کرے کہ وہ ایک غیر رکنی عمل بجالایا ہے یا نہیں اور اس کے بعد والے عمل میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔ مثلاً جس وقت سورہ پڑھ رہا ہو شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں لایا اور ابھی بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس عمل کو بجالائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو گیا تو تو اس کی نماز صحیح ہے۔ اس بنا پر مثلاً اگر قنوت میں اسے یاد آجائے کہ اس نے الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ پڑھے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۱۸۷۔ اگر نمازی شک کرے کہ اس نے نماز کا سلام پڑھا ہے یا نہیں اور تعقیبات یا دوسری نماز میں مشغول ہو جائے یا کوئی ایسا کام کرے جو نماز کو برقرار نہیں رکھتا اور وہ حالت نماز سے خارج ہو گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ان صورتوں سے پہلے شک کرے تو ضروری ہے کہ سلام پڑھے اور اگر شک کرے کہ سلام درست پڑھا ہے یا نہیں تو جھاں بھی ہو اپنے شک کی پروانہ کرے۔

سلام کے بعد شک کرنا

۱۱۸۸۔ اگر نمازی سلام نماز کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز صحیح طور پر پڑھی ہے یا نہیں مثلاً شک کرے کہ رکوع ادا کیا ہے یا نہیں یا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ، تو وہ اپنے شک کی پروانہ کرے لیکن اگر اسے دونوں طرف نماز کے باطل ہونے کا شک ہو مثلاً چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا پانچ رکعت تو اس کی نماز باطل ہے۔

وقت کے بعد شک کرنا

۱۱۸۹۔ اگر کوئی شخص نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز پڑھی ہے یا نہیں یا گمان کرے کہ نہیں پڑھی تو اس نماز کا پڑھنا لازم نہیں لیکن اگر وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو خواہ گمان کرے کہ پڑھی ہے پڑھنی ضروری ہے کہ وہ نماز پڑھے

۱۱۹۰۔ اگر کوئی شخص وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز دوست پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے

۱۱۹۱۔اگر نماز ظہر اور عصر کا وقت گزر جانے کے بعد نمازی جان لے کہ چار رکعت نماز پڑھی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ ظہر کی نیت سے پڑھی ہے یا عصر کی نیت سے تو ضروری ہے کہ چار رکعت نماز قضا اس نماز کی نیت سے پڑھے جو اس پر واجب ہے

۱۱۹۲۔ اگر مغرب اور عشا کی نماز کا وقت گزرنے کے بعد نمازی کو پتہ چلے کہ اس نے ایک نماز پڑھی ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ تین رکعتی نماز پڑھی ہے یا چار رکعتی، تو ضروری ہے کہ مغرب اور عشا دونوں نمازوں کی قضا کرے

کثیرُالشک کا شک کرنا

۱۱۹۳۔کثیرالشک وہ شخص ہے جو بہت زیادہ شک کرے اس معنی میں کہ وہ لوگ جو اس کی مانند ہیں ان کی نسبت وہ حواس فریب اسباب کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں زیادہ شک کرے پس جہاں حواس کو فریب دینےوالا سبب نہ ہو اور ہر تین نمازوں میں ایک دفعہ شک کرے تو ایسا شخص اپنے شک کی پروا نہ کرے

۱۱۹۴۔ اگر کثیرالشک نماز کے اجزاء میں سے کسی جزو کے انجام دینے کے بارے میں شک کرے تو اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ اس جزو کو انجام دے دیا ہے مثلاً۔ اگر شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو اسے سمجھنا چاہئے کہ رکوع کر لیا ہے اور اگر کسی ایسی چیز کے بارے میں شک کرے جو مبطل نماز ہے مثلاً شک کرے کہ صبح کی نماز دو رکعت پڑھی ہے یا تین رکعت تو یہی سمجھے نماز ٹھیک پڑھی ہے

۱۱۹۵۔جس شخص کو نماز کے کسی جزو کے بارے میں زیادہ شک ہوتا ہو، اس طرح کہ وہ کسی مخصوص جزو کے بارے میں (کچھ) زیادہ (ہی) شک کرتا رہتا ہو، اگر وہ نماز کے کسی دوسرے جزو کے بارے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ شک

کۀ احکام پر عمل کرۀۀ مثلاً۔ کسی کو زیادہ شک اس بات میۀ ہوتا ہو کہ سجدہ کیا ہۀ یا نہیۀ، اگر اسۀ رکوع کرنۀ کۀبعد شک ہو تو ضروری ہۀ شک کۀ حکم پر عمل کرۀ یعنی اگر ابۀی سجدۀ میۀ نہ گیا ہو تو رکوع کرۀ اور اگر سجدۀ میۀ چلا گیا ہو تو شک کی پروا نہ کرۀۀ

۱۱۹۶ۀ جو شخص کسی مخصوص نماز مثلاً ظہر کی نماز میۀ زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ کسی دوسری نماز مثلاً عصر کی نماز میۀ شک کرۀ تو ضروری ہۀ کہ شک کۀ احکام پر عمل کرۀۀ

۱۱۹۷ۀ جو شخص کسی مخصوص جگہ پر نماز پۀۀتۀ وقت زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ کسی دوسری جگہ نماز پۀۀۀ اور اسۀ شک پیدا ہو تو ضروری ہۀ کہ شک کۀ احکام پر عمل کرۀۀ

۱۱۹۸ۀ اگر کسی شخص کو اس بارۀ میۀ شک ہو کہ وہ کثیر الشک ہو گیا ہۀ یا نہیۀ تو ضروری ہۀ کہ شک کۀ احکام پر عمل کرۀ اور کثیر الشک شخص کو جب تک یقین نہ ہو جائۀ کہ وہ لوگوۀ کی عام حالت پر لوۀ آیا ہۀ اپنۀ شک کی پروا نہ کرۀۀ

۱۱۹۹ۀ اگر کثیر الشک شخص، شک کرۀ کہ ایک رکن بجالایا ہۀ یا نہیۀ اور وہ اس شک کی پروا بۀی نہ کرۀ اور پۀر اسۀ یاد آئۀ کہ وہ رکن بجا نہیۀ لایا اور اس کۀ بعد کۀ رکن میۀ مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہۀ کہ اس رکن کو بجالائۀ اور اگر بعد کۀ رکن میۀ مشغول ہو گیا ہو تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہۀ مثلاً اگر شک کرۀ کہ رکوع کیا ہۀ یا نہیۀ اور اس شک کی پروا نہ کرۀ اور دوسرۀ سجدۀ سۀ پہلۀ اسۀ یاد آئۀ کہ رکوع نہیۀ کیا تۀا تو ضروری ہۀ کہ رکوع کرۀ اور اگر دوسرۀ سجدۀ کۀ دوسران اسۀ یاد آئۀ تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہۀۀ

۱۲۰۰ۀ جو شخص زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ شک کرۀ کہ کوئی ایسا عمل جو رکن نہ ہو انجام کیا ہۀ یا نہیۀ اور اس شک کی پروا نہ کرۀ اور بعد میۀ اسۀ یاد آئۀ کہ وہ عمل انجام نہیۀ دیا تو اگر انجام دینۀ کۀ مقام سۀ ابۀی نہ گزرا ہو تو ضروری ہۀ کہ اسۀ انجام دۀ اور اگر اس کۀ مقام سۀ گزر گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہۀ مثلاً اگر شک کرۀ کہ الحمد پۀۀی ہۀ یا نہیۀ اور شک کی پروا نہ کرۀ مگر قنوت پۀۀتۀ ہوئۀ اسۀ یاد آئۀ کہ الحمد نہیۀ پۀۀی تو ضروری ہۀ کہ الحمد پۀۀۀ اور اگر رکوع میۀ یاد آئۀ تو اس کی نماز صحیح ہۀۀ

امام اور مقتدی کا شک

۱۲۰۲ اگر کوئی شخص مستحب نماز کی رکعتوں میں شک کرے اور شک عدد کی زیادتی کی طرف ہو جو نماز کو باطل کرتی ہے تو اسے چاہئے کہ یہ سمجھے کہ کم رکعتیں پڑھی ہیں مثلاً اگر صبح کی نفلوں میں شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو یہی سمجھے کہ دو پڑھی ہیں اور اگر تعداد کی زیادتی والا شک نماز کو باطل نہ کرے مثلاً اگر نمازی شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک پڑھی ہے تو شک کی جس طرف پر بنا عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے

۱۲۰۳ رکن کا کم ہونا نفل نماز کو باطل کر دیتا ہے لیکن رکن کا زیادہ ہونا اسے باطل نہیں کرتا پس اگر نمازی نفل کے افعال میں سے کوئی فعل بھول جائے اور یہ بات اسے اس وقت یاد آئے جب وہ اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اس فعل کو انجام دے اور دوبارہ اس رکن کو انجام دے مثلاً اگر رکوع کے دوران اسے یاد آئے کہ سورے الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ واپس لوٹے اور الحمد پڑھے اور دوبارہ رکوع میں جائے

۱۲۰۴ اگر کوئی شخص نفل کے افعال میں سے کسی فعل کے متعلق شک کرے خواہ وہ فعل رکنی ہو یا غیر رکنی اور اس کا موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجام دے اور اگر موقع گزر گیا ہو تو اپنے شک کی پروانہ کرے

۱۲۰۵ اگر کسی شخص کو دو رکعتی مستحب نماز میں تین یا زیادہ رکعتوں کے پڑھ لینے کا گمان ہو تو چاہئے کہ اس گمان کی پروا نہ کرے اور اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اس کا گمان دو رکعتوں کا یا اس سے کم کا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسی گمان پر عمل کرے مثلاً اگر اسے گمان ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کے طور پر ایک رکعت اور پڑھے

۱۲۰۶ اگر کوئی شخص نفل نماز میں کوئی ایسا کام کرے جس کے لئے واجب نماز میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو یا ایک سجدہ بھول جائے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ نماز کے بعد سجدہ سہو یا سجدے کی قضا بجالائے

صحیح شکوک

۱۲۰۸ اگر کسی کو نو صورتوں میں چار رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک ہو تو اسے چاہئے کہ فوراً غور و فکر کرے اور اگر یقین یا گمان شک کی کسی ایک طرف ہو جائے تو اسی کی اختیار کرے اور نماز کو تمام کرے ورنہ ان احکام کے مطابق عمل کرے جو ذیل میں بتائے جا رہے ہیں

وہ نو صورتیں یہ ہیں:

۱۔ دوسری سجدہ کے دوران شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین ۔ اس صورت میں اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں اور ایک اور رکعت پڑھ کر نماز کو تمام کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

۲۔ دوسری سجدہ کے دوران اگر شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو یہ سمجھے کہ چار پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور بعد میں دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

۳۔ اگر کسی کو دوسری سجدہ کے دوران شک ہو جائے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین یا چار تو اسے یہ سمجھنا چاہئے کہ چار پڑھی ہیں اور وہ نماز ختم ہونے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور بعد میں دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔

۴۔ اگر کسی شخص کو دوسری سجدہ کے دوران شک ہو کہ اس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو وہ یہ سمجھے کہ چار پڑھی ہیں اور اس بنیاد پر نماز پوری کرے اور نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجا لائے۔ اور بعید نہیں کہ یہی حکم ہر اس صورت میں ہو جہاں کم از کم شک چار رکعت پر ہو مثلاً چار اور چھ رکعتوں کے درمیان شک ہو اور یہ بھی بعید نہیں کہ ہر اس صورت میں جہاں چار رکعت اور اس سے کم یا اس سے زیادہ رکعتوں میں دوسری سجدہ کے دوران شک ہو تو چار رکعتیں قرار دے کر دونوں شک کے اعمال انجام دے یعنی اس احتمال کی بنا پر کہ چار رکعت سے کم پڑھی ہیں نماز احتیاط پڑھے اور اس احتمال کی بنا پر کہ چار رکعت سے زیادہ پڑھی ہیں بعد میں دو سجدہ سہو بھی کرے اور تمام صورتوں میں اگر پہلے سجدہ کے بعد اور دوسری سجدہ میں داخل ہونے سے پہلے سابقہ چار شک میں سے ایک اسے پیش آئے تو اس کی نماز باطل ہے ۔

۵۔ نماز کے دوران جس وقت بھی کسی کو تین رکعت اور چار رکعت کے درمیان شک ہو ضروری ہے کہ یہ سمجھے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور بعد میں ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کہ یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۶۔ اگر قیام کے دوران کسی کو چار رکعتوں اور پانچ رکعتوں کے بارے میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد اور کا سلام پڑھے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۱۲۰۷ اگر قیام کی دوران کسی کو تین اور پانچ رکعتوں کی بار میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد اور نماز کا سلام پڑھے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے

۱۲۰۸ اگر قیام کی دوران کسی کو تین، چار اور پانچ رکعتوں کی بار میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور سلام نماز کی بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو ہو کر اور بعد میں دو رکعت بیٹھ کر پڑھے

۱۲۰۹ اگر قیام کی دوران کسی کو پانچ اور چھ رکعتوں کی بار میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد اور نماز کا سلام پڑھے اور دو سجدہ سہو بجالائے اور احتیاط مستحب کی بنا پر ان چار صورتوں میں بیٹھا قیام کی لئے دو سجدہ سہو بھی بجالائے

۱۲۰۹ اگر کسی کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک ہو جائے اور نماز کو وقت اتنا تنگ ہو کہ ناز از سرنو نہ پڑھ سکے تو نماز نہیں توڑنی چاہئے اور ضروری ہے کہ جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کی مطابق عمل کرے بلکہ اگر نماز کا وقت وسیع ہو تب بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز نہ توڑے اور جو مسئلہ پہلے بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرے

۱۲۱۰ اگر نماز کی دوران انسان کو ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے جن کی لئے نماز احتیاط واجب ہے اور وہ نماز کو تمام کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز احتیاط پڑھے اور نماز احتیاط پڑھے بغیر از سر نو نماز نہ پڑھے اور اگر وہ کوئی ایسا فعل انجام دینے سے پہلے جونماز کو باطل کرتا ہو از سر نو نماز پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی دوسری نماز بھی باطل ہے لیکن اگر کوئی ایسا فعل انجام دینے کی بعد جونماز کو باطل کرتا ہو نماز میں مشغول ہو جائے تو اس کی دوسری نماز صحیح ہے

۱۲۱۱ جب نماز کو باطل کرنے والے شکوک میں سے کوئی شک انسان کو لاحق ہو جائے اور وہ جانتا ہو کہ بعد کی حالت میں منتقل ہو جانے پر اس کی لئے یقین یا گمان پیدا ہوجائے گا تو اس صورت میں جبکہ اس کا باطل شک شروع کی دو رکعت میں ہو اس کی لئے شک کی حالت میں نماز جاری رکھنا جائز نہیں ہے مثلاً اگر قیام کی حالت میں اسے شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ پڑھی ہیں اور وہ جانتا ہو کہ اگر رکوع میں جائے تو کسی ایک طرف یقین یا گمان پیدا کرے گا تو اس حالت میں اس کی لئے رکوع کرنا جائز نہیں ہے اور باقی باطل شکوک میں بظاہر اپنی نماز جاری رکھ سکتا ہے تاکہ اسے یقین یا گمان حاصل ہو جائے

۱۲۱۲ اگر کسی شخص کا گمان پہلے ایک طرف زیادہ ہو اور بعد میں اس کی نظر میں دونوں اطراف برابر ہوجائیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے اور اگر پہلے ہی دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر ہوں اور احکام کے مطابق جو کچھ اس کا وظیفہ ہے اس پر عمل کی بنیاد رکھے اور بعد میں اس کا گمان دوسری طرف چلاجائے تو ضروری ہے کہ اسی طرف کو اختیار کرے اور نماز کو تمام کرے

۱۲۱۳ جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا گمان ایک طرف زیادہ ہے یا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر ہیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے

۱۲۱۴ اگر کسی شخص کو نماز کے بعد معلوم ہو کہ نماز کے دوران وہ شک کی حالت میں تھا مثلاً اسے شک تھا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں ہیں اور اس نے اپنے افعال کی بنیاد تین رکعتوں پر رکھی ہو لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ اس کے گمان میں یہ تھا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر تھیں تو نماز احتیاط پڑھنا ضروری ہے

۱۲۱۵ اگر قیام کے بعد شک کرے کہ دو سجدے ادا کئے تھے یا نہیں اور اسی وقت اسے ان شکوک میں سے کوئی شک ہو جائے جو دو سجدے تمام ہونے کے بعد لاحق ہوتا تو صحیح ہوتا مثلاً وہ شک کرے کہ میں نے دو رکعت پڑھی ہیں یا تین اور وہ اس شک کے مطابق عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اسے تشہد پڑھتے وقت ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے تو بالفرض اسے یہ علم ہو کہ دو سجدے ادا کئے ہیں تو ضروری ہے کہ یہ سمجھے کہ یہ ایسی دو رکعت میں سے ہے جس میں تشہد نہیں ہوتا تو اس کی نماز باطل ہے اس مثلا کی طرح جو گزر چکی ہے ورنہ اس کی نماز صحیح ہے جیسے کوئی شک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت

۱۲۱۶ اگر کوئی شخص تشہد میں مشغول ہونے سے پہلے یا ان رکعتوں میں جن میں تشہد نہیں ہے قیام سے پہلے شک کرے کہ ایک یا دو سجدے بجالایا ہے یا نہیں اور اسی وقت اسے ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے جو دو سجدے تمام ہونے کے بعد صحیح ہو تو اس کی نماز باطل ہے

۱۲۱۷ اگر کوئی شخص قیام کی حالت میں تین اور چار رکعتوں کی بار میں یا تین اور چار اور پانچ رکعتوں کی بار میں شک کرے اور اسے یہ بعد میں یاد آجائے کہ اس نے اس سے پہلی رکعت کا ایک سجدہ یا دونوں سجدے ادا نہیں کئے تو اس کی نماز باطل ہے

۱۲۱۸ اگر کسی کا شک زائل ہوجائے اور کوئی دوسرا شک اسے لاحق ہو جائے مثلاً پہلے شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تین رکعتیں اور بعد میں شک کیا تھا تو ہر دو شک کے حکم پر عمل کر سکتا ہے اور نماز کو بعد میں توڑ سکتا ہے اور جو کام نماز کو باطل کرتا ہے اسے کرنے کے بعد نماز دوبارہ پڑھے

۱۲۲۰ اگر کسی شخص کو نماز کے بعد پتہ چلے کہ نماز کی حالت میں اسے کوئی شک لاحق ہو گیا تھا لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ وہ شک نماز کو باطل کرنے والے شکوک میں سے تھا یا صحیح شکوک میں سے تھا اور اگر صحیح شکوک میں سے بعد میں تھا تو اس کا تعلق صحیح شکوک کی کون سے قسم سے تھا تو اس کے لئے جائز ہے کہ نماز کو کالعدم قرار دے اور دوبارہ پڑھے

۱۲۲۱ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر اسے ایسا شک لاحق ہو جائے جس کے لئے اسے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھنی چاہئے تو ضروری ہے کہ ایک رکعت بیٹھ کر پڑھے اور اگر وہ ایسا شک کرے جس کے لئے اسے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئے تو ضروری ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھے

۱۲۲۲ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو اگر وہ نماز احتیاط پڑھنے کے وقت کھڑا ہونے سے عاجز ہو تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط اس شخص کی طرح پڑھے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور جس کا حکم سابقہ مسئلہ میں بیان ہو چکا ہے

۱۲۲۳ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اگر نماز احتیاط پڑھنے کے وقت کھڑا ہوسکے تو ضروری ہے کہ اس شخص کے وظیفہ کے مطابق عمل کرے جو کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے

نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ

۱۲۲۴ جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہو ضروری ہے کہ نماز کے سلام کے فوراً بعد نماز احتیاط کی نیت کرے اور تکبیر کہے پھر الحمد پڑھے اور رکوع میں جائے اور دو سجدے بجالائے پس اگر اس پر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو

سجدو کی بعد تشہد اور سلام پ اور اگر اس پر دو رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدو کی بعد پہلی رکعت کی طرح ایک اور رکعت بجالائی اور تشہد کی بعد سلام پ

۱۲۲۵ نماز احتیاط می سورہ اور قنوت نہی ہی اور احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہی کہ یہ نماز آہستہ پ اور اس کی نیت زبان پر نہ لائی اور احتیاط مستحب یہ ہی کہ اس کی بِسمِ اللہ بی آہستہ پ

۱۲۲۶ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پ نی سی پہلی معلوم ہو جائی کہ جو نماز اس نی پ ی تی وہ صحیح تی تو اس کی لئی نماز احتیاط پ نا ضروری نہی اور اگر نماز احتیاط کی دوران بی یہ علم ہو جائی تو اس نماز کو تمام کرنا ضروری نہی

۱۲۲۷ اگر نماز احتیاط پ نی سی پہلی کسی شخص کو معلوم ہو جائی کہ اس نی نماز کی رکعتی کم پ ی تی اور نماز پ نی کی بعد اس نی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہی کہ اس نی نماز کا جو حصہ نہ پ ا ہو اسی پ اور بی محل سلام کی لئی احتیاط لازم کی بنا پر دو سجدہ سہو ادا کری اور اگر اس سی کوئی ایسا فعل سر زد ہوا ہی جو نماز کو باطل کرتا ہو مثلاً قبلی کی جانب پی کی ہو تو ضروری ہی کہ نماز دوبارہ پ

۱۲۲۸ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط کی بعد پتہ چلی کی اس کی نماز می کمی احتیاط کی برابر تی مثلاً تین رکعتو اور چار رکعتو کی درمیان شک کی صورت می ایک نماز احتیاط پ اور بعد می معلوم ہو کہ اس نی نماز کی تین رکعتی پ ی تی تو ضروری ہی کہ نماز دوبارہ پ

۱۲۳۰ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پ نی کی بعد پتہ چلی کہ نماز می جو کمی ہوئی تی وہ نماز احتیاط سی زیادہ تی مثلاً تین رکعتو اور چار رکعتو کی مابین شک کی صورت می ایک رکعت نماز احتیاط پ اور بعد می معلوم ہو کہ نماز کی دو رکعتی پ ی تی اور نماز احتیاط کی بعد کوئی ایسا کام کیا ہو جو نماز کو باطل کرتا ہو مثلاً قبلی کی جانب پی کی تو ضروری ہی کہ نماز دوبارہ پ اور اگر کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جونماز کو باطل کرتا ہو تو اس صورت می بی احتیاط لازم یہ ہی کہ نماز دوبارہ پ اور باقی ماندہ ایک رکعت ضم کرنی پر اکتفا نہ کری

۱۲۳۱ اگر کوئی شخص دو اور تین اور چار رکعتو می شک کری اور کر ہو کر دو رکعت نماز احتیاط پ نی کی بعد اسی یاد آئی کہ اس نی نماز کی دو رکعتی پ ی تی تو اس کی لئی بی کر دو رکعت نماز احتیاط پ نا ضروری نہی

۱۲۳۲۔ اگر کوئی شخص تین اور چار رکعتوں میں شک کرے اور جس وقت وہ ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر پڑھ رہا ہو اسے یاد آئے کہ اس نے نماز کی تین رکعتیں پڑھی تھیں تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط کو چھوڑ دے چنانچہ رکوع میں داخل ہونے سے پہلے اسے یاد آیا ہو تو ایک رکعت ملا کر پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاط لازم کی بنا پر زائد سلام کے لئے دو سجدہ بجالائے اور اگر رکوع میں داخل ہونے کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور احتیاط کی بنا پر باقی ماندہ رکعت ضم کرنے پر اکتفا نہیں کرسکتا۔

۱۲۳۳۔ اگر کوئی شخص دو اور تین اور چار رکعتوں میں شک کرے اور جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر پڑھ رہا ہو اسے یاد آئے کہ اس نے نماز کی تین رکعتیں پڑھی تھیں تو یہاں بھی بالکل وہی حکم جاری ہوگا جس کا ذکر سابقہ مسئلہ میں کیا گیا ہے۔

۱۲۳۴۔ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط کے دوران پتہ چلے کہ اس کی نماز میں کمی نماز احتیاط سے زیادہ یا کم تھی تو یہاں بھی بالکل وہی حکم جاری ہوگا جس کا ذکر مسئلہ ۱۲۳۲ میں کیا گیا ہے۔

۱۲۳۵۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ جو نماز احتیاط اس پر واجب تھی وہ اسے بجالایا ہے یا نہیں تو نماز کا وقت گزر جانے کی صورت میں اپنے شک کی پروانہ کرے اور اگر وقت باقی ہو تو اس صورت میں جبکہ شک اور نماز کے درمیان زیادہ وقفہ بھی گزرا ہو اور اس نے کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو مثلاً قبلے سے منہ موڑنا جو نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط پڑھے اور اگر کوئی ایسا کام کیا ہو جو نماز کو باطل کرتا ہو یا نماز اور اس کے شک کے درمیان زیادہ وقفہ ہوگیا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے ۔

۱۲۳۶۔ اگر ایک شخص نماز احتیاط میں ایک رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھ لے تو نماز احتیاط باطل ہوجاتی ہے اور ضروری ہے کہ دوبارہ اصل نماز پڑھے اور اگر وہ نماز میں کوئی رکن بھول کر دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۲۳۷۔ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھتے ہوئے اس نماز کے افعال میں سے کسی کے متعلق شک ہو جائے تو اگر اس کا موقع نہ گزرا ہو تو اسے انجام دینا ضروری ہے اور اگر اس کا موقع گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروانہ کرے

مثلاً اگر شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں اور ابھی رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں جاچکا ہو تو ضروری ہے اپنے شک کی پروانہ کرے

۱۲۳۸۔ اگر کوئی شخص نماز احتیاط کی رکعتوں کے بارے میں شک کرے اور زیادہ رکعتوں کی طرف شک کرنا نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ شک کی بنیاد کم رکعت پر رکھے مثلاً جب وہ دو رکعت نماز احتیاط پڑھ رہا ہو اگر شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو چونکہ زیادتی کی طرف شک کرنا نماز کو باطل کرتا ہے اس لئے اسے چاہئے کہ سمجھے کہ اس نے دو رکعتیں اور اگر شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں پڑھی ہیں تو چونکہ زیادتی کی طرف شک کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا اس لئے اس سمجھنا چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں

۱۲۳۹۔ اگر نماز احتیاط میں کوئی ایسی چیز جو رکن نہ ہو سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو اس کے لئے سجدہ سہو نہیں ہے

۱۲۴۰۔ اگر کوئی شخص نماز احتیاط کے سلام کے بعد شک کرے کہ وہ نماز کے اجزا اور شرائط میں سے کوئی ایک جزو یا شرط انجام دے چکا ہے یا نہیں تو وہ اپنے شک کی پروانہ کرے

۱۲۴۱۔ اگر کوئی شخص نماز احتیاط میں تشہد پڑھنا یا ایک سجدہ کرنا بھول جائے اور اس تشہد یا سجدے کا اپنی جگہ پر تدارک بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط اور ایک سجدے کی قضا یا دو سجدہ سہو واجب ہوں تو ضروری ہے کہ پہلے نماز احتیاط بجالائے

۱۲۴۳۔ نماز کی رکعتوں کے بارے میں گمان کا حکم یقین کے حکم کی طرح ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ نہ جانتا ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں پڑھی ہیں اور گمان کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ سمجھے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اگر چار رکعتی نماز میں گمان کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں تو اس نماز احتیاط پڑھنے کی ضرورت نہیں لیکن افعال کے بارے میں گمان کرنا شک کا حکم رکھتا ہے پس اگر وہ گمان کرے کہ رکوع کیا ہے اور ابھی سجدہ میں داخل نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ رکوع کو انجام دے اور اگر وہ گمان کرے کہ الحمد نہیں پڑھی اور سورے میں داخل ہوچکا ہو تو گمان کی پروا نہ کرے اور اس کی نماز صحیح ہے

۱۲۴۴ روزانه کی واجب نمازو اور دوسری واجب نمازو کو بار میں شک اور سهو اور گمان کو حکم میں کوئی فرق نهیں هے مثلاً اگر کسی شخص کو نماز آیات کو دوران شک هو که ایک رکعت پڑهی هے یا دو رکعتیں تو چونکه اس کا شک دو رکعتی نماز میں هے لهذا اس کی نماز باطل هے اور اگر وه گمان کرے که یه دوسری رکعت هے یا پهلی رکعت تو اپنے گمان کو مطابق نماز کو تمام کرے

سجده سهو

۱۲۴۵ ضروری هے که انسان سلام نماز کو بعد پانچ چیزو کو لئے اس طریقے کو مطابق جس کا آئنده ذکر هوگا دو سجدے سهو بجالائے:

۱ نماز کی حالت میں سهواً کلام کرنا

۲ جهاں سلام نماز نه کهنا چاهئے وهاں سلام کهنا مثلاً بھول کر پهلی رکعت میں سلام پڑهنا

۳ تشهد بھول جانا

۴ چار رکعتی نماز میں دوسری سجدے کو دوران شک کرنا که چار رکعتیں پڑهی هیں یا پانچ، یا شک کرنا که چار رکعتیں پڑهی هیں یا چھ، بالکل اسی طرح جیسا که صحیح شکوک کو نمبر ۴ میں گزر چکا هے

ان پانچ صورتو میں اگر نماز پر صحیح هونے کا حکم هو تو احتیاط کی بنا پر پهلی، دوسری اور پانچویں صورت میں اور اقوی کی بنا پر تیسری اور چوتھی صورت میں دو سجده سهو ادا کرنا ضروری هے اور احتیاط مستحب یه هے که اگر ایک سجده بھول جائے جهاں کهنا ادا هونا ضروری هو مثلاً الحمد اور سوره پڑهنے وقت وهاں غلطی سے بیٹھ جائے یا جهاں بیٹھنا ضروری هو مثلاً تشهد پڑهنے وقت وهاں غلطی سے کهڑا هو جائے تو دو سجده سهو ادا کرے بلکه هر اس چیز کو لئے جو غلطی سے نماز میں کم یا زیاده هو جائے دو سجده سهو کر ان چند صورتو کو احکام آئنده مسائل میں بیان هوں گے

۱۲۴۶ اگر انسان غلطی سے یا اس خیال سے که وه نماز پڑھ چکا هے کلام کرے تو احتیاط کی بنا پر ضروری هے که دو سجده سهو کرے

۱۲۴۷ـ اس اُواز کے لئے جو کےانسان سے پیدا ہوتی ہے سجدہ سہو واجب نہیں لیکن اگر کوئی غلطی سے ناله و بکا کرے یا (سرد) آہ بھرے یا (لفظ) آہ کہے تو ضروری ہے که احتیاط کی بنا پر سجدہ سہو کرے

۱۲۴۸ـ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز کو جو اس نے غلط پی ہو دوباره صحیح طور پر پیے تو اس کے دوباره پینے پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے

۱۲۴۹ـ اگر کوئی شخص نماز میں غلطی سے کچھ دیر باتیں کرتا رہے اور عموماً اسے ایک دفعه بات کرنا سمجھا جاتا ہو تو اس کے لئے نماز کے سلام کے بعد دو سجدہ سہو کافی ہیں

۱۲۵۰ـ اگر کوئی شخص غلطی سے تسبیحات اربعه نه پیے تو احتیاط مستحب یه ہے که نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجالائے

۱۲۵۱ـ جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے اگر کوئی شخص غلطی سے اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِین کهه دے یا اَلسَّلَامُ عَلَیکُم کہے تو اگر چه اس نے "وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه" نه کہا ہو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پرضروری ہے که دو سجدہ سہو کرے لیکن اگر غلطی سے "اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَ کَاتُه" کہے تو احتیاط مستحب یه ہے که دو سجدے سہو بجالائے

۱۲۵۲ـ جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے اگر کوئی شخص وہاں غلطی سے تینوں سلام پڑھے تو اس کے لئے دو سجدہ سہو کافی ہیں

۱۲۵۳ـ اگر کوئی شخص ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور بعد کی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آئے تو ضروری ہے که پلٹے اور (سجدہ یا تشہد) بجالائے اور نماز کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر بے جا قیام کے لئے دو سجدہ سہو کرے

۱۲۵۴ـ اگر کسی شخص کو رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے که وه اس سے پهلی رکعت میں ایک سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے تو ضروری ہے که سلام نماز کے بعد سجدے کی قضا کرے اور تشهد کے لئے دو سجدہ سہو کرے

۱۲۵۵ـ اگر کوئی شخص نماز کے سلام کے بعد جان بوجھ کر سجدہ سہو نه کرے تو اس نے گناه کیا ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے که جس قدر جلدی ہوسکے اسے ادا کرے اور اگر اس نے بھول کر سجدہ سہو نہیں کیا تو جس وقت بھی اسے یاد آئے ضروری ہے که فوراً سجدہ کرے اور اس کے لئے نماز کا دوباره پڑھنا ضروری نہیں

۱۲۵۶۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ مثلاً۔ اس پر دو سجدہ سہو واجب ہوئے ہیں یا نہیں تو ان کا بجالانا اس کے لئے ضروری نہیں۔

۱۲۵۷۔ اگر کوئی شخص شک کرے کہ مثلاً۔ اس پر دو سجدہ سہو واجب ہوئے ہیں یا چار تو اس کا دو سجدے ادا کرنا کافی ہے۔

۱۲۵۸۔ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ دو سجدہ سہو میں سے ایک سجدہ سہو نہیں بجالایا اور تدارک بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے اور اگر اسے علم ہو کہ اس نے سہواً تین سجدے کئے ہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

۱۲۸۹۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ سلام نماز کے بعد انسان فوراً سجدہ سہو کی نیت کرے اور احتیاط لازم کی بنا پر پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھے دے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ سجدہ سہو میں ذکر پڑھے اور بہتر ہے کہ کہے : "بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه" اس کے بعد اسے چاہئے کہ بیٹھے جائے اور دوبارہ سجدے میں جائے اور مذکورہ ذکر پڑھے اور بیٹھے جائے اور تشہد کے بعد کہے اَلسَّلاَمُ عَلَیکُم اور اَولیٰ یہ ہے کہ "وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه" کا اضافہ کرے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا

۱۲۶۰۔ اگر انسان سجدہ اور تشہد بھول جائے اور نماز کے بعد ان کی قضا بجالائے تو ضروری ہے کہ وہ نمازی کی تمام شرائط مثلاً بدن اور لباس کا پاک ہونا اور رو بہ قبلہ ہونا اور دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

۱۲۶۱۔ اگر انسان کئی دفعہ سجدہ کرنا بھول جائے مثلاً ایک سجدہ پہلی رکعت میں اور ایک سجدہ دوسری رکعت میں بھول جائے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد ان دونوں سجدوں کو قضا بجالائے اور بہتر یہ ہے کہ بھولی ہوئی ہر چیز کے لئے احتیاطاً دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۶۲۔ اگر انسان ایک سجدہ اور ایک تشہد بھول جائے تو احتیاطاً ہر ایک کے لئے دو سجدہ سہو بجالائے۔

۱۶۶۳ اگر انسان دو رکعتوں میں سے دو سجدے بھول جائے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ قضا کرتے وقت ترتیب سے بجالائے

۱۲۶۴ اگر انسان نماز کے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے عمداً یا سہواً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً پیٹھ قبلے کی طرف کرے تو احیتاط مستحب یہ ہے کہ سجدے کی قضا کے بعد دوبارہ نماز پڑھے

۱۲۶۵ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ آخری رکعت کا ایک سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ لوٹ جائے اور نماز کو تمام کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے محل سلام کے لئے دو سجدہ سہو کرے

۱۲۶۶ اگر ایک شخص نماز کے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے لئے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہو مثلاً بھولے سے کلام کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ پہلے سجدے کی قضا کرے اور بعد میں دو سجدہ سہو کرے

۱۲۶۷ اگر کسی شخص کو یہ علم نہ ہو کہ نماز میں سجدہ بھولا ہے یا تشہد تو ضروری ہے کہ سجدے کی قجا کرے اور دو سجدہ سہو ادا کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تشہد کی بھی قضا کرے

۱۲۲۸ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ سجدہ یا تشہد بھولا ہے یا نہیں تو اس کے لئے ان کی قضا کرنا یا سجدہ سہو ادا کرنا واجب نہیں ہے

۱۲۲۹ اگر کسی شخص کو علم ہو کہ سجدہ بھول گیا ہے اور شک کرے کہ بعد کی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آیا تھا اور اسے بجالایا تھا یا نہیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے کی قضا کرے

۱۲۷۰ جس شخص پر سجدے کی قضا ضروری ہو، اگر کسی دوسرے کام کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو واجب ہوجائے تو ضروری ہے کہ احتیاط کی بنا پر نماز ادا کرنے کے بعد اولاً سجدے کی قضا کرے اور اس کے بع سجدہ سہو کرے

۱۲۷۱ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ نماز پڑھنے کے بعد بھولے سجدے کی قضا بجالایا ہے یا نہیں اور نماز کا وقت نہ گزرا ہو تو اسے چاہئے کہ سجدے کی قضا کرے لیکن اگر نماز کا وقت بھی گزر گیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی قضا کرنا ضروری ہے

نماز کے اجزا اور شرائط کو کم یا زیادہ کرنا

۱۲۷۲۔جب نماز کے واجبات میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر کم یا زیادہ کی جائے تو خواہ وہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو نماز باطل ہے۔

۱۲۷۳۔اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز کے واجب ارکان میں سے کوئی ایک کم کر دے تو نماز باطل ہے۔ اور وہ شخص جو (کسی دور افتادہ مقام پر رہنے کی وجہ سے) مَسَائل تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہو یا وہ شخص جس نے کسی حجت (معتبر شخص یا کتاب وغیرہ) پر اعتماد کیا ہو اگر واجب غیر رکنی کو کم کرے یا کسی رکن کو زیادہ کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ چنانچہ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اگرچہ کوتاہی کی وجہ سے ہو صبح اور مغرب اور عشا کی نمازوں میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھے یا ظہر اور عصر کی نمازوں میں الحمد اور سورہ اونچی آواز سے پڑھے یا سفر میں ظہر، عصر اور عشا کی نمازوں کی چار رکعتیں پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۱۲۷۴۔ اگرنماز کے دوران کسی شخص کا درمیان اس طرف جائے کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا یا وضور یا غسل کئے بغیر نماز پڑھنے لگا ہے تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور دوبارہ وضو یا غسل کے ساتھ پڑھے اور اگر اس طرف اس کا درمیان نماز کے بعد جائے تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر نماز کا وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کرے۔

۱۲۷۵۔ اگر کسی شخص کو رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے کہ پہلے والی رکعت کے دو سجدے بھول گیا ہے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ واپس مڑے اور دو سجدے بجالائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد اور سورہ یا تسبیحات پڑھے اور نماز کو تمام کرے اور نماز کے بعد احیتاط مستحب کی بنا پر بے محل قیام کے لئے دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۷۶۔ اگر کسی شخص کو اَلسَّلَامُ عَلَینَا اور اَلسَّلَامُ عَلَیکُم کہنے سے پہلے یاد آئے کہ وہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو ضروری ہے کہ دو سجدے بجالائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھے۔

۱۲۷۷۔ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام سے پہلے یاد آئے کہ اس نے نماز کے آخری حصے کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ بھول گیا ہو اسے بجالائے۔

۱۲۷۸ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ اس نے نماز کی آخری حصے کی ایک یاایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں اور اس سے ایسا کام بنی سر زد ہو چکا ہو کہ اگر وہ نماز میں عمداً یا سہواً کیا جائے تو نماز کو باطل کر دیتا ہو مثلاً اس نے قبلے کی طرف پیٹھ کی ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس کا عمداً یا سہواً کرنا نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ پڑھنا بھول گیا ہو اسے فوراً بجا لائے اور زائد سلام کے لئے احتیاط لازم کی بنا پر دو سجدہ سہو کرے

۱۲۷۹ جب کوئی شخص نماز کے سلام کے بعد ایک کام انجام دے جو اگر نماز کے دوران عمداً سہواً سجدے بجانہیں لایا تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے اسے یہ بات یاد آئے تو ضروری ہے کہ جو دو سجدے ادا کرنا بھول گیا ہے انہیں بجالائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھے اور جو سلام پہلے پڑھا ہو اس کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو کرے

۱۲۸۰ اگر کسی شخص کو پتہ چلے کہ اس نے نماز وقت سے پہلے پڑھ لی ہے تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو قضا کرے اور اگر یہ پتہ چلے کہ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے پڑھی ہے اور ابھی وقت نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو اور تردد کا شکار ہو تو قضا ضروری ہے ورنہ قضا ضروری نہیں اور اگر پتہ چلے کہ قبلے کی شمالی یا جنوبی سمت کے درمیان نماز ادا کی ہے اور وقت گزرنے کے بعد پتہ چلے تو قضا ضروری نہیں لیکن اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہو اور قبلے کی سمت تبدیل کرنے سے معذور نہ ہو مثلاً قبلے کی سمت تلاش کرنے میں کوتاہی کی ہو تو احتیاط کی بنا پر دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے

مسافر کی نماز

اشارہ

ضروری ہے کہ مسافر ظہر عصر اور عشا کی نماز میں شرطیں ہوتی ہوئی قصر بجالائے یعنی دو رکعت پڑھے

(پہلی شرط) اس کا سفر آٹھ فرسخ شروع سے کم نہ ہو اور فرسخ شرعی سات پانچ کیلومیٹر سے قدرے کم ہوتا ہے (میلوں کے حساب سے آٹھ فرسخ شرعی تقریباً ۲۸ میل بنتے ہیں)

۱۲۸۱ جس شخص کو جانا اور واپس آنا کی مجموعی مسافت ملا کر آٹھ فرسخ ہو اور خواہ اس کو جانا کی یا واپسی کی مسافت چار فرسخ سے کم ہو یا نہ ہو ضروری ہے کہ نماز قصر کر کے پڑھے اس بنا پر اگر جانا کی مسافت تین فرسخ اور واپسی کی پانچ فرسخ یا اس کے برعکس ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر یعنی دو رکعتی پڑھے

۱۲۸۲ اگر سفر پر جانا اور واپس آنا کی مسافت آٹھ فرسخ ہو تو اگرچہ جس دن وہ گیا ہو اسی دن یا اسی رات کو واپس پلٹ کر نہ آئے ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے لیکن اس صورت میں بہتر ہے کہ احتیاطاً پوری نماز بھی پڑھے

۱۲۸۳ اگر ایک مختصر سفر آٹھ فرسخ سے کم ہو یا انسان کو علم نہ ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو اسے نماز قصر کرکے نہیں پڑھنی چاہئے اور اگر شک کرے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو اس کو لئے تحقیق کرنا ضروری نہیں اور ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۲۸۴ اگر ایک عادل یا قابل اعتماد شخص کسی کو بتائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے اور وہ اس کی بات سے مطمئن ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۲۸۵ ایسا شخص جسے یقین ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے اگر نماز قصر کر کے پڑھے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ آٹھ فرسخ نہ تھا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا لائے

۱۲۸۶ جس شخص کو یقین ہو کہ جس جگہ وہ جانا چاہتا ہے وہاں کا سفر آٹھ فرسخ نہیں یا شک ہو کہ آٹھ فرسخ ہے یا نہیں اور راستے میں اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ تھا تو گو تھوڑا سا سفر باقی ہو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے اور اگر پوری نماز پڑھ چکا ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ قصر پڑھے لیکن اگر وقت گزر گیا ہو تو قضا ضروری نہیں ہے

۱۲۸۷ اگر دو جگہوں کا درمیانی فاصلہ چار فرسخ سے کم ہو اور کوئی شخص کئی دفعہ ان کے درمیان جائے اور آئے تو خواہ ان تمام مسافتوں کا فاصلہ ملا کر آٹھ فرسخ بنے ہو جائے اسے نماز پوری پڑھنی ضروری ہے

۱۲۸۸ اگر کسی جگہ جانے کے دو راستے ہوں اور ان میں سے ایک راستہ ۴۴ فرسخ سے کم اور دوسرا ۴۴ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اگر انسان وہاں راستے سے جائے جو ۴۴ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو ۴۴ فرسخ نہیں ہے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۲۸۹ ۴۴ فرسخ کی ابتدا اس جگہ سے حساب کرنا ضروری ہے کہ جہاں سے گزر جانے کے بعد آدمی مسافر شمار ہوتا ہے اور غالباً وہ جگہ شہر کی انتہا ہوتی ہے لیکن بعض بہت بڑے شہروں میں ممکن ہے وہ شہر کا آخری محلہ ہو

(دوسری شرط) مسافر اپنے سفر کی ابتدا سے ہی ۴۴ فرسخ طے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی یہ جانتا ہو کہ ۴۴ فرسخ تک کا فاصلہ طے کرے گا لہذا اگر وہ اس جگہ تک کا سفر کرے جو ۴۴ فرسخ سے کم ہو اور وہاں پہنچنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے جس کا فاصلہ طے کردہ فاصلے سے ملا کر ۴۴ فرسخ ہو جاتا ہو تو چونکہ وہ شروع سے ۴۴ فرسخ طے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لئے ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے لیکن اگر وہ وہاں سے ۴۴ فرسخ آگے جانے کا ارادہ کرے یا مثلاً چار فرسخ جانا چاہتا ہو اور پھر چار فرسخ طے کرکے اپنے وطن یا ایسی جگہ واپس آنا چاہتا ہو جہاں اس کا ارادہ دس دن ٹھہرنے کا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۲۹۰ جس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ اس کا سفر کتنے فرسخ کا ہے مثلاً کسی گمشدہ (شخص یا چیز) کو ڈھونڈنے کے لئے سفر کر رہا ہو اور نہ جانتا ہو کہ اسے پالینے کے لئے اسے کہاں تک جانا پڑے گا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے لیکن اگر واپسی پر اس کے وطن یا اس جگہ تک کا فاصلہ جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ بنتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے مزید برآں اگر وہ سفر پر جانے کے دوران ارادہ کرے کہ وہ مثلاً چار فرسخ کی مسافت جائے ہوئے اور چار فرسخ کی مسافت واپس آتے ہوئے طے کرے گا تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۲۹۱ مسافر کو نماز قصر کرکے اس صورت میں پڑھنی ضروری ہے جب اس کا ۴۴ فرسخ طے کرنے کا پختہ ارادہ ہو لہذا اگر کوئی شخص شہر سے باہر جا رہا ہو اور مثال کے طور پر اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر کوئی ساتھی مل گیا تو ۴۴ فرسخ کے سفر پر چلا جاوے گا اور اسے اطمینان ہو کہ ساتھی مل جائے گا تو اسے نماز قصر کر کے پڑھنی ضروری ہے اور اگر اس بارے میں اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۲۹۲ جو شخص ا فرسخ سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اگرچہ ہر روز تلوٹا فاصلہ طے کرے اور جب حَدِّ تَرَخُّص جس کے معنی مسئلہ ۱۳۲۷ میں آئیں گے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے لیکن اگر ہر روز بہت کم فاصلہ طے کرے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اپنی نمازی پوری بھی پڑھے اور قصر بھی پڑھے

۱۲۹۳ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو مثلاً نوکر جو اپنے آقا کے ساتھ سفر کر رہا ہو اگر اسے علم ہو کہ اس کا سفر ا فرسخ کا ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے اور اگر اسے علم نہ ہو تو پوری نماز پڑھے اور اس بارے میں پوچھنا ضروری نہیں

۱۲۹۴ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو اگر وہ جانتا ہو یا گمان رکھتا ہو کہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اس سے جدا ہو جائے گا اور سفر نہیں کرے گا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۲۹۵ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو اگر اسے اطمینان نہ ہو کہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اس سے جدا نہیں ہوگا اور سفر جاری رکھے گا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے لیکن اگر اسے اطمینان ہو اگرچہ احتمال بہت کم ہو کہ اس کے سفر میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوگی تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

(تیسری شرط) راستے میں مسافر اپنے ارادے سے پلٹ نہ جائے پس اگر وہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنا ارادہ بدل دے یا اس کا ارادہ مُتَزَلزل ہو جائے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۲۹۶ اگر کوئی کوئی کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد جو کہ واپسی کے سفر کو ملا کر ا فرسخ ہو سفر ترک کر دے اور پختہ ارادہ کرلے کہ اسی جگہ رہے گا یا دس دن گزرنے کے بعد واپس جائے گا یا واپس جانے اور ٹھہرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کر پائے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۲۹۷ اگر کوئی شخص کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد جو کہ واپسی کے سفر کو ملا کر ا فرسخ ہو سفر ترک کردے اور واپس جانے کا پختہ ارادہ کرلے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے اگرچہ وہ اس جگہ دس دن سے کم مدت کے لئے ہی رہنا چاہتا ہو

۱۲۹۸۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جانے کے لئے جو ۴۸ فرسخ دور ہو سفر شروع کرے اور کچھ راستہ طے کرنے کے بعد کسی اور جگہ جانا چاہے اور جس جگہ سے اس نے سفر شروع کیا ہے وہاں سے اس جگہ تک جہاں وہ اب جانا چاہتا ہے ۴۸ فرسخ بنتے ہوں تو ضروری ہے کہ نماز قصر کر کے پڑھے

۱۲۹۹۔ اگر کوئی شخص ۴۸ فرسخ تک فاصلہ طے کرنے سے پہلے متردد ہوجائے کہ باقی راستہ طے کرے یا نہیں اور دوران تردد سفر نہ کرے اور بعد میں باقی راستہ طے کرنے کا پختہ ارادہ کرلے تو ضروری ہے کہ سفر کے خاتمے تک نماز قصر پڑھے

۱۳۰۰۔اگر کوئی شخص ۴۸ فرسخ کا فاصلہ طے کرنے سے پہلے تردد کا شکار ہو جائے کہ باقی راستہ طے کرے یا نہیں اور حالت تردد میں کچھ فاصلہ طے کرلے اور بعد میں پختہ ارادہ کرلے کہ ۴۸ فرسخ مزید سفر کرے گا یا ایسی جگہ جائے کہ جہاں تک اس کا جانا اور آنا ۴۸ فرسخ ہو خواہ اسی دن یا اسی رات وہاں سے واپس آئے یا نہ آئے اور وہاں دس دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ضروری ہے کہ سفر کے خاتمے تک نماز قصر پڑھے

۱۳۰۱۔ اگر کوئی شخص ۴۸ فرسخ کا فاصلہ طے کرنے سے پہلے متردد ہو جائے کہ باقی راستہ طے کرے یا نہیں اور حالت تردد میں کچھ فاصلہ طے کرلے اور بعد میں پختہ ارادہ کرلے کہ باقی راستہ بھی طے کرے گا چنانچہ اس کا باقی سفر ۴۸ فرسخ سے کم ہو تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے لیکن اس صورت میں جبکہ تردد سے پہلی کی طے کردہ مسافت اور تردد کے بعد کی طے کردہ مصافت ملا کر ۴۸ فرسخ ہو تو اظہر یہ ہے کہ نماز قصر پڑھے

(چوتھی شرط) مسافر ۴۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنے اور وہاں توقف کرنے یا کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ ۴۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے اور وہاں توقف کرے یا دس دن کسی جگہ پر رہے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے

۱۳۰۲۔ جس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ ۴۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے گا یا توقف کرے گا یا نہیں یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرے گا یا نہیں تو ضروری ہے کہ پوری پڑھے

۱۳۰۳۔ وہ شخص جو ۴۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنا چاہتا ہو تا کہ وہاں توقف کرے یا کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو اور وہ شخص بھی جو وطن سے گزرنے یا کسی جگہ دس دن رہنے کے بارے میں مُتَرَدِّد ہو اگر وہ دس دن کہیں

رهنے یا وطن سے گزرنے کا ارادہ ترک بلی کر دے تب بلی ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے لیکن اگر باقی ماندہ اور واپسی کا راستہ ملا کر آٹھ فرسخ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

(پانچویں شرط) مسافر حرام کام کےلئے سفر نہ کرے اور اگر حرام کام مثلاً چوری کرنے کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر خود سفر ہی حرام ہو مثلاً اس سفر میں اس کے لئے کوئی ایسا ضرر مُضمَر ہو جس کی جانب پیش قدمی شرعاً حرام ہو یا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ایسے سفر پر جائے جو اس پر واجب نہ ہو تو اس کے لئے بلی یہی حکم ہے لیکن اگر سفر حج کے سفر کی طرح واجب ہو تو نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے

۱۳۰۴۔جو سفر واجب نہ ہو اگر ماں باپ کی اولاد سے محبت کی وجہ سے ان کے لئے اذیت کا باعث ہو تو حرام ہے اور ضروری ہے کہ انسان اس سفر میں پوری نماز پڑھے اور (رمضان کا مہینہ ہو تو) روزہ بلی رکھے

۱۳۰۵۔ جس شخص کا سفر حرام نہ ہو اور وہ کسی حرام کام کے لئے بلی سفر نہ کر رہا ہو وہ اگرچہ سفر میں گناہ بلی کرے مثلاً غیبت کرے یا شراب پئے تب بلی ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۰۶۔ اگر کوئی شخص کسی واجب کام کو ترک کرنے کے لئے سفر کرے تو خواہ سفر میں اس کی کوئی دوسری غرض ہو یا نہ ہو اسے پوری نماز پڑھنی چاہئے پس جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرض چکا سکتا ہو اور قرض خواہ مطالبہ بلی کرے تو اگر وہ سفر کرتے ہوئے اپنا قرض چکا سکتا ہو اور قرض خواہ مطالبہ بلی کرے تو اگر وہ سفر کرتے ہوئے اپنا قرض ادا نہ کرسکے اور قرض چکانے سے فرار حاصل کرنے کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے لیکن اگر اس کا سفر کسی اور کام کے لئے ہو تو اگرچہ وہ سفر میں ترک واجب کا مرتکب بلی ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۰۷۔اگر کسی شخص کا سفر میں سواری کا جانور یا سواری کی کوئی اور چیز جس پر وہ سوار ہو غصبی ہو یا اپنے مالک سے فرار ہونے کے لئے سفر کر رہا ہو یا وہ غصبی زمین پر سفر کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۳۰۸۔ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ سفر کر رہا ہو اگر وہ مجبور نہ ہو اور اس کا سفر کرنا ظالم کی ظلم کرنے میں مدد کا موجب ہو تو اسے پوری نماز پڑھنی ضروری ہے اور اگر مجبو ہو یا مثال کے طور پر کسی مظلوم کو چھڑانے کے لئے اس ظالم کے ساتھ سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

۱۳۰۹ اگر کوئی شخص سیروتفریح (یعنی پکنک) کی غرض سے سفر کرے تو اس کا سفر حرام نہیں ہے اور ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۱۰ اگر کوئی شخص موج میلے اور سیرو تفریح کے لئے شکار کو جائے تو اس کی نماز جاتے وقت پوری ہے اور واپسی پر اگر مسافت کی حد پوری ہو تو قصر ہے اور اس صورت میں کہ اس کی حد مسافت پوری ہو اور شکار پر جانے کی مانند نہ ہو لہذا اگر حصول معاش کے لئے شکار کو جائے تو اس کی نماز قصر ہے اور اگر کمائی اور افزائش دولت کے لئے جائے تو اس کے لئے بلی یہی حکم ہے اگرچہ اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ نماز قصر کرکے بلی پڑھے اور پوری بلی پڑھے

۱۳۱۱ اگر کوئی شخص گناہ کا کام کرنے کے لئے سفر کرے اور سفر سے واپسی کے وقت فقط اس کی واپسی کا سفر اٹھ فرسخ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے اور احیتاط مستحب یہ ہے کہ اگر اس نے توبہ نہ کی ہو تو نماز قصر کرکے بلی پڑھے اور پوری بلی پڑھے

۱۳۱۲ جس شخص کا سفر گناہ کا سفر ہو اگر وہ سفر کے دوران گناہ کا ارادہ ترک کردے خواہ باقی ماندہ مسافت یا کسی جگہ جانا اور واپس آنا اٹھ فرسخ ہو یا نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۱۳ جس شخص نے گناہ کرنے کی غرض سے سفر نہ کیا ہو اگر وہ راستے میں طے کرے کہ بقیہ راستہ گناہ کے لئے طے کرے گا تو اسے چاہئے کہ نماز پوری پڑھے البتہ اس نے جو نمازیں قصر کرکے پڑھی ہوں وہ صحیح ہیں

(چھوٹی شرط) ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کے قیام کی کوئی (مستقل) جگہ نہیں ہوتی اور ان کے گھر ان کے ساتھ ہوتے ہیں یعنی ان صحرانشینوں (خانہ بدوشوں) کی مانند جو بیابانوں میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں اپنے لئے اور اپنے مویشیوں کے لئے دانہ پانی دیکھتے ہیں وہیں ڈیرا ڈال دیتے ہیں اور پھر کچھ دنوں کے بعد دوسری جگہ چلے جاتے ہیں پس ضروری ہے کہ ایسے لوگ سفر میں پوری نماز پڑھیں

۱۳۱۴ اگر کوئی صحرا نشین مثلاً جائے قیام اور اپنے حیوانات کے لئے چراگاہ تلاش کرنے کے لئے سفر کرے اور مال و اسباب اس کے ہمراہ ہو تو وہ پوری نماز پڑھے ورنہ اگر اس کا سفر اٹھ فرسخ ہو تو نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۱۵ اگر کوئی صحرا نشین مثلاً حج، زیارت، تجارت یا ان سے ملتے جلتے کسی مقصد سے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

(ساتویں شرط) اس شخص کا پیشہ سفر نہ ہو پس جس شخص کا پیشہ سفر ہو یعنی یا تو اس کا کام ہی فقط سفر کرنا ہو اس حد تک کہ لوگ اسے کثیر السفر کہیں یا جو پیشہ اس نے اپنے لئے اختیار کیا ہو اس کا انحصار سفر کرنے پر ہو مثلاً ساربان، ڈرائیور، گلہ بان اور ملاح یا اس قسم کے افراد اگرچہ اپنے ذاتی مقصد مثلاً گھر کا سامان لے جانے یا اپنے گھر والوں کو منتقل کرنے کے لئے سفر کریں تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھیں اور جس شخص کا پیشہ سفر ہو اس مسئلے میں اس شخص کے لئے بھی یہی حکم ہے جو کسی دوسری جگہ پر کام کرتا ہو (یا اس کی پوسٹنگ دوسری جگہ پر ہو) اور وہ ہر روز یا دو دن میں ایک مرتبہ وہاں تک کا سفر کرتا ہو اور لوٹ آتا ہو مثلاً وہ شخص جس کی رہائش ایک جگہ ہو اور کام مثلاً تجارت، معلمی وغیرہ دوسری جگہ ہو

۱۳۱۶ جس شخص کے پیشے کا تعلق سفر سے ہو اگر وہ کسی دوسرے مقصد مثلاً حج یا زیارت کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے لیکن اگر عرف عام میں کثیرالسفر کہلاتا ہو تو قصر نہ کرے لیکن اگر مثال کے طور پر ڈرائیور اپنی گاڑی زیارت کے لئے کرائے پر چلائے اور ضمناً خود بھی زیارت کرے تو ہر حال میں ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے

۱۳۱۷ وہ بار بردار جو حاجیوں کو مکہ پہنچانے کے لئے سفر کرتا ہو اگر اس کا پیشہ سفر کرنا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے اور اگر اس کا پیشہ سفر کرنا نہ ہو اور صرف حج کے دنوں میں بار برداری کے لئے سفر کرتا ہو تو اس کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز پوری بھی پڑھے اور قصر کرکے بھی پڑھے لیکن اگر سفر کی مدت کم ہو مثلاً دو تین ہفتے تو بعید نہیں ہے کہ اس کے لئے نماز قصر کرکے پڑھنے کا حکم ہو

۱۳۱۸ جس شخص کا پیشہ بار برداری ہو اور وہ دور دراز مقامات سے حاجیوں کو مکہ لے جاتا ہو اگر وہ سال کا کافی حصہ سفر میں رہتا ہو تو اسے پوری نماز پڑھنی ضروری ہے

۱۳۱۹ جس شخص کا پیشه سال کے کچھ حصے میں سفر کرنا هو مثلاً ایک رائیور جو صرف گرمیوں یا سردیوں کے دنوں میں اپنی گاڑی کرائے پر چلاتا هو ضروری هے که اس سفر میں نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یه هے کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے

۱۳۲۰ رائیور اور پھیری والا جو شهر کے اس پاس دو تین فرسخ میں آتا جاتا هو اگر وه اتفاقاً دس فرسخ کے سفر پر چلا جائے تو ضروری هے که نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۲۱ جش کا پیشه هی مسافرت هے اگر دس دن یا اس سے زیاده عرصه اپنے وطن میں ره جائے تو خواه ابتدا سے دس دن رهنے کا اراداه رکھتا هو یا بغیر ارادے کے اتنے دن ره تو ضروری هے که دس دن کے بعد جب پھلے سفر پر جائے تو نماز پوری پڑھے اور اگر اپنے وطن کے علاوه کسی دوسری جگه رهنے کا قصد کرکے یا بغیر قصد کے دس دن وهاں مقیم ره تو اس کے لئے بھی یهی حکم هے

۱۳۲۲ چار ۱ وادار جس کا پیشه سفر کرنا هو اگر وه اپنے وطن یا وطن کے علاوه کسی اور جگه قصد کرکے یا بغیر قصد کے دس دن ره تو احتیاط مستحب هے که دس دن کے بعد جب وه پھلا سفر کرے تو نمازیں مکمل اور قصر دونوں پڑھے

۱۳۲۳ چار وادار اور ساربان کی طرح جن کا پیشه سفر کرنا هے اگر معمول سے زیاده سفر ان کی مشقت اور تھکاوٹ کا سبب هو تو ضروری هے که نماز قصر پڑھیں

۱۳۲۴ سیلانی که جو شهر به شهر سیاحت کرتا هو اور جس نے اپنے لئے کوئی وطن معین نه کیا هو وه پوری نماز پڑھے

۱۳۲۵ جس شخص کا پیشه سفر کرنا نه هو اگر مثلاً کسی شهر یا گاؤں میں اس کا کوئی سامان هو اور وه اسے لینے کے لئے سفر پر سفر کرے تو ضروری هے که نماز قصر کرکے پڑھے مگر یه که اس کا سفر اس قدر زیاده هو که اسے عرفاً کثیرالسفر کها جائے

۱۳۲۶ جو شخص ترک وطن کرکے دوسرا وطن اپنانا چاهتا هو اگر اس کا پیشه سفر نه هو تو سفر کی حالت میں اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری هے

(ا□□ویں شرط) مسافر حدِّ تَرخّص تک پهنچ جائے لیکن وطن کے علاوه حَدِّدُّخُض معتبر نهیں هے اور جونهی کوئی شخص اپنی اقامت گاه سے نکلے اس کی نماز قصر هے□□

۱۳۲۷□ حدترخص وه جگه هے جهاں سے اهل شهر مسافر کو نه دیکھ سکیں اور اس کی علامت یه هے که وه اهل شهر کو نه دیکھ سکے□□

۱۳۲۸□ جو مسافر اپنے وطن واپس آرها هو جب تک وه اپنے وطن واپس نه پهنچے قصر نماز پڑهنا ضروری هے□□ اور ایسے هی جو مسافر وطن کی علاوه کسی اور جگه دس دن □□هرنا چاهتا هو وه جب تک اس جگه نه پهنچے اس کی نماز قصر هے□□

۱۳۲۹□ اگر شهر اتنی بلندی پر واقع هو که وهاں کے باشندے دور سے دکھائی دیں یا اس قدر نشیب میں واقع هو که اگر انسان تلوں سا دور بلی جائے تو وهاں کے باشندوں کو نه دیکھ سکے تو اس شهر کے رهنے والوں میں سے جو شخص سفر میں هو جب وه اتنا دور چلا جائے که اگر وه شهر هموار زمین پر هوتا تو وهاں کے باسندے اس جگه سے دیکھے نه جاسکتے تو ضروری هے که نماز قصر کرکے پڑهے اور اسی طرح اگر راستے کی بلندی یا پستی معمول سے زیاده هو تو ضروری هے که معمول کا لحاظ رکھے□□

۱۳۳۰□ اگر کوئی شخص ایسی جگه سے سفر کرے جهاں کوئی رهتا نه هو تو جب وه ایسی جگه پهنچے که اگر کوئی اس مقام (یعنی سفر شروع کرنے کے مقام) پر رهتا هوتا تو وهاں سے نظر نه آتا تو ضروری هے که نماز قصر کرکے پڑهے□□

۱۳۳۱□ کوئی شخص کشتی یا ریل میں بیٹھے اور حد ترخص تک پهنچنے سے پهلے پوری نماز کی نیت سے نماز پڑهنے لگے تو اگر تیسی رکعت کے رکوع سے پهلے حد ترخص تک پهنچ جائے تو قصر نماز پڑهنا ضروری هے□□

۱۳۳۲□جو صورت پچهلے مسئله میں گزر چکی هے اس کے مطابق اگر تیسری رکعت کے رکوع کے بعد حد ترخص تک پهنچے تو اس نماز کو توڑ سکتا هے اور ضروری هے که اسے قصر کرکے پڑهے□□

۱۳۳۳□ اگر کسی شخص کو یه یقین هو جائے که وه حدترخص تک پهنچ چکا هے اورنماز قصر کرکے پڑهے اور اس کے بعد معلوم هو که نماز کے وقت حدترخص تک نهیں پهنچا تھا تو نماز دوباره پڑهنا ضروری هے □ چنانچه جب تک حدترخص تک نه

پهنچا هو تو نمازی پوری پ□□نا ضروری ه□□ اور اس صورت مي□ جب که حدترخص س□ گزرچکا هو نماز قصر کرک□ پ□□□ اور اگر وقت نکل چکا هو تو نماز کو اس ک□ فوت هوت□ وقت جو حکم ت□ا اس ک□ مطابق ادا کر□□

۱۳۳۴□ اگر مسافر کي قوت باصره غير معمولی هو تو اس□ اس مقام پر پهنچ کر نماز قصر کرک□ پ□□نی ضروری ه□ جها□ س□ متوسط قوت کی انک□ اهل شهر کو نه ديک□ سک□□

۱۳۳۵□ اگر مسافر کو سفر ک□ دوران کسی مقام پر شک هو که حدِّ ترخّص پر پهنچاه□ يا نهي□ تو ضروری ه□ که پوری نماز پ□□□

۱۳۳۶□ جو مسافر سفر ک□ دوران اپن□ وطن س□ گزر رها هو اگر وها□ توقف کر□ تو ضروری ه□ که پوری نماز پ□□□ اور اگر توقف نه کر□ تو احتياط لازم يه ه□ که قصر اور پوری نماز دونو□ پ□□□

۱۳۳۷□ جو مسافر اپنی مسافرت ک□ دوران اپن□ وطن پهنچ جائ□ اور وها□ کچ□ دير □□هر□ تو ضروری ه□ که جب تک وها□ رهـ□ پوری نماز پ□□□ ليکن اگر وه چاه□ که وها□ س□ ا□□ فرسخ ک□ فاصل□ پر چلا جائ□ يا مثلاً چار فرسخ جائ□ اور پ□ر چار فرسخ ط□ کرک□ لو□□ تو جس وقت وه حدِّ ترخّص پر پهنچ□ ضروری ه□ که نماز قصر کر ک□ پ□□□

۱۳۳۸□ جس جگه کو انسان ن□ اپنی مستقل سکونت اور بود و باش ک□ لئ□ منتخب کيا هو وه اس کا وطن ه□ خواه وه وها□ پيدا هوا هو اور وه اس کا آبائی وطن هو يا اس ن□ خود اس جگه کو زندگی بسر کرن□ ک□ لئ□ اختيار کيا هو□

۱۳۳۹□ اگر کوئی شخص اراداه رک□تا هو که ت□و□ی سی مدت ايک ايسی جگه رهـ□ جو اس کا وطن نهي□ ه□ اور بعد مي□ کسی اور جگه چلا جائ□ تو وه اس کا وطن تصور نهي□ هوتا□

۱۳۴۰□ اگر انسان کسی جگه کو زندگی گزارن□ ک□ لئ□ اختيار کر□ اگرچه وه هميشه رهن□ کا قصد نه رک□تا هو تاهم ايسا هو که عرف عام مي□ اس□ وها□ مسافر نه کهي□ اور اگرچه وقتی طور پر دس دن يا دس دن س□ زياده دوسری جگه رهـ□ اس ک□ باوجود پهلی جگه هی کو اس زندگی گزارن□ کی جگه کهي□ گ□ اور وهی جگه اس ک□ وطن کا حکم رک□تی ه□□

۱۳۴۱ جو شخص دو مقامات پر زندگی گزارتا هو مثلاً چھ مہینہ ایک شہر میں اور چھ مہینہ دوسرے شہر میں رهتا هو تو دونوں مقامات اس کا وطن هیں نیز اگر اس نے دو مقامات سے زیاده مقامات کو زندگی بسر کرنے کے لئے اختیار کر رکھا هو تو وه سب اس کا وطن شمار هوتے هیں

۱۳۴۲ بعض فقهاء نے کها هے که جو شخص کسی ایک جگه سکونتی مکان کا مالک هو اگر وه مسلسل چھ مہینے وهاں رهے تو جس وقت تک مکان اس کی ملکیت میں هے یه جگه اس کے وطن کا حکم رکھتی هے پس جب بھی وه سفر کے دوران وهاں پهنچے ضروری هے که پوری نماز پڑھے اگرچه یه حکم ثابت نهیں هے

۱۳۴۳ اگر ایک شخص کسی ایسے مقام پر پهنچے جو کسی زمانے میں اس کا وطن رها هو اور بعد میں اس نے اسے ترک کر دیا هو تو خواه اس نے کوئی نیا وطن اپنے لئے منتخب نه بھی کیا هو ضروری هے که وهاں پوری نماز پڑھے

۱۳۴۴ اگر کسی مسافر کا کسی جگه پر مسلسل دس دن رهنے کا اراده هو یا وه جانتا هو که به امر مجبوری دس دن تک ایک جگه رهنا پڑے گا تو وهاں اسے پوری نماز پڑھنی ضروری هے

۱۳۴۵ اگر کوئی مسافر کسی جگه دس دن رهنا چاهتا هو تو ضروری نهیں که اس کا اراده پهلی رات یا گیارهویں رات وهاں رهنے کا هو جونهی وه اراده کرے که پهلے دن کے طلوع آفتاب سے دسویں دن کے غروب آفتاب تک وهاں رهے گا ضروری هے که پوری نماز پڑھے اور مثال کے طور پر اس کا اراده پهلے دن کی ظهر سے گیارهویں دن کی ظهر تک وهاں رهنے کا هو تو اس کے لئے بھی یهی حکم هے

۱۳۴۶ جو مسافر کسی جگه دس دن رهنا چاهتا هو اسے اس صورت میں پوری نماز پڑھنی ضروری هے جب وه سارے دن ایک جگه رهنا چاهتا هو پس اگر وه مثال کے طور پر چاهے که دس دن نَجَف اور کوفه یا تهران اور شمیران (یا کراچی اور گڈارو) میں رهے تو ضروری هے که نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۴۷ جو مسافر کسی جگه دس دن رهنا چاهتا هو اگر شروع سے هی قصد رکھتا هو که ان دس دنوں کے درمیان اس جگه کے آس پاس ایسے مقامات پر جائے گا جو حدِّ تَرخّص تک یا اس سے زیاده دور هوں تو اگر اس کے جانے اور آنے کی مدت عرف میں دس دن قیام کے منافی نه هو تو پوری نماز پڑھے اور اگر منافی هو تو نماز قصر کرکے پڑھے مثلاً اگر ابتداء هی سے اراده هو که ایک دن یا ایک رات کے لئے وهاں سے نکلے گا تو یه ٹھهرنے کے قصر کے منافی هے اور ضروری هے که نماز قصر

کرکے پڑھے لیکن اگر اس کا قصد یہ ہو کہ مثلاً آدھے دن بعد نکلے گا اور پھر فوراً لوٹے گا اگرچہ اس کی واپسی رات ہونے کے بعد ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے مگر اس صورت میں کہ اسکے بار بار نکلنے کی وجہ سے عرفاً یہ کہا جائے کہ دو یا اس زیادہ جگہ قیام پذیر ہے (تو نماز قصر پڑھے)

۱۳۴۸۔ اگر کسی مسافر کا کسی جگہ دس دن رہنے کا مُصَمِّمَ ارادہ نہ ہو مثلا اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اس کا ساتھی آگیا یا رہنے کو اچھا مکان مل گیا تو دس دن وہاں رہے گا تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۴۹ ۔ جب کوئی شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا مصَمِّم ارادہ نہ ہو مثلاً اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اس کہ وہاں رہنے میں کوئی روکاوٹ پیدا ہوگی اور اس کا یہ احتمال عقلاء کے نزدیک معقول ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۵۰۔ اگر مسافر کو علم ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں مثلاً۔ دس یا دس سے زیادہ دن باقی ہیں اور کسی جگہ مہینے کے آخر تک رہنے کا ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر اسے علم نہ ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں اور مہینے کے آخر تک وہاں رہنے کا ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے اگرچہ جس وقت اس نے ارادہ کیا تھا اس وقت سے مہینہ کے آخری دن تک دس یا اس سے زیادہ دن بنتے ہوں

۱۳۵۱۔ اگر مسافر کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کرے اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے وہاں رہنے کا ارادہ ترک کردے یا مُذَبذِب ہو کہ وہاں رہے یا کہیں اور چلا جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر کرکے پڑھے لیکن اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد وہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے یا مُذَبذِب ہو جائے تو ضروری ہے کہ جس وقت تک وہاں رہے نماز پوری پڑھے

۱۳۵۲۔ اگر کوئی مسافر جس نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو روزہ رکھے لے اور ظہر کے بعد وہاں رہنے کا ارادہ ترک کردے جب کہ اس نے ایک چار رکعتی نماز پڑھے لی ہو تو جب تک وہ وہاں رہے اس کے روزے درست ہیں اور ضروری ہے کہ اپنی نمازیں پوری پڑھے اور اگر اس نے چار رکعتی نماز نہ پڑھی ہو تو احتیاطاً اس دن کا روزہ پورا کرنا نیز اس کی قضا رکھنا ضروری ہے اور ضروری ہے کہ اپنی نماز نمازیں قصر کرکے پڑھے اور بعد کے دنوں میں وہ روزہ بھی نہیں رکھ سکتا

۱۳۵۳ اگر کوئی مسافر جس نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو وہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے اور شک کرے کہ وہاں رہنے کا ارادہ ترک کرنے سے پہلے ایک چار رکعتی نماز پڑھی تھی یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنی نمازیں قصر کرکے پڑھے

۱۳۵۴ اگر کوئی مسافر نماز کو قصر کرکے پڑھنے کی نیت سے نماز میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران مُصَمِّم ارادہ کرلے کہ دس یا اس سے زیادہ دن وہاں رہے گا تو ضروری ہے کہ نماز کو چار رکعتی پڑھے کر ختم کرے

۱۳۵۵ اگر کوئی مسافر جس نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو پہلی چار رکعتی نماز کے دوران اپنے ارادے سے باز آجائے اور ابھی تیسری رکعت میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ دو رکعتی پڑھے کر ختم کرے اور اپنی باقی نمازیں قصر کرکے پڑھے اور اسی طرح اگر تیسری رکعت میں مشغول ہو گیا ہو اور رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز کو بصورت قصر ختم کرے اور اگر رکوع میں چلا گیا ہو تو اپنی نماز توڑ سکتا ہے اور ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ قصر کرکے پڑھے اور جب تک وہاں رہے نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۵۶ جس مسافر نے دس دن کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ وہاں دس سے زیادہ دن رہے تو جب تک وہاں سے سفر نہ کرے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور یہ ضروری نہیں کہ دوبارہ دس دن رہنے کا ارادہ کرے

۱۳۵۷ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ واجب روزے رکھے اور مستحب روزہ بھی رکھ سکتا ہے اور ظہر، عصر اور عشا کی نفلیں بھی پڑھ سکتا ہے

۱۳۵۸ اگر کوئی مسافر جس نے کسی جگہ دن رہنے کا ارادہ کیا ہو ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد یا وہاں دس دن رہنے کے بعد اگرچہ اس نے ایک بھی پوری نماز نہ پڑھی ہو یہ چاہے کہ ایک ایسی جگہ جائے جو چار فرسخ سے کم فاصلے پر ہو اور پھر لوٹ آئے اور اپنی پہلی جگہ پر دس دن یا اس سے کم مدت کے لئے جائے تو ضروری ہے کہ جانے کے وقت سے واپسی تک اور واپسی کے بعد اپنی نمازیں پوری پڑھے لیکن اگر اس کا اپنی اقامت کے مقام پر واپس آنا فقط اس وجہ سے ہو کہ وہ اس کے سفر کے راستے میں واقع ہو اور اس کا سفر شرعی مسافت (یعنی ۱۶ فرسخ) کا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ جانے اور آنے کے دوران اور ٹھہرنے کی جگہ میں نماز قصر کر کے پڑھے

۱۳۵۹ اگر کوئی مسافر جس نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد چاہے کہ کسی اور جگہ چلا جائے جس کا فاصلہ اٹھ فرسخ سے کم ہو اور دس دن وہاں رہے تو ضروری ہے کہ روانگی کے وقت اور اس جگہ جہاں پر وہ دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو اپنی نمازیں پوری پڑھے لیکن اگر وہ جگہ جہاں سے اٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ دور ہو تو ضروری ہے کہ روانگی کے وقت اپنی نمازیں قصر کرکے پڑھے اور اگر وہ وہاں دس دن نہ رہنا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ جتنے دن وہاں رہے ان دنوں کی نمازیں بھی قصر کرکے پڑھے

۱۳۶۰ اگر کوئی مسافر جس نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانا چاہے جس کا فاصلہ چار فرسخ سے کم ہو اور مُذَبذِب ہو کہ اپنی پہلی جگہ پر واپس جائے یا نہیں یا اس جگہ واپس آنے سے بالکل غافل ہو یا یہ چاہے کہ واپس ہوجائے لیکن مُذَبذِب ہو کہ دس دن اس جگہ ٹھہرے یا نہیں یا وہاں دس دن رہنے اور وہاں سے سفر کرنے سے غافل ہو جائے تو ضروری ہے کہ جانے کے وقت سے واپسی تک اور واپسی کے بعد اپنی نمازیں پوری پڑھے

۱۳۶۱ اگر کوئی مسافر اس خیال سے کہ اس کے ساتھی کسی جگہ دس دن رہنا چاہتے ہیں اس جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کرے اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ اس کے ساتھیوں نے ایسا کوئی ارادہ نہیں کیا تھا تو اگرچہ وہ خود بھی وہاں رہنے کا خیال ترک کر دے ضروری ہے کہ جب تک وہاں رہے نماز پوری پڑھے

۱۳۶۲ اگر کوئی مسافر اتفاقاً کسی جگہ تیس دن رہ جائے مثلاً تیس کے تیس دنوں میں وہاں سے چلے جانے یا وہاں رہنے کے بارے میں مُذَبذِب رہا ہو تو تیس دن گزرنے کے بعد اگرچہ وہ تھوڑی مدت ہی وہاں رہے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے

۱۳۶۳ جو مسافر نو دن یا اس سے کم مدت کے لئے ایک جگہ رہنا چاہتا ہو اگر وہ اس جگہ نو دن یا اس سے کم مدت گزرانے کے بعد نو دن یا اس سے کم مدت کے لئے دوبارہ وہاں رہنے کا ارادہ کرے اور اسی طرح تیس دن گزر جائیں تو ضروری ہے کہ اکتیسویں دن پوری نماز پڑھے

۱۳۶۴ تیس دن گزرنے کے بعد مسافر کو اس صورت میں نماز پوری پڑھنی ضروری ہے جب وہ تیس دن ایک ہی جگہ رہا ہو پس اگر اس نے اس مدت کا کچھ حصہ ایک جگہ اور کچھ حصہ دوسری جگہ گزارا ہو تو تیس دن کے بعد بھی اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے

مُتَفَرِّق مَسَائِل

۱۳۶۵ مسافر مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد کوفہ میں بلکہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور کوفہ کے پورے شہروں میں اپنی نماز پوری پڑھ سکتا ہے نیز حضرت سَیِّدُالشہداء علیہ السلام کے حَرم میں بھی قبر مُطَهَّر سے ۱۴ گز کے فاصلے تک مسافر اپنی نماز پوری پڑھ سکتا ہے

۱۳۶۶ اگر کوئی ایسا شخص جسے معلوم ہو کہ وہ مسافر ہے اور اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے ان چار جگھوں کے علاوہ جن کا ذکر سابقہ مسئلہ میں کیا گیا ہے کسی اور جگہ جان بوجھ کر پوری نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر بھول جائے کہ مسافر کو نماز قصر کرکے پڑھنی چاہئے اور پوری نماز پڑھے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے لیکن بھول جانے کی صورت میں اگر اسے نماز کے وقت کے بعد یہ بات یاد آئے تو اس نماز کا قضا کرنا ضروری نہیں ہے

۱۳۶۷جو شخص جانتا ہو کہ وہ مسافر ہے اور اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے اگر وہ بھول کر پوری نماز پڑھے اور بروقت متوجہ ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط کی بنا پر قضا کرنا ضروری ہے

۱۳۶۸ جو مسافر یہ نہ جانتا ہو کہ اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے اگر وہ پوری نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے

۱۳۶۹ جو مسافر جانتا ہو کہ اسے نماز قصر کرکے پڑھنی چاہئے اگر وہ قصر نماز کے بعض خصوصیات سے ناواقف ہو مثلاً یہ نہ جانتا ہو کہ آٹھ فرسخ کے سفر میں نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے تو اگر وہ پوری نماز پڑھے اور نماز کے وقت میں اس مسئلے کا پتہ چل جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر دوبارہ نہ پڑھے تو اس کی قضا کرے لیکن اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد اسے (حکم مسئلہ) معلوم ہو تو اس نماز کی قضا نہیں ہے

۱۳۷۰ اگر ایک مسافر جانتا ہو کہ اسے نماز قصر کرکے پڑھنی چاہئے اور وہ اس گمان میں پوری نماز پڑھ لے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ سے کم ہے تو جب اسے پتہ چلے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ کا تھا تو ضروری ہے کہ جو نماز پوری پڑھی ہو اسے دوبارہ قصر کرکے پڑھے اور اگر اسے اس بات کا پتہ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد چلے تو قضا ضروری نہیں ہے

۱۳۷۱ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ وہ مسافر ہے اور پوری نماز پڑھ لے اور اسے نماز کے وقت کے اندر ہی یاد آجائے تو اسے چاہئے کہ قصر کرکے پڑھے اور اگر نماز کے وقت کے بعد یاد آئے تو اس نماز کی قضا اس پر واجب نہیں ہے

۱۳۷۲ جس شخص کو پوری نماز پڑھنی ضروری ہے اگر وہ اسے قصر کرکے پڑھے تو اس کی نماز ہر صورت میں باطل ہے اگرچہ احتیاط کی بنا پر ایسا مسافر ہو جو کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو اور مسئلے کا حکم نہ جاننے کی وجہ سے نماز قصر کرکے پڑھی ہو

۱۳۷۳ اگر ایک شخص چار رکعتی نماز پڑھ رہا ہو اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ وہ تو مسافر ہے یا اس امر کی طرف متوجہ ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے اور وہ ابھی تیسری رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعتوں پر ہی تمام کر دے اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں جاچکا ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے اور اگر اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے کے لئے بھی وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو نئے سرے سے قصر کرکے پڑھے

۱۳۷۴ اگر کسی مسافر کو "نماز مسافر" کی بعض خصوصیات کا علم نہ ہو مثلاً وہ یہ جانتا ہو کہ اگر چار فرسخ تک جائے اور واپسی میں چار فرسخ کا فاصلہ طے کرے تو اسے نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے اور چار رکعت والی نماز کی نیت سے نماز میں مشغول ہو جائے اور تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے مسئلہ اس کی سمجھ میں آجائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعتوں پر ہی تمام کر دے اور اگر وہ رکوع میں اس امر کی جانب متوجہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے اور اس صورت میں اگر اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے کے لئے بھی وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو نئے سرے سے قصر کرکے پڑھے

۱۳۷۵ جس مسافر کو پوری نماز پڑھنی ضروری ہو اگر وہ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے دو رکعتی نماز کی نیت سے نماز پڑھنے لگے اور نماز کے دوران مسئلہ اس کی سمجھ میں آجائے تو ضروری ہے کہ چار رکعتیں پڑھ کر نماز کو تمام کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز ختم ہونے کے بعد دوبارہ اس نماز کو چار رکعتی پڑھے

۱۳۷۶ جس مسافر نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو اگر وہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن رہنا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے اور جو شخص مسافر نہ ہو اگر اس نے نماز کے اول وقت میں نماز نہ پڑھی ہو اور سفر اختیار کرے تو ضروری ہے کہ سفر میں نماز قصر کرکے پڑھے

۱۳۷۷ جس مسافر کو نماز قصر کرکے پڑھنا ضروری ہو اگر اس کی ظہر یا عصر یا عشا کی نماز قضا ہو جائے تو اگرچہ وہ اس کی قضا اس وقت بجالائے جب وہ سفر میں نہ ہو ضروری ہے کہ اس کی دو رکعتی قضا کرے اور اگر ان تین نمازوں میں سے کسی ایسے شخص کی کوئی نماز قضا ہو جائے جو مسافر نہ ہو تو ضروری ہے کہ چار رکعتی قضا بجالائے اگرچہ یہ قضا اس وقت بجالائے جب وہ سفر میں ہوا

۱۳۷۸ مستحب ہے کہ مسافر ہر قصر کے نماز کے بعد تیس مرتبہ سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکبَرُ کہے اور ظہر، عصر اور عشا کی تعقیبات کے متعلق بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے بلکہ بہتر ہے کہ مسافر ان تین نمازوں کی تعقیب میں یہی ذکر سات مرتبہ پڑھے

قضا نماز

۱۳۷۹ جس شخص نے اپنی یومیہ نمازیں ان کے وقت نہ پڑھی ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اگرچہ وہ نماز کے تمام وقت کے دوران سویا رہا ہو یا اس نے مدہوشی کی وجہ سے نماز نہ پڑھی ہو اور یہی حکم ہر دوسری واجب نماز کا ہے جسے اس کے وقت میں نہ پڑھا ہو حتی کہ احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے اس نماز کا جو منت ماننے کی وجہ سے مُعَیَّن وقت میں اس پر واجب ہو چکی ہو لیکن نماز عید فطر اور نماز عید قربان کی قضا نہیں ہے ایسی ہی جو نمازیں کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا واجب نہیں خواہ وہ یومیہ نمازیں ہوں یا کوئی اور ہوں

۱۳۸۰ اگر کسی شخص کو نماز کے وقت کے بعد پتہ چلے کہ جو نماز اس نے پڑھی تھی وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ اس نماز کی قضا کرے

۱۳۸۱ جس شخص کی نماز قضا ہو جائے ضروری ہے کہ اس کی قضا پڑھنے میں کوتاہی نہ کرے البتہ اس کا فوراً پڑھنا واجب نہیں ہے

۱۳۸۲ جس شخص پر کسی نماز کی قضا (واجب) ہو وہ مستحب نماز پڑھ سکتا ہے

۱۳۸۳ اگر کسی شخص کو احتمال ہو کہ قضا نماز اس کے ذمّہ ہے یا جو نمازیں پڑھ چکا ہے وہ صحیح نہیں تھیں تو مستحب ہے کہ احتیاطاً نمازوں کی قضا کرے

۱۳۸۴ یومیہ نمازوں کی قضا میں ترتیب لازم نہیں ہے سوائے ان نمازوں کے جن کی ادا میں ترتیب ہے مثلاً ایک دن کی نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشا اگرچہ دوسری نمازوں میں بڑی ترتیب کا لحاظ رکھنا بہتر ہے

۱۳۸۵ اگر کوئی شخص چاہے کہ یومیہ نمازوں کے علاوہ چند نمازوں مثلاً نماز آیات کی قضا کرے یا مثال کے طور پر چاہے کہ کسی ایک یومیہ نماز کی اور چند غیر یومیہ نمازوں کی قضا کرے تو ان کا ترتیب کے ساتھ قضا کرنا ضروری نہیں ہے

۱۳۷۶ اگر کوئی شخص ان نمازوں کی ترتیب بھول جائے جو اس نے نہیں پڑھیں تو بہتر ہے کہ انہیں اس طرح پڑھے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے وہ اسی ترتیب سے پڑھی ہیں جس ترتیب سے وہ قضا ہوئی تھیں مثلاً اگر ظہر کی ایک نماز اور مغرب کی ایک نماز کی قضا اس پر واجب ہو اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کون سی پہلے قضا ہوئی تھی تو پہلے ایک نماز مغرب اور اس کے بعد ایک نماز ظہر اور دوبارہ نماز مغرب پڑھے یا پہلے ایک نماز ظہر اور اس کے بعد ایک نماز مغرب اور پھر دوبارہ ایک نماز ظہر پڑھے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ جو نماز بھی پہلے قضا ہوئی تھی وہ پہلے ہی پڑھی گئی ہے

۱۳۸۷ اگر کسی شخص سے ایک دن کی نماز ظہر اور کسی اور دن کی نماز عصر یا دو نماز ظہر یا دو نماز عصر قضا ہوئی ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ کونسی پہلے قضا ہوئی ہو تو اگر وہ دو نمازیں چار رکعتی اس نیت سے پڑھے کہ ان میں سے پہلی نماز پہلے دن کی قضا ہے اور دوسری، دوسرے دن کی قضا ہے تو ترتیب حاصل ہونے کے لئے کافی ہے

۱۳۸۸ اگر کسی شخص کی ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا یا ایک نماز عصر اور ایک نماز عشا قضا ہوجائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کون سی پہلے قضا ہوئی ہے تو بہتر ہے کہ انہیں اس طرح پڑھے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے انہیں ترتیب سے پڑھا ہے مثلاً اگر اس سے ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا قضا ہوئی ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ پہلے کون سی قضا ہوئی تھی تو وہ پہلے ایک نماز ظہر، اس کے بعد ایک نماز عشا، اور پھر دوبارہ ایک نماز ظہر پڑھے یا پہلے ایک نماز عشا، اس کے بعد ایک نماز ظہر اور پھر دوبارہ ایک نماز عشا پڑھے

۱۳۸۹ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس نے ایک چار رکعتی نماز نہیں پڑھی لیکن یہ علم نہ ہو کہ وہ ظہر کی نماز تھی یا عشا کی تو اگر وہ ایک چار رکعتی نماز اس نماز کی قضا کی نیت سے پڑھے جو اس نے نہیں پڑھی تو کافی ہے اور اسے اختیار ہے کہ وہ نماز بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ پڑھے

۱۳۹۰ اگر کسی شخص کی مسلسل پانچ نمازیں قضا ہو جائیں اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے پہلی کون سی تھی تو اگر وہ نو نمازیں ترتیب سے پڑھے مثلاً نماز صبح سے شروع کرے اور ظہر و عصر اور مغرب و عشا پڑھنے کے بعد دوبارہ نماز صبح اور ظہر و عصر اور مغرب پڑھے تو اسے ترتیب کے بارے میں یقین حاصل ہو جائے گا

۱۳۹۱ جس شخص کو معلوم ہو کہ اس کی یومیہ نمازوں میں سے کوئی نہ کوئی ایک نہ ایک دن قضا ہوئی ہے لیکن ان کی ترتیب نہ جانتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پانچ دن رات کی نمازیں پڑھے اور اگر چھ دنوں میں اس کی چھ نمازیں قضا ہوئی ہوں تو چھ دن رات کی نمازیں پڑھے اور اسی طرح ہر اس نماز کے لئے جس سے اس کی قضا نمازوں میں اضافہ ہو ایک مزید دن رات کی نمازیں پڑھے تاکہ اسے یقین ہوجائے کہ اس نے نمازیں اسی ترتیب سے پڑھی ہیں جس ترتیب سے قضا ہوئی تھیں مثلاً اگر ساتھ دن کی سات نمازیں نہ پڑھی ہوں تو سات دان رات کی نمازوں کی قضا کرے

۱۳۹۲ مثال کے طور پر اگر کسی کی چند صبح کی نمازیں یا چند ظہر کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور وہ ان کی تعداد نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو مثلاً یہ نہ جانتا ہو کہ وہ تین تھیں، چار تھیں یا پانچ تو اگر وہ چھوں عدد کے حساب سے پڑھے تو کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اتنی نمازیں پڑھے کہ اسے یقین ہو جائے کہ ساری قضا نمازیں پڑھ لی ہیں مثلا اگر وہ بھول گیا ہو کہ اس کی کتنی نمازیں قضا ہوئی تھیں اور اسے یقین ہو کہ دس سے زیادہ نہ تھیں تو احتیاطاً صبح کی دس نمازیں پڑھے

۱۳۹۳ جس شخص کی گزشتہ دنوں کی فقط ایک نماز قضا ہوئی ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ اگر اس دن کی نماز کی فضیلت کا وقت ختم نہ ہوا ہو تو پہلے قضا پڑھے اور اس کے بعد اس دن کی نماز میں مشغول ہوں نیز اور اگر اس کی گزشتہ دنوں کی کوئی نماز قضا نہ ہوئی ہو لیکن اسی دن کی ایک یا ایک سے زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہوں تو اگر اس دن کی نماز کی فضیلت کا وقت ختم نہ ہوا ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس دن کی قضا نمازیں ادا نماز سے پہلے پڑھے

۱۳۹۴ اگر کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے یاد آئے کہ اسی دن کی ایک یا زیادہ نمازیں اس سے قضا ہو گئی ہیں یا گزشتہ دنوں کی صرف ایک قضا نماز اس کے ذمے ہے تو اگر وقت وسیع ہو اور نیت کو قضا نماز کی طرف پھیرنا ممکن ہو اور اس

دن کی نماز کی فضیلت کا وقت ختم نه هوا هو تو بهتر یه ه که قضا نماز کی نمیت کرے مثلاً۔اگر ظهر کی نماز میں تیسری رکعت کے رکوع سے پهلے اسے یاد آئے که اس دن کی صبح کی نماز قضا هوئی ه اور اگر ظهر کی نماز کا وقت بهی تنگ نه هو تو نیت کو صبح کی نماز کی طرف پهیردے اور نماز کو دو رکعتی تمام کرے اور اس کے بعد نماز ظهر پڑهے هاں اگر وقت تنگ هو یا نیت کو قضا نماز کی طرف نه پهیر سکتا هو مثلاً نماز ظهر کی تیسری رکعت کے رکوع میں اسے یاد آئے که اس نے صبح کی نماز نهیں پڑهی تو چونکه اگر وه نماز صبح کی نیت کرنا چاهے تو ایک رکوع جو که رکن ه زیاده هو جاتا ه اس لئے نیت کو صبح کی قضا کی طرف نه پهیرے

۱۳۹۵۔ اگر گزشته دنوں کی قضا نمازیں ایک شخص کے ذمے هوں اور اس دن کی (جب نماز پڑھ رها ه) ایک یا ایک سے زیاده نمازیں بهی اس سے قضا هوگئی هوں اور ان سب نمازوں کو پڑهنے کے لئے اس کے پاس وقت نه هو یا وه ان سب کو اسی دن نه پڑهنا چاهتا هو تو مستحب ه که اس دن کی قضا نمازوں کو ادا نماز سے پهلے پڑهے اور بهتریه ه که سابق نمازیں پڑهنے کے بعد ان قضا نمازوں کی جو اس دن ادا نماز سے پهلے پڑهی هوں دوباره پڑهے

۱۳۹۶۔ جب تک انسان زنده ه خواه وه اپنی قضا نمازیں پڑهنے سے قاصر هی کیوں نه هو کوئی دوسرا شخص اس کی قضا نمازیں نهیں پڑھ سکتا

۱۳۹۷۔ قضا نماز باجماعت بهی پڑهی جاسکتی ه خواه امام جماعت کی نماز ادا هو یا قضا هو اور یه ضروری نهیں که دونوں ایک هی نماز پڑهیں مثلاً اگر کوئی شخص صبح کی قضا نماز کو امام کی نماز ظهر یا نماز عصر کے ساتھ پڑهے تو کوئی حرج نهیں ه

۱۳۹۸۔ مستحب ه که سمجهدار بچے کو (یعنی اس بچے کو جو برے بهلے کی سمجھ رکهتا هو نماز پڑهنے اور دوسری عبادات بجالانے کی عادت ڈالی جائے بلکه مستحب ه که اسے قضا نمازیں پڑهنے پر بهی آماده کیا جائے

باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب هیں

۱۳۹۹۔ باپ نے اپنی کچھ نمازیں نه پڑهی هوں اور ان کی قضا پڑهنے پر قادر هو تو اگر اس نے امر خداوندی کی نامرمانی کرتے هوئے ان کو ترک نه کیا هو تو احیتاط کی بنا پر اسکے بڑے بیٹے پر واجب ه که باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نمازیں پڑهے یا کسی کو اجرت دے کر پڑهوائے اور ماں کی قضا نمازیں اس پر واجب نهیں اگرچه بهتر ه (که ماں کی قضا نمازیں بهی پڑهے)

۱۴۰۰ اگر بڑا بیٹا کو شک ہو کہ کوئی قضا نماز اس کے باپ کے ذمہ تھی یا نہیں تو پر اس پر کچھ بھی واجب نہیں

۱۴۰۱ اگر بڑا بیٹا کو معلوم ہو کہ اس کے باپ کے ذمہ قضا نمازیں تھیں اور شک ہو کہ اس نے وہ پڑھی تھیں یا نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے

۱۴۰۲ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کون سا ہے تو باپ کی نمازوں کی قضا کسی بیٹے پر بھی واجب نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ بیٹے باپ کی قضا نمازیں آپس میں تقسیم کرلیں بجالانے کے لئے قرعہ اندازی کرلیں

۱۴۰۳ اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ اس کی قضا نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے (یعنی کسی سے اجرت پر نمازیں پڑھوائی جائیں) تو اگر اجیر اس کی نمازیں صحیح طور پر پڑھ دے تو اس کے بعد بڑے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ہے

۱۴۰۴ اگر بڑا بیٹا اپنی ماں کی قضا نمازیں پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ بلند آواز سے یا آہستہ نماز پڑھنے کے بارے میں اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے تو ضروری ہے کہ اپنی ماں کی صبح، مغرب اور عشا کی قضا نمازیں بلند آواز سے پڑھے

۱۴۰۵ جس شخص کے ذمہ کسی نماز کی قضا ہو اگر وہ باپ اور ماں کی نمازیں بھی قضا کرنا چاہے تو ان میں سے جو بھی پہلے بجالائے صحیح ہے

۱۴۰۶ اگر باپ کے مرنے کے وقت بڑا بیٹا نابالغ یا دیوانہ ہو تو اس پر واجب نہیں ہے کہ جب بالغ یا عاقل ہو جائے تو باپ کی قضا نمازیں پڑھے

۱۴۰۷ اگر بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مرجائے تو دوسرے بیٹے پر کچھ بھی واجب نہیں

نماز جماعت

اشارہ

۱۴۰۸ واجب نمازیں خصوصاً یومیہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کو اور اس شخص کو جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہو نماز صبح اور مغرب و عشا جماعت کے ساتھ پڑھنے کی بالخصوص بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے

۱۴۰۹ مُعَتَبر روایات کی مطابق یا جماعت نماز فرادی نماز سی پچیس گنا افضل ہی

۱۴۱۰ بی اعتنائی برتتی ہوئی نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہی اور انسان کی لئی یہ مناسب نہیں ہی کہ بغیر عذر کی نماز جماعت کو ترک کری

۱۴۱۱ مستحب ہی کہ انسان صبر کری تاکہ نماز جماعت کی ساتی پڑھی اور وہ باجماعت نماز جو مختصر پڑھی جائی اس فرادی نماز سی بهتر ہی جو طول دیکر پڑھی جائی اور وہ نماز با جماعت اس نماز سی بهتر ہی جو اول وقت میں فرادی یعنی تنہا پڑھی جائی اور وہ نماز با جماعت جو فضیلت کیوقت میں نہ پڑھی جائی اور فرادی نماز جو فضیلت کی وقت میں پڑھی جائی ان دونوں نمازوں میں سی کون سی نماز بهتر ہی معلوم نہیں

۱۴۱۲ جب جماعت کی ساتی نماز پڑھی جانی لگی تو مستحب ہی کہ جس شخص نی تنہا نماز پڑھی ہو وہ دوبارہ جماعت کی ساتی پڑھی اور اگر اسی بعد میں پتہ چلی کہ اس کی پهلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہی

۱۴۱۳ اگر امام جماعت یا مقتدی جماعت کی ساتی نماز پڑھنی کی بعد اسی نماز کو دوبارہ جماعت کی ساتی پڑھنا چاہی تو اگرچہ اس کا مستحب ہونا ثابت نہیں لیکن رَجَاءً دوبارہ پڑھنی کی کوئی مُمَانَعت نہیں ہی

۱۴۱۴ جس شخص کو نماز میں اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ اس نماز کی باطل ہونی کا موجب بن جاتا ہو اور صرف جماعت کی ساتی نماز پڑھنی سی اسی وسوسی سی نجات ملتی ہو تو ضروری ہی کہ وہ نماز جماعت کی ساتی پڑھی

۱۴۱۵ اگر باپ یا ماں اپنی اولاد کو حکم دی کہ نماز جماعت کی ساتی پری تو احتیاط مستحب یہ ہی کہ نماز جماعت کی ساتی پڑھی البتہ جب بڑی والدین کی طرف سی امرونهی محبت کی وجہ سی ہو اور اس کی مخالفت سی انہیں اذیت ہوتی ہو تو اولاد کی لئی ان کی مخالفت کرنا اگرچہ سرکشی کی حد تک نہ ہو تب بڑی حرام ہی

۱۴۱۶ مستحب نماز کسی بڑی جگہ احتیاط کی بنا پر جماعت کی ساتی نہیں پڑھی جاسکتی لیکن نماز اِستِقاء جو طلب باران کی لئی پڑھی جاتی ہی جماعت کی ساتی پڑھی سکتی ہیں اور اسی طرح وہ نماز جو پهلی واجب رهی ہو اور پھر کسی وجہ سی مستحب ہوگئی ہو مثلاً نماز عید فطر اور نماز عید قربان جو امام مهدی علیه السلام کی زمانی تک واجب تھی اور ان کی غیبت کی وجہ سی مستحب ہوگئی ہی

۱۴۱۷ جس وقت امام جماعت یومیه نمازو میں سے کوئی نماز پڑھا رہا ہو تو اس کی اقتدا کوئی سی بھی یومیه نماز میں کی جاسکتی ہے

۱۴۱۸ اگر امام جماعت یومیه نماز میں سے قضا شده اپنی نماز پڑھ رہا ہو یا کسی دوسرے شخص کی ایسی نماز کی قضا پڑھ رہا ہو جس کا قضا ہونا یقینی ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے لیکن اگر وه اپنی یا کسی دوسرے کی نماز احتیاطاً پڑھ رہا ہو تو اس کی اقتدا جائز نہیں مگر یه که مقتدی بھی اختیاطاً پڑھ رہا ہو اور امام کی احتیاط کا سبب مقتدی کی احتیاط کا بھی سبب ہو لیکن ضروری نہیں ہے که مقتدی کی احتیاط کا کوئی دوسرا سبب نه ہو

۱۴۱۹ اگر انسان کو یه علم نه ہو که نماز امام پڑھ رہا ہے وه واجب پنج گانه نمازوں میں سے ہے یا مستحب نماز ہے تو اس نماز میں اس امام کی اقتدا نہیں کی جاسکتی

۱۴۲۰ جماعت کے صحیح ہونے کے لئے یه شرط ہے که امام اور مقتدی کے درمیان اور اسی طرح ایک مقتدی اور دوسرے ایسے مقتدی کے درمیان جو اس مقتدی اور امام کے درمیان واسطه ہو کوئی چیز حائل نه ہو اور حائل چیز سے مراد وه چیز ہے جو انہیں ایک دوسرے سے جدا کرے خواه دیکھنے میں مانع ہو جیسے که پرده یا دیوار وغیره یا دیکھنے میں حائل نه ہو جیسے شیشه پس اگر نماز کی تمام یا بعض حالتوں میں امام اور مقتدی کے درمیان یا مقتدی اور دوسرے ایسے مقتدی کے درمیان جو اتصال کا ذریعه ہو کوئی ایسی چیز حائل ہو جائے تو جماعت باطل ہوگی اور جیسا که بعد میں ذکر ہوگا عورت اس حکم سے مستثنی ہے

۱۴۲۱ اگر پہلی صف کے لمبا ہونے کی وجه سے اس کے دونوں طرف کے ہونے والے لوگ امام جماعت کو نه دیکھ سکیں تب بھی وه اقتدا کر سکتے ہیں اور اسی طرح اگر دوسری صفوں میں سے کسی صف کی لمبائی کی وجه سے اس کے دونوں طرف کے ہونے والے لوگ اپنے سے اگلی والی صف کو نه دیکھ سکیں تب بھی وه اقتدا کر سکتے ہیں

۱۴۲۲ اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پهنچ جائیں تو جو شخص دروازے کے سامنے صف کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نماز صحیح ہے نیز جو اشخاص اس شخص کے پیچھے کھڑے ہو کر امام جماعت کی اقتدا کر رہے ہوں ان کی نماز بھی صحیح ہے بلکه ان لوگوں کی نماز بھی صحیح ہے جو دونوں طرف کے نماز پڑھ رہے ہوں اور کسی دوسرے مقتدی کے توسط سے جماعت سے متصل ہوں

۱۴۲۳ جو شخص ستون کے پیچھے کھڑا ہو اگر وہ دائیں یا بائیں طرف سے کسی دوسرے مقتدی کے توسط سے امام جماعت سے اتصال نہ رکھتا ہو تو وہ اقتدا نہیں کرسکتا ہے

۱۴۲۴ امام جماعت کے کھڑے ہونے کی جگہ ضروری ہے کہ مقتدی کی جگہ سے زیادہ اونچی نہ ہو لیکن اگر معولی اونچی ہو تو حرج نہیں نیز اگر ڈھلوان زمین ہو اور امام اس طرف کھڑا ہو جو زیادہ بلند ہو تو اگر ڈھلوان زیادہ نہ ہو اور اس طرح ہو کہ عموماً اس زمین کو مسطح کہا جائے تو کوئی حرج نہیں

۱۴۲۵ (نماز جماعت میں) اگر مقتدی کی جگہ امام کی جگہ سے اونچی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس قدر اونچی ہو کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ وہ ایک جگہ جمع ہوئے ہیں تو جماعت صحیح نہیں ہے

۱۴۲۶ اگر ان لوگوں کے درمیان جو ایک صف میں کھڑے ہوں ایک سمجھدار بچہ یعنی ایسا بچہ جو اچھے برے کی سمجھ رکھتا ہو کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ نہ جانتے ہوں کہ اسکی نماز باطل ہے تو اقتدا کر سکتے ہیں

۱۴۲۷ امام کی تکبیر کے بعد اگر اگلی صف کے لوگ نماز کے لئے تیار ہوں اور تکبیر کہنے ہی والے ہوں تو جو شخص پچھلی صف میں کھڑا ہو وہ تکبیر کہہ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ انتظار کرے تاکہ اگلی صف والے تکبیر کہہ لیں

۱۴۲۸ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ اگلی صفوں میں سے ایک صف کی نماز باطل ہے تو وہ پچھلی صفوں میں اقتدا نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ اس صف کے لوگوں کی نماز صحیح ہے یا نہیں تو اقتدا کرسکتا ہے

۱۴۲۹ جب کوئی شخص جانتا ہو کہ امام کی نماز باطل ہے مثلاً اسے علم ہو کہ امام وضو سے نہیں ہے تو خواہ امام خود اس امر کی جانب متوجہ نہ بھی ہو وہ شخص اس کی اقتدا نہیں کر سکتا

۱۴۳۰ اگر مقتدی کو نماز کے بعد پتہ چلے کہ امام عادل نہ تھا یا کافر تھا یا کسی وجہ سے مثلاً وضو نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز باطل تھی تو اس کی نماز صحیح ہے

۱۴۳۱ اگر کوئی شخص نماز کے دوران شک کرے کہ اس نے اقتدا کی ہے یا نہیں چنانچہ علامتوں کی وجہ سے اسے اطمینان ہو جائے کہ اقتدا کی ہے مثلاً ایسی حالت میں ہو جو مقتدی کا وظیفہ ہے مثلاً امام کو الحمد اور سورہ پڑھتے ہوئے سن

رها هو تو ضروری ہے که نماز جماعت کے ساتھ ہی ختم کرے بصورت دیگر ضروری ہے که نماز فرادی کی نیت سے ختم کرے

۱۴۳۲ اگر نماز کے دوران مقتدی کسی عذر کے بغیر فرادی کی نیت کرے تو اس کی جماعت کے صحیح ہونے میں اشکال ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے مگر یه که اس نے فرادی نماز میں اس کا جو وظیفه ہے، اس پر عمل نه کیا هو یا ایسا کام جو فرادی نماز کو باطل کرتا ہے انجام دیا هو اگرچه سهواً هو مثلاً رکوع زیاده کیا هو بلکه بعض صورتوں میں اگر فرادی نماز میں اس کا جو وظیفه ہے اس پر عمل نه کیا هو تو بعد اس کی نماز صحیح ہے ہے مثلاً اگر نمازی کی ابتدا سے فرادی کی نیت نه هو اور قراءت بعد نه کی هو لیکن رکوع میں اسے ایسا قصد کرنا پڑے تو ایسی صورت میں فرادی کی نیت سے تمام ختم کر سکتا ہے اور اسے دوباره پڑھنا ضروری نهیں ہے

۱۴۳۳ اگر مقتدی امام کے الحمد اور سوره پڑھنے کے بعد کسی عذر کی وجه سے فرادی کی نیت کرے تو الحمد اور سوره پڑھنا ضروری نهیں ہے لیکن اگر (امام کے) الحمد اور سوره ختم کرنے سے پهلے فرادی کی نیت کرے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے که (الحمد اور سورے) جتنی مقدار امام نے پڑھی هو وه بعد پڑھی

۱۴۳۴ اگر کوئی شخص نماز جماعت کے دوران فرادی کی نیت کرے تو پھر وه دوباره جماعت کی نیت نهیں کرسکتا لیکن اگر مُذَبذِب هو که فرادی کی نیت کرے یا نه کرے اور بعد میں نماز کو جماعت کے ساتھ تمام کرنے کا مُصَمِّم اراده کرے تو اسکی جماعت صحیح ہے

۱۴۳۵ اگر کوئی شخص شک کرے که نماز کے دوران اس نے فرادی کی نیت کی ہے یا نهیں تو ضروری ہے که سمجھے نے که اس نے فرادی کی نیت نهیں کی

۱۴۳۶ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں هو اور امام کے رکوع میں شریک هو جائے اگرچه امام نے رکوع کا ذکر پڑھ لیا هو اس شخص کی نماز صحیح ہے اور وه ایک رکعت شمار هوگی لیکن اگر وه شخص بقدر رکوع کے جھکے تاهم امام کو رکوع میں نه پاسکے تو وه شخص اپنی نماز فرادی کی نیت سے ختم کرسکتا ہے

۱۴۳۷ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہو اور بقدر رکوع کے جھکے اور شک کرے کہ امام کے رکوع میں شریک ہوا ہے یا نہیں تو اگر اس کا موقع نکل گیا ہو مثلاً رکوع کے بعد شک کرے تو ظاہر یہ ہے کہ اس کی جماعت صحیح ہے اس کے علاوہ دوسری صورت میں نماز فرادی کی نیت سے پوری کرسکتا ہے

۱۴۳۸ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہو اور اس سے پہلے کہ وہ بقدر رکوع جھکے، امام رکوع سے سر اٹھالے تو اسے اختیار ہے کہ فرادی کی نیت کرکے نماز پوری کرے یا قربت مطلقہ کی نیت سے امام کے ساتھ سجدے میں جائے اور سجدے کے بعد قیام کی حالت میں تکبیرۃ الاحرام اور کسی ذکر کا قصد کیے بغیر دوبارہ تکبیر کہے اور نماز جماعت کے ساتھ پڑھے

۱۴۳۹ اگر کوئی شخص نماز کی ابتدا میں یا الحمد اور سورہ کے دوران اقتدا کرے اور اتفاقاً اس سے پہلے کہ وہ رکوع میں جائے امام اپنا سر رکوع سے اٹھالے تو اس شخص کی نماز صحیح ہے

۱۴۴۰ اگر کوئی شخص نماز کے لئے ایسے وقت پہنچے جب امام نماز کا آخری تشہد پڑھ رہا ہو اور وہ شخص چاہتا ہو کہ نماز جماعت کا ثواب حاصل کرے تو ضروری ہے کہ نیت باندھے اور تکبیرہ الاحرام کہنے کے بعد بیٹھ جائے اوعر محض قربت کی نیت سے تشہد امام کے ساتھ پڑھے لیکن سلام نہ کہے اور انتظام کرے تاکہ امام نماز کا سلام پڑھے اس کے بعد وہ شخص کھڑا ہا جائے اور دوبارہ نیت کیے بغیر اور تکبیر کہے بغیر الحمد اور سورہ پڑھے اور اسے اپنی نماز کی پہلی رکعت شمار کرے

۱۴۴۱ مقتدی کو امام سے آگے نہیں کھڑا ہونا چاہئے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر مقتدی زیادہ ہوے تو امام کے برابر نہ کھڑے ہوے لیکن اگر مقتدی ایک آدمی ہو تو امام کے برابر کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں

۱۴۴۲ اگر امام مرد اور مقتدی عورت ہو تو اگر اس عورت اور امام کے درمیان یا عورت اور دوسرے مرد مقتدی کے درمیان جو عورت اور امام کے درمیان اتصال کا ذریعہ ہو پردہ وغیرہ لٹکا ہو تو کوئی حرج نہیں

۱۴۴۳ اگر نماز شروع ہونے کے بعد امام اور مقتدی کے درمیان یا مقتدی اور اس تشخص کے درمیان جس کے توسط سے مقتدی امام سے متصل ہو پردہ یا کوئی دوسری چیز حائل ہو جائے تو جماعت باطل ہو جاتی ہے اور لازم ہے کہ مقتدی فرادی نماز کے وظیفہ پر عمل کرے

۱۴۴۴ احتیاط واجب ہے کہ مقتدی کے سجدے کی جگہ اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے بیچ ایک گز سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور اگر انسان ایک ایسے مقتدی کے توسط سے جو اس کے اگلے کھڑا ہو امام سے متصل ہو تب بھی یہی حکم ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس سے اگلے والے شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ نہ ہو جو انسان کی حالت سجدہ میں ہوتی ہے

۱۴۴۵ اگر مقتدی کسی ایسے شخص کے توسط سے امام سے متصل ہو جس نے اس کے دائیں طرف یا بائیں طرف اقتدا کی ہو اور سامنے سے امام سے متصل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس شخص سے جس نے اس کی دائیں طرف یا بائیں طرف اقتدا کی ہو ایک گز سے زیادہ فاصلے پر نہ ہو

۱۴۴۶ اگر نماز کے دوران مقتدی اور امام یا مقتدی اور اس شخص کے درمیان جس کے توسط سے مقتدی امام سے متصل ہو ایک گز سے زیادہ فاصلہ ہوجائے تو وہ تنہا ہو جاتا ہے اور اپنی نماز فرادی کی نیت سے جاری رکھ سکتا ہے

۱۴۴۷ جو لوگ اگلی صف میں ہوں اگر ان سب کی نماز ختم ہو جائے اور وہ فوراً دوسری نماز کے لئے امام کی اقتدا نہ کریں تو پچھلی صف والوں کی نماز جماعت باطل ہو جاتی ہے بلکہ اگر فوراً ہی اقتدا کر لیں تب بھی پچھلی صف کی جماعت صحیح ہونے میں اشکال ہے

۱۴۴۸ اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو اس کے لئے الحمد اور سورہ پڑھنا ضروری نہیں البتہ قنوت اور تشہد امام کے ساتھ پڑھے اور احتیاط یہ ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں اور پاؤں کے تلووں کا اگلا حصہ زمین پر رکھے اور گھٹنے اٹھا لے اور تشہد کے بعد ضروری ہے کہ امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورہ کے لئے وقت نہ رکھتا ہو تو الحمد کو تمام کرے اور اپنے رکوع میں امام کے ساتھ مل جائے اور اگر پوری الحمد پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو الحمد کو چھوڑ سکتا ہے اور امام کے ساتھ رکوع میں جائے لیکن اس صورت میں احیتاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے

۱۴۴۹ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت پڑھا رہا ہو تو ضروری ہے کہ اپنی نماز کی دوسری رکعت میں جو امام کی تیسری رکعت ہوگی دو سجدوں کے بعد بیٹھ جائے اور واجب مقدار میں تشہد پڑھے

اور پڑھ رہا ہو اور اگر تین دفعہ تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ ایک دفعہ پڑھے اور رکوع میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ شریک کرے۔

۱۴۵۰۔ اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو اور مقتدی جانتا ہو کہ اگر اقتدا کرے گا اور الحمد پڑھے گا تو امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہ ہوسکے گا تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ امام کے رکوع میں جانے تک انتظار کرے اس کے بعد اقتدا کرے۔

۱۴۵۱۔ اگر کوئی شخص امام کے تیسری یا چوتھی رکعت میں قیام کی حالت میں ہونے کے وقت اقتدا کرے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ الحمد تمام کرے اور رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور اگر پوری الحمد پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو الحمد کو چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع میں جائے لیکن اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ فرادی کی نیت سے نماز پوری کرے۔

۱۴۵۲۔ اگر ایک شخص جانتا ہو کہ اگر وہ سورہ یا قنوت پڑھے تو رکوع میں امام کے ساتھ شریک نہیں ہوسکتا اور وہ عمداً سورہ یا قنوت پڑھے اور رکوع میں امام کے ساتھ شریک نہ ہو تو اس کی جماعت باطل ہو جاتی ہے اور ضروری ہے کہ وہ فرادی طور پر نماز پڑھے۔

۱۴۵۳۔ جس شخص کو اطمینان ہو کہ اگر سورہ شروع کرے یا اسے تمام کرے تو بشرطیکہ سورہ زیادہ لمبا نہ ہو وہ رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ سورہ شروع کرے یا اگر شروع کیا ہو تو اسے تمام کرے لیکن اگر سورہ اتنا زیادہ طویل ہو کہ اسے امام کا مقتدی نہ کھا جاسکے تو ضروری ہے کہ اسے شروع نہ کرے اور اگر شروع کر چکا ہو تو اسے پورا نہ کرے۔

۱۴۵۴۔ جو شخص یقین رکھتا ہو کہ سورہ پڑھے کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے گا اور امام کی اقتدا ختم نہیں ہوگی لھذا اگر وہ سورہ پڑھے کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوسکے تو اس کی جماعت صحیح ہے۔

۱۴۵۶۔ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور رکوع کے بعد اسے پتہ چل جائے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں تھا تو مقتدی کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اسے رکوع سے پہلے اس بات کا پتہ چل جائے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر وقت تنگ ہو تو مسئلہ ۱۴۵۱ کے مطابق عمل کرے۔

۱۴۵۷ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہوا الحمد اور سورہ پڑھ رہا ہے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے اور رکوع سے پہلے یا اس کے بعد اسے پتہ چلے کہ امام پہلی دوسری رکعت میں تھا تو مقتدی کی نماز صحیح ہے اور اگر یہ بات اسے الحمد اور سورہ پڑھتے ہوئے معلوم ہو تو (الحمد اور سورہ کا) تمام کرنا اس کے لئے ضروری نہیں

۱۴۵۸ اگر کوئی شخص مستحب نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت قائم ہو جائے اور اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ اگر مستحب نماز کو تمام کرے گا تو جماعت کے ساتھ شریک ہو سکے گا تو مستحب یہ ہے کہ جو نماز پڑھ رہا ہو اسے چھوڑ دے اور نماز جماعت میں شامل ہوجائے بلکہ اگر اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ پہلی رکعت میں شریک ہوسکے گا تب بھی مستحب ہے کہ اسی حکم کے مطابق عمل کرے

۱۴۵۹ اگر کوئی شخص تین رکعتی یا چار رکعتی نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت قائم ہوجائے اور وہ ابھی تیسری رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو اور اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ اگر نماز کو پورا کرے گا تو جماعت میں شریک ہوسکے گا تو مستحب ہے کہ مستحب نماز کی نیت کے ساتھ اس نماز کو دو رکعت پر ختم کر دے اور جماعت کے ساتھ شریک ہو جائے

۱۴۶۰ جو شخص امام سے ایک رکعت پیچھے ہو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ جب امام آخری رکعت کا تشہد پڑھ رہا ہو تو ہاتھوں کی انگلیاں اور پاؤں کے تلووں کا اگلا حصہ زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو بلند کرے اور امام کے سلام پھیرنے کا انتظار کرے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اگر اسی وقت فرادی کا قصد کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں

امام جماعت کی شرائط

۱۴۶۲ امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، عادل اور حلال زادہ ہو اور نماز صحیح پڑھ سکتا ہو نیز اگر مقتدی مرد ہو تو اس کا امام بھی مرد ہونا ضروری ہے اور دس سالہ بچے کی اقتدا صحیح ہونا اگرچہ وجہ سے خالی نہیں، لیکن اشکال سے بھی خالی نہیں ہے

۱۴۶۳ جو شخص پہلے ایک امام کو عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ اب بھی اپنی عدالت پرقائم ہے یا نہیں تب بھی اس کی اقتدا کرسکتا ہے

۱۴۶۴ جو شخص کا ہوا ہو کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھتا ہو اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو

۱۴۶۵ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہووہ اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو لیکن جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو اس کا کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو لیٹ کر یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو محل اشکال ہے

۱۴۶۶ اگر امام جماعت کسی عذر کی وجہ سے نجس لباس یا تیمم یا جبیرہ کے وضو سے نماز پڑھے تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے

۱۴۶۷ اگر امام کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کی وجہ سے وہ پیشاب اور پاخانہ نہ روک سکتا ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے نیز جو عورت مستحاضہ نہ ہو وہ مستحاضہ عورت کی اقتدا کر سکتی ہے

۱۴۶۸ بہتر ہے کہ جو شخص جذام یا برص کا مریض ہو وہ امام جماعت نہ بنے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس (سزا یافتہ) شخص کی جس پر شرعی حد جاری ہوچکی ہو اقتدا نہ کی جائے

نماز جماعت کے احکام

۱۴۶۹ نماز کی نیت کرتے وقت ضروری ہے کہ مقتدی امام کو مُعَیَّن کرے لیکن امام کا نام جاننا ضروری نہیں اور اگر نیت کرے کہ میں موجودہ امام جماعت کی اقتدا کرتا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہے

۱۴۷۰ ضروری ہے کہ مقتدی الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کی سب چیزیں خود پڑھے لیکن اگر اس کی پہلی اور دوسری رکعت امام کی تیسری اور چوتھی رکعت ہو تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ بھی پڑھے

۱۴۷۱ اگر مقتدی نماز صبح و مغرب و عشا کی پہلی اور دوسری رکعت میں امام الحمد اور سورہ پڑھنے کی آواز سن رہا ہو تو خواہ وہ کلمات کو ٹھیک طرح نہ سمجھ سکے اسے الحمد اور سورہ نہیں پڑھنی چاہئے اور اگرامام کی آواز سن پائے تو مستحب ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے لیکن ضروری ہے کہ آہستہ پڑھے اور اگر سہواً بلند آواز سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں

۱۴۷۲ اگر مقتدی امام کی الحمد اور سورہ کی قراءَت کے بعض کلمات سن لے تو جس قدر نہ سن سکے وہ پڑھ سکتا ہے

۱۴۷۳ اگر مقتدی سهواً الحمد اور سوره پ۔۔۔ یا یه خیال کرتا هوئا که جو آواز سن رها ها وه امام کی نهیں ها الحمد اور سوره پ۔۔۔ اور بعد میں اسا پته چلا که امام کی آواز تا‌ی تو اس کی نماز صحیح ها۔۔

۱۴۷۴ اگر مقتدی شک کرا که امام کی آواز سن رها ها یا نهیں یا کوئی آواز سنا اور یه نه جانتا هو که امام کی آواز ها یاکسی اور کی تو وه الحمد اور سوره پ۔۔ سکتا ها۔۔

۱۴۷۵ مقتدی کو نماز ظهر و عصر کی پهلی اور دوسری رکعت میں احتیاط کی بنا پر الحمد اور سوره نهیں پ۔۔نا چاهئا اور مستحب ها که ان کی بجائا کوئی ذکر پ۔۔۔۔

۱۴۷۶ مقتدی کو تکبیر الاحرام امام سا پهلا نهیں کهنی چاهئا بلکه احتیاط واجب یه ها که جب تک امام تکبیر نه کهه چکا مقتدی تکبیر نه کها۔۔

۱۴۷۷ اگر مقتدی سهواً امام سا پهلا سلام کهه دا تو اس کی نماز صحیح ها اور ضروری نهیں که وه دوباره امام کا ساتا سلام کها بلکه ظاهر یه ها که اگر جان بوجا کر با‌ی امام سا پهلا سلام کهه دا تو کوئی حرج نهیں ها۔۔

۱۴۷۸ اگر مقتدی تکبیر الاحرام کا علاوه نماز کی دوسری چیزیں امام سا پهلا پ۔۔ لا تو کوئی حرج نهیں لیکن اگر انهیں سن لا یا یه جان لا که امام انهیں کس وقت پ۔۔تا ها تو احتیاط مستحب یه ها که امام سا پهلا نه پ۔۔۔۔

۱۴۷۹ ضروری ها که مقتدی جو کچا نماز میں پ۔۔ا جاتا ها اس کا علاوه نماز کا دوسرا افعال مثلاً رکوع اور سجود امام کا ساتا یا اس سا تا‌و‌ی دیر بعد بجالائا اور اگر وه ان افعال کو عمداً امام سا پهلا یا اس سا کافی دیر بعد انجام دا تو اس کی جماعت باطل هوگی لیکن اگر فعادی شخص کا وظیفا پر عمل کرا تو اس کی نماز صحیح ها۔۔

۱۴۸۰ اگر مقتدی با‌ول کر امام سا پهلا رکوع سا سر ا۔۔ا۔ اور امام رکوع میں هی هو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ها که دوباره رکوع میں چلاجائا اور امام کاساتا هی سر ا۔۔ائا۔۔ اس صورت میں رکوع کی زیادتی جو که رکن ها که نماز کو باطل نهیں کرتی لیکن اگر وه دوباره رکوع میں جائا اور اس سا پیشتر که وه امام کا ساتا رکوع میں شریک هو امام سر ا۔۔ا۔ تو احیتاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ها۔۔

۱۴۸۱ اگر مقتدی سهواً سر سجدہ سے اٹھالے اور دیکھے کہ امام ابھی سجدہ میں ہے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ سجدہ میں چلا جائے اور ار دونو سجدو میں ایسا ہی اتفاق ہو جائے تو دو سجدو کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے جو کہ رکن ہے نماز باطل نہیں ہوتی

۱۴۸۲ جو شخص سهواً امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھالے اگر اسے دوبارہ سجدہ میں جانے پر معلوم ہو کہ امام پہلے ہی سر اٹھا چکا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر دونو سجدو میں ایسا ہی اتفاق ہو جائے تو احیتاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے

۱۴۸۳ اگر مقتدی غلطی سے سر رکوع یا سجدہ سے اٹھالے اور سهواً یا اس خیال سے کہ دوبارہ رکوع یا سجدہ میں لو جانے سے امام کے ساتھ شریک نہ ہوسکے گا رکوع یا سجدہ میں نہ جائے تو اس کی جماعت اور نماز صحیح ہے

۱۴۸۴ اگر مقتدی سجدہ سے سر اٹھالے اور دیکھے کہ امام سجدہ میں ہے اور اس خیال سے کہ یہ امام کا پہلا سجدہ ہے اور اس نیت سے کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے، سجدہ میں چلا جائے اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ یہ امام کا دوسرا سجدہ تھا تو یہ مقتدی کا دوسرا سجدہ شمار ہو گا اور اگر اس خیال سے سجدہ میں جائے کہ یہ امام کا دوسرا سجدہ ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ امام کا پہلا سجدہ تھا تو ضروری ہے کہ اس نیت سے سجدہ تمام کرے کہ امام کے ساتھ سجدہ کر رہا ہو اور پھر دوبارہ امام کے ساتھ سجدہ میں جائے اور دونو صورتو میں بهتر یہ ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ تمام کرے اور پھر دوبارہ بھی پڑھے

۱۴۸۵ اگر کوئی مقتدی سهواً امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے اور صورت یہ ہو کہ اگر دوبارہ قیام کی حالت میں آجائے تو امام کی قراءَت کا کچھ حصہ سن سکے تو اگر وہ سر اٹھالے اور دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر وہ جان بوجھ کر دوبارہ قیام کی حالت میں نہ آئے تو اس کی نماز باطل ہے

۱۴۸۶ اگر مقتدی سهواً امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے اور صورت یہ ہو کہ اگر دوبارہ قیام کی حالت میں آئے تو امام کی قراءَت کا کوئی حصہ نہ سن سکے تو اگر وہ اس نیت سے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے، اپنا سر اٹھالے اور امام کے ساتھ رکوع میں جائے تو اس کی جماعت اور نماز صحیح ہے اور اگر وہ عمداً دوبارہ قیام کی حالت میں نہ آئے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن فُرادی شمار ہوگی

۱۴۸۷ اگر مقتدی غَلَطی سے امام سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو اگر وہ اس قصد سے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے اپنا سر اٹھالے اور امام کے ساتھ سجدے میں جائے تو اس کی جماعت اور نماز صحیح ہے اور اگر عمداً سجدے سے سر نہ اٹھائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن وہ فرادی شمار ہوگی

۱۴۸۸ اگر امام غلطی سے ایک ایسی رکعت میں قنوت پڑھے دے جس میں قنوت نہ ہو یا ایک ایسی رکعت میں جس میں تشہد نہ ہو غلطی سے تشہد پڑھنے لگے تو مقتدی کو قنوت اور تشہد نہیں پڑھنا چاہئے لیکن وہ امام سے پہلے نہ رکوع میں جاسکتا ہے اور نہ امام کے کھڑا ہونے سے پہلے کھڑا ہو سکتا ہے بلکہ ضروری ہے کہ امام کے تشہد اور قنوت ختم کرنے تک انتظار کرے اور باقی ماندہ نماز اس کے ساتھ پڑھے

جماعت میں امام اور مقتدی کے فرائض

۱۴۸۹ اگر مقتدی صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو اور اگر ایک عورت ہو تب بھی مستحب ہے کہ امام کی دائیں طرف کھڑی ہو لیکن ضروری ہے کہ اس کے سجدہ کرنے کی جگہ امام سے اس کے سجدے کی حالت میں دو زانو کے فاصلے پر ہو اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا ایک مرد اور چند عورتیں ہوں تو مستحب ہے کہ مرد امام کی دائیں طرف اور عورت یا عورتیں امام کے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر چند مرد اور ایک یا چند عورتیں ہوں تو مردوں کا امام کے پیچھے اور عورتوں کا مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے

۱۴۹۰ اگر امام اور مقتدی دونوں عورتیں ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سب ایک دوسری کے برابر برابر کھڑی ہوں اور امام مقتدیوں سے آگے نہ کھڑی ہو

۱۴۹۱ مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں آگے کھڑا ہو اور صاحبان علم و فضل اور تقوی و ورع پہلی صف میں کھڑے ہوں

۱۴۹۲ مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں منظم ہوں اور جو اشخاص ایک صف میں کھڑے ہوں ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان کے کندھے ایک دوسرے کے کندھوں سے ملے ہوئے ہوں

۱۴۹۳ مستحب ہے کہ "قَدقَامَتِ الصَّلَاۃُ" کہنے کے بعد مقتدی کھڑے ہوجائیں

۱۴۹۴ مستحب ھ کہ امام جماعت اس مقتدی کی حالت کا لحاظ کر جو دوسرو سے کمزور ھو اور قنوت اور رکوع اور سجود کو طول نہ د بجز اس صورت ک کہ اسے علم ھو کہ تمام وہ اشخاص جنھو نے اس کی اقتدا کی ھ طول دینے کی جانب مائل ھی

۱۴۹۵ مستحب ھ کہ امام جماعت الحمد اور سورہ نیز بلند آواز سے پڑھے جانے والے اَذ کار پڑھتے ھوئے اپنی آواز کو اتنا بلند کر کہ دوسر سن سکیں لیکن ضروری ھ کہ آواز مناسب حد سے زیادہ بلند نہ کر

۱۴۹۶ اگر امام کی حالت رکوع میں معلوم ھو جائے کہ کوئی شخص ابھی ابھی آیا ھ اور اقتدا کرنا چاھتا ھ تو مستحب ھ کہ رکوع کو معمول سے دُگنا طُول د اور پھر کہے ھو جائے خواہ اسے معلوم ھو جائے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اقتدا کے لئے آیا ھی

نماز جماعت کے مکروھات

۱۴۹۷ اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ھو تو انسان کےلئے تنھا کھڑا ھونا مکروہ ھ

۱۴۹۸ مقتدی کا نماز کے اذکار کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے مکروہ ھ

۱۴۹۹ جو مسافر ظھر، عصر اور عشا کی نمازیں قصر کرکے پڑھتا ھو اس کے لئے ان نمازوں میں کسی ایسے شخص کو اقتدا کرنا مکروہ ھ جو مسافر نہ ھو اور جو شخص مسافر نہ ھو اس کے لئے مکروہ ھ کہ ان نمازوں میں مسافر کی اقتدا کر

نماز آیات

اشارہ

۱۵۰۰ نماز آیات جس کے پڑھنے کا طریقہ بعد میں بیان ھوگا تین چیزوں کی وجہ سے واجب ھوتی ھ:

۱ سورج گرھن

۲ چاند گرھن، اگرچہ اس کے کچھ حصے کوھی گرھن لگے اور خواہ انسان پر اس کی وجہ سے خوف بھی طاری نہ ھوا ھو

۳ زلزلہ، احتیاط واجب کی بنا پر، اگرچہ اس سے کوئی بھی خوف زدہ نہ ھوا ھو

البته بادلو کی گرج، بجلی کی کڑک، سرخ و سیاہ آندھی اور انھی جیسی دوسری آسمانی نشانیاں جن سے اکثر لوگ خوفزدہ ہوجائیں اور اسی طرح زمین کے حادثات مثلاً (دریا اور) سمندر کے پانی کا سوکھ جانا اور پھاوڑ کا گرنا جن سے اکثر لوگ خوفزدہ ہوجاتے ہیں ان صورتوں میں بڑی احتیاط مستحب کی بنا پر نماز آیات ترک نہیں کرنا چاہئے۔

۱۵۰۱۔ جن چیزوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے کہ اگر وہ ایک سے زیادہ وقوع پذیر ہوجائیں تو ضروری ہے کہ انسان ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک نماز آیات پڑھے مثلاً اگر سورج کو بڑی گرھن لگ جائے اور زلزلہ بڑی آجائے تو دونوں کے لئے دو الگ الگ نمازیں پڑھنی ضروری ہیں۔

۱۵۰۲۔ اگر کسی شخص پر کئی نماز آیات واجب ہوں خواہ وہ سب اس پر ایک ہی چیز کی وجہ سے واجب ہوئی ہوں مثلاً۔ سورج کو تین دفعہ گرھن لگا ہو اور اس نے اس کی نمازیں نہ پڑھی ہوں یا مختلف چیزوں کی وجہ سے مثلاً سورج گرھن اور چاند گرھن اور زلزلے کی وجہ سے اس پر واجب ہوئی ہوں تو ان کی قضا کرتے وقت یہ ضروری نہیں کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ کون سی قضا کون سی چیز کے لئے کر رہا ہے۔

۱۵۰۳۔ جن چیزوں کے لئے آیات پڑھنا واجب ہے وہ جس شہر میں وقوع پذیر ہوں فقط اسی شہر کے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھیں اور دوسرے مقامات کے لوگوں کے لئے اس کا پڑھنا واجب نہیں ہے۔

۱۵۰۴۔ جب سورج یا چاند کو گرھن لگنے لگے تو نماز آیات کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ اپنی سابقہ حالت پر لوٹ نہ آئیں ۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ گرھن ختم ہونے لگے۔ لیکن نماز آیات کی تکمیل سورج یا چاند گرھن ختم ہونے کے بعد بڑی کر سکتے ہیں۔

۱۵۰۵۔ اگر کوئی شخص نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ چاند یا سورج، گرھن سے نکلنا شروع ہو جائے تو ادا کی نیت کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس کے مکمل طور پر گرھن سے نکل جانے کے بعد نماز پڑھے تو پڑھنا ضروری ہے کہ قضا کی نیت کرے۔

۱۵۰۶۔ اگر چاند یا سورج کو گرھن لگنے کی مدت ایک رکعت نماز پڑھنے کے برابر یا اس سے بڑی کم ہو تو جو نماز وہ پڑھ رہا ہے ادا ہے اور یہی حکم ہے اگر ان کے گرھن کی مدت اس سے زیادہ ہو لیکن انسان نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ گرھن ختم ہونے میں ایک رکعت پڑھنے کے برابر یا اس سے کم وقت باقی ہو۔

۱۵۰۷ جب کبھی زلزلہ، بادلوں کی گرج، بجلی کی کڑک، اور اسی جیسی چیزیں وقوع پذیر ہوں تو اگر ان کا وقت وسیع ہو تو نماز آیات کو فوراً پڑھنا ضروری نہیں ہے بصورت دیگر ضروری ہے کہ فوراً نماز آیات پڑھیں یعنی اتنی جلدی پڑھیں کہ لوگوں کی نظروں میں تاخیر کرنا شمار نہ ہو اور اگر تاخیر کریں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بعد میں ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر پڑھیں

۱۵۰۸ اگر کسی شخص کو چاند یا سورت کو گرہن لگنے کا پتہ نہ چلے اور ان کو گرہن سے باہر نکلنے کے بعد پتہ چلے کہ پورے سورج یا پورے چاند کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا کریں لیکن اگر اسے یہ پتہ چلے کہ کچھ حصے کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا کریں لیکن اگر اسے یہ پتہ چلے کہ کچھ حصے کو گرہن لگا تھا تو نماز آیات کی قضا اس پر واجب نہیں ہے

۱۵۰۹ اگر کچھ لوگ یہ کہیں کہ چاند کو یا یہ کہ سورج کو گرہن لگا ہے اور انسان کو ذاتی طور پر ان کی کہنے سے یقین یا اطمینان حاصل نہ ہو اس لئے وہ نماز آیات نہ پڑھیں اور بعد میں پتہ چلے کہ انہوں نے ٹھیک کہا تھا تو اس صورت میں جب کہ پورے چاند کو یا پورے سورج کو گرہن لگا ہو نماز آیات پڑھیں لیکن اگر کچھ حصے کو گرہن لگا ہو تو نماز آیات کا پڑھنا اس پر واجب نہیں ہے اور یہی حکم اس صورت میں ہے جب کہ دو آدمی جن کی عادل ہونے کی بارے میں علم نہ ہو یہ کہیں کہ چاند کو یا سورج کو گرہن لگا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ عادل تھے

۱۵۱۰ اگر انسان کو ماہرین فلکیات کے کہنے پر جو علمی قاعدے کی رو سے سورج کو اور چاند کو گرہن لگنے کا وقت جانتے ہوں اطمینان ہوجائے کہ سورج کو یا چاند کو گرہن لگا ہے تو ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھیں اور اسی طرح اگر وہ کہیں کہ سورج یا چاند کو فلاں وقت گرہن لگے گا اور اتنی دیر تک رہے گا اور انسان کو ان کے کہنے سے اطمینان حاصل ہوجائے تو ان کے کہنے پر عمل کرنا ضروری ہے

۱۵۱۱ اگر کسی شخص کو علم ہوجائے کہ جو نماز آیات اس نے پڑھی ہے وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا بجالائے

۱۵۱۲ اگر یومیه نماز کے وقت نماز آیات بڑی انسان پر واجب ہو جائے اور اس کے پاس دونوں کے لئے وقت ہو تو جو بڑی پہلے پڑھے اس کوئی حرج نہیں ہے اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کا وقت تنگ ہو تو پہلے وہ نماز پڑھے جس کا وقت تنگ ہو اور اگر دونوں کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے یومیہ نماز پڑھے

۱۵۱۳ اگر کسی شخص کو یومیہ نماز پڑھتے ہوئے علم ہو جائے کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہے اور یومیہ نماز کا وقت بڑی تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے یومیہ نماز کو تمام کرے اور بعد میں نماز آیات پڑھے اور اگر یومیہ نماز کا وقت تنگ نہ ہو تو اسے توڑ دے اور پہلے نماز آیات اور اس کے بعد یومیہ نماز بجالائے

۱۵۱۴ اگر کسی شخص کو نماز آیات پڑھتے ہوئے علم ہوجائے کہ یومیہ نماز کا وقت تنگ ہے تو ضروری ہے کہ نماز آیات کو چھوڑ دے اور یومیہ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور یومیہ نماز کو تمام کرنے کے بعد اس سے پہلے کہ کوئی ایسا کام کرے جو نماز کو باطل کرتا ہو باقی ماندہ نماز آیات وہیں سے پڑھے جہاں سے چھوڑی تھی

۱۵۱۵ جب عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور سورج یا چاند کو گرہن لگ جائے یا زلزلہ آجائے تو اس پر نماز آیات واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس کی قضا ہے

نماز کی آیات پڑھنے کا طریقہ

۱۵۱۶ نماز آیات کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد انسان تکبیر کہے اور ایک دفعہ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور پھر رکوع سے سر اٹھائے پھر دوبارہ ایک دفعہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور پھر رکوع میں جائے اس عمل کو پانچ دفعہ انجام دے اور پانچویں رکوع سے قیام کی حالت میں آنے کے بعد دو سجدے بجالائے اور پھر اٹھے کھڑا ہو اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بجالائے اور تشہد اور سلام پڑھے کر نماز تمام کرے

۱۵۱۷ نماز آیات میں یہ بڑی ممکن یہ کہ انسان نیت کرنے اور تکبیر اور الحمد پڑھنے کے بعد ایک سورے کی آیتوں کے پانچ حصے کرے اور ایک آیت یا اس سے کچھ زیادہ پڑھے اور بلکہ ایک آیت سے کم بھی پڑھے سکتا ہے لیکن احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ مکمل جملہ ہو اور اس کے بعد رکوع میں جائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد پڑھے بغیر اسی سورہ کا دوسرا حصہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور اسی طرح اس عمل کو دھراتا رہے حتی کہ پانچویں رکوع سے پہلے سورے کو ختم

کرد مثلاً سورہ فلق میں پہلے بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۔ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ ۔ پڑھے اور رکوع میں جائے اس کے بعد کھڑا ہو اور پڑھے مِن شَرِّ مَاخَلَقَ اور دوبارہ رکوع میں جائے اور رکوع کے بعد کھڑا ہو اور پڑھے وَمِن شَرِّغَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ پڑھ رکوع میں جائے اور پڑھ کھڑا ہو اور پڑھے ومِن شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِی العُقَدِ اور رکوع میں چلا جائے اور پڑھ کھڑا ہو جائے اور پڑھے وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۔ اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں جائے اور (رکوع سے) کھڑا ہونے کے بعد دو سجدے کرے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور اس کے دوسرے سجدے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے اور یہ بھی جائز ہے کہ سورے کو پانچ سے کم حصوں میں تقسیم کرے لیکن جس وقت بھی سورہ ختم کرے لازم ہے کہ بعد والے رکوع سے پہلے الحمد پڑھے

۱۵۱۸۔ اگر کوئی شخص نماز آیات کی ایک رکعت میں پانچ دفعہ الحمد اور سورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک دفعہ الحمد پڑھے اور سورے کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے

۱۵۱۹۔ جو چیزیں یومیہ نماز میں واجب اور مستحب ہیں البتہ اگر نماز آیات جماعت کے ساتھ ہو رہی ہو تو اذان اور اقامت کی بجائے تین دفعہ بطور رَجَاء "اَلصَّلٰوۃ" کہا جائے لیکن اگر یہ نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جارہی ہو تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔

۱۵۲۰۔ نماز آیات پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہے اور پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر سے پہلے "سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَہ" بھی کہے

۱۵۲۱۔ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اگر قنوت صرف دسویں رکوع سے پہلے پڑھے لیا جائے تب بھی کافی ہے

۱۵۲۲۔ اگر کوئی شخص نماز آیات میں شک کرے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے

۱۵۲۳۔ اگر (کوئی شخص جو نماز آیات پڑھ رہا ہو) شک کرے کہ وہ پہلی رکعت کے آخری رکوع میں ہے یا دوسری رکعت کے پہلے رکوع میں اور کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر مثال کے طور پر شک کرے کہ چار رکوع بجالایا ہے یا پانچ اور اس کا یہ شک سجدے میں جانے سے پہلے ہو تو جس رکوع کے بارے میں اسے شک ہو کہ

بجالایا ھ یا نھی اس ادا کرنا ضروری ھ لیکن اگر سجدہ کی لئ جک گیا ھو تو ضروری ھ کہ اپنے شک کی پروانہ کر

۱۵۲۴ نماز آیات کا ھر رکوع رکن ھ اور اگر ان می عمداً کمی یا بیشی ھو جائ تو نماز باطل ھ اور یھی حکم ھ اگر سھواً کمی ھو یا احتیاط کی بنا پر زیادہ ھو

عید فطر اور عید قربان کی نماز

۱۵۲۵ امام عصر علیہ السلام کی زمانہ حضور می عید فطر و عید قربان کی نمازیں واجب ھیں اور ان کا جماعت کی ساتھ پڑھنا ضروری ھ لیکن ھمارے زمانہ می جب کہ امام عصر علیہ السلام غَیبَت کبری می ھیں یہ نمازیں مستحب ھیں اور باجماعت یا فرادی دونو طرح پڑھی جاسکتی ھیں

۱۵۲۶ نماز عید فطر و قربان کا وقت عید کی دن طلوع آفتاب س ظھر تک ھ

۱۵۲۷ عید قربان کی نماز سورج چڑھنے کی بعد پڑھنا مستحب ھ اور عید فطر می مستحب ھ کہ سورج چڑھنے کی بعد افطار کیا جائ، فطرہ دیا جائ اور بعد می دو گانہ عید ادا کیا جائ

۱۵۲۸ عید فطر و قربان کی نماز دو رکعت ھ جس کی پھلی رکعت می الحمد اور سورہ پڑھنے کی بعد بھتر یہ ھ کہ پانچ تکبیریں کھی اور ھر دو تکبیر کی درمیان ایک قنوت پڑھے اور پانچویں تکبیر کی بعد ایک اور تکبیر کھی اور رکوع می چلاجائ اور پھر دو سجدے بجالائ اور اٹھ کھڑا ھو اور دوسری رکعت چار تکبیریں کھی اور ھر دو تکبیر کی درمیان قنوت پڑھے اور چوتھی تکبیر کی بعد ایک اور تکبیر کھہ کر رکوع می چلاجائ اور رکوع کی بعد دو سجدے کر اور تشھد پڑھے اور چوتھی تکبیر کی بعد ایک اور تکبیر کھہ کر رکوع می چلا جائ اور رکوع کی بعد دو سجدے کر اور تشھد پڑھے اور سلام کھہ کرنماز کو تمام کر د

۱۵۲۹ عید فطر و قربان کی نماز کی قنوت می جو دعا اور ذکر کر بھی پڑھی جائ

"اَللّٰھُمَّ اَھلَ الکِبرِیَاءِ وَالعَظَمَۃِ وَ اَھلَ الجُودِ وَالجَبَرُوتِ وَ اَھلَ العَفوِ وَالرَّحمَۃِ وَ اَھلَ التَّقوٰی وَ المَغفِرَۃِ اَسئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَا الیَومِ الَّذِی جَعَلتَہ لِلمُسلِمِینَ عِیداً وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہ ذُخرًا وَّ شَرَفاً وَّ کَرَامَۃً وَّ مَزِیدًا اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَن تُدخِلَنِی فِی کُلِّ خَیرٍ

اَدخَلتَ فِیهِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَن تُخرِجَنِی مِن کُلِّ سُوءٍ اَخرَجتَ مِنهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیهِ وَ عَلَیهِم اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسَالُکَ خَیرَ مَا سَئَلَکَ بِهِ عِبَادَکَ الصَّالِحُونَ وَاَعُوذُبِکَ مِمَّا استَعَاذَ مِنهُ عِبَادُکَ المُخلِصُونَ"۔

۱۵۳۰۔ امام عصر علیه السلام کے زمانه غیبت میں اگر نماز عید فطر و قربان جماعت سے پڑھی جائے تو احتیاط لازم یه ہے که اس کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں اور بهتر یه ہے که عید فطر کے خطبے میں فطرے کے احکام بیان ہوں اور عید قربان کے خطبے میں قربانی کے احکام بیان کئے جائیں۔

۱۵۳۱۔ عید کی نماز کے لئے کوئی سوره مخصوص نہیں ہے لیکن بهتر ہے که پهلی رکعت میں (الحمد کے بعد) سوره شمس (۹۱ واں سوره) پڑھا جائے اور دوسری رکعت میں (الحمد کے بعد) سوره غاشیه (۸۸ واں سوره) پڑھا جائے یا پهلی رکعت میں سوره اعلی (۸۷ واں سوره) اور دوسری رکعت میں سوره شمس پڑھا جائے۔

۱۵۳۲۔ نماز عید کے لئے میدان میں پڑھنا مستحب ہے مکه مکرمه میں مستحب ہے که مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔

۱۵۳۳۔مستحب ہے که نماز عید کے لئے پیدل اور پا برهنه اور باوقار طور پر جائیں اور نماز سے پهلے غسل کریں اور سفید عمامه سر پر باندهیں۔

۱۵۳۴۔ مستحب ہے که نماز عید میں زمین پر سجده کیا جائے اور تکبیریں کهتے وقت هاتهوں کو بلند کیا جائے اور جو شخص نماز عید پڑھ رها هو خواه وه امام جماعت هو یافرادی نماز پڑھ رها هو نماز بلند آواز سے پڑھے۔

۱۵۳۵۔ مستحب ہے که عید فطر کی رات کی مغرب و عشا نماز کے بعد اور عید فطر کے دن نماز صبح کے بعد اور نماز عید فطر کے بعد یه تکبیریں کهی جائیں۔

"اَللّٰهُ اَکبَرُ اَللّٰهُ اَکبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکبَرُ، اَللّٰهُ اَکبَرُ وَلِلّٰهِ الحَمدُ، اَللّٰهُ اَکبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا"۔

۱۵۳۶۔ عید قربان میں دس نمازوں کے بعد جن میں سے پهلی نماز عید کے دن کی نماز ظهر ہے اور آخری بارهویں تاریخ کی نماز صبح ہے ان تکبیرات کا پڑھنا مستحب ہےجن کا ذکر سابقه مسئله میں هوچکا ہے اور ان کے بعد اَللّٰهُ اَکبَرُ عَلٰی مَارَزَقَنَا مِن بَهِیمَةِ الاَنعَامِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبلَانَا" پڑھنا بهی مستحب ہے لیکن اگر عید قربان کے موقع پر انسان منی میں هو تو مستحب ہے که یه تکبیریں پندره نمازوں کے بعد پڑھے جن میں سے پهلی نماز عید کے دن نماز ظهر ہے اور آخری تیرهویں ذی الحجه کی نماز صبح ہے۔

۱۵۳۷۔ نماز عید میں بھی دوسری نمازوں کی طرح مقتدی کو چاہئے کہ الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے اذکار خود پڑھے۔

۱۵۳۹۔ اگر مقتدی اس وقت پہنچے جب امام نماز کی کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو امام کے رکوع میں جانے کے بعد ضروری ہے جتنی تکبیریں اور قنوت اس نے امام کے ساتھ نہیں پڑھی انہیں پڑھے اور اگر ہر قنوت میں ایک دفعہ "سُبحَانَ اللہ" یا ایک دفعہ "اَلحَمدُلِلّٰہ" کہہ دے تو کافی ہے۔

۱۵۴۰۔ اگر کوئی شخص نماز عید میں اس وقت پہنچے جب امام رکوع میں ہو تو وہ نیت کرکے اور نماز کی پہلی تکبیر کہہ کر رکوع میں جاسکتا ہے۔

۱۵۴۱۔ اگر کوئی شخص نماز عید میں ایک سجدہ بھول جائے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد اسے بجا لائے۔ اور اسی طرح اگر کوئی ایسا فعل نماز عید میں سہو زد ہو جس کے لئے یومیہ نماز میں سجدہ سہو لازم ہے تو نماز عید پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔

نماز کے لیے اجیر بنانا (یعنی اجرت دے کر نماز پڑھوانا)

۱۵۴۲۔ انسان کے مرنے کے بعد ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کے لئے جو وہ زندگی میں نہ بجالایا ہو کسی دوسرے شخص کو اجیر بنایا جاسکتا ہے یعنی وہ نمازیں اسے اجرت دے کر پڑھوائی جاسکتی ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر اجرت لئے ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کو بجالائے تب بھی صحیح ہے۔

۱۵۴۳۔ انسان بعض مستحب کاموں مثلاً حج و عمرے اور روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا قُبورِائمہ علیہم السلام کی زیارت کے لئے زندہ اشخاص کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور یہ بھی کر سکتا ہے۔ کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب مردہ یا زندہ اشخاص کو ھدیہ کر دے۔

۱۵۴۴۔جو شخص میت کی قضا نماز کے لئے اجیر بنے اس کے لئے ضروری ہے کہ یا تو مجتہد ہو یا نماز تقلید کے مطابق صحیح طریقے پر ادا کرے یا احتیاط پر عمل کرے بشرطیکہ مَوَارِدِ احتیاط کو پوری طرح جانتا ہو۔

۱۵۴۵۔ ضروری ہے کہ اجیر نیت کرتے وقت میت کو معین کرے اور ضروری نہیں کہ میت کا نام جانتا ہو بلکہ اگر نیت کرے کہ میں یہ نماز اس شخص کے لئے پڑھ رہا ہوں جس کے لئے میں اجیر ہوا ہوں تو کافی ہے۔

۱۵۴۶ ضروری ہے کہ اجیر جو عمل بجالائے اس کے لئے نیت کرے کہ جو کچھ میت کے ذمے ہے وہ بجا لا رہا ہو اور اگر اجیر کوئی عمل انجام دے اور اس کا ثواب میت کو ہدیہ کر دے تو تو یہ کافی نہیں ہے

۱۵۴۷ اجیر ایسے شخص کو مقرر کرنا ضروری ہے جس کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ عمل کو بجالائے گا

۱۵۴۸ جس شخص کو میت کی نمازوں کے لئے اجیر بنایا جائے اگر اس کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ عمل کو بجا نہیں لایا باطل طور پر بجا لایا ہے تو دوبارہ (کسی دوسرے شخص کو) اجیر مقرر کرنا ضروری ہے

۱۵۴۹ جب کوئی شخص شک کرے کہ اجیر نے عمل انجام دیا ہے یا نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میں نے انجام دے دیا ہے لیکن اس کی بات پر اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ اجیر مقرر کرے اور اگر شک کرے کہ اس نے صحیح طور پر انجام دیا ہے یا نہیں تو اسے صحیح سمجھے سکتا ہے

۱۵۵۰ جو شخص کوئی عذر رکھتا ہو مثلاً تیمم کرکے یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اسے احتیاط کی بنا پر میت کی نمازوں کے لئے اجیر بالکل مقرر نہ کیا جائے اگرچہ میت کی نمازیں بھی اسی طرح قضا ہوئی ہو

۱۵۵۱ مرد عورت کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور عورت مرد کی طرف سے اجیر بن سکتی ہے اور جہاں تک نماز بلند آواز سے پڑھنے کا سوال ہے ضروری ہے کہ اجیر اپنے وظیفے کے مطابق عمل کرے

۱۵۵۲ میت کی قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں ہے سوائے ان نمازوں کے جن کی ادا میں ترتیب ہے مثلاً ایک دن کی نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے

۱۵۵۳ اگر اجیر کے ساتھ طے کیا جائے کہ عمل کو ایک مخصوص طریقے سے انجام دے گا تو ضروری ہے کہ اس عمل کو اسی طریقے سے انجام دے اور اگر کچھ طے نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ وہ عمل اپنے وظیفے کے مطابق انجام دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنے وظیفے میں سے جو بھی احتیاط کے زیادہ قریب ہو اس پر عمل کرے مثلاً اگر میت کا وظیفہ تسبیحات اربعہ تین دفعہ پڑھنا تھا اور اس کی اپنی تکلیف ایک دفعہ پڑھنا ہو تو تین دفعہ پڑھے

۱۵۵۴ اگر اجیر کے ساتھ یہ طے نہ کیا جائے کہ نماز کے مستحبات کس مقدار میں پڑھے گا تو ضروری ہے کہ عموماً جتنے مستحبات پڑھے جاتے ہیں انہیں بجالائے

۱۵۵۵۔ اگر انسان میت کی قضا نمازوں کے لئے کئی اشخاص کو اجیر مقرر کرے تو جو کچھ مسئلہ ۱۵۵۲ بتایا گیا ہے اس کی بنا پر ضروری نہیں کہ وہ ہر اجیر کے لئے وقت معین کرے۔

۱۵۵۶۔ اگر کوئی شخص اجیر بنے کہ مثال کے طور پر ایک سال میں میت کی نمازیں پڑھے گا اور سال ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو ان نمازوں کے لئے جن کے بارے میں علم ہو کہ وہ بجا نہیں لایا کسی اور شخص کو اجیر مقرر کیا جائے اور جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ انہیں نہیں بجالایا احتیاط واجب کی بنا پر ان کے لئے بھی اجیر مقرر کیا جائے۔

۱۵۵۷۔ جس شخص کو میت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا ہو اور اس نے ان سب نمازوں کی اجرت بھی وصول کر لی ہو اگر وہ ساری نمازیں پڑھنے سے پہلے مرجائے تو اگر اس کے ساتھ یہ طے کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں وہ خودھی پڑھے گا تو اجرت دینے والے باقی نمازوں کی طے شدہ اجرت واپس لے سکتے ہیں یا اجارہ کو فسخ کر سکتے ہیں اور اس کی اجرات المثل دے سکتے ہیں۔اور اگر یہ طے نہ کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں اجیر خود پڑھے گا تو ضروری ہے کہ اجیر کے ورثاء اس کے مال سے باقیماندہ نمازوں کے لئے کسی کو اجیر بنائیں لیکن اگر اس نے کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو اس کے ورثاء پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

۱۵۵۸۔ اگر اجیر میت کی سب قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مرجائے اور اس کے اپنے ذمے بھی قضا نمازیں ہوں تو مسئلہ سابقہ میں جو طریقہ بتایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے بعد اگر فوت شدہ اجیر کے مال سے کچھ بچے اور اس صورت میں جب کہ اس نے وصیت کی ہو اور اس کے ورثاء بھی اجازت دیں تو اس کی سب نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیاجاسکتا ہے اور اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو مال کا تیسرا حصہ اس کی نمازوں پر صرف کیا جاسکتا ہے۔

روزے کے احکام

اشارہ

(شریعت اسلام میں) روزہ سے مراد ہے خداوند عالم کی رضا کے لئے انسان اذان صبح سے مغرب تک نوچیزوں سے جو بعد میں بیان کی جائیں گی پرہیز کرے۔

نیت

۱۵۵۹۔ انسان کو لئے روزے کی نیت دل سے گزارنا یا مثلاً یہ کہنا کہ "میں کل روزہ رکھوں گا" ضروری نہیں بلکہ اس کا ارادہ کرنا کافی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رضا کے لئے اذان صبح سے مغرب تک کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے روزہ باطل ہوتا ہو اور یقین حاصل کرنے کے لئے اس تمام وقت میں وہ روزے سے رہا ہے ضروری ہے کہ کچھ دیر اذان صبح سے پہلے اور کچھ دیر مغرب کے بعد بھی ایسے کام کرنے سے پرہیز کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۱۵۶۰۔ انسان ماہ رمضان المبارک کی ہر رات کو اس سے اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے۔اور بہتر یہ ہے کہ اس مہینے کی پہلی رات کو ہی سارے مہینے کے روزوں کی نیت کرے۔

۱۵۶۱۔ وہ شخص جس کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اس کے لئے ماہ رمضان میں روزے کی نیت کا آخری وقت اذان صبح سے پہلے ہے۔ یعنی اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت ضروری ہے اگرچہ نیند یا ایسی ہی کسی وجہ سے اپنے ارادے کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۱۵۶۲۔ جس شخص نے ایسا کوئی کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرے تو وہ جس وقت بھی دن میں مستحب روزے کی نیت کرلے اگرچہ مغرب ہونے میں کم وقت ہی رہ گیا ہو، اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۶۳۔ جو شخص ماہ رمضان المبارک کے روزوں اور اسی طرح واجب روزوں میں جن کے دن معین ہیں روزے کی نیت کئے بغیر اذان صبح سے پہلے سوجائے اگر وہ ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور روزے کی نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر وہ ظہر کے بعد بیدار ہو تو احتیاط کی بناپر ضروری ہے کہ قربت مطلقہ کی نیت نہ کرے اور اس دن کے روزے کی قضا بھی بجالائے۔

۱۵۶۴۔اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کے روزے کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس روزے کو معین کرے مثلاً۔ نیت کرے کہ میں قضاکا یا کفار کا روزہ رکھ رہا ہوں لیکن ماہ رمضان المبارک میں یہ نیت کرنا ضروری نہیں کہ میں ماہ رمضان کا روزہ کے رہا ہوں بلکہ اگر کسی کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ ماہ رمضان ہے اور کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تب بھی وہ روزہ ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔

۱۵۶۵۔ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے اور جان بوجھ کر ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو وہ روزہ جس کی اس نے نیت کی ہے وہ روزہ شمار نہیں ہوگا اور اسی طرح ماہ رمضان کا روزہ بھی شمار

نہیں ہوگا اگر وہ نیت قصد قربت کی منافی ہو بلکہ اگر منافی نہ ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر وہ روزہ ماہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا۔

۱۵۶۶۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کی پہلی روزہ کی نیت کرے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ یہ دوسرا یا تیسرا روزہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۶۷۔ اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزہ کی نیت کرنے کے بعد بے ہوش ہوجائے اور پورے دن میں کسی وقت ہوش آجائے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اگر تمام نہ کرسکے تو اس کی قضا بجالائے۔

۱۵۶۸۔ اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزہ کی نیت کرے اور پورے بے حواس ہو جائے اور پورے دن میں کسی وقت ہوش آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

۱۵۶۹۔ اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزہ کی نیت کرے اور سوجائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ صبح ہے۔

۱۵۷۰۔ اگر کسی شخص کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ ماہ رمضان ہے اور ظہر سے پہلے اس امر کی جانب متوجہ ہو اور اس دوران کوئی ایسا کام کر چکا ہو جو روزہ کو باطل کرتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہوگا لیکن ضروری ہے کہ مغرب تک کوئی ایسا کام نہ کرے جو روزہ کو باطل کرتا ہو اور ماہ رمضان کے بعد روزہ کی قضا بھی کرے اور اگر ظہر کے بعد متوجہ ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے تو احتیاط کی بنا پر یہی حکم ہے اور اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو اور کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جو روزہ کو باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۵۷۱۔ اگر ماہ رمضان میں بچہ اذان صبح سے پہلے بالغ ہو جائے تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر اذان صبح کے بعد بالغ ہو تو اس کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے لیکن اگر مستحب روزہ رکھنے کا ارادہ کر لیا ہو تو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر اس دن کے روزہ کو پورا کرنا ضروری ہے۔

۱۵۷۲ جو شخص میت کے روزے رکھے کہ لئے اجیر بنا ہو یا اس کے ذمے کفارے کا روزے ہو اگر وہ مستحب روزے رکھے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر قضا روزے کسی کے ذمے ہو تو وہ مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا اور اگر بھول کر مستحب روزہ رکھ لے تو اس صورت میں اگر اسے ظہر سے پہلے یاد آجائے تو اس کا مستحب روزہ کالعدم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی نیت واجب روزے کی جانب موڑ سکتا ہے اور اگر وہ ظہر کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور اگر اسے مغرب کے بعد یاد آئے تو اس کے روزے کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں

۱۵۷۳ اگر ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ کوئی دوسرا مخصوص روزہ انسان پر واجب ہو مثلاً اس نے منت مانی ہو کہ ایک مقررہ دن کو روزہ رکھے گا اور جان بوجھ کر اذان صبح تک نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر اسے معلوم نہ ہو کہ اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے یا بھول جائے اور ظہر سے پہلے اسے یاد آئے تو اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر ظہر کے بعد اسے یاد آئے تو ماہ رمضان کے روزے میں جس احتیاط کا ذکر کیا گیا ہے اس کا خیال رکھے

۱۵۷۴ اگر کوئی شخص کسی غیر مُعَیَّن واجب روزے کے لئے مثلاً روزہ کفارہ کے لئے طہر کے نزدیک تک عمداً نیت نہ کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اگر نیت سے پہلے مصمم ارادہ رکھتا ہو کہ روزہ نہیں رکھے گا یا مذبذب ہو کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے تو اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور ظہر سے پہلے روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے

۱۵۷۵ اگر کوئی کافر ماہ رمضان میں ظہر سے پہلے مسلمان ہو جائے اور اذان صبح سے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کی نیت کرے اور روزے کو تمام کرے اور اگر اس دن کا روزہ نہ رکھے تو اس کی قضا بجالائے

۱۵۷۶ اگر کوئی بیمار شخص ماہ رمضان کے کسی دن میں ظہر سے پہلے تندرست ہو جائے اور اس نے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو نیت کرکے اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے اور اگر ظہر کے بعد تندرست ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے

۱۵۷۷ جس دن کو بار میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ، اس دن کا روزہ رکھنا اس پر واجب نہیں ہے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو رمضان المبارک کے روزے کی نیت نہیں کر سکتا لیکن نیت کرے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان کا روزہ ہے اور اگر رمضان نہیں ہے تو قضا روزہ یا اسی جیسا کوئی اور روزہ ہے تو بعید نہیں کہ اس کا روزہ صحیح ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ قضا روزے وغیرہ کی نیت کرے اور اگر بعد میں پتہ چلے کہ ماہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا لیکن اگر نیت صرف روزے کی کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ رمضان تھا تب بھی کافی ہے

۱۵۷۸ اگر کسی دن کو بار میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان المبارک کی پہلی تاریخ تو وہ قضا یا مستحب یا ایسے ہی کسی اور روزہ کی نیت کرکے روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت اسے پتہ چلے کہ ماہ رمضان ہے تو ضروری ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کرلے

۱۵۷۹ اگر کسی مُعَیَّن واجب روزے کو بار میں مثلاً۔ رمضان المبارک کے روزے کو بار میں انسان مُذبذِب ہو کہ اپنے روزے کو باطل کرے یا نہ کرے یا روزے کو باطل کرنے کا قصد کرے تو خواہ اس نے جو قصد کیا ہو اسے ترک کردے اور کوئی ایسا کام بھی نہ کرے جس سے روزہ باطل ہوتا ہو اس کا روزہ احتیاط کی بنا پر باطل ہوجاتا ہے

۱۵۸۰ اگر کوئی شخص جو مستحب روزہ یا ایسا واجب روزہ مثلاً کفارے کا روزہ رکھے ہوئے ہو جس کا وقت مُعَیَّن نہ ہو کسی ایسے کام کا قصد کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو مُذَبذِب ہو کہ کوئی ایسا کام کرے یا نہ کرے تو اگر وہ کوئی ایسا کام نہ کرے اور واجب روزے میں ظہر سے پہلے اور مستحب روزے میں غروب سے پہلے دوبارہ روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے

وہ چیزیں جو روزے کو باطل کرتی ہیں

۱۵۸۱ چند چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں:

۱ کھانا اور پینا

۲ جماع کرنا

۳۔ اِستِمنَاء۔ یعنی انسان اپنے ساتھ یا کسی دوسرے کے ساتھ جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں منی خارج ہو۔

۴۔ خدا تعالی پیغمبر اکرام (صلی الله علیه وآله) اور ائمه طاهرین علیهم السلام سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا۔

۵۔ غبار حلق تک پهنچانا۔

۶۔ مشهور قول کی بنا پر پورا سر پانی میں ڈبونا۔

۷۔ اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رهنا۔

۸۔ کسی سَیَّال چیز سے حُقنه (انیما) کرنا۔

۹۔ قے کرنا۔

ان مبطلات کے تفصیلی احکام آئنده مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

کھانا اور پینا

۱۵۸۲۔ اگر روزه دار اس امر کی جانب متوجه هوتے هوئے که روزے سے هے کوئی چیز جان بوجھ کر کھائے یا پئے تو اس کا روزه باطل هوجاتا هے قطع نظر اس سے که وه چیز ایسی هو جسے عموماً کھایا یا پیا جاتا هو مثلاً روٹی اور پانی یا ایسی هو جسے عموماً کھایا یا پیانه جاتا هو مثلاً مٹی اور درخت کا شیره، اور خواه کم یا زیاده حتی که اگر روزه دار مسواک منه سے نکالے اور دوباره منه میں لے جائے اور اس کی تری نگل لے تب بھی روزه باطل هوجاتا هے سوائے اس صورت کے که مسواک کی تری لعاب دهن میں گھل مل کر اس طرح ختم هو جائے که اسے بیرونی تری نه کها جاسکے۔

۱۵۸۳۔ جب روزه دار رکھانا کھا رها هو اگر اسے معلوم هوجائے که صبح هوگئی هے تو ضروری هے که جو لقمه منه میں هو اسے اگل دے اور اگر جان بوجھ کر وه لقمه نگل لے تو اس کا روزه باطل هے اور اس حکم کے مطابق جس کا ذکر بعد میں هوگا اس پر کفاره بھی واجب هے۔

۱۵۸۴ اگر روزہ دار غلطی سے کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا

۱۵۸۵ جو انجکشن عضو کو بے حس کر دیتے ہیں یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اگر روزے دار انہیں استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ ان انجکشنوں سے پرہیز کیا جائے جو دوا اور غذا کی بجائے استعمال ہوتے ہیں

۱۵۸۶ اگر روزہ دار دانتوں کی ریخوں میں پھنسی ہوئی کوئی چیز عمداً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے

۱۵۸۷ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس کے لئے اذان صبح سے پہلے دانتوں میں خلال کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اسے علم ہو کہ جو غذا دانتوں کے ریخوں میں رہ گئی ہے وہ دن کے وقت پیٹ میں چلی جائے گی تو خلال کرنا ضروری ہے

۱۵۸۸ منہ کا پانی نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا خواہ ترشی وغیرہ کے تصور سے ہی منہ میں پانی بھر آیا ہو

۱۵۸۹ سر اور سینے کا بلغم جب تک منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچے اسے نگلنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ منہ میں آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے تھوک دے

۱۵۹۰ اگر روزہ دار کو اتنی پیاس لگے کہ اسے پیاس سے مرجانے کا خوف ہو جائے یا اسے نقصان کا اندیشہ ہو یا اتنی سختی اٹھانا پڑے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو اتنا پانی پی سکتا ہے کہ ان امور کا خوف ختم ہو جائے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر ماہ رمضان ہو تو اختیار لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس سے زیادہ پانی نہ پیئے اور دن کے حصے میں وہ کام کرنے سے پرہیز کرے جس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے

۱۵۹۱ بچے یا پرندے کو کھلانے کے لئے غذا کا چبانا یا غذا کا چکھنا اور اسی طرح کے کام کرنا جس میں غذاً عموماً حلق تک نہیں پہنچتی خواہ وہ اتفاقاً حلق تک پہنچ جائے تو روزے کو باطل نہیں کرتی لیکن اگر انسان شروع سے جانتا ہو کہ یہ غذا حلق تک پہنچ جائے گی تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہے

۱۵۹۲ انسان معمولی نقاہت کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا لیکن اگر نقاہت اس حد تک ہو کہ عموماً برداشت نہ ہوسکے تو پھر روزہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں

جماع

۱۵۹۳ جماع روز کو باطل کر دیتا ہ خواہ عضو تناسل سپاری تک ہی داخل ہو اور منی بلی خارج نہ ہوئی ہو

۱۵۹۴ اگر الہ تناسل سپاری س کم داخل ہو اور منی بلی خارج نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن جس شخص کی سپاری کلی ہوئی ہو اگر وہ سپاری کی مقدار س کم تر مقدار داخل کر تو اگر یہ کہا جائ کہ اس ن ہم بستری کی ہ تو اس کا روزہ باطل ہو جائ گا

۱۵۹۵ اگر کوئی شخص عمداً جماع کا ارادہ کر اور پر شک کر کہ سپاری ک برابر دخول ہوا تا یا نہیں تو احیتاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہ اور ضروری ہ کہ اس روز کی قضا بجالائ لیکن کفارہ واجب نہیں ہ

۱۵۹۶ اگر کوئی شخص بلول جائ کہ روز س ہ اور جماع کر یا اس جماع پر اس طرح مجبور کیا جائ کہ اس کا اختیار باقی نہ رہ تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا البتہ اگر جماع کی حالت میں اس یاد اجائ کہ روز س ہ یا مجبوری ختم ہوجائ تو ضروری ہ کہ فوراً جماع ترک کر د اور اگر ایسا نہ کر تو اس کا روزہ باطل ہ

اِستِمنَاء

۱۵۹۷ اگر روزہ دار اِستِمنَاء کر (استمناء ک معنی مسئلہ ۱۵۸۱ بتائ جاچک ہیں) تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہ

۱۵۹۸ اگر ب اختیاری کی حالت میں کسی کی منی خارج ہوجائ تو اس کا روزہ باطل نہیں ہ

۱۵۹۹ اگرچہ روزہ دار کو علم ہو کہ اگر دن میں سوئ گا تو اس احتلام ہو جائ گا یعنی سوت میں اس کی منی خارج ہوجائ گی تب بلی اس ک لئ سونا جائز ہ خواہ نہ سون کی وجہ س اس کوئی تکلیف نہ بلی ہو اور اگر اس احتلام ہو جائ تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا

۱۶۰۰ اگر روزہ دار منی خارج ہوت وقت نیند س بیدار ہو جائ تو اس پر یہ واجب نہیں کہ منی کو نکلن س روک

۱۶۰۱ جس روزہ دار کو احتلام ہوگیا تو وہ پیشاپ کرسکتا ہ خواہ اس یہ علم ہو کہ پیشاب کرن س باقیماندہ منی نالی س باہر اجائ گی

۱۶۰۲ جب روزہ دار کو احتلام ہو جائے اگر اسے معلوم ہو کہ منی نالی میں رہ گئی ہے اور اگر غسل سے پہلے پیشاب نہیں کرے گا تو غسل کے بعد منی اس کے جسم سے خارج ہوگی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرے

۱۶۰۳جو شخص منی نکالنے کے ارادے سے چھیڑ چھاڑ اور دل لگی کرے تو خواہ منی نہ بھی نکلے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے

۱۶۰۴ اگر روزہ دار منی نکالنے کے ارادے کے بغیر مثال کے طور پر اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور ہنسی مذاق کرے اور اسے اطمینان ہو کہ منی خارج نہیں ہوگی تو اگرچہ اتفاقاً منی خارج ہو جائے اس کا روزہ صحیح ہے البتہ اگر اسے اطمینان نہ ہو تو اس صورت میں جب منی خارج ہوگی تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا

خدا و رسول پر بہتان باندھنا

۱۶۰۵ اگر روزہ دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارے سے یا کسی اور طریقے سے اللہ تعالی یا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا آپ کے (برحق) جانشینوں میں سے کسی سے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگرچہ وہ فوراً کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا توبہ کرلے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر حضرت فاطمہ زَہرا سَلَامُ اللهِ عَلَيهَا اور تمام انبیائے مرسلین اور ان کے جانشینوں سے بھی کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے کا یہی حکم ہے

۱۶۰۶ اگر (روزہ دار) کوئی ایسی روایت نقل کرنا چاہے جس کے قطعی ہونے کی دلیل نہ ہو اور اس کے بارے میں اسے یہ علم نہ ہو کہ سچ ہے یا جھوٹ تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جس شخص سے وہ روایت ہو یا جس کتاب میں لکھی دیکھی ہو اس کا حوالہ دے

۱۶۰۷ اگر (روزہ دار) کسی چیز کے بارے میں اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ واقعی قول خدایا قول پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) ہے اور اسے اللہ تعالی یا پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے منسوب کرنے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ نسبت صحیح نہیں تھی تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا

۱۶۰۸۔ اگر روزہ دار کسی چیز کو بارہ میں یہ جانتے ہوئے کہ جھوٹ ہے اسے اللہ تعالی اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے منسوب کرے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ جو کچھ اس نے کہا تھا وہ درست تھا تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

۱۶۰۹۔ اگر روزہ دار کسی ایسے جھوٹ کو جو خود روزہ دار نے نہیں بلکہ کسی دوسرے نے گھڑا ہو جان بوجھ کر اللہ تعالی یا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) یا آپ کے (برحق) جانشینوں سے منسوب کر دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جائے لیکن اگر جس نے جھوٹ گھڑا ہو اس کا قول نقل کرے تو کوئی حرج نہیں ۔

۱۶۱۰۔ اگر روزہ دار سے سوال کیا جائے کہ کیا رسول محتشم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے ایسا فرمایا ہے اور وہ عمداً جھوٹا جواب نہیں دینا چاہئے وہاں اثبات میں دے اور جھوٹا اثبات میں دینا چاہئے وہاں عمداً نفی میں دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۱۶۱۱۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالی یا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا قول درست نقل کرے اور بعد میں کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا رات کو کوئی جھوٹی بات ان سے منسوب کرے اور دوسرے دن جب کہ روزہ رکھا ہو ہو کہے کہ جو کچھ میں نے گزشتہ رات کہا تھا وہ درست ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ روایت کے (صحیح یا غلط ہونے کے) بارے میں بتائے (تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا)۔

غبار کو حلق تک پہنچانا

۱۶۱۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر کثیف غبار کو حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ غبار کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہو مثلاً آٹا یا کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہو مثلاً مٹی ۔

۱۶۱۳۔اقوی یہ ہے کہ غیر کثیف غبار حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۱۶۱۴۔ اگر ہوا کی وجہ سے کثیف غبار پیدا ہو اور انسان متوجہ ہو اور احتیاط کر سکتا ہو باوجود احتیاط نہ کرے اور غبار اس کے حلق تک پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے ۔

۱۶۱۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

۱۶۱۶۔ اگر انسان احتیاط نہ کرے اور غبار یا دھواں وغیرہ حلق میں چلا جائے تو اگر اس یقین یا اطمینان تھا کہ یہ چیزیں حلق میں نہ پہنچیں گی تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اس گمان تھا کہ یہ حلق تک نہیں پہنچیں گی تو بہتر یہ ہے کہ اس روزے کی قضا بجالائے۔

۱۶۱۷۔ اگر کوئی شخص یہ بھول جائے پر کہ روزے سے ہے احیتاط نہ کرے یا بے اختیار غبار وغیرہ اس کے حلق میں پہنچ جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سر کو پانی میں ڈبونا

۱۶۱۸۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر سارا سر پانی میں ڈبو دے تو خواہ اس کا باقی بدن پانی سے باہر رہے مشہور قول کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے لیکن بعید نہیں کہ ایسا کرنا روزے کو باطل نہ کرے۔ اگرچہ ایسا کرنے میں شدید کراہت ہے اور ممکن ہو تو اس سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔

۱۶۱۹۔ اگر روزہ دار اپنے نصف سر کو ایک دفعہ اور باقی نصف سر کو دوسری دفعہ پانی میں ڈبوئے تو اس کا روزہ صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۱۶۲۰۔ اگر سارا سر پانی میں ڈوب جائے تو خواہ کچھ بال پانی سے باہر بھی رہ جائیں تو اس کا حکم بھی مسئلہ (۱۶۱۸) کی طرح ہے۔

۱۶۲۱۔ پانی کے علاوہ دوسری سیال چیزوں مثلاً دودھ میں سر ڈبونے سے روزے کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا اور مضاف پانی میں سر ڈبونے کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۶۲۲۔ اگر روزہ دار بے اختیار پانی میں گر جائے اور اس کا پورا سر پانی میں ڈوب جائے یا بھول جائے کہ روزے سے ہے اور سر پانی میں ڈبو لے تو اس کے روزے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۱۶۲۳۔ اگر کوئی روزہ دار یہ خیال کرتے ہوئے اپنے آپ کو پانی میں گرا دے کہ اس کا سر پانی میں نہیں ڈوبے گا لیکن اس کا سارا سر پانی میں ڈوب جائے تو اس کے روزے میں بالکل اشکال نہیں ہے۔

۱۶۲۴۔ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزہ سے ہے اور سر پانی میں ڈبو دے تو اگر پانی میں ڈوبے ہوئے اسے یاد آئے کہ روزہ سے ہے تو بہتر یہ ہے کہ روزہ دار فوراً اپنا سر پانی سے باہر نکالے۔ اور اگر نہ نکالے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۱۶۲۵۔ اگر کوئی شخص روزہ دار کے سر کو زبردستی پانی میں ڈبو دے تو اس کے روزہ میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن جب کہ وہ ابھی پانی میں ہے دوسرا شخص اپنا ہاتھ ہٹا لے تو بہتر ہے کہ فوراً اپنا سر پانی سے باہر نکال لے۔

۱۶۲۶۔ اگر روزہ دار غسل کی نیت سے سر پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ اور غسل دونوں صحیح ہیں۔

۱۶۲۷۔ اگر کوئی روزہ دار کسی کو ڈوبنے سے بچانے کی خاطر سر کو پانی میں ڈبو دے خواہ اس شخص کو بچانا واجب ہی کیوں نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزے کی قضا بجالائے۔

اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا

۱۶۲۷۔اگر جُنب شخص ماہ رمضان المبارک میں جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو، اور وہ جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ بھی باطل ہے اور ماہ رمضان کی قضا کا حکم بھی یہی ہے۔

۱۶۲۹۔ اگر جنب شخص ماہ رمضان کے روزوں اور ان کی قضا کے علاوہ ان واجب روزوں میں جن کا وقت ماہ رمضان کے روزوں کی طرح معین ہے جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اظہر یہ ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۶۳۰۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کی کسی رات میں جنب ہوجائے تو اگر وہ عمداً غسل نہ کرے حتی کہ وقت تنگ ہو جائے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور روزہ رکھے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی قضا بھی بجالائے۔

۱۶۳۱۔ اگر جنب شخص ماہ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن کے بعد اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر چند دنوں کے بعد یاد آئے تو اتنے دنوں کے روزوں کی قضا کرے جتنے دنوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ جنب تھا مثلاً اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ تین دن جنب رہا یا چار دن تو ضروری ہے تین دنوں کے روزوں کی قضا کرے۔

۱۶۳۲۔ اگر ایک ایسا شخص اپنے آپ کو جنب کرلے جس کے پاس ماہ رمضان کی رات میں غسل اور تیمم میں سے کسی کے لئے بھی وقت نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

۱۶۳۳۔ اگر روزہ دار یہ جاننے کے لئے جستجو کرے کہ اس کے پاس وقت ہے یا نہیں اور گمان کرے کہ اس کے پاس غسل کے لئے وقت ہے اور اپنے آپ کو جنب کرلے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر بغیر جستجو کئے گمان کرے کہ اس کے پاس وقت ہے اور اپنے آپ کو جنب کر لے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کرکے روزہ رکھے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

۱۶۳۴۔جو شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور جانتا ہو کہ اگر سوئے گا تو صبح تک بیدار نہ ہوگا اسے بغیر غسل کئے نہیں سونا چاہئے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہیں۔

۱۶۳۵۔جب جنب ماہ رمضان کی رات میں سو کر جاگے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر وہ بیدار ہونے کے بارے میں مطمئن نہ ہو تو غسل سے پہلے نہ سوئے اگرچہ اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدا ہو جائے گا۔

۱۶۳۶۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور یقین رکھتا ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور اس کا مصمم ارادہ ہوکہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور اس ارادے کے ساتھ سو جائے اور اذان تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر کوئی شخص صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہونے کے بارے میں مطمئن ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۱۶۳۷۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اسے علم ہو یا احتمال ہوکہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ اس بات سے غافل ہو کہ بیدار ہونے کے بعد اس پر غسل کرنا ضروری ہے تو اس صورت میں جب کہ وہ سو جائے اور صبح کی اذان تک سویا رہے احتیاط کی بنا پر اس پر قضا واجب ہو جاتی ہے۔

۱۶۳۸ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اس یقین ہو یا احتمال اس بات کا ہو کہ اگر وہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہوجائے گا اور وہ بیدار ہونے کے بعد غسل نہ کرنا چاہتا ہوتو اس صورت میں جب کہ وہ سو جائے اور بیدار نہ ہو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ اس کے لئے لازم ہے اور اسی طرح اگر بیدار ہونے کے بعد اس تردد ہو کہ غسل کرے یا نہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے

۱۶۳۹ اگر جنب شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں سو کر جاگے اور اس یقین ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ مصمم ارادہ بھی رکھتا ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور دوبارہ سو جائے اور اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ بطور سزا اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر دوسری نیند سے بیدار ہو جائے اور تیسری دفعہ سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ بھی دے

۱۶۴۰ جب انسان کو نیند میں احتلام ہو جائے تو پہلی، دوسری اور تیسری نیند سے مراد وہ نیند ہے کہ انسان (احتلام سے) جاگنے کے بعد سوئے لیکن وہ نیند جس میں احتلام ہوا پہلی نیند شمار نہیں ہوتی

۱۶۴۱ اگر کسی روزہ دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہیں

۱۶۴۲ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں صبح کی اذان کے بعد جاگے اور یہ دیکھے کہ اس احتلام ہو گیا ہے تو اگرچہ اس معلوم ہو کہ یہ احتلام اذان سے پہلے ہوا ہے اس کا روزہ صحیح ہے

۱۶۴۳ جو شخص رمضان المبارک کا قضا روزہ رکھنا چاہتا ہو اور وہ صبح کی اذان تک جنب رہے تو اگر اس کا اس حالت میں رہنا عمداً ہو تو اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا اور اگر عمداً نہ ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ روزہ نہ رکھے

۱۶۴۴ جو شخص رمضان المبارک کے قضا روزے رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان کے بعد بیدار ہو اور دیکھے کہ اس احتلام ہو گیا ہے اور جانتا ہو کہ یہ احتلام اس صبح کی اذان سے پہلے ہوا ہے تو اقوی کی بنا پر اس دن ماہ رمضان کے روزے کی قضا کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے

۱۶۴۵۔ اگر ماہ رمضان کی قضا روزوں کی علاوہ ایسی واجب روزوں میں کہ جن کا وقت معین نہیں ہے مثلاً۔ کفارہ کی روزے میں کوئی شخص عمداً اذان صبح تک جنب رہے تو اظہر یہ ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہے لیکن بہتر ہے کہ اس دن کی علاوہ کسی دوسرے دن روزہ رکھے۔

۱۶۴۶۔ اگر رمضان کی روزوں میں عورت صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور عمداً غسل نہ کرے یا وقت تنگ ہونے کی صورت میں ۔ اگرچہ اس کی اختیار میں ہو اور رمضان کا روزہ ہو ۔ تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط کی بنا پر ماہ رمضان کی قضا روزے کا بھی یہی حکم ہے (یعنی اس کا روزہ باطل ہے) اور ان دو کی علاوہ دیگر صورتوں میں باطل نہیں اگرچہ احوط یہ ہے کہ غسل کرے۔ ماہ رمضان میں جس عورت کی شرعی ذمہ داری حیض یا نفاس کی غسل کی بدلے تیمم ہو اور اسی طرح احتیاط کی بنا پر رمضان میں اگر جان بوجھ کر اذان صبح سے پہلے تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۱۶۴۷۔ اگر کوئی عورت ماہ رمضان میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کی لئے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور صبح کی اذان تک بیدار رہنا ضروری نہیں ہے۔ جب جنب شخص کا وظیفہ تیمم ہو اس کی لئے بھی یہی حکم ہے۔

۱۶۴۸۔ اگر کوئی عورت ماہ رمضان المبارک میں صبح کی اذان کی نزدیک حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل یا تیمم کسی کی لئے وقت باقی نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۱۶۴۹۔ اگر کوئی عورت صبح کی اذان کی بعد حیض یا نفاس کی خون سے پاک ہو جائے یا دن میں اسے حیض یا نفاس کا خون آجائے تو اگرچہ یہ خون مغرب کی قریب ہی کیوں نہ آئے اس کا روزہ باطل ہے۔

۱۶۵۰۔اگر عورت حیض یا نفاس کا غسل کرنا بھول جائے اور اسے ایک دن یا کئی دن کی بعد یاد آئے تو جو روزے اس نے رکھے ہوں وہ صحیح ہیں۔

۱۶۵۱۔ اگر عورت ماہ رمضان المبارک میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کرنے میں کوتاہی کرے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور وقت تنگ ہونے کی صورت میں تیمم بھی نہ کرے تو اس کا روزہ

باطل ھ لیکن اگر کوتاھی نہ کر مثلا منتظر ھو کہ زمانہ حمام میسر آجائ خواہ اس مدت می وہ تین دفعہ سوئ اور صبح کی اذان تک غسل نہ کر اور تیمم کرن می بی کوتاھی نہ کر تو اس کا روزہ صحیح ھ

۱۶۵۲ جو عورت استحاضہ کثیرہ کی حالت می ھو اگر وہ اپن غسلو کو اس تفصیل کہ سات نہ بجالائ جس کا ذکر مسئلہ ۴۰۲ می کیا گیا ھ تو اس کا روزہ صحیح ھ ایس ھی استحاضہ متوسطہ می اگرچہ عورت غسل نہ بی کر، اس کا روزہ صحیح ھ

۱۶۵۳ جس شخص ن میت کو مس کیا ھو یعنی اپن بدن کا کوئی حصہ میت کہ بدن س چوا ھو وہ غسل مس میت کر بغیر روزہ رکھ سکتا ھ اور اگر روز کی حالت می بی میت کو مس کر تو اس کا روزہ باط نھی ھوت ا

حقنہ لینا

۱۶۵۴ سیال چیز س حقنہ (انیما) اگرچہ بہ امر مجبوری اور علاج کی غرض س لیا جائ روز کو باطل کر دیتا ھ

ق کرنا

۱۶۵۵ اگر روزہ دار جان بوجھ کر ق کر تو اگرچہ وہ بیماری وغیرہ کی وجہ س ایسا کرن پر مجبور ھو اس کا روزہ باطل ھو جاتا ھ لیکن اگر سھواً یا بہ اختیار ھو کر ق کر تو کوئی حرج نھی

۱۶۵۶ اگر کوئی شخص رات کو ایسی چیز کھالے جس کہ بار می معلوم ھو کہ اس کہ کھان کی وجہ س دن می بہ اختیار ق ائ گی تو احتیاط مستحب یہ ھ کہ اس دن کا روزہ قضا کر

۱۶۵۸ اگر روزہ دار کہ حلق می مکھی چلی جائ چنانچہ وہ اس حد تک اندر چلی گئی ھو کہ اس کہ نیچ لے جان کو نگلنا نہ کہا جائ تو ضروری نھی کہ اس باھر نکالا جائ اور اس کا روزہ صحیح ھ لیکن اگر مکھی کافی حد تک اندر نہ گئی ھو تو ضروری ھ کہ باھر نکالے اگرچہ اس ق کرکے ھی نکالنا پڑے مگر یہ کہ ق کرن می روزہ دار کو ضرر اور شدید تکلیف نہ ھو اور اگر وہ ق نہ کر اور اس نگل لے تو اس کا روزہ باطل ھو جائ گا

۱۶۵۹ اگر روزہ دار سہواً کوئی چیز نگل لے اور اس کے پیٹ میں پہنچے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ روزے سے ہے تو اس چیز کا نکالنا لازم نہیں اور اس کا روزہ صحیح ہے

۱۶۶۰ اگر کسی روزہ دار کو یقین ہو کہ کار لینے کی وجہ سے کوئی چیز اس کے حلق سے باہر آجائے گی تو احتیاط کی بنا پر اسے جان بوجھ کر کار نہیں لینی چاہئے لیکن اگر اسے ایسا یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں

۱۶۶۱ اگر روزہ دار کار لے اور کوئی چیز اس کے حلق یا منہ میں آجائے تو ضروری ہے کہ اسے اگل دے اور اگر وہ چیز بے اختیار پیٹ میں چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے

ان چیزوں کے احکام جو روزے کو باطل کرتی ہیں

۱۶۶۲ اگر انسان جان بوجھ کر اور اختیار کے ساتھ کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اگر کوئی ایسا کام جان بوجھ کر نہ کرے تو پے در اشکال نہیں لیکن اگر جنب سوجائے اور اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۱۶۳۹ میں بیان کی گئی ہے صبح کی اذان تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے چنانچہ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ جو باتیں بتائی گئی ہیں ان میں سے بعض روزے کو باطل کرتی ہیں یعنی جاہل قاصر ہو اور انکار بے کی نہ کرتا ہو (بالفاظ دیگر مقصر نہ ہو) یا یہ کہ شرعی حجت پر اعتماد رکھتا ہو اور کھانے پینے اور جماع کے علاوہ ان افعال میں سے کسی فعل کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا

۱۶۶۳ اگر روزہ دار سہواً کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور اس کے گمان سے کہ اس کا روزہ باطل ہو گیا ہے دوبارہ عمداً کوئی اور ایسا ہی کام کرے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے

۱۶۶۴ اگر کوئی چیز زبردستی روزہ دار کے حلق میں انڈیل دی جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر اسے مجبور کیا جائے مثلاً اسے کہا جائے کہ اگر تم غذا نہیں کھاؤ گے تو ہم تمہیں مالی یا جانی نقصان پہنچائیں گے اور وہ نقصان سے بچنے کے لئے اپنے آپ کچھ کھالے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا

۱۶۶۵ روزہ دار کو ایسی جگہ نہیں جانا چاہئے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ لوگ کوئی چیز اس کے حلق میں ڈال دیں گے یا اسے روزہ توڑنے پر مجبور کریں گے اور اگر ایسی جگہ جائے یا به امر مجبوری وہ خود کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو

باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے اور اگر کوئی چیز اس کے حلق میں انڈیل دے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

۱۶۶۶ روزہ دار کے لئے کچھ چیزیں مکروہ ہیں اور ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱ آنکھ میں دوا ڈالنا اور سرمہ لگانا جب کہ اس کا مزہ یا بو حلق میں پہنچے

۲ ہر ایسا کام کرنا جو کمزوری کا باعث ہو مثلاً فصد کھلوانا اور حمام جانا

۳ (ناک سے) ناس کھینچنا بشرطیکہ یہ علم نہ ہو کہ حلق تک پہنچے گی اور اگر یہ علم ہو کہ حلق تک پہنچے گی تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے

۴ خوشبودار گھاس (اور جڑی بوٹیاں) سونگھنا

۵ عورت کا پانی میں بیٹھنا

۶ شیاف استعمال کرنا یعنی کسی خشک چیز سے انیما لینا

۷ جو لباس پہن رکھا ہو اسے تر کرنا

۸ دانت نکلوانا اور ہر وہ کام کرنا جس کی وجہ سے منہ سے خون نکلے

۹ تر لکڑی سے مسواک کرنا

۱۰ بلاوجہ پانی یا کوئی اور سیال چیز منہ میں ڈالنا

اور یہ بڑی مکروہ ہے کہ منی نکالنے کے قصد کے بغیر انسان اپنی بیوی کا بوسہ لے یا کوئی شہوت انگیز کام کرے اور اگر ایسا کرنا منی نکالنے کے قصد سے ہو اور منی نہ نکلے تو احتیاط لازم کی بنا پر روزہ باطل ہو جاتا ہے

ایسے مواقع جن میں روزے کی قضا اور کفارہ واجب ہو جاتا ہے

۱۶۶۷۔اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے کو کھانے، پینے یا ہم بستری یا استمناء یا جنابت پر باقی رہنے کی وجہ سے باطل کرے جب کہ جبر اور ناچاری کی بنا پر نہیں بلکہ عمداً اور اختیاراً ایسا کیا ہو تو اس پر قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہوگا اور جو کوئی مَتَذَکَّرہ امور کے علاوہ کسی اور طریقے سے روزہ باطل کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ قضا کے علاوہ کفار بھی دے۔

۱۶۶۸۔ جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر کوئی ان میں سے کسی فعل کو انجام دے جب کہ اسے پختہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

روزے کا کفارہ

۱۶۶۹۔ ماہ رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے طور پر ضروری ہے کہ انسان ایک غلام آزاد کرے یا ان احکام کے مطابق جو آئندہ مسئلے میں بیان کئے جائیں گے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ہر فقیر کو ایک مد تقریباً ۳۰۴ کلو طعام یعنی گندم یا جو یا روٹی وغیرہ دے اور اگر یہ افعال انجام دینا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو بقدر امکان صدقہ دینا ضروری ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو توبہ و استغفار کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جس وقت (کفارہ دینے کے) قابل ہو جائے کفارہ دے۔

۱۶۷۰۔ جو شخص ماہ رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ایک پورا مہینہ اور اس سے اگلے مہینے کے ایک دن تک مسلسل روزے رکھے اور اگر باقی ماندہ روزے مسلسل نہ بھی رکھے تو کوئی اشکال نہیں۔

۱۶۷۱۔جو شخص ماہ رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہے ضروری ہے کہ وہ روزے ایسے وقت نہ رکھے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ ایک مہینے اور ایک دن کے درمیان عید قربان کی طرح کوئی ایسا دن آجائے گا جس کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

۱۶۷۲ جس شخص کو مسلسل روزے رکھنے ضروری ہیں اگر وہ ان کے بیچ میں بغیر عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے تو ضروری ہے کہ دوبارہ از سر نو روزے رکھے

۱۶۷۳ اگر ان دنوں کے درمیان جن میں مسلسل روزے رکھنے ضروری ہیں روزہ دار کو کوئی غیر اختیار عذر پیش آجائے مثلاً حیض یا نفاس یا ایسا سفر جسے اختیار کرنے پر وہ مجبور ہو تو عذر کے دور ہونے کے بعد روزوں کا از سر نو رکھنا اس کے لئے واجب نہیں بلکہ وہ عذر دور ہونے کے بعد باقیماندہ روزے رکھے

۱۶۷۴ اگر کوئی شخص حرام چیز سے اپنا روزہ باطل کر دے خواہ وہ چیز بذات خود حرام ہو جیسے شراب اور زنا یا کسی وجہ سے حرام ہو جائے جیسے کہ حلال غذا جس کا کھانا انسان کے لئے بالعموم مضر ہو یا وہ اپنی بیوی سے حالت حیض میں مجامعت کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ جمع دے یعنی اسے چاہئے کہ ایک غلام آزاد کرے اور دو مہینے روزے رکھے اور ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ان میں سے ہر فقیر کو ایک مد گندم یا جَو یا روٹی وغیرہ دے اور اگر یہ تینوں چیزیں اس کے لئے ممکن ہوں تو ان میں سے جو کفارہ ممکن ہو، دے

۱۶۷۵ اگر روزہ دار جان بوجھ کر اللہ تعالی یا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ جمع دے جس کی تفصیل گزشتہ مسئلہ میں بیان کی گئی ہے

۱۶۷۶ اگر روزہ دار ماہ رمضان کے ایک دن میں کئی دفعہ جماع یا استمناء کرے تو اس پر ایک کفارہ واجب ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہر دفعہ کے لئے ایک ایک کفارہ دے

۱۶۷۷ اگر روزہ دار ماہ رمضان کے ایک دن میں جماع اور استمناء کے علاوہ کئی دفعہ کوئی دوسرا ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو تو ان سب کے لئے بلااشکال صرف ایک کفارہ کافی ہے

۱۶۷۸ اگر روزہ دار جماع کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور پھر اپنی زوجہ سے مجامعت بھی کرے تو دونوں کے لئے ایک کفارہ کافی ہے

۱۶۷۹ اگر روزہ دار کوئی ایسا کام کرے جو حلال ہو اور روزے کو باطل کرتا ہو مثلاً پانی پی لے اور اس کے بعد کوئی دوسرا ایسا کام کرے جو حرام ہو اور روزے کو باطل کرتا ہو مثلاً حرام غذا کھالے تو ایک کفارہ کافی ہے

۱۶۸۰۔اگر روزہ دار کا کام اور کوئی چیز اس کے منہ میں جائے تو اگر وہ اس جان بوجھ کر نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہوجاتا ہے اور اگر اس چیز کا کھانا حرام ہو مثلاً کام لیتے وقت خون یا ایسی خوراک جو غذا کی تعریف میں نہ آتی ہو اس کے منہ میں جائے اور وہ اس جان بوجھ کر نگل لے تو ضروری ہے کہ اس روزے کی قضا بجا لائے اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ جمع بھی دے۔

۱۶۸۱۔ اگر کوئی شخص میت مانگ کی ایک خاص دن روزہ رکھے گا تو اگر وہ اس دن جان بوجھ کر اپنے روزے کو باطل کر دے تو ضروری ہے کہ کفارہ دے اور اس کا کفارہ اسی طرح ہے جیسے کہ منت تو ڑنے کا کفارہ ہے۔

۱۶۸۲۔ اگر روزہ دار ایک ایسے شخص کے کہنے پر جو کہے کہ مغرب کا وقت ہوگیا ہے اور جس کے کہنے پر اسے اعتماد نہ ہو روزہ افطار کرلے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ مغرب کا وقت نہیں ہوا یا شک کرے کہ مغرب کا وقت ہوا ہے یا نہیں تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔

۱۶۸۳۔ جو شخص جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کرلے اور اگر وہ ظہر کے بعد سفر کرے یا کفار سے بچنے کے لئے ظہر سے پہلے سفر کرے تو اس پر سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اگر ظہر سے پہلے اتفاقاً اسے سفر کرنا پڑے تب بھی کفارہ اس پر واجب ہے۔

۱۶۸۴۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنا روزہ توڑ دے اور اس کے بعد کوئی عذر پیدا ہو جائے مثلاً حیض یا نفاس یا بیماری میں مبتلا ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

۱۶۸۵۔ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ آج ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے اور وہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دے لیکن بعد میں اسے پتہ چلے کہ شعبان کہ آخری تاریخ ہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

۱۶۸۶۔ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ آج رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی تاریخ اور وہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دے اور بعد میں پتہ چلے کہ پہلی شوال ہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

۱۶۸۷ اگر ایک روزہ دار ماہ رمضان میں اپنی روزہ دار بیوی سے جماع کرے تو اگر اس نے بیوی کو مجبور کیا ہو تو اپنے روزے کا کفارہ اور احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ اپنی بیوی کے روزے کا بھی کفارہ دے اور اگر بیوی جماع پر راضی ہو تو ہر ایک پر ایک ایک کفارہ واجب ہو جاتا ہے

۱۶۸۸ اگر کوئی عورت اپنے روزہ دار شوہر کو جماع کرنے پر مجبور کرے تو اس پر شوہر کے روزے کا کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے

۱۶۸۹ اگر روزہ دار ماہ رمضان میں اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کرے تو اس پر شوہر کے روزے کا کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے

۱۶۹۰ اگر روزہ دار ماہ رمضان المبارک میں اپنی روزہ دار بیوی سے جو سو رہی ہو جماع کرے تو اس پر ایک کفارہ واجب ہو جاتا ہے اور عورت کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کفارہ بھی واجب نہیں ہے

۱۶۹۱ اگر شوہر اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو جماع کے علاوہ کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی کفارہ واجب نہیں ہے

۱۶۹۲ جو آدمی سفر یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے وہ اپنی روزہ دار بیوی کو جماع پر مجبور نہیں کرسکتا لیکن اگر مجبور کرے تب بھی مرد پر کفارہ واجب نہیں

۱۶۹۳ ضروری ہے کہ انسان کفارہ دینے میں کوتاہی نہ کرے لیکن فوری طور پر دینا بھی ضروری نہیں

۱۶۹۴ اگر کسی شخص پر کفارہ واجب ہو اور وہ کئی سال تک نہ دے تو کفارے میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا

۱۶۹۵ جس شخص کو بطور کفارہ ایک دن ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا ضروری ہو اگر ساٹھ فقیر موجود ہوں تو وہ ایک فقیر کو ایک مد سے زیادہ کھانا نہیں دے سکتا یا ایک فقیر کو ایک سے زائد مرتبہ پیٹ بھر کر کھلائے اور اسے اپنے کفارے میں زیادہ افراد کو کھانا کھلانا شمار کرے البتہ وہ فقیر کے اہل و عیال میں سے ہر ایک کو ایک مد دے سکتا ہے خواہ وہ چھوٹے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں

۱۶۹۶ جو شخص ماہ رمضان المبارک کا روزہ کی قضا کرے اگر وہ ظہر کا بعد جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کرے جو روزہ کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ دس فقیروں کو فرداً فرداً ایک مد کھانا دے اور اگر نہ دے سکتا ہو تو تین روزے رکھے

وہ صورتیں جن میں فقط روزے کی قضا واجب ہے

۱۶۹۷ جو صورتیں بیان ہوچکی ہیں ان کے علاوہ ان چند صورتوں میں انسان پر صرف روزے کی قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے

۱ ایک شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو جائے اور جیسا کہ مسئلہ ۱۶۳۹ میں تفصیل سے بتایا گیا ہے صبح کی اذان تک دوسری نیند سے بیدار نہ ہو

۲ روزے کو باطل کرنے والا کام تو نہ کیا ہو لیکن روزے کی نیت نہ کرے یا ریا کرے (یعنی لوگوں پر ظاہر کرے کہ روزے سے ہو) یا روزہ رکھنے کا ارادہ کرے اسی طرح اگر ایسے کام کا ارادہ کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس دن کے روزے کی قضا رکھنا ضروری ہے

۳ ماہ رمضان المبارک میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک ایک کئی دن روزے رکھتا رہے

۴ ماہ رمضان المبارک میں یہ تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہوچکی تھی تو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ قُربت مطلقہ کی نیت سے اس دن ان چیزوں سے اجتناب کرے جو روزے کو باطل کرتی ہیں اور اس دن کے روزے کی قضا بھی کرے

۵ کوئی کہے کہ صبح نہیں ہوئی اور انسان اس کے کہنے کی بنا پر کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہوگئی تھی

۶ کوئی کہے کہ صبح ہوگئی ہے اور انسان اس کے کہنے پر یقین نہ کرے یا سمجھے کہ مذاق کر رہا ہے اور خود تحقیق نہ کرے اور کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی

۷۔ نابینا یا اس جیسا کوئی شخص کسی کو کہنے پر جس کا قول اس کو لئے شرعاً حجت ہو روزہ افطار کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ ابھی مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا۔

۸۔ انسان کو یقین یا اطمینان ہو کہ مغرب ہوگئی ہے اور وہ روزہ افطار کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو اور انسان اس گمان کے تحت روزہ افطار کرلے کہ مغرب ہوگئی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو احتیاط کی بنا پر اس صورت میں قضا واجب ہے۔

۹۔ انسان پیاس کی وجہ سے کلی کرے یعنی پانی منہ میں گھمائے اور بے اختیار پانی پیے میں چلاجائے۔ اگر نماز واجب کے وضو کے علاوہ کسی وضو میں کلی کی جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر اس کے لئے بھی یہی حکم ہے لیکن اگر انسان بھول جائے کہ روزے سے ہے اور پانی گلے سے اتر جائے یا پیاس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں کہ جہاں کلی کرنا مستحب ہے جیسے وضو کرتے وقت کلی کرے اور پانی بے اختیار پیے میں چلاجائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔

۱۰۔ کوئی شخص مجبوری، اضطرار یا تقیہ کی حالت میں روزہ افطار کرے تو اس پر روزے کی قضا رکھنا لازم ہے لیکن کفارہ واجب نہیں۔

۱۶۹۸۔ اگر روزہ دار پانی کے علاوہ کوئی چیز منہ میں ڈالے اور وہ بے اختیار پیے میں چلی جائے یا ناک میں پانی ڈالے اور وہ بے اختیار (حلق کے) نیچے اتر جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

۱۶۹۹۔ روزہ دار کے لئے زیادہ کلیاں کرنا مکروہ ہے اور اگر کلی کے بعد لعاب دہن نگلنا چاہے تو بہتر ہے کہ پہلے تین دفعہ لعاب کو تھوک دے۔

۱۷۰۰۔ اگر کسی شخص کو معلوم ہو یا اسے احتمال ہو کہ کلی کرنے سے بے اختیار پانی اس کے حلق میں چلاجائے گا تو ضروری ہے کہ کلی نہ کرے۔ اور اگر جانتا ہو کہ بھول جانے کی وجہ سے پانی اس کے حلق میں چلا جائے گا تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

۱۷۰۱ اگر کسی شخص کو ماہ رمضان المبارک میں تحقیق کرنے کے بعد معلوم نہ ہو کہ صبح ہوگئی ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو اس کے لئے روزے کی قضا کرنا ضروری نہیں۔

۱۷۰۲ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ مغرب ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ روزہ افطار نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے شک ہو کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں تو وہ تحقیق کرنے سے پہلے ایسا کام کر سکتا ہے جو روزے کو باطل کرتا ہو۔

قضاروزے کے احکام

۱۷۰۳ اگر کوئی دیوانہ اچھا ہوجائے تو اس کے لئے عالم دیوانگی کے روزوں کی قضا واجب نہیں۔

۱۷۰۴ اگر کوئی کافر مسلمان ہوجائے تو اس پر زمانہ کفر کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے لیکن اگر ایک مسلمان کافر ہو جائے اور پھر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو ضروری ہے ایام کفر کے روزوں کی قضا بجالائے۔

۱۷۰۵ جو روزے انسان کی بے حواسی کی وجہ سے چھوٹے جائیں ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے خواہ جس چیز کی وجہ سے وہ بے حواس ہوا ہو وہ علاج کی غرض سے ہی کھائی ہو۔

۱۷۰۶ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے چند دن روزے نہ رکھے اور بعد میں شک کرے کہ اس کا عذر کسی وقت زائل ہوا تا تو اس کے لئے واجب نہیں کہ جتنی مدت روزے نہ رکھے کا زیادہ احتمال ہو اس کے مطابق قضا بجالائے مثلاً اگر کوئی شخص رمضان المبارک سے پہلے سفر کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ ماہ مبارک کی پانچویں تاریخ کو سفر سے واپس آیا تھا یا چھبیسی کو یا مثلاً اس نے ماہ مبارک کے آخر میں سفر شروع کیا ہو اور ماہ مبارک ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو اور اسے پتہ نہ ہو کہ پچیسویں رمضان کو سفر کیا تھا یا چھبیسویں کو تو دونوں صورتوں میں وہ کمتر دنوں یعنی پانچ روزوں کی قضا کر سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زیادہ دنوں یعنی چھ روزوں کی قضا کرے۔

۱۷۰۷ اگر کسی شخص پر کئی سال کے ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا واجب ہو تو جس سال کے روزوں کی قضا پہلے کرنا چاہے کر سکتا ہے لیکن اگر آخر رمضان المبارک کے روزوں کی قضا کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری رمضان المبارک

کہ پانچ روزوں کی قضا اس کے ذمہ ہو اور آئندہ رمضان المبارک کہ شروع ہونے میں بس پانچ ہی دن باقی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ پہلے آخری رمضان المبارک کے روزوں کی قضا بجالائے۔

۱۷۰۸۔ اگر کسی شخص پر کئی سال کے ماہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہو اور وہ روزہ کی نیت کرتے وقت معین نہ کرے کہ کون سے رمضان المبارک کے روزے کی قضا کر رہا ہے تو اس کا شمار آخری ماہ رمضان کی قضا میں نہیں ہوگا۔

۱۷۰۹۔ جس شخص نے رمضان المبارک کا قضا روزہ رکھا ہو وہ اس روز کو ظہر سے پہلے تو سکتا ہے لیکن اگر قضا کا وقت تنگ ہو تو بہتر ہے کہ روزہ نہ توڑے۔

۱۷۱۰۔ اگر کسی نے میت کا قضا روزہ رکھا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ظہر کے بعد روزہ نہ توڑے۔

۱۷۱۱۔ اگر کوئی بیماری یا حیض یا نفاس کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اور اس مدت کے گزرنے سے پہلے کہ جس میں وہ ان روزوں کی جو اس نے نہیں رکھے تھے قضا کر سکتا ہو مرجائے تو ان روزوں کی قضا نہیں ہے۔

۱۷۱۲۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اور اس کی بیماری آئندہ رمضان تک طول کھینچ جائے تو جو روزے اس نے نہ رکھے ہوں ان کی قضا اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام یعنی گندم یا جَو یا روٹی وغیرہ فقیر کو دے لیکن اگر کسی اور عذر مثلاً سفر کی وجہ سے روزے نہ رکھے اور اس کا عذر آئندہ رمضان المبارک تک باقی رہے تو ضروری ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر ایک دن کے لئے ایک مد طعام بطور فقیر کو دے۔

۱۷۱۳۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اور رمضان المبارک کے بعد اس کی بیماری دور ہوجائے لیکن کوئی دوسرا عذر لاحق ہو جائے جس کی وجہ سے وہ آئندہ رمضان المبارک تک قضا روزے نہ رکھ سکے تو ضروری ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے نیز اگر رمضان المبارک میں بیماری کے علاوہ کوئی اور عذر رکھتا ہو اور رمضان المبارک کے بعد وہ عذر دور ہو جائے اور آئندہ سال کے رمضان المبارک تک بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو جو روزے نہ رکھے ہوں ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اور احتیاط واجب کی بنا پر ہر دن کے لئے ایک مد طعام بطور فقیر کو دے۔

۱۷۱۴۔ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے رمضان المبارک میں روزے نہ رکھے اور رمضان المبارک کے بعد اس کا عذر دور ہوجائے اور وہ آئندہ رمضان المبارک تک عمداً روزوں کی قضا نہ بجالائے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کرے اور ہر دن کے لئے ایک مد طعام بطی فقیر کو دے

۱۷۱۵۔ اگر کوئی شخص قضا روزے رکھنے میں کوتاہی کرے حتی کہ وقت تنگ ہو جائے اور وقت کی تنگی میں اسے کوئی عذر پیش آجائے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کرے اور احتیاط کی بنا پر ہر ایک دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے اور اگر عذر دور ہونے کے بعد مصمم ارادہ رکھتا ہو کہ روزوں کی قضا بجالائے گا لیکن قضا بجا لانے سے پہلے تنگ وقت میں اسے کوئی عذر پیش آجائے تو اس صورت میں بطی یہی حکم ہے

۱۷۱۶۔ اگر انسان کا مرض چند سال طور کھینچ جائے تو ضروری ہے کہ تندرست ہونے کے بعد آخری رمضان المبارک کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بجالائے اور اس سے پچھلے سالوں کے ماہ ہائے مبارک کے ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے

۱۷۱۷۔ جس شخص کے لئے ہر روزے کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دینا ضروری ہو وہ چند دنوں کا کفارہ ایک ہی فقیر کو دے سکتا ہے

۱۷۱۸۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا کرنے میں کئی سال کی تاخیر کر دے تو ضروری ہے کہ قضا کرے اور پہلے سال میں تاخیر کرنے کی بنا پر ہر روزے کے لئے ایک مدطعام فقیر کو دے لیکن باقی کئی سال کی تاخیر کے لئے اس پر کچھ بطی واجب نہیں ہے

۱۷۱۹۔ اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے روزے جان بوجھ کر نہ رکھے تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اور ہر دن کے لئے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو کھانا دے یاایک غلام آزاد کرے اور اگر آئندہ رمضان المبارک تک ان روزوں کی قضانہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر ہردن کے لئے ایک مد طعام کفارہ بطی دے

۱۷۲۰۔ اگر کوئی شخص جان بوجھکر رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھے اور دن میں کئی دفعہ جماع یا استمناء کرے تو اقوی کی بنا پر کفارہ مکررنہیں ہوگا (ایک کفارہ کافی ہے) ایسے ہی اگر کئی دفعہ کوئی اور ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو مثلاً کئی دفعہ کھانا کھائے تب بھی ایک کفارہ کافی ہے

۱۷۲۱۔ باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے کے لئے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ باپ کے روزوں کی قضا اسی طرح بجالائے جیسے کہ نماز کے سلسلے میں مسئلہ ۱۳۹۹ میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔

۱۷۲۲۔اگر کسی کے باپ نے ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ کوئی دوسرے واجب روزے مثلا سَنَّتی روزے نہ رکھے ہوں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بڑا بیٹا ان روزوں کی قضا بجالائے۔ لیکن اگر باپ کسی کے روزوں کے لئے اجیر بنا ہو اور اس نے وہ روزے نہ رکھے ہوں تو ان روزوں کی قضا بڑے بیٹے پر واجب نہیں ہے۔

مسافر کے روزوں کے احکام

۱۷۲۳۔جس مسافر کے لئے سفر میں چار رکعتی نماز کے بجائے دو رکعت پڑھنا ضروری ہو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے لیکن وہ مسافر جو پوری نماز پڑھتا ہو مثلاً وہ شخص جس کا پیشہ ہی سفر ہو یا جس کا سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہو ضروری ہے کہ سفر میں روزہ رکھے۔

۱۷۲۴۔ ماہ رمضان المبارک میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا مکروہ ہے اور اسی طرح رمضان المبارک کی چوبیسویں تاریخ سے پہلے سفر کرنا (بڑی مکروہ ہے) بجز اس سفر کے جو حج، عمرہ یا کسی ضروری کام کے لئے ہو۔

۱۷۲۵۔اگر ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ کسی خاص دن کا روزہ انسان پر واجب ہو مثلاً وہ روزہ اجارے یا اجارے کی مانند کسی وجہ سے واجب ہوا ہو یا اعتکاف کے دنوں میں سے تیسرا دن ہو تو اس دن سفر نہیں کر سکتا اور اگر سفر میں ہو اور اس کے لئے ٹھہرنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ دس دن ایک جگہ قیام کرنے کی نیت کرے اور اس دن روزہ رکھے۔ لیکن اگر اس دن کا روزہ منت کی وجہ سے واجب ہوا ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اس دن سفر کرنا جائز ہے اور قیام کی نیت کرنا واجب نہیں۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ جب تک سفر کرنے کے لئے مجبور نہ ہو سفر نہ کرے اور اگر سفر میں ہو تو قیام کرنے کی نیت کرے۔

۱۷۲۶۔ اگر کوئی شخص مستحب روزے کی منت مانے لیکن اس کے لئے دن معین نہ کرے تو وہ شخص سفر میں اسیا مَنّتی روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن اگر منت مانے کی سفر کے دوران ایک مخصوص دن روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ وہ روزہ سفر

میں رکھنا نیز اگر منت مانی کی سفر میں ہو یا نہ ہو ایک مخصوص دن کا روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ اگرچہ سفر میں تب بھی اس دن کا روزہ رکھے

۱۷۲۷ مسافر طلب حاجت کی لئے تین دن مدینہ طیبہ میں مستحب روزہ رکھ سکتا ہے اور اَحوَط یہ ہے کہ وہ تین دن بدن، جمعرات اور جمعہ ہو

۱۷۲۸ کوئی شخص جسے یہ علم نہ ہو کہ مسافر کا روزہ رکھنا باطل ہے، اگر سفر میں روزہ رکھ لے اور دن ہی دن میں اسے حکم مسئلہ معلوم ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر مغرب تک حکم معلوم نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے

۱۷۲۹ اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ وہ مسافر ہے یا یہ بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہوتاہے اور سفر کی دوران روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے

۱۷۳۰ اگر روزہ دار ظہر کی بعد سفر کرے تو ضروری ہے احتیاط کی بنا پر اپنے روزے کو تمام کرے اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے اور رات سے ہی سفر کا ارادہ رکھتا ہو تو اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر رات سے سفر کا ارادہ نہ ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر اس دن روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن ہر صورت میں حد تَرخُّص تک پہنچنے سے پہلے ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جو روزہ کو باطل کرتا ہو ورنہ اس پر کفارہ واجب ہوگا

۱۷۳۱ اگر مسافر ماہ رمضان المبارک میں خواہ وہ فجر سے پہلے سفر میں ہو یا روزے سے ہو اور سفر کرے اور ظہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو اور اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہوجو روزے کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے اور اگر کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے

۱۷۳۲ اگر مسافر ظہر کی بعد اپنے وطن پہنچے یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کرنا چاہتا ہو تو وہ اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا

۱۷۳۳ مسافر اور وہ شخص جو کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کی لئے ماہ رمضان المبارک میں دن کی وقت جماع کرنا اور پیے بھر کھانا اور پینا مکروہ ہے

وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں

۱۷۳۴۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا روزہ رکھنا اس کے لئے شدید تکلیف کا باعث ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن روزہ نہ رکھنے کی صورت میں ضروری ہے کہ ہر روز کے عوض ایک مُدطعام یعنی گندم یا جَو یا روٹی یا ان سے ملتی جلتی کوئی چیز فقیر کو دے

۱۷۳۵۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے ماہ رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اگر وہ رمضان المبارک کے بعد روزے رکھے کے قابل ہوجائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے

۱۷۳۶۔ اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے اسے بہت زیادہ پیاس لگتی ہو اور وہ پیاس برداشت نہ کر سکتا ہو یا پیاس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن روزہ نہ رکھنے کی صورت میں ضروری ہے کہ ہر روز کے عوض ایک مدطعام فقیر کو دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جتنی مقدار اشد ضروری ہو اس سے زیادہ پانی نہ پیئے اور بعد میں جب روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو جو روزے نہ رکھے ہوں احتیاط مستحب کی بنا پر ان کی قضا بجالائے

۱۷۳۷۔جس عورت کا وضع حمل کا وقت قریب ہو اس کا روزہ رکھنا خود اس کے لئے یا اس کے ہونے والے بچے کے لئے مضر ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور ضروری ہے کہ دونوں صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے

۱۷۳۸۔ جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو خواہ وہ بچے کی ماں ہو یا دایہ اور خواہ بچے کو مفت دودھ پلاتی ہو اگر اس کا روزہ رکھنا خود ان کے یا دودھ پینے والے بچے کے لئے مضر ہو تو اس عورت پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مدطعام فقیر کو دے اور دونوں صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا کرنا ضروری ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر حکم صرف اس صورت میں ہے جبکہ بچے کو دودھ پلانے کا انحصار اسی پر ہو لیکن اگر بچے کو دودھ پلانے کا کوئی اور طریقہ ہو مثلاً کچے عورتیں مل کر بچے کو دودھ پلائیں تو ایسی صورت میں اس حکم کے ثابت ہونے میں اشکال ہے

مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ

۱۷۳۹ مہینہ کی پہلی تاریخ (مندرجہ ذیل) چار چیزوں سے ثابت ہوتی ہے :

۱ انسان خود چاند دیکھے

۲ ایک ایسا گروہ جس کے کہنے پر یقین یا اطمینان ہو جائے یہ کہے کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور اس طرح ہر وہ چیز جس کی بدولت یقین یا اطمینان ہو جائے

۳ دو عادل مرد یہ کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے لیکن اگر وہ چاند کے الگ الگ اوصاف بیان کریں تو پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوگی اور یہی حکم ہے اگر ان کی گواہی میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں اختلاف ہو مثلاً شہر کے بہت سے لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں لیکن دو عادل آدمیوں کے علاوہ کوئی دوسرا چاند دیکھنے کا دعوی نہ کرے یا کچھ لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں سے دو عادل چاند دیکھنے کا دعوی کریں اور دوسروں کو چاند نظر نہ آئے حالانکہ ان لوگوں میں دو اور عادل آدمی ایسے ہوں جو چاند کی جگہ پہچانتے، نگاہ کی تیزی اور دیگر خصوصیات میں ان پہلے دو عادل آدمیوں کی مانند ہوں (اور وہ چاند دیکھنے کا دعوی نہ کریں) تو ایسی صورت میں دو عادل آدمیوں کی گواہی سے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوگی

۴ شعبان کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریک ثابت ہوجاتی ہے اور رمضان المبارک کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے

۱۷۴۰ حاکم شرع کے حکم سے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی اور احتیاط کی رعایت کرنا اولی ہے

۱۷۴۱ منجموں کی پیش گوئی سے مہینہ کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی لیکن اگر انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے

۱۷۴۲ چاند آسمان پر بلند ہونا یا اس کا دیر سے غروب ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ سابقہ رات چاند رات تھی اور اسی طرح اگر چاند کے گرد حلقہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ پہلی کا چاند گزشتہ رات نکلا ہے

۱۷۴۳ اگر کسی شخص پر ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو اور وہ روزہ نہ رکھے لیکن بعد میں ثابت ہو جائے کہ گزشتہ رات ہی چاند تھا تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے

۱۷۴۴ اگر کسی شہر میں مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہو جائے تو وہ دوسرے شہروں میں بھی کہ جن کا افق اس شہر سے متحد ہو مہینے کی پہلی تاریخ ہوتی ہے یہاں پر افق کے متحد ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلے شہر میں چاند دکھائی دے تو دوسرے شہر میں بھی اگر بادل کی طرح کوئی رکاوٹ نہ ہو تو چاند دکھائی دیتا ہے

۱۷۴۵ مہینے کی پہلی تاریخ ٹیلی گرام (اور ٹیلکس یا فیکس) سے ثابت نہیں ہوتی سوائے اس صورت کے کہ انسان کو علم ہو کہ یہ پیغام دو عادل مردوں کی شہادت کی رو سے کسی دوسرے ایسے طریقے سے آیا ہے جو شرعاً معتبر ہے

۱۷۴۶ جس دن کے متعلق انسان کو علم نہ ہو کہ رمضان المبارک کا آخری دن ہے یا شوال کا پہلا دن اس دن ضروری ہے کہ روزہ رکھے لیکن اگر دن ہی دن میں اسے پتہ چل جائے کہ آج یکم شوال (روز عید) ہے تو ضروری ہے کہ روزہ افطار کرلے

۱۷۴۷ اگر کوئی شخص قید میں ہو اور ماہ رمضان کے بارے میں یقین نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ گمان پر عمل کرے لیکن اگر قوی گمان پر عمل کر سکتا ہو تو ضعیف گمان پر عمل نہیں کر سکتا اور اگر گمان پر عمل ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ جس مہینے کے بارے میں احتمال ہو کہ رمضان ہے اس مہینے میں روزہ رکھے لیکن ضروری ہے کہ وہ اس مہینے کو یاد رکھے چنانچہ بعد میں اسے معلوم ہو کہ وہ ماہ رمضان یا اس کے بعد کا زمانہ تھا تو اس کے ذمے کچھ نہیں ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ ماہ رمضان سے پہلے کا زمانہ تھا تو ضروری ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضا کرے

حرام اور مکروہ روزے

۱۷۴۸ عید فطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنا حرام ہے نیز جس دن کے بارے میں انسان کو یہ علم نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان المبارک کی پہلی تو اگر وہ اس دن پہلی رمضان المبارک کی نیت سے روزہ رکھے تو حرام ہے

۱۷۴۹ اگر عورت کے مستحب (نفلی) روزہ رکھنے سے شوہر کی حق تلفی ہوتی ہو تو عورت کا روزہ رکھنا حرام ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ خواہ شوہر کی حق تلفی نہ بھی ہوتی ہو اس کی اجازت کے بغیر مستحب (نفلی) روزہ نہ رکھے

۱۷۵۰ اگر اولاد کا مستحب روزہ ماں باپ کی اولاد سے شفقت کی وجہ سے ماں باپ کے لئے اذیت کا موجب ہو تو اولاد کے لئے مستحب روزہ رکھنا حرام ہے

۱۷۵۱ اگر بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھے اور دن کے دوران باپ اسے (روزہ رکھنے سے)منع کرے تو اگر بیٹے کا باپ کی بات نہ ماننا فطری شفقت کی وجہ سے اذیت کا موجب ہو تو بیٹے کو چاہئے کہ روزہ توڑ دے

۱۷۵۲ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے ایسا مضر نہیں ہے کہ جس کی پروا کی جائے تو اگرچہ طبیب کہے کہ مضمر ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر کوئی شخص یقین یا گمان رکھتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے تو اگرچہ طبیب کہے کہ مضر نہیں ہے ضروری ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اگر وہ روزہ رکھے جبکہ روزہ رکھنا واقعی مضر ہو یا قصد قربت سے نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے

۱۷۵۳ اگر کسی شخص کو احتمال ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے ایسا مضر ہے کہ جس کی پروا کی جائے اور اس احتمال کی بنا پر (اس کے دل میں) خوف پیدا ہو جائے تو اگر اس کا احتمال لوگوں کی نظر میں صحیح ہوتو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور اگر وہ روزہ رکھے تو سابقہ مسئلے کی طرح اس صورت میں بھی اس کا روزہ صحیح نہیں ہے

۱۷۵۴ جس شخص کو اعتماد ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے مضر نہیں اگر وہ روزہ رکھے اور مغرب کے بعد اسے پتہ چلے کہ روزہ رکھنا اس کے لئے ایسا مضر تھا کہ جس کی پروا کی جاتی تو احتیاط واجب کی بنا پر اس روزے کی قضا کرنا ضروری ہے

۱۷۵۵ مندرجہ بالا روزوں کے علاوہ اور بھی حرام روزے ہیں جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں

۱۷۵۶ عاشور کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اس دن کا روزہ بھی مکروہ ہے جس کے بارے میں شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا عید قربان کا دن

مستحب روزے

۱۷۵۷ بجز حرام اور مکروہ روزوں کے جن کا ذکر کیا گیا ہے سال کے تمام دنوں کے روزے مستحب ہیں اور بعض دنوں کے روزے رکھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے جن میں سے چند یہ ہیں :

۱ هر مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور پہلا بدھ جو مہینہ کی دسویں تاریخ کو بعد ادا

اور اگر کوئی شخص یہ روزے نہ رکھ تو مستحب ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر روزہ بالکل نہ رکھ سکتا ہو تو مستحب ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مُدطعام یا ۶ ۱۲ نخود سکہ دار چاندی فقیر کو دے

۲ ہر مہینہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ

۳ رجب اور شعبان کے پورے مہینہ کے روزے یا ان دو مہینوں میں جتنے روزے رکھ سکیں خواہ وہ ایک دن ہی کیوں نہ ہو

۴ عید نوروز کا دن

۵ شوال کی چوتھی سے نویں تاریخ تک

۶ ذی قعدہ کی پچیسویں اور اکتیسویں تاریخ

۷ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں تاریخ (یوم عرفہ) تک لیکن اگر انسان روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کی بنا پر یوم عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

۸ عید سعید غدیر کا دن (۱۸ ذی الحجہ)

۹ روز مباہلہ (۲۴ ذی الحجہ)

۱۰ محرم الحرام کی پہلی، تیسری اور ساتویں تاریخ

۱۱ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی ولادت کا دن (۱۷ ربیع الاول)

۱۲ جمادی الاول کی پندرہ تاریخ

نیز (عید بِعثَت یعنی) رسول اکرم (صلی الله علیه وآله) کی اعلان رسالت کی دن (۲۷ رجب) بھی روزہ رکھنا مستحب ہے اور جو شخص مستحب روزہ رکھے اس کی لئے واجب نہیں ہے کہ اسے اختتام تک پہنچائے بلکہ اگر اس کا کوئی مومن بھائی اسے کھانے کی دعوت دے تو مستحب ہے کہ اس کی دعوت قبول کرلے اور دن میں ہی روزہ کھول لے خواہ ظہر کے بعد ہی کیوں نہ ہو

وہ صورتیں جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز مستحب ہے

۱۷۵۸(مندرجہ ذیل) پانچ اشخاص کی لئے مستحب ہے کہ اگرچہ روزے سے نہ ہو ماہ رمضان المبارک میں ان افعال سے پرہیز کریں جو روزے کو باطل کرتے ہیں :

۱ وہ مسافر جس نے سفر میں کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور وہ ظہر سے پہلے اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو

۲ وہ مسافر جو ظہر کے بعد اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو اور اسی طرح اگر ظہر سے پہلے ان جگہوں پر پہنچ جائے جب کہ وہ سفر میں روزہ توڑ چکا ہو تب بھی یہی حکم ہے

۳ وہ مریض جو ظہر کے بعد تندرست ہو جائے اور یہی حکم ہے اگر ظہر سے پہلے تندرست ہوجائے اگرچہ اس نے کوئی ایسا کام (بھی) کیا ہو جو روزے کو باطل کرتاہو اور طرح اگر ایسا کام نہ کیا ہو تو اس کا حکم مسئلہ ۱۵۷۶ میں گزر چکا ہے

۴ وہ عورت جو دن میں حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے

۱۷۵۹ روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ روزہ افطار کرنے سے پہلے مغرب اور عشا کی نماز پڑھے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا اسے اتنی بھوک لگی ہو کہ حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے کہ پہلے روزہ افطار کرے لیکن جہاں تک ممکن ہو نماز فضیلت کے وقت میں ہی ادا کرے

خمس کے احکام

اشارہ

۱۷۶۰ خمس سات چیزو پر واجب ہ

۱ کاروبار (یا روزگار) کا منافع

۲ مَعدِنی کانیں

۳ گا ہوا خزانہ

۴ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے

۵ غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے سمندری موتی اور مونگے

۶ جنگ میں ملنے والا مال غنیمت

۷ مشہور قول کی بنا پر وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے

ذیل میں ان کے احکام تفصیل سے بیان کئے جائیں گے

کاروبار کا منافع

۱۷۶۱ جب انسان تجارت، صنعت و حرفت یا دوسرے کام دھندو سے روپیہ پیسہ کمائے مثال کے طور پر اگر کوئی اجیر بن کر کسی متوفی کی نمازیں پڑھے اور روزے رکھے اور اس طرح کچھ روپیہ کمائے لہذا اگر وہ کمائی خود اس کے اور اس کے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ زائد کمائی کا خمس یعنی پانچواں حصہ اس طریقے کے مطابق دے جس کی تفصیل بعد میں بیان ہوگی

۱۷۲۶ اگر کسی کو کمائی کئے بغیر کوئی آمدنی ہوجائے مثلاً کوئی شخص اسے بطور تحفہ کوئی چیز دے اور وہ اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے

۱۷۶۳ عورت کو جو مہر ملتا ہے اور شوہر، بیوی کو طلاق خلع دینے کے عوض جو مال حاصل کرتا ہے ان پر خمس نہیں ہے اور اسی طرح جو میراث انسان کو ملے اس کا بھی میراث کے معتبر قواعد کی رو سے یہی حکم ہے اور اگر اس مسلمان کو جو

شیعه ه کسی اور ذریع سے مثلاً پدری رشت دار کی طرف س میراث مل تو اس مال کی "فوائد" می شمار کیا جائ گا اور ضروری ه که اس کا خمس د اسی طرح اگر اس باپ اور بی کے علاوه کسی اور کی طرف س میراث مل که جس کا خود اس گمان تک نه هو تو احتیاط واجب یه ه که وه میراث اگر اس ک سال ب کی اخراجات س زیاده هو تو اس کا خمس د

۱۷۲۴ اگر کسی شخص کو کوئی میراث مل اور اس معلوم هو که جس شخص س اس یه میراث ملی ه اس ن اس کا خمس نهی دیا ت تو ضروری ه که وارث اس کا خمس د اسی طرح اگر خود اس مال پر خمس واجب نه هو اور وارث کو علم هو که جس شخص س اس وه مال ورث می ملا ه اس شخص ک ذم خمس واجب الادا ت تو ضروری ه که اس ک مال س خمس ادا کر لیکن دونو صورتو می جس شخص س مال ورث می ملا هو اگر وه خمس دین کا معتقد نه هو یا یه که وه خمس دیتا هی نه هو تو ضروری نهی که وارث وه خمس ادا کر جو اس شخص پر واجب ت ا

۱۷۶۵ اگر کسی شخص ن کفایت شعاری ک سبب سال ب ر ک اخراجات ک بعد کچ رقم پس انداز کی هو تو ضروری ه که اس بچت کا خمس د

۱۷۶۶ جس شخص ک تمام اخراجات کوئی دوسرا شخص برداشت کرتا هو تو ضروری ه که جنتا مال اس ک هات ائ اس کا خمس د

۱۷۶۷ اگر کوئی شخص اپنی جائداد کچ خاص افراد مثلاً اپنی اولاد ک لئ وقف کر د اور وه لوگ اس جائداد می کیتی با ی اور شجرکاری کری اور اس س منافع کمائی اور وه کمائی ان ک سال ب ر ک اخراجات س زیاده هو تو ضروری ه که اس کمائی کا خمس دی نیز یه که اگر وه کسی اور طریق س اس جائداد س نفع حاصل کری مثلاً اس کرائ (یا یکی) پر د دی تو ضروری ه که نفع کی جو مقدار ان ک سال ب ر ک اخراجات س زیاده هو اس کا خمس دی

۱۷۶۸ جو مال کسی فقیر ن واجب یا مستحب صدق ک طور پر حاصل کیا هو اگر وه اس ک سال ب ر ک اخراجات س زیاده هو یا جو مال اس دیا گیا هو اس س اس ن نفع کمایا هو مثلاً اس ن ایک ایس درخت س جو اس دیا گیا هو میوه حاصل کیا هو اور وه اس ک سال ب ر ک اخراجات س زیاده هو تو ضروری ه که اس کا خمس د لیکن جو مال اس بطور خمس یا زک دیا گیا هو ضروری نهی که اس کا خمس د

۱۷۶۹۔ اگر کوئی شخص ایسی رقم سے کوئی چیز خریدے جس کا خمس نہ دیا گیا ہو یعنی بیچنے والے سے کہے کہ "میں یہ چیز اس رقم سے خرید رہا ہوں" اگر بیچنے والا شیعہ اثنا عشری ہو تو ظاہر یہ ہے کہ کل مال کے متعلق معاملہ درست ہے اور خمس کا تعلق اس چیز سے ہو جاتا ہے جو اس نے اس رقم سے خریدی ہے اور (اس معاملے میں) حاکم شرع کی اجازت اور دستخط کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۷۰۔ اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور معاملہ طے کرنے کے بعد اس کی قیمت اس رقم سے ادا کرے جس کا خمس نہ دیا ہو تو جو معاملہ اس نے کیا ہے وہ صحیح ہے اور جو رقم اس نے فروشندہ کو دی ہے اس کے خمس کے لئے وہ خمس کے مستحقین کا مقروض ہے۔

۱۷۷۱۔ اگر کوئی شیعہ اثنا عشری مسلمان کوئی ایسا مال خریدے جس کا خمس نہ دیا گیا ہو تو اس کا خمس بیچنے والے کی ذمہ داری ہے اور خریدار کے ذمے کچھ نہیں۔

۱۷۷۲۔ اگر کوئی شخص کسی شیعہ اثنا عشری مسلمان کو کوئی ایسی چیز بطور عطیہ دے جس کا خمس نہ دیا گیا ہو تو اس کے خمس کی ادائیگی کی ذمہ داری عطیہ دینے والے پر ہے اور (جس شخص کو عطیہ دیا گیا ہو) اس کے ذمے کچھ نہیں۔

۱۷۷۳۔ اگر انسان کو کسی کافر سے یا ایسے شخص سے جو خمس دینے پر اعتقاد نہ رکھتا ہو کوئی مال ملے تو اس مال کا خمس دینا واجب نہیں ہے۔

۱۷۷۴۔ تاجر، دکاندار، کاریگر اور اس قسم کے دوسرے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ اس وقت سے جب انہوں نے کاروبار شروع کیا ہو، ایک سال گزر جائے تو جو کچھ ان کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو اس کا خمس دیں اور جو شخص کسی کام دھندے سے کمائی نہ کرتا ہو اگر اسے اتفاقاً کوئی نفع حاصل ہو جائے تو جب اسے یہ نفع ملے اس وقت سے ایک سال گزرنے کے بعد جتنی مقدار اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

۱۷۷۵۔ سال کے دوران جس وقت بھی کسی شخص کو منافع ملے وہ اس کا خمس دے سکتا ہے اور اس کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ سال کے ختم ہونے تک اس کی ادائیگی کو موخر کر دے اور اگر وہ خمس ادا کرنے کے لئے شمسی سال (رومن کیلنڈر) اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۷۷۶ اگر کوئی تاجر یا دکاندار خمس دینے کے لئے سال کی مدت معین کرے اور اسے منافع حاصل ہو لیکن وہ سال کے دوران مر جائے تو ضروری ہے کہ اس کی موت تک کے اخراجات اس منافع میں سے منہا کر کے باقی ماندہ کا خمس دیا جائے

۱۷۷۷ اگر کسی شخص کے بغرض تجارت خریدے ہوئے مال کی قیمت بڑھ جائے اور وہ اسے نہ بیچے اور سال کے دوران اس کی قیمت گر جائے تو جتنی مقدار تک قیمت بڑھی ہو اس کا خمس واجب نہیں ہے

۱۷۷۸ اگر کسی شخص کے بغرض تجارت خریدے ہوئے مال کی قیمت بڑھ جائے اور وہ اس امید پر کہ ابھی اس کی قیمت اور بڑھے گی اس مال کو سال کے خاتمے کے بعد تک فروخت نہ کرے اور پھر اس کی قیمت گر جائے تو جس مقدار تک قیمت بڑھی ہو اس کا خمس دینا واجب ہے

۱۷۷۹ کسی شخص نے مال تجارت کے علاوہ کوئی مال خرید کر یا اسی کی طرح کسی طریقے سے حاصل کیا ہو جس کا خمس وہ ادا کر چکا ہو تو اگر اس کی قیمت بڑھ جائے اور وہ اسے بیچ دے تو ضروری ہے کہ جس قدر اس چیز کی قیمت بڑھی ہے اس کا خمس دے اسی طرح مثلاً اگر کوئی درخت خریدے اور اس میں پھل لگیں یا (بھیڑ خریدے اور وہ) بھیڑیں موٹی ہو جائے تو اگر ان چیزوں کی نگہداشت سے اس کا مقصد نفع کمانا تھا تو ضروری ہے کہ ان کی قیمت میں جو اضافہ ہوا ہے اس کا خمس دے بلکہ اگر اس کا مقصد نفع کمانا نہ بھی رہا ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان کا خمس دے

۱۷۸۰ اگر کوئی شخص اس خیال سے باغ (میں پودے) لگائے کہ قیمت بڑھ جانے پر انہیں بیچ دے گا تو ضروری ہے کہ پھلوں کی اور درختوں کی نشوونما اور باغ کی بڑھی ہوئی قیمت کا خمس دے لیکن اگر اس کا ارادہ یہ رہا ہو کہ ان درختوں کے پھل بیچ کر ان سے نفع کمائے گا تو فقط پھلوں کا خمس دینا ضروری ہے

۱۷۸۱ اگر کوئی شخص بید مشک اور چنار وغیرہ کے درخت لگائے تو ضروری ہے کہ ہر سال ان کے بڑھنے کا خمس دے اور اسی طرح اگر مثلاً ان درختوں کی ان شاخوں سے نفع کمائے جو عموماً ہر سال کاٹی جاتی ہیں اور تنہا ان شاخوں کی قیمت یا دوسرے فائدوں کو ملا کر اس کی آمدنی اس کے سال بھر کے اخراجات سے بڑھے جائے تو ضروری ہے کہ ہر سال کے خاتمے پر اس زائد رقم کا خمس دے

۱۷۸۲ اگر کسی شخص کی آمدنی کی متعدد ذرائع ہو مثلاً جائداد کا کرایہ آتا ہو اور خرید و فروخت بھی کرتا ہو اور ان تمام ذرائع تجارت کی آمدنی اور اخراجات اور تمام رقم کا حساب کتاب یکجا ہو تو ضروری ہے کہ سال کے خاتمہ پر جو کچھ اس کے اکراجات سے زائد ہو اس کا خمس ادا کرے اور اگر ایک ذریعہ سے نفع کمائے اور دوسرے ذریعہ سے نقصان اٹھائے تو وہ ایک ذریعہ کے نقصان کا دوسرے ذریعہ کے نقصان سے تدارک کر سکتا ہے لیکن اگر اس کے دو مختلف پیشے ہو مثلاً۔ تجارت اور زراعت کرتا ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر وہ ایک پیشے کے نقصان کا تدارک دوسرے پیشے کے نفع سے نہیں کر سکتا

۱۷۸۳ انسان جو اخراجات فائدہ حاصل کرنے کے لئے مثلاً دلالی اور باربرداری کے سلسلے میں خرچ کرے تو انہیں منافع میں سے منہا کر سکتا ہے اور اتنی مقدار کا خمس ادا کرنا لازم نہیں

۱۷۸۴ کاروبار کے منافع سے کوئی شخص سال بھر میں جو کچھ خوراک، لباس، گھر کے ساز و سامان، مکان کی خریداری، بیٹے کی شادی، بیٹی کے جہیز اور زیارات وغیرہ پر خرچ کرے اوس پر خمس نہیں ہے بشرطیکہ ایسے اخراجات اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہو اور اس نے فضول خرچی بھی نہ کی ہو

۱۷۸۵ جو مال انسان منت اور کفارے پر خرچ کرے وہ سالانہ اخراجات کا حصہ ہے اسی طرح وہ مال بھی اس کے سالانہ اخراجات کا حصہ ہے جو وہ کسی کو تحفے یا انعام کے طور پر بشرطیکہ اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہو

۱۷۸۶ اگر انسان اپنی لڑکی شادی کے وقت تمام جہیز اکٹھا تیار نہ کر سکتا ہو تو وہ اسے کئی سالوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کر سکتا ہے چنانچہ اگر جہیز خریدے جو اس کی حیثیت سے بڑھ کر نہ ہو تو اس پر خمس دینا لازم نہیں ہے اور اگر وہ جہیز اس کی حیثیت سے بڑھ کر ہو یا ایک سال کے منافع سے دوسرے سال میں تیار کیا گیا ہو تو اس کا خمس دینا ضروری ہے

۱۷۸۷ جو مال کسی شخص نے زیارت بیت اللہ (حج) اور دوسری زیارات کے سفر پر خرچ کیا ہو وہ اس سال کے اخراجات میں شمار ہوتا ہے جس سال میں خرچ کیا جائے اور اگر اس کا سفر سال سے زیادہ طول کھینچ جائے تو جو کچھ وہ دوسرے سال میں خرچ کرے اس کا خمس دینا ضروری ہے

۱۷۸۸ جو شخص کسی پیشے یا تجارت وغیرہ سے منافع حاصل کرے اگر اس کے پاس کوئی اور مال بھی ہو جس پر خمس واجب نہ ہو تو وہ اپنے سال بھر کے اخراجات کا حساب فقط اپنے منافع کو مدنظر رکھتے ہوئے کر سکتا ہے

۱۷۸۹ جو سامان کسی شخص نے سال بھر استعمال کرنے کے لئے اپنے منافع سے خریدا ہو اگر سال کے آخر میں اس میں سے کچھ بچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر خمس اس کی قیمت کی صورت میں دینا چاہے اور جب وہ سامان خریدا تھا اس کے مقابلے میں اس کی قیمت بڑھ گئی ہو تو ضروری ہے کہ سال کے خاتمے پر جو قیمت ہو اس کا حساب لگائے۔

۱۷۹۰ کوئی شخص خمس دینے سے پہلے اپنے منافع میں سے گھریلو استعمال کے لئے سامان خریدے اگر اس کی ضرورت منافع حاصل ہونے والے سال کے بعد ختم ہو جائے تو ضروری نہیں کہ اس کا خمس دے اور اگر دوران سال اس کی ضرورت ختم ہو جائے تو بھی یہی حکم ہے لیکن اگر وہ سامان ان چیزوں میں سے جو عموماً آئندہ سالوں میں استعمال کے لئے رکھی جاتی ہو جیسے سردی اور گرمی کے کپڑے تو ان پر خمس نہیں ہوتا اس صورت کے علاوہ جس وقت بھی اس سامان کی ضرورت ختم ہو جائے احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا خمس دے اور یہی صورت زمانہ زیورات کی ہے جب کہ عورت کا انہیں بطور زینت استعمال کرنے کا زمانہ گزر جائے۔

۱۷۹۱ اگر کسی شخص کو کسی سال میں منافع نہ ہو تو وہ اس سال کے اخراجات کو آئندہ سال کے منافع سے منہا نہیں کر سکتا۔

۱۷۹۲ اگر کسی شخص کو سال کے شروع میں منافع نہ ہو اور وہ اپنے سرمائے سے خرچ اٹھائے اور سال کے ختم ہونے سے پہلے اسے منافع ہو جائے تو اس نے جو کچھ سرمائے میں سے خرچ کیا ہے اسے منافع سے منہا کر سکتا ہے۔

۱۷۹۳ اگر سرمائے کا کچھ حصہ تجارت وغیرہ میں ڈوب جائے تو جس قدر سرمایہ ڈوبا ہو انسان اتنی مقدار اس سال کے منافع میں سے منہا کرسکتا ہے۔

۱۷۹۴ اگر کسی شخص کے مال میں سے سرمائے کے علاوہ کوئی اور چیز ضائع ہو جائے تو وہ اس چیز کو منافع میں سے مہیا نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے اسی سال میں اس چیز کی ضرورت پڑ جائے تو وہ اس سال کے دوران اپنے منافع سے مہیا کر سکتا ہے۔

۱۷۹۵ اگر کسی شخص کو سارا سال کوئی منافع نہ ہو اور وہ اپنے اخراجات قرض لے کر پورے کرے تو وہ آئندہ سالوں کے منافع سے قرض کی رقم منہا نہیں کر سکتا لیکن اگر سال کے شروع میں اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے قرض

لۓ اور سال ختم هونۓ سۓ پهلۓ منافع کمائۓ تو اپنۓ قرضۓ کی رقم اس منافع میۓ سۓ منها کر سکتا هۓۓ اور اسی طرح پهلۓ صورت میۓ وه اس قرض کو اس سال کۓ منافع سۓ ادا کرسکتا هۓ اور منافع کی اس مقدار سۓ خمس کا کوئی تعلق نهیۓۓ

۱۷۹۶ۓ اگر کوئی شخص مال بۓۓانۓ کی غرض سۓ یا ایسی املاک خریدنۓ کۓ لئۓ جس کی اسۓ ضرورت نه هو قرض لۓ تو وه اس سال کۓ منافع سۓ اس قرض کو ادا نهیۓ کر سکتاۓۓهاۓ جو مال بطور قرض لیا هو یا جو چیز اس قرض سۓ خریدی هو اگر وه تلف هوجائۓ تو اس صورت میۓ وه اپنا قرض اس سال کۓ منافع میۓ سۓ ادا کر سکتا هۓۓ

۱۷۹۷ۓ انسان هر اس چیز کا جس پر خمس واجب هو چکا هو اسی چیز کی شکل میۓ خمس دۓ سکتا هۓ اور اگر چاهۓ تو جتنا خمس اس پر واجب هو اس کی قیمت کۓ برابر رقم بۓی دۓ سکتا هۓ لیکن اگر کسی دوسری جنس کی صورت میۓ جس پر خمس واجب نه هو دینا چاهۓ تو محل اشکال هۓ بجز اس کۓ که ایسا کرنا حاکم شرع کی اجازت سۓ هوۓ

۱۷۹۸ۓ جس شخص کۓ مال پر خمس واجب الادا هو اور سال گزر گیا هو لیکن اس نۓ خمس نه دیا هو اور خمس دینۓ کا اراده بۓی نه رکۓۓتا هو وه اس مال میۓ تصرف نهیۓ کر سکتا بلکه احتیاط واجب کی بنا پر اگر خمس دینۓ کا اراده رکۓۓتا هو تب بۓی وه تصرف نهیۓ کرسکتاۓ

۱۷۹۹ۓ جس شخص کو خمس ادا کرنا هو وه یه نهیۓ کر سکتا که اس خمس کو اپنۓ ذمۓ لۓ یعنی اپنۓ آپ کو خمس کۓ مستحقین کا مقروض تصور کرۓ اور سارا مال استعمال کرتا رهۓ اور اگر استعمال کرۓ اور وه مال تلف هو جائۓ تو ضروری هۓ که اس کا خمس دۓۓ

۱۸۰۰ۓ جس شخص کو خمس ادا کرنا هو اگر وه حاکم شرع سۓ مفاهمت کرکۓ خمس کو اپنۓ ذمۓ لۓ لۓ تو سارا مال استعمال کر سکتا هۓ اور مفاهمت کۓ بعد اس مال سۓ جو منافع اسۓ حاصل هو وه اس کا اپنا مال هۓۓ

۱۸۰۱ۓ جو شخص کاروبار میۓ کسی دوسرۓ کۓ ساتۓ شریک هو اگر وه اپنۓ منافع پر خمس دۓ دۓ اور اس کا حصۓ دار نه دۓ اور آئنده سال وه حصۓ دار اس مال کو جس کا خمس اس نۓ نهیۓ دیا ساجۓۓ میۓ سرمائۓ کۓ طور پر پیش کرۓ تو وه شخص (جس نۓ خمس ادا کر دیا هو) اگر شیعه اثنا عشری مسلمان هو تو اس مال کو استمعال میۓ لاسکتا هۓۓ

۱۸۰۲ اگر نابالغ بچہ کے پاس کوئی سرمایہ ہو اور اس سے منافع حاصل ہو تو اقوی کی بنا پر اس کا خمس دینا ہوگا اور اسکے ولی پر واجب ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر ولی خمس نہ دے تو بالغ ہونے کے بعد واجب ہے کہ وہ خود اس کا خمس دے

۱۸۰۳ جس شخص کو کسی دوسرے شخص سے کوئی مال ملے اور اسے شک ہو کہ (مال دینے والے) دوسرے شخص نے اس کا خمس دیا ہے یا نہیں تو وہ (مال حاصل کرنے والا شخص) اس مال میں تصرف کرسکتا ہے بلکہ اگر یقین بھی ہو کہ اس دوسرے شخص نے خمس نہیں دیا تب بھی اگر وہ شیعہ اثنا عشری مسلمان ہو تو اس مال میں تصرف کر سکتا ہے

۱۸۰۴ اگر کوئی شخص کاروبار کے منافع سے سال کے دوران ایسی جائداد خریدے جو اس کی سال بھر کی ضروریات اور اخراجات میں شمار نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ سال کے خاتمے پر اس کا خمس دے اور اگر خمس نہ دے اور اس جائداد کی قیمت بڑھے جائے تو لازم ہے کہ اس کی موجودہ قیمت پر خمس دے اور جائداد کے علاوہ قالین وغیرہ کے لئے بھی یہی حکم ہے

۱۸۰۵ جس شخص نے شروع سے (یعنی جب سے اس پر خمس کی ادائیگی واجب ہوئی ہو) خمس نہ دیا ہو مثال کے طور پر اگر وہ کوئی جائداد خریدے اور اس کی قیمت بڑھے جائے اور اگر اس نے یہ جائداد اس ارادے سے نہ خریدی ہو کہ اس کی قیمت بڑھے جائے گی تو بیچ دے گا مثلا کھیتی باڑی کے لئے زمین خریدی ہو اور اس کی قیمت اس رقم سے ادا کی ہو جس پر خمس نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ قیمت خرید پر خمس دے اور مثلاً اگر بیچنے والے کو وہ رقم دی ہو جس پر خمس نہ دیا ہو اور اس سے کھا ہو کہ میں یہ جائداد اس رقم سے خریدتا ہوں تو ضروری ہے کہ اس جائداد کی موجودہ قیمت پر خمس دے

۱۸۰۶ جس شخص نے شروع سے (یعنی جب سے خمس کی ادائیگی اس پر واجب ہوئی) خمس نہ دیا ہو اگر اس نے اپنے کاروبار کے منافع سے کوئی ایسی چیز خریدی ہو جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور اسے منافع کمائے ایک سال گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر اس نے گھر کا سازوسامان اور ضرورت کی چیزیں اپنی حیثیت کے مطابق خریدی ہوں اور جانتا ہو کہ اس نے یہ چیزیں اس سال کے دوران اس منافع سے خریدی ہیں جس سال میں اسے منافع ہوا ہے تو ان پر خمس دینا لازم نہیں لیکن اگر اسے یہ معلوم نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ حاکم شرع سے مفاہمت کرے

معدنی کانیں

۱۸۰۷ سونا، چاندی، سیسہ، تانبا، لوہا (جیسی دھاتوں کی کانیں) نیز پیٹرولیم، کوئلا، فیروزہ، عقیق، پھٹکری یا نمک کی کانیں اور (اسی طرح کی) دوسری کانیں انفال کی زمرہ میں آتی ہیں یعنی یہ امام عصر علیہ السلام کی ملکیت ہیں لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی چیز نکالے جب کہ شرعا کوئی حرج نہ ہو تو وہ اسے اپنی ملکیت قرار دے سکتا ہے اور اگر وہ چیز نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے

۱۸۰۸ کان سے نکلی ہوئی چیز کا نصاب ۱۵ مثقال مروجہ سکہ دار سونا ہے یعنی اگر کان سے نکالی ہوئی کسی چیز کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر جو اخراجات آئے ہوں انہیں منہا کرکے جو باقی بچے اس کا خمس دے

۱۸۰۹ جس شخص نے کان سے منافع کمایا ہو اور جو چیز کان سے نکالی ہو اگر اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک نہ پہنچے تو اس پر خمس تب واجب ہوگا جب صرف یہ منافع یا اس کے دوسرے منافع اس منافع کو ملا کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہوجائیں

۱۸۱۰ جپسم، چونا، چکنی مٹی اور سرخ مٹی پر احتیاط لازم کی بنا پر معدنی چیزوں کے حکم کا اطلاق ہوتا ہے لہذا اگر یہ چیزیں حد نصاب تک پہنچ جائیں تو سال بھر کے اخراجات نکالنے سے پہلے ان کا خمس دینا ضروری ہے

۱۸۱۱ جو شخص کان سے کوئی چیز نکالے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے خواہ وہ کان زمین کے اوپر ہو یا زیر زمین اور خواہ ایسی زمین میں ہو جو کسی کی ملکیت ہو یا ایسی زمین میں ہو جس کا کوئی مالک نہ ہو

۱۸۱۲ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ جو چیز اس نے کان سے نکالی ہے اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے کے برابر ہے یا نہیں تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو وزن کرکے یا کسی اور طریقے اس کی قیمت معلوم کرے

۱۸۱۳ اگر کئی افراد مل کر کان سے کئی چیز نکالیں اور اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے لیکن ان میں سے ہر ایک کا حصہ اس مقدار سے کم ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ خمس دیں

۱۸۱۴ اگر کوئی شخص اس معدنی چیز کو جو زیر زمین دوسرے کی ملکیت میں ہو اس کی اجازت کے بغیر اس کی زمین کھود کر نکالے تو مشہور قول یہ ہے کہ "جو چیز دوسرے کی زمین سے نکالی جائے وہ اسی مالک کی ہے" لیکن یہ بات اشکال سے خالی

نهیں اور بهتر یه هے که باهم معامله طے کرے اور اگر آپس میں سمجھوته نه هوسکے تو حاکم شرع کی طرف رجوع کریں تاکه وه اس تنازع کا فیصله کرے۔

گڑا هوا دفینه

۱۸۱۵۔ دفینه وه مال هے جو زمین یا درخت یا پهاڑ یا دیوار میں گڑا هوا هو اور کوئی اسے وهاں سے نکالے اور اس کی صورت یه هو ه اسے دفینه کها جاسکے۔

۱۸۱۶۔ اگر انسان کو کسی ایسی زمین سے دفینه ملے جو کسی کی ملکیت نه هو تو وه اسے اپنے قبضے میں لے سکتا هے یعنی اپنی ملکیت میں لے سکتا هے لیکن اس کا خمس دینا ضروری هے۔

۱۸۱۷۔دفینے کا نصاب ۱۰۵ مثقال سکه دار چاندی اور ۱۵ مثقال سکه دار سونا هے یعنی جو چیز دفینے سے ملے اگر اس کی قیمت ان دونوں میں سے کسی ایک کے بیس برابر هو تو اس کا خمس دینا واجب هے۔

۱۸۱۸۔ اگر کسی شخص کو ایسی زمین سے دفینه ملے جو اس نے کسی سے خریدی هو اور اسے معلوم هو که یه ان لوگوں کا مال نهیں هے جو اس سے پهلے اس زمین کے مالک تھے اور وه یه نه جانتا هو که مالک مسلمان هے یا ذمی هے اور وه خود یا اس کے وارث زنده هیں تو وه اس دفینے کو اپنے قبضے میں لے سکتا هے لیکن اس کا خمس دینا ضروری هے۔ اور اگر اسے احتمال هو که یه سابقه مالک کا مال هے جب که زمین اور اسی طرح دفینه یا وه جگه ضمناً زمین میں شامل هونے کی بنا پر اس کا حق هو تو ضروری هے که اسے اطلاع دے اور اگر یه معلوم هو که اس کا مال نهیں تو اس شکص کو اطلاع دے جو اس سے بیس پهلے اس زمین کا مالک تھا اور اس پر اس کا حق تھا اور اسی ترتیب سے ان تمام لوگوں کو اطلاع دے جو خود اس سے پهلے اس زمین کے مالک رهے هوں اور اس پر ان کا حق هو اور اگر پته چلے که وه ان میں سے کسی کا بیٹی مال نهیں هے تو پھر وه اسے اپنے قبضے میں لے سکتا هے لیکن اس کا خمس دینا ضروری هے۔

۱۸۱۹۔اگر کسی شخص کو ایسے کئی برتنوں سے مال ملے جو ایک جگه دفن هوں اور اس مال کی مجموعی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے کے برابر هو تو ضروری هے که اس مال کا خمس دے لیکن اگر مختلف مقامات سے دفینے ملیں تو ان میں سے جس دفینے کی قیمت مذکوره مقدار تک پهنچے اس پر خمس واجب هے اور جب دفینے کی قیمت اس مقدار تک نه پهنچے اس پر خمس نهیں هے۔

۱۸۲۰ جب دو اشخاص کو ایسا دفینہ ملے جس کی قیمت ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونے تک پہنچتی ہو لیکن ان میں سے ہر ایک کا حصہ اتنا نہ بنتا ہو تو اس پر خمس ادا کرنا ضروری نہیں ہے

۱۸۲۱ اگر کوئی شخص جانور خریدے اور اس کے پیٹ سے اس کوئی مال ملے تو اگر اس احتمال ہو کہ یہ مال بیچنے والے یا پہلے مالک کا ہے اور وہ جانور پر اور جو کچھ اس کے پیٹ سے برآمد ہوا ہے اس پر حق رکھتا ہے تو ضروری ہے کہ اسے اطلاع دے اور اگر معلوم ہو کہ وہ مال ان میں سے کسی ایک کا بھی نہیں ہے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس کا خمس دے اگرچہ وہ مال دفینے کے نصاب کے برابر نہ ہو اور یہ حکم مچھلی اور اس کی مانند دوسرے ایسے جانداروں کے لئے بھی ہے جن کی کوئی شخص کسی مخصوص جگہ میں افزائش و پرورش کرے اور ان کی غذا کا انتظام کرے اور اگر سمندر یا دریا سے اسے پکڑے تو کسی کو اس کی اطلاع دینا لازم نہیں

وہ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے

۱۸۲۲ اگر حلال مال حرام مال کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ انسان انہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کر سکے اور حرام مال کے مالک اور اس مال کی مقدار کا بھی علم نہ ہو اور یہ بھی علم نہ ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس سے کم ہے یا زیادہ تو تمام مال کا خمس قربت مطلقہ کی نیت سے ایسے شخص کو دے جو خمس کا اور مال مجہول المالک کا مستحق ہے اور خمس دینے کے بعد باقی مال اس شخص پر حلال ہے

۱۸۲۳ اگر حلال مال حرام مال سے مل جائے تو انسان حرام کی مقدار خواہ وہ خمس سے کم ہو یا زیادہ جانتا ہو لیکن اس کے مالک کو نہ جانتا ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار اس مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع سے بھی اجازت لے

۱۸۲۴ اگر حلال مال حرام مال سے مل جائے اور انسان کو حرام کی مقدار کا علم نہ ہو لیکن اس مال کے مالک کو پہچانتا ہو اور دونو ایک دوسرے کو راضی نہ کرسکیں تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار کے بارے میں یقین ہو کہ دوسرے کا مال ہے وہ اسے دیدے بلکہ اگر دو مال اس کی اپنی غلطی سے مخلوط ہوئے ہو تو احتیاط کی بنا پر جس مال کے بارے میں اسے احتمال ہو کہ یہ دوسرے کا ہے اسے اس مال سے زیادہ دینا ضروری ہے

۱۸۲۵۔ اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے دے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ تھی تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار کے بارے میں علم ہو کہ خمس سے زیادہ تھی اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے ۔

۱۸۲۶۔ اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے یا ایسا مال جس کے مالک کو نہ پہچانتا ہو مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور بعد میں اس کا مالک مل جائے تو اگر وہ راضی نہ ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کے مال کے برابر اسے دینا ضروری ہے۔

۱۸۲۷۔ اگر حلال مال حرام مال سے مل جائے اور حرام کی مقدار معلوم ہو اور انسان جانتا ہو کہ اس کا مالک چند لوگوں میں سے ہی کوئی ایک ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ وہ کون ہے تو ان سب کا اطلاع دے چنانچہ ان میں سے کوئی ایک کہے کہ یہ میرا مال ہے اور دوسرے کہیں کہ ہمارا مال نہیں یا اس مال کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کریں تو اسی پہلے شخص کو وہ مال دیدے اور اگر دو یا دو سے زیادہ آدمی کہیں کہ یہ ہمارا مال ہے اور صلح یا اسی طرح کسی طریقے سے وہ معاملہ حل نہ ہو تو ضروری ہے کہ تنازع کے حل کے لئے حاکم شرع سے رجوع کریں اور اگر وہ سب لاعلمی کا اظہار کریں اور باہم صلح بھی نہ کریں تو ظاہر یہ ہے کہ اس مال کے مالک کا تعین قرعہ اندازی کے ذریعے ہوگا اور احتیاط یہ ہے کہ حاکم شرع یا اس کا وکیل قرعہ اندازی کی نگرانی کرے۔

غَوَّاصِی سے حاصل کئے ہوئے موتی

۱۸۲۸۔ اگر غواصی کے ذریعے یعنی سمندر میں غوطہ لگا کر لُئولُئو، مرجان یا دوسرے موتی نکالے جائیں تو خواہ وہ ایسی چیزوں میں سے ہوں جو اگتی ہیں یا معدنیات میں سے ہوں اگر اس کی قیمت ۱۸ چنے سونے کے برابر ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دیا جائے خواہ انہیں ایک دفعہ میں سمندر سے نکالا گیا ہو یا ایک سے زیادہ دفعہ میں بشرطیکہ پہلی دفعہ اور دوسری دفعہ غوطہ لگانے میں زیادہ فاصلہ نہ ہو مثلاً یہ کہ دو موسموں میں غواصی کی ہو بصورت دیگر ہر ایک دفعہ میں ۱۸ چنے سونے کی قیمت کے برابر نہ ہو تو اس کا خمس دینا واجب نہیں ہے اور اسی طرح جب غواصی میں شریک تمام غوطہ خوروں میں سے ہر ایک کا حصہ ۱۸ چنے سونے کی قیمت کے برابر نہ ہو تو ان پر اس خمس دینا واجب نہیں ہے۔

۱۸۲۹۔ اگر سمندر میں غوطہ لگائے بغیر دوسرے ذرائع سے موتی نکالے جائیں تو احتیاط کی بنا پر ان پر خمس واجب ہے لیکن اگر کوئی شخص سمندر کی پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے موتی حاصل کرے تو ان کا خمس اس اس صورت میں دینا ضروری ہے جب جو موتی اس دستیاب ہوئے ہوں وہ تنہا یا اس کے کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو

۱۸۳۰۔ مچھلیوں اور ان دوسرے (آبی) جانوروں کا خمس جنہیں انسان سمندر میں غوطہ لگائے بغیر حاصل کرتا ہے اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب ان چیزوں سے حاصل کردہ منافع تنہا یا کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو

۱۸۳۱۔ اگر انسان کوئی چیز نکالنے کا ارادہ کئے بغیر سمندر میں غوطہ لگائے اور اتفاق سے کوئی موتی اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اسے اپنی ملکیت میں لینے کا ارادہ کرے تو اس کا خمس دینا ضروری ہے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر حال میں اس کا خمس دے

۱۸۳۲۔اگر انسان سمندر میں غوطہ لگائے اور کوئی جانور نکال لائے اور اس کے پیٹ میں سے اسے کوئی موتی ملے تو اگر وہ جانور سیپی کی مانند ہو جس کے پیٹ میں عموماً موتی ہوتے ہیں اور وہ نصاب تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر وہ کوئی ایسا جانور ہو جس نے اتفاقاً موتی نگل لیا ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اگرچہ وہ حدنصاب تک نہ پہنچے تب بھی اس کا خمس دے

۱۸۳۳۔ اگر کوئی شخص بڑے دریاؤں مثلاً دجلہ اور فرات میں غوطہ لگائے اور موتی نکال لائے تو اگر اس دریا میں موتی پیدا ہوتے ہوں تو ضروری ہے کہ (جو موتی نکالے) ان کا خمس دے

۱۸۳۴۔ اگر کوئی شخص پانی میں غوطہ لگائے اور کچھ عنبر نکال لائے اور اس کی قیمت ۱۸ چنے سونے یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے بلکہ اگر پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے بھی حاصل کرے تو اس کا بھی یہی حکم ہے

۱۸۳۵۔ جس شخص کا پیشہ غوطہ خوری یا کان کنی ہو اگر وہ ان کا خمس ادا کر دے اور پھر اس کے سال بھر کے اخراجات سے کچھ بچ رہے تو اس کو لئے یہ لازم نہیں کہ دوبارہ اس کا خمس ادا کرے

۱۸۳۶۔ اگر بچہ کوئی معدنی چیز نکالے یا اسے کوئی دفینہ مل جائے یا سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکال لائے تو بچے کا ولی اس کا خمس دے اور اگر ولی خمس ادا نہ کرے تو ضروری ہے کہ بچہ بالغ ہونے کے بعد خود خمس ادا کرے اور اسی طرح اگر اس کے پاس حرام مال میں حلال مال ملا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا ولی اس مال کا پاک کرے۔

مال غنیمت

۱۸۳۷۔ اگر مسلمان امام علیہ السلام کے حکم سے کفار سے جنگ کریں اور جو چیزیں جنگ میں ان کے ہاتھ لگیں انہیں "غنیمت" کہا جاتا ہے۔ اور اس مال کی حفاظت یا اس کی نقل و حمل وغیرہ کے مصارف منہا کرنے کے بعد اور جو رقم امام علیہ السلام اپنی مصلحت کے مطابق خرچ کریں اور جو مال، خاص امام علیہ السلام کا حق ہے اسے علیحدہ کرنے کے بعد باقیماندہ پر خمس ادا کیا جائے۔ مال غنیمت پر خمس ثابت ہونے میں اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جن زمینوں کا تعلق "انفال" سے ہے وہ تمام مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہیں اگرچہ جنگ امام علیہ السلام کی اجازت سے نہ ہو۔

۱۸۳۸۔ اگر مسلمان کافروں سے امام علیہ السلام کی اجازت کے بغیر جنگ کریں اور ان سے مال غنیمت حاصل ہو تو جو غنیمت حاصل ہو وہ امام علیہ السلام کی ملکیت ہے اور جنگ کرنے والوں کا اس میں کوئی حق نہیں۔

۱۸۳۹۔ جو کچھ کافروں کے ہاتھ میں ہے اگر اس کا مالک مُحتَرمُ المَال یعنی مسلمان یا کافرِ ذمّی ہو تو اس پر غنیمت حاصل ہو تو جو غنیمت حاصل ہو وہ امام علیہ السلام کی ملکیت ہے اور جنگ کرنے والوں کا اس میں کوئی حق نہیں۔

۱۸۴۰۔ کافر حَربہ کا مال چرانا اور اس جیسا کوئی کام کرنا اگر خیانت اور نقص امن میں شمار ہو تو حرام ہے اور اس طرح کی جو چیزیں ان سے حاصل کی جائیں احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ انہیں لوٹا دی جائیں۔

۱۸۴۱۔ مشہور یہ ہے کہ ناصبی کا مال مومن اپنے لئے لے سکتا ہے البتہ اس کا خمس دے لیکن یہ حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔

وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے

۱۸۴۲ اگر کافر ذمی مسلمان سے زمین خریدے تو مشہور قول کی بنا پر اس کا خمس اسی زمین سے یا اپنے کسی دوسرے مال سے دے لیکن خمس کے عام قواعد کے مطابق اس صورت میں خمس کے واجب ہونے میں اشکال ہے

خمس کا مصرف

۱۸۴۳ ضروری ہے کہ خمس دو حصوں میں تقسیم کیا جائے اس کا ایک حصہ سادات کا حق ہے اور ضروری ہے کہ کسی فقیر سید یا یتیم سید یا ایسے سید کو دیا جائے جو سفر میں ناچار ہوگیا ہو اور دوسرا حصہ امام علیہ السلام کا ہے جو ضروری ہے کہ موجودہ زمانے میں جامع الشرائط مجتہد کر دیا جائے یا ایسے کاموں پر جس کی وہ مجتہد اجازت دے خرچ کیا جائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ مرجع اعلم عمومی مصلحتوں سے آگاہ ہو

۱۸۴۴ جس یتیم سید کو خمس دیا جائے ضروری ہے کہ وہ فقیر بلی ہو لیکن جو سید سفر میں ناچار ہو جائے وہ خواہ اپنے وطن میں فقیر نہ بلی ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے

۱۸۴۵ جو سید سفر میں ناچار ہوگیا ہو اگر اس کا سفر گناہ کا سفر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے

۱۸۴۶ جو سید عادل نہ ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے لیکن جو سید اثنا عشری نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے

۱۸۴۷ جو سید گناہ کا کام کرتا ہو اگر اسے خمس دینے سے گناہ کرنے میں اس کی مدد ہوتی ہو تو اسے خمس نہ دیا جائے اور احوط یہ ہے کہ اس سید کو بلی خمس نہ دیا جائے جو شراب پیتاہو یا نماز نہ پڑھتا ہو یا علانیہ گناہ کرتا ہو گو خمس دینے سے اسے گناہ کرنے میں مدد نہ ملتی ہو

۱۸۴۸ جو شخص کہے کہ سید ہوں اسے اس وقت تک خمس نہ دیا جائے جب تک دو عادل اشخاص اس کے سید ہونے کی تصدیق نہ کردیں یا لوگوں میں اس کا سید ہونا اتنا مشہور ہو کہ انسان کو یقین اور اطمینان ہو جائے کہ وہ سید ہے

۱۸۴۹ کوئی شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہو اور اس کے سید نہ ہونے کے بارے میں جو باتیں کی جاتی ہوں انسان کو ان پر یقین یا اطمینان نہ ہو تو اسے خمس دیا جاسکتا ہے

۱۸۵۰ اگر کسی شخص کی بیوی سیدانی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ شوہر اس اس مقصد کے لئے خمس نہ دے کہ وہ اس اپنے ذاتی استعمال میں لائے لیکن اگر دوسرے لوگوں کی کفالت اس عورت پر واجب ہو اور وہ ان اخراجات کی ادائیگی سے قاصر ہو تو انسان کے لئے جائز ہے کہ اپنی بیوی کو خمس دے تاکہ وہ زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرے اور اس عورت کو اس غرض سے خمس دینے کے بارے میں بڑی یہی حکم ہے جبکہ وہ (یہ رقم) اپنے غیر واجب اخراجات پر صرف کرے (یعنی اس مقصد کے لئے اس خمس نہیں دینا چاہئے)۔

۱۸۵۱ اگر انسان پر کسی سید کے یا ایسی سیدانی کے اخراجات واجب ہوں جو اس کی بیوی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ اس سید یا سیدانی کے خوراک اور پوشاک کے اخراجات اور باقی واجب اخراجات اپنے خمس سے ادا نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ اس سید یا سیدانی کو خمس کی کچھ رقم اس مقصد سے دے کہ وہ واجب اخراجات کے علاوہ اسے دوسری ضروریات پر خرچ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۸۵۲ اگر کسی فقیر سید کے اخراجات کسی دوسرے شخص پر واجب ہوں اور وہ شخص اس سید کے اخراجات برداشت نہ کر سکتا ہو یا استطاعت رکھتا ہو لیکن نہ دیتا ہو تو اس سید کو خمس دیا جاسکتا ہے۔

۱۸۵۳ احتیاط واجب یہ ہے کہ کسی ایک فقیر سید کو اس کے ایک سال کے اخراجات سے زیادہ خمس نہ دیا جائے ۔

۱۸۵۴ اگر کسی شخص کے شہر میں کوئی مستحق سید نہ ہو اور اسے یقین یا اطمینان ہو کہ کوئی ایسا سید بعد میں بڑی نہیں ملے گا یا جب تک کوئی مستحق سید ملے خمس کی حفاظت کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ خمس دوسرے شہر لے جائے اور مستحق کو پہنچا دے اور خمس دوسرے شہر لے جانے کے اخراجات خمس میں سے لے سکتا ہے اور اگر خمس تلف ہو جائے تو اگر اس شخص نے اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتی ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر کوتاہی نہ برتی ہو تو اس پر کچھ بڑی واجب نہیں ہے۔

۱۸۵۵ جب کسی شخص کے اپنے شہر میں خمس کا مستحق شخص موجود نہ ہو تو اگرچہ اسے یقین یا اطمینان ہو کہ بعد میں مل جائے گا اور خمس کے مستحق شخص کے ملنے تک خمس کی نگہداشت بڑی ممکن ہو تب بڑی وہ خمس دوسرے شہر لے جاسکتا ہے اور اگر وہ خمس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتے اور وہ تلف ہو جائے تو اس کے لئے کوئی چیز دینا ضروری نہیں لیکن وہ خمس کے دوسری جگہ لے جانے کے اخراجات خمس میں سے نہیں لے سکتا ہے۔

۱۸۵۶۔ اگر کسی شخص کو اپنے شہر میں خمس کا مستحق مل جائے تب بھی وہ خمس دوسرے شہر لے جاکر مستحق کو پہنچاسکتا ہے البتہ خمس کا ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا اس قدرتاخیر کا موجب نہ ہو کہ خمس پہنچانے میں سستی شمار ہو لیکن ضروری ہے کہ اسے لے جانے کے اخراجات خود ادا کرے اور اس صورت میں اگر خمس ضائع ہو جائے تو اگرچہ اس نے اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو وہ اس کا ذمہ دار ہے۔

۱۸۵۷۔ اگر کوئی شخص حاکم شرع کے حکم سے خمس دوسرے شہر لے جائے اور وہ تلف ہو جائے تو اس کے لئے دوبارہ خمس دینا لازم نہیں اور اسی طرح اگر وہ خمس حاکم شرع کے وکیل کو دے دے جو خمس کی وصولی پر مامور ہو اور وہ وکیل خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جائے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۱۸۵۸۔ یہ جائز نہیں کہ کسی چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے زیادہ لگا کر اسے بطور خمس دیا جائے۔ اور جیسا کہ مسئلہ ۱۷۹۷ میں بتایا گیا ہے کہ کسی دوسری جنس کی شکل میں خمس ادا کرنا ما سوا سونے اور چاندی کے سکوں اور انہین جیسی دوسری چیزوں کے ہر صورت میں محل اشکال ہے۔

۱۸۵۹۔جس شخص کو خمس کے مستحق شخص سے کچھ لینا ہو اور چاہتا ہو کہ اپنا قرضہ خمس کی رقم سے منہا کر لے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ یا تو حاکم شرع سے اجازت لے یا خمس اس مستحق کو دیدے اور بعد میں مستحق شخص اسے وہ مال قرضے کی ادائیگی کے طور پر لوٹا دے اور وہ یہ بھی کر سکتا ہے کہ خمس کے مستحق شخص کی اجازت سے اس کا وکیل بن کر خود اس کی طرف سے خمس لے لے اور اس سے اپنا قرض چکا لے۔

۱۸۶۰۔ مالک، خمس کے مستحق شخص سے یہ شرط نہیں کر سکتا کہ وہ خمس لینے کے بعد اسے واپس لوٹا دے۔ لیکن اگر مستحق شخص خمس لینے کے بعد اسے واپس دینے پر راضی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مثلاً جس شخص کے ذمے خمس کی زیادہ رقم واجب الادا ہو اور وہ فقیر ہو گیا ہو اور چاہتا ہو کہ خمس کے مستحق لوگوں کا مقروض نہ رہے تو اگر خمس کا مستحق شخص راضی ہو جائے کہ اس سے خمس لے کر پھر اسی کو بخش دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے احکام

اشارہ

۱۸۶۱۔ زکوٰۃ چند چیزوں پر واجب ہے۔

۱ گیهوں ۲ جَو ۳ کھجور ۴ کشمش ۵ سونا ۶ چاندی ۷ اونٹ ۸ گائے ۹ بھیڑ بکری ۱۰ احتیاط لازم کی بنا پر مال تجارت

اگر کوئی شخص ان دس چیزوں میں سے کسی ایک کا مالک ہو تو ان شرائط کے تحت جن کا ذکر بعد میں کیا جائے گا ضروری ہے کہ جو مقدار مقرر کی گئی ہے اسے ان مصارف میں سے کسی ایک مد میں خرچ کرے جن کا حکم دیا گیا ہے

۱۸۶۲ سلت پر جو گیہوں کی طرح ایک نرم اناج ہے اور جسے بھی چھلکے کا جَو بھی کہتے ہیں اور علس پر جو گیہوں کی ایک قسم ہے اور صنعا (یمن) کے لوگوں کی غذا ہے احتیاط واجب کی بنا پر زکوٰۃ دینا ضروری ہے

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط

۱۸۶۳ زکوٰۃ کورہ دس چیزوں پر اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب مال اس نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے جس کا ذکر بعد میں کیاجائے گا اور وہ مال انسان کی اپنی ملکیت ہو اور اس کا مالک آزادہو

۱۸۶۴ اگر انسان گیارہ مہینے گائے، بھیڑ بکری، اونٹ، سونے یا چاندی کا مالک رہے تو اگرچہ بارھویں مہینے کی پہلی تاریخ کو زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے گی لیکن ضروری ہے کہ اگلے سال کی ابتدا کی حساب بارھویں مہینے کے خاتمے کے بعد سے کرے

۱۸۶۵ سونے، چاندی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ ان چیزوں کا مالک، بالغ اور عاقل ہو لیکن گیہوں،جَو، کھجور، کشمش اور اسی طرح اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریوں میں مالک کا بالغ اور عاقل ہونا شرط نہیں ہے

۱۸۶۶ گیہوں اور جَو پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہیں "گیہوں" اور "جَو" کہا جائے کشمش پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ ابھی انگور ہی کی صورت میں ہو اور کھجور پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب (وہ پک جائیں اور) عرب اسے تمر کہیں لیکن گیہوں اور جَو میں زکوٰۃ کا نصاب دیکھنے اور زکوٰۃ دینے کا وقت وہ ہوتا ہے جب یہ غلہ کھلیان میں پہنچے اور ان (کی بالیوں) سے بھوسا اور (دانہ) الگ کیا جائے جبکہ کھجور اور کشمش میں یہ وقت وہ ہوتا ہے جب انہیں اتار لیتے ہیں اس وقت کو خشک ہونے کا وقت بھی کہتے ہیں

۱۸۶۷ گیہوں، جَو، کشمش اور کھجور میں زکوٰۃ ثابت ہونے کی لئے جیسا کہ سابقہ مسئلہ میں بتایا گیا ہے اقوی کی بنا پر معتبر نہیں ہے کہ ان کا مالک ان میں تصرف کر سکتا ہو پس اگر مالک غائب ہو اور مال والی اس کے یا اس کے وکیل کے ہاتھ میں نہ ہو مثلا کسی نے ان چیزوں کو غصب کر لیا ہو تب والی زکوٰۃ ان چیزوں میں ثابت ہے

۱۸۶۸ سونے، چاندی اور مال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہونے کی لئے جیسا کہ بیان ہو چکا ضروری ہے کہ مالک عاقل ہو اگر مالک پورا سال یا سال کا کچھ حصہ دیوانہ رہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے

۱۸۶۹ اگر گائے، بیل، اونٹ، سونے اور چاندی کا مالک سال کا کچھ حصہ مست (بے حواس) یا بے ہوش رہے تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط نہیں ہوتی اور اسی طرح گیہوں، جَو، اور کشمش کا مالک زکوٰۃ واجب ہونے کے موقع پر مست یا بے ہوش ہوجائے تو والی یہی حکم ہے

۱۸۷۰ گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش کے علاوہ دوسری چیزوں میں زکوٰۃ ثابت ہونے کی لئے یہ شرط ہے کہ مالک اس مال میں تصرف کرنے کی قدرت رکھتا ہو پس اگر کسی نے اس مال کی غصب کر لیا ہو اور مالک اس مال میں تصرف نہ کر سکتا ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے

۱۸۷۱ اگر کسی نے سونا اور چاندی یا کوئی اور چیز جس پر زکوٰۃ دینا واجب ہو کسی سے قرض لی ہو اور وہ چیز ایک سال تک اس کے پاس رہے تو ضروری ہے کہ اس کی زکوٰۃ دے اور جس نے قرض دیا ہو اس پر کچھ واجب نہیں ہے

گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ

۱۸۷۲ گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ نصاب کی حد تک پہنچ جائے اور ان کا نصاب تین سو صاع ہے جو ایک گروہ (علماء) کے بقول تقریباً ۸۴۷ کیلو ہوتا ہے

۱۸۷۳ جس انگور، کھجور ، جو اور گیہوں پر زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو اگر کوئی شخص خود یا اس کے اہل و عیال اسے کھالیں یا مثلاً وہ یہ اجناس کسی فقیر کو زکوٰۃ کی نیت کے بغیر دے دے تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار استعمال کی ہو اس پر زکوٰۃ دے

۱۸۷۴۔ اگر گیہوں، جَو، کھجور اور انگور پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد ان چیزوں کا مالک مرجائے تو جتنی زکوٰۃ بنتی ہو وہ اس کے مال سے دینی ضروری ہے لیکن اگر وہ شخص زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے مرجائے تو ہر وہ وارث جس کا حصہ نصاب تک پہنچ جائے ضروری ہے کہ اپنے حصے کی زکوٰۃ خود ادا کرے۔

۱۸۷۵۔ جو شخص حاکم شرع کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرنے پر مامور ہو وہ گیہوں اور جو کے کھلیان میں بھوسا (اور دانہ) الگ کرنے کے وقت اور کھجور اور انگور کے خشک ہونے کے وقت زکوٰۃ کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر مالک نہ دے اور جس چیز پر زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو وہ تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۱۸۷۶۔ اگر کسی شخص کے کھجور کے درختوں، انگور کی بیلوں یا گیہوں اور جَو کے کھیتوں (کی پیداوار) کا مالک بننے کے بعد ان چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان پر زکوٰۃ دے۔

۱۸۷۷۔ اگر گیہوں، جَو، کھجور اور انگور پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد کوئی شخص کھیتوں اور درختوں کو بیچ دے تو بیچنے والے پر ان اجناس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور جب وہ زکوٰۃ ادا کر دے تو خریدنے والے پر کچھ واجب نہیں ہے۔

۱۸۷۸۔ اگر کوئی شخص گیہوں، جَو، کھجور یا انگور خریدے اور اسے علم ہو کہ بیچنے والے نے ان کی زکوٰۃ دے دی ہے یا شک کرے کہ اس نے زکوٰۃ دی ہے یا نہیں تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور اگر اسے معلوم ہو کہ بیچنے والے نے ان پر زکوٰۃ نہیں دی تو ضروری ہے کہ وہ خود اس پر زکوٰۃ دیدے لیکن اگر بیچنے والے نے دغل کیا ہو تو وہ زکوٰۃ دینے کے بعد اس سے رجوع کر سکتا ہے اور زکوٰۃ کی مقدار کا اس سے مطالبہ کر سکتا ہے۔

۱۸۷۹۔ اگر گیہوں، جَو، کھجور اور انگور کا وزن تر ہونے کے وقت نصاب کی حد تک پہنچ جائے اور خشک ہونے کے وقت اس حد سے کم ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۸۸۰۔ اگر کوئی شخص گیہوں، جَو اور کھجور کو خشک ہونے کے وقت سے پہلے خرچ کرے تو اگر وہ خشک ہو کر نصاب پر پوری اترے تو ضروری ہے کہ ان کو زکوٰۃ دے۔

۱۸۸۱۔ کھجور کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ وہ جسے خشک کیا جاتا ہے (یعنی چھوارے) اس کی زکوٰۃ کا حکم بیان ہو چکا ہے۔

۲ وہ جو رُطَب (پکی ہوئی رس دار) ہونے کی حالت میں کٹائی جاتی ہے

۳ وہ جو کچی ہی کٹائی جاتی ہے

دوسری قسم کی مقدار اگر خشک ہونے پر نصاب کی حد تک پہنچ جائے تو احتیاط مستحب ہے کہ اس کی زکوٰۃ دی جائے جہاں تک تیسری قسم کا تعلق ہے ظاہر یہ ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے

۱۸۸۲ جس گیہوں، جَو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ کسی شخص نے نہ دی ہو اگر وہ چند سال اس کے پاس پڑی رہیں تو ان پر دوبارہ زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی

۱۸۸۳ اگر گیہوں،جَو، کھجور اور انگور (کی کاشت) بارانی یا نہری زمین پر کی جائے یا مصر زراعت کی طرح انہیں زمین کی نمی سے فائدہ پہنچے تو ان پر زکوٰۃ دسواں حصہ ہے اور اگر ان کی سینچائی (جھیل یا کنویں وغیرہ) کے پانی سے بذریعہ پول کی جائے تو ان پر زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے

۱۸۸۴ اگر گیہوں، جو، کھجور اور انگور (کی کاشت) بارش کے پانی سے بڑی سیراب ہو اور اسے پول وغیرہ کے پانی سے بڑی فائدہ پہنچے تو اگر یہ سینچائی ایسی ہو کہ عام طور پر کہا جاسکے کہ ان کی سینچائی پول وغیرہ سے کی گئی ہے تو اس پر زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ نہر اور بارش کے پانی سے سیراب ہوئے ہیں تو ان پر زکوٰۃ دسواں حصہ ہے اور اگر سینچائی کی صورت یہ ہو کہ عام طور پر کہا جائے کہ دونوں ذرائع سے سیراب ہوئے ہیں تو اس پر زکوٰۃ ساڑھے سات فی صد ہے

۱۸۸۵ اگر کوئی شک کرے کہ عام طور پر کون سی بات صحیح سمجھی جائے گی اور اسے علم نہ ہو کہ سینچائی کی صورت ایسی ہے کہ لوگ عام طور پر کہیں کہ دونوں ذرائع سے سینچائی ہوئی یا یہ کہیں کہ مثلاً بارش کے پانی سے ہوئی ہے تو اگر وہ ساڑھے سات فی صد زکوٰۃ دے تو کافی ہے

۱۸۸۶ اگر کوئی شک کرے اور اسے علم نہ ہو کہ عموماً کہتے ہیں کہ دونوں ذرائع سے سینچائی ہوئی ہے یا یہ کہتے ہیں کہ پول وغیرہ سے ہوئی ہے تو اس صورت میں بیسواں حصہ دینا کافی ہے اور اگر اس بات کا احتمال بڑی ہو کہ عموماً لوگ کہیں کہ بارش کے پانی سے سیرابی ہوئی ہے تب بڑی یہی حکم ہے

۱۸۸۷۔ اگر گیہوں، جَو، کھجور اور انگور بارش اور نہر کے پانی سے سیراب ہوں اور انہیں ڈول وغیرہ کے پانی کی حاجت نہ ہو لیکن ان کی سینچائی ڈول کے پانی سے ہوئی ہو اور ڈول کے پانی سے آمدنی میں اضافہ میں کوئی مدد نہ ملی ہو تو ان پر زکوٰۃ دسواں حصہ ہے اور اگر ڈول وغیرہ کے پانی سے سینچائی ہوئی ہو اور نہر اور بارش کے پانی کی حاجت نہ ہو لیکن نہر اور بارش کے پانی سے ہوئی سیراب ہوں اور اس سے آمدنی میں اضافہ میں کوئی مدد نہ ملی ہو تو ان پر زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے۔

۱۸۸۸۔ اگر کسی کھیت کی سینچائی ڈول وغیرہ سے کی جائے اور اس سے ملحقہ زمین میں کھیتی باڑی کی جائے اور وہ ملحقہ زمین اس زمین سے فائدہ اٹھائے اور اسے سینچائی کی ضرورت نہ رہے تو جس زمین کی سینچائی ڈول وغیرہ سے کی گئی ہے اس کی زکوٰۃ بیسواں حصہ اور اس سے ملحقہ کھیت کی زکوٰۃ احتیاط کی بنا پر دسواں حصہ ہے۔

۱۸۸۹۔ جو اخراجات کسی شخص نے گیہوں، جو، کھجور اور انگور پر کئے ہوں انہیں وہ فصل کی آمدنی سے منہا کرکے نصاب کا حساب نہیں لگا سکتا لہذا اگر ان میں سے کسی ایک کا وزن اخراجات کا حساب لگانے سے پہلے نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر زکوٰۃ دے۔

۱۸۹۰۔ جس شخص نے زراعت میں بیج استعمال کیا ہو خواہ وہ اس کے پاس موجود ہو یا اس نے خریدا ہو وہ نصاب کا حساب اس بیج کو فصل کی آمدنی سے منہا کر کے نہیں کر سکتا بلکہ ضروری ہے کہ نصاب کا حساب پوری فصل کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائے۔

۱۸۹۱۔ جو کچھ حکومت اصلی مال سے (جس پر زکوٰۃ واجب ہو) بطور محصول لے لے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مثلاً اگر کھیت کی پیداوار ۲۰۰۰ کیلو ہو اور حکومت اس میں سے ۱۰۰۰ کیلو بطور لگان کے لے لے تو زکوٰۃ فقط ۱۹۰۰ کیلو پر واجب ہے۔

۱۸۹۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر انسان یہ نہیں کر سکتا کہ جو اخراجات اس نے زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کئے ہوں انہیں وہ پیداوار سے منہا کرے اور صرف باقی ماندہ پر زکوٰۃ دے۔

۱۸۹۳۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد جو اخراجات کئے جائیں اور جو کچھ زکوٰۃ کی کی مقدار کی نسبت خرچ کیا جائے وہ پیداوار سے منہا نہیں کیا جاسکتا اگرچہ احتیاط کی بنا پر حکم شرع یا اس کے وکیل سے اس کو خرچ کرنے کی اجازت بھی لے لی ہو۔

۱۸۹۴ کسی شخص کو لئے یہ واجب نہیں کہ وہ انتظار کرے تاکہ جو اور گیہوں کالیان تک پھنچ جائیں اور انگور اور کھجور کے خشک ہونے کا وقت ہو جائے پھر زکوٰۃ دے بلکہ جونہی زکوٰۃ واجب ہو جائز ہے کہ زکوٰۃ کی مقدار کا اندازہ لگا کر وہ قیمت بطور زکوٰۃ دے۔

۱۸۹۵ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد متعلقہ شخص یہ کر سکتا ہے کہ کٹائی فصل کاٹنے یا کھجور اور انگور کو چننے سے پہلے زکوٰۃ مستحق شخص یا حاکم شرع یا اس کے وکیل کو مشترکہ طور پیش کر دے اور اس کے بعد وہ اخراجات میں شریک ہوں گے۔

۱۸۹۶ جب کوئی شخص فصل یا کھجور اور انگور کی زکوٰۃ عین مال کی شکل میں حاکم شرع یا مستحق شخص یا ان کے وکیل کو دے دے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ بلا معاوضہ مشترکہ طور پر ان چیزوں کی حفاظت کرے بلکہ وہ فصل کی کٹائی یا کھجور اور انگور کے خشک ہونے تک مال زکوٰۃ اپنی زمین میں رہنے کے بدلے اجرت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

۱۸۹۷ اگر انسان کئی شہریوں میں فصل پکنے کا وقت ایک دوسرے سے مختلف ہو اور ان سب شہروں سے فصل اور میوے ایک ہی وقت میں دستیاب نہ ہوتے ہوں اور یہ سب ایک سال کی پیداوار شمار ہوتے ہوں تو اگر ان میں سے جو چیز پہلے پک جائے وہ نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس پر اس کے پکنے کے وقت زکوٰۃ دے اور باقی ماندہ اجناس پر اس وقت زکوٰۃ دے جب وہ دستیاب ہوں اور اگر پہلے پکنے والی چیز نصاب کے برابر نہ ہو تو انتظار کرے تاکہ باقی اجناس پک جائیں پھر اگر سب ملا کر نصاب کے برابر ہوجائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر نصاب کے برابر نہ ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۸۹۸ اگر کھجور اور انگور کے درخت سال میں دو دفعہ پھل دیں اور دونوں مرتبہ کی پیداوار جمع کرنے پر نصاب کے برابر ہوجائے تو احتیاط کی بنا پر اس پیداوار پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۸۹۹ اگر کسی شخص کے پاس غیر خشک شدہ کھجوریں ہوں یا انگور ہوں جو خشک ہونے کی صورت میں نصاب کے مطابق ہوں تو اگر ان کے تازہ ہونے کی حالت میں وہ زکوٰۃ کی نیت سے ان کی اتنی مقدار زکوٰۃ کے مصرف میں لائے جتنی ان کے خشک ہونے پر زکوٰۃ کی اس مقدار کے برابر ہو جو اس پر واجب ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۹۰۰ اگر کسی شخص پر خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ واجب ہو تو وہ ان کی زکوٰۃ تازہ کھجور یا انگور کی شکل میں نہیں دے سکتا بلکہ اگر وہ خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ کی قیمت لگائے اور انگور یا تازہ کھجوریں یا کشمش یا کوئی اور خشک کھجوریں اس

قیمت کی طور پر دی تو اس میں بڑی اشکال ہی نیز اگر کسی پر تازہ کھجور یا انگور کی زکوٰۃ واجب ہو تو وہ خشک کھجور یا کشمش دی کر وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا بلکہ اگر وہ قیمت لگا کر کوئی دوسری کھجور یا انگور دی تو اگرچہ وہ تازہ ہی ہو اس میں اشکال ہی

۱۹۰۱ جو کچھ حکومت اصلی مال سی (جس پر زکوٰۃ واجب ہو) بطور محصول لی لی اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہی مثلاً اگر کسی کی پیداوار ۲۰۰۰ کیلو ہو اور حکومت اس میں سی ۱۰۰ کیلو بطور لگان کی لی تو زکوٰۃ فقط ۱۹۰۰ کیلو پر واجب ہی

۱۸۹۲ احتیاط واجب کی بنا پر انسان یہ نہیں کر سکتا کہ جو اخراجات اس نی زکوٰۃ واجب ہونی سی پہلی کئی ہوں انہیں وہ پیداوار سی منہا کرے اور صرف باقی ماندہ پر زکوٰۃ دی

۱۸۹۳ زکوٰۃ واجب ہونی کی بعد جو اخراجات کئی جائیں اور جو کچھ زکوٰۃ کی مقدار کی نسبت خرچ کیا جائی وہ پیداوار سی منہا نہیں کیا جاسکتا اگرچہ احتیاط کی بنا پر حاکم شرع یا اس کی وکیل سی اس کو خرچ کرنی کی اجازت بڑی لی لی ہو

۱۸۹۴ کسی شخص کی لئی یہ واجب نہیں کہ وہ انتظار کرے تاکہ جو اور گیہوں کی لیان تک پھنچ جائیں اور انگور اور کھجور کی خشک ہونی کا وقت ہو جائی پر زکوٰۃ دی بلکہ جونہی زکوٰۃ دی بلکہ جونہی زکوٰۃ واجب ہوجائز ہی کہ زکوٰۃ کی مقدار کا اندازہ لگا کر وہ قیمت بطور زکوٰۃ دی

۱۸۹۵ زکوٰۃ واجب ہونی کی بعد متعلقہ شخص یہ کر سکتا ہی کہ کی فصل کاٹنی یا کھجور اور انگور کو چننی سی پہلی زکوٰۃ مستحق شخص یا حاکم شرع یا اس کی وکیل کو مشترکہ طور پر پیش کر دی اور اس کی بد وہ اخراجات میں شریک ہوں گی

۱۸۹۶ جب کوئی شخص فصل یا کھجور اور انگور کی زکوٰۃ عین مال کی شکل میں حاکم شرع یا مستحق شخص یا ان کی وکیل کو دی دی تو اس کی لئی ضروری نہیں کہ بلامعاوضہ مشترکہ طور پر ان چیزوں کی حفاظت کرے بلکہ وہ فصل کی کٹائی یا کھجور اور انگور کی خشک ہونی تک مال زکوٰۃ اپنی زمین میں رہنی کی بدلی اجرت کا مطالبہ کر سکتا ہی

۱۸۹۷۔ اگر انسان کئی شہروں میں گیہوں،جَو، کھجور یا انگور کا مالک ہو اور ان شہروں میں فصل پکنے کا وقت ایک دوسرے سے مختلف ہو اور ان سب شہروں سے فصل اور میوے ایک ہی وقت میں دستیاب نہ ہوتے ہوں اور یہ سب ایک سال کی پیداوار شمار ہوتے ہوں تو اگر ان میں سے جو چیز پہلے پک جائے وہ نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس پر اس کے پکنے کے وقت زکوٰۃ دے اور باقی ماندہ اجناس پر اس وقت زکوٰۃ دے جب وہ دستیاب ہوں اور اگر پہلے پکنے والی چیز نصاب کے برابر نہ ہو تو انتظار کرے تاکہ باقی اجناس پک جائیں پھر اگر سب ملا کر نصاب کے برابر ہوجائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر نصاب کے برابر نہ ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۸۹۸۔ اگر کھجور اور انگور کے درخت سال میں دو دفعہ پھل دیں اور دونوں مرتبہ کی پیداوار جمع کرنے پر نصاب کے برابر ہوجائے تو احتیاط کی بنا پر اس پیداوار پر زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۸۹۹۔ اگر کسی شخص کے پاس غیر خشک شدہ کھجوریں ہوں یا انگور ہوں جو خشک ہونے کی صورت میں نصاب کے مطابق ہوں تو اگر ان کے تازہ ہونے کی حالت میں وہ زکوٰۃ کی نیت سے ان کی اتنی مقدار زکوٰۃ کے مصرف میں لائے جتنی ان کے خشک ہونے پر زکوٰۃ کی اس مقدار کے برابر ہو جو اس پر واجب ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۹۰۰۔ اگر کسی شخص پر خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ واجب ہو تو وہ ان کی زکوٰۃ تازہ کھجور یا انگور کی شکل میں نہیں دے سکتا بلکہ اگر وہ خشک کھجور یا کشمش کی زکوٰۃ کی قیمت لگائے اور انگور یا تازہ کھجوریں یا کشمش یا کوئی اور خشک کھجوریں اس قیمت کے طور پر دے تو اس میں بھی اشکال ہے نیز اگر کسی پر تازہ کھجور یا انگور کی زکوٰۃ واجب ہو تو وہ خشک کھجور یا کشمش دے کر وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا بلکہ اگر وہ قیمت لگا کر کوئی دوسری کھجور یا انگور دے تو اگرچہ وہ تازہ ہی ہو اس میں اشکال ہے۔

۱۹۰۱۔ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے جو مقروض ہو اور اس کے پاس ایسا مال بھی ہو جس پرزکوٰۃ وجاب ہوچکی ہو تو ضروری ہے کہ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو پہلے اس میں سے تمام زکوٰۃ دی جائے اور اس کے بعد اس کا قرضہ ادا کیا جائے۔

۱۹۰۲۔ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جو مقروض ہو اور اس کے پاس گیہوں،جَو، کھجور یا انگور بھی ہو اور اس سے پہلے کہ ان اجناس پر زکوٰۃ واجب ہو اس کے ورثاء اس کا قرضہ کسی دوسرے مال سے ادا کردیں تو جس وارث کا حصہ نصاب کی مقدار تک پہنچتا ہو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دے اور اگر اس سے پہلے کہ زکوٰۃ ان اجناس پر واجب ہو متوفی کا قرضہ ادا نہ

کریں اور اگر اس کا مال فقط اس قرض جتنا ہو تو ورثاء کو لئے واجب نہیں کہ ان اجناس پر زکوٰۃ دیں اوعر اگر متوفی کا مال اس کے قرض سے زیادہ ہو جبکہ متوفی پر اتنا قرض ہو کہ اگر اسے ادا کرنا چاہیں تو ادا کرسکیں ضروری ہے کہ گیہوں، جَو، کھجور اور انگور میں سے کچھ مقدار بطی قرض خواہ کو دیں لہذا جو کچھ قرض خواہ کو دیں اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور باقی ماندہ مال پر وارثوں میں سے جس کا بطی حصہ زکوٰۃ کے نصاب کے برابر ہو اس کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے

۱۹۰۳ جس شخص کے پاس اچھی اور گھٹیا دونوں قسم کی گندم، جَو، کھجور اور انگور ہوں جن پر زکوٰۃ واجب ہوگئی ہو اس کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ اچھی اور گھٹیا دونوں اقسام میں سے الگ الگ زکوٰۃ نکالے

سونے کا نصاب

۱۹۰۴ سونے کے نصاب دو ہیں :

اس کا پہلا انصاب بیس مثقال شرعی ہے جب کہ ہر مثقال شرعی ۱۸ نخود کا ہوتا ہے پس جس وقت سونے کی مقدار بیس مثقال شرعی تک جو اجکل کے پندرہ مثقال کے برابر ہوتے ہیں پہنچ جائے اور وہ دوسری شرائط بطی پوری ہوتی ہوں جو بیان کی جاچکی ہیں تو ضروری ہے کہ انسان اس کا چالیسواں حصہ جو ۹ نخود کے برابر ہوتا ہے زکوٰۃ کے طور پر دے اور اگر سونا اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اس کا دوسرا انصاب چار مثقال شرعی ہے جو اجکل کے تین مثقال کے برابر ہوتے ہیں یعنی اگر پندرہ مثقال پر تین مثقال کا اضافہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ تمامتر ۱۸ مثقال پر ۔۔۔ائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دے اور اگر تین مثقال سے کم اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف ۱۵ مثقال پر زکوٰۃ دے اور اس صورت میں اضافے پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جو جو اضافہ ہو اس کے لئے یہی حکم ہے یعنی اگر تین مثقال اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ تمامتر مقدار پر زکوٰۃ دے اور اگر اضافہ تین مثقال سے کم ہو تو جو مقدار بطی ہو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے

چاندی کا نصاب

۱۹۰۵ چاندی کے نصاب دو ہیں :

اس کا پہلا نصاب ۱۰۵ مروجہ مثقال ہے لہذا جب چاندی کی مقدار ۱۰۵ مثقال تک پہنچ جائے اور وہ دوسری شرائط بھی پوری کرتی ہو جو بیان کی جاچکی ہیں تو ضروری ہے کہ انسان اس کا ڈھائی فیصد جو دو مثقال اور ۱۵ نخود بنتا ہے بطور زکوٰۃ دے اور اگر وہ اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اس کا دوسرا نصاب ۲۱ مثقال ہے یعنی اگر ۱۰۵ مثقال پر ۲۱ مثقال کا اضافہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے پورے ۱۶۶ مثقال پر زکوٰۃ دے اور اگر ۲۱ مثقال سے کم اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف ۱۰۵ مثقال پر زکوٰۃ دے اور جو اضافہ ہوا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جتنا بھی اضافہ ہوتا جائے یہی حکم ہے یعنی اگر ۲۱ مثقال کا اضافہ ہو تو ضروری ہے تمامتر مقدار پر زکوٰۃ دے اور اگر اس سے کم اضافہ ہو تو وہ مقدار جس کا اضافہ ہوا ہے اور جو ۲۱ مثقال سے کم ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس بنا پر انسان کے پاس جتنا سونا یا چاندی ہو اگر وہ اس کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ دے تو وہ ایسی زکوٰۃ ادا کرے گا جو اس پر واجب تھی اور اگر وہ کسی وقت واجب مقدار سے کچھ زیادہ دے مثلاً اگر کسی کے پاس ۱۱۰ مثقال چاندی ہو اور وہ اس کا چالیسواں حصہ دے تو ۱۰۵ مثقال کی زکوٰۃ تو وہ ہوگی جو اس پر واجب تھی اور ۵ مثقال پر وہ ایسی زکوٰۃ دے گا جو اس پر واجب نہ تھی۔

۱۹۰۶۔ جس شخص کے پاس نصاب کے مطابق سونا یا چاندی ہو اگرچہ وہ اس پر زکوٰۃ دے دے لیکن جب تک اس کے پاس سونا یا چاندی پہلے نصاب سے کم نہ ہوجائے ضروری ہے کہ ہر سال ان پر زکوٰۃ دے۔

۱۹۰۷۔ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب وہ ضروری ہے ڈھلے ہوئے سکوں کی صورت میں ہو اور ان کے ذریعے لین دین کا رواج ہو اور اگر ان کی مہر مٹ جائے چکی ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان زکوٰۃ دی جائے۔

۱۹۰۷۔ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب وہ ضروری ہے ڈھلے ہوئے سکوں کی صورت میں ہو اور ان کے ذریعے لین دین کا رواج ہو اور اگر ان کی مہر مٹ جائے چکی ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان پر زکوٰۃ دی جائے۔

۱۹۰۸۔ وہ سکہ دار سونا اور چاندی جنہیں عورتیں بطور زیور پہنتی ہوں جب تک وہ رائج ہو یعنی سونے اور چاندی کے سکوں کے طور پر ان کے ذریعے لین دین ہوتا ہو احتیاط کی بنا پر ان کی زکوٰۃ دینا واجب ہے لیکن اگر ان کے ذریعے لین دین کا رواج باقی نہ ہو تو ان زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۹۰۹ جس شخص کے پاس سونا اور چاندی دونوں ہوں اگر ان میں سے کوئی بھی پہلے نصاب کے برابر نہ ہو مثلاً اس کے پاس ۱۰۴ مثقال چاندی اور ۱۴ مثقال سونا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے

۱۹۱۰ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے سونے اور چاندی پر زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب وہ گیارہ مہینے نصاب کی مقدار کے مطابق کسی شخص کی ملکیت میں رہے اور اگر گیارہ مہینوں میں کسی وقت سونا اور چاندی پہلے نصاب سے کم ہوجائے تو اس شخص زکوٰۃ واجب نہیں ہے

۱۹۱۱ اگر کسی شخص کے پاس سونا اور چاندی ہو اور وہ گیارہ مہینے کے دوران انہیں کسی دوسری چیز سے بدل لے یا انہیں پگھلا لے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ان کو سونے یا چاندی سے بدل لے یعنی سونے کو سونے یا چاندی سے یاچاندی کو چاندی یا سونے سے بدل لے تو احتیاط واجب ہے کہ زکوٰۃ دے

۱۹۱۲ اگر کوئی شخص بارہویں مہینے میں سونا یا چاندی پگھلائے تو ضروری ہے کہ ان پر زکوٰۃ دے اور اگر پگھلانے کی وجہ سے ان کا وزن یا قیمت کم ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان چیزوں کو پگھلانے سے پہلے جو زکوٰۃ اس پر واجب تھی وہ دے

۱۹۱۳ اگر کسی شخص کے پاس جو سونا اور چاندی ہو اس میں سے کچھ بیچ دیا اور کچھ گھر یا قسم کا ہو تو وہ بیچ دیا کی زکوٰۃ بیچ دیا میں سے اور گھر یا کی زکوٰۃ گھر یا میں سے دے سکتا ہے لیکن احتیاط کی بنا پر وہ گھر یا حصے میں سے تماما زکوٰۃ نہیں دے سکتا بلکہ بہتر یہ ہے کہ ساری زکوٰۃ بیچ دیا سونے اور چاندی میں سے دے

۱۹۱۴ سونے اور چاندی کے سکے جن میں معمول سے زیادہ دوسری دھات کی آمیزش ہو اگر انہیں چاندی اور سونے کے سکے کہا جاتا ہو تو اس صورت میں جب وہ نصاب کی حد تک پہنچ جائیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے گو ان کا خالص حصہ نصاب کی حد تک نہ پہنچے لیکن اگر انہیں سونے اور چاندی کے سکے نہ کہا جاتا ہو تو خواہ ان کا خالص حصہ نصاب کی حد تک پہنچ بھی جائے ان پر زکوٰۃ کا واجب ہونا محل اشکال ہے

۱۹۱۵ جس شخص کے پاس سونے اور چاندی کے سکے ہوں اگر ان میں دوسری دھات کی آمیزش معمول کے مطابق ہو تو اگر وہ شخص ان کی زکوٰۃ سونے اور چاندی کے ایسے سکوں میں دے جن میں دوسری دھات کی آمیزش معمول سے زیادہ ہو یا ایسے سکوں میں دے جو سونے اور چاندی کے بنے ہوئے نہ ہوں لیکن یہ سکے اتنی مقدار میں ہوں کہ ان قیمت اس زکوٰۃ کی قیمت کے برابر ہو جو اس پر واجب ہوگئی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے

اونٹ، گائے بیل، بکری کی زکوٰۃ

۱۹۱۶ اونٹ، گائے اور بیل بکری کی زکوٰۃ کے لئے ان شرائط کے علاوہ جن کا ذکر آچکا ہے ایک شرط اور بھی ہے اور وہ یہ کہ حیوان سارا سال صرف (خودرو) جنگلی گھاس چرتا رہا ہو لہذا اگر سارا سال یا اس کا کچھ حصہ کھلی ہوئی گھاس کھائے یا ایسی چراگاہ میں چرے جو خود اس شخص کی (یعنی حیوان کے مالک کی) یا کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو تو اس حیوان پر زکوٰۃ نہیں ہے لیکن اگر وہ حیوان سال بھر میں ایک یا دودن مالک کی مملوکہ گھاس (یاچارا)کھائے تو اس کی زکوٰۃ واجب ہے لیکن اونٹ، گائے اور بیل کی زکوٰۃ واجب ہونے میں احتیاط کی بنا پر شرط یہ نہیں ہے کہ سارا سال حیوان بے کار رہے بلکہ اگر آبیاری یاہل چلانے یا ان جیسے امور میں ان حیوانوں سے استفادہ کیا جائے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے

اونٹ کے نصاب

۱۹۱۸ اونٹ کی نصاب بارہ ہیں

۱ پانچ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ایک بکری ہے اور جب تک اونٹوں کی تعداد اس حد تک نہ پہنچے، زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے

۲ دس اونٹ اور ان کی زکوٰۃ دو بکریاں ہیں

۳ پندرہ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ تین بکریاں ہیں

۴ بیس اونٹ اور ان کی زکوٰۃ چار بکریاں ہیں

۵ پچیس اونٹ اور ان کی زکوٰۃ پانچ بکریاں ہیں

۶ چھبیس اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو

۷ چھتیس اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہوچکا ہو

۸ چالیس اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو چوتھے سال میں داخل ہوچکا ہو

۹ اکسٹھ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو پانچویں سال میں داخل ہوچکا ہو

۱۰ چھتر اونٹ اور ان کی زکوٰۃ دو ایسے اونٹ ہیں جو تیسرے سال میں داخل ہوچکے ہوں

۱۱ اکیانوے اونٹ اور ان کی زکوٰۃ دو ایسے اونٹ ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہو

۱۲ ایک سو اکیس اونٹ اور اس سے اوپر جتنے ہوتے جائیں ضروری ہے کہ زکوٰۃ دینے والا یا تو ان کا چالیس سے چالیس تک حساب کرے اور ہر چالیس اونٹوں کے لئے ایک اونٹ دے جو چوتھے سال میں داخل ہوچکا ہو یا چالیس اور پچاس دونوں سے حساب کرے لیکن ہر صورت میں اس طرح حساب کرنا ضروری ہے کہ کچھ باقی نہ بچے یا اگر بچے بھی تو نو سے زیادہ نہ ہو مثلاً اگر اس کے پاس ۱۴۰ اونٹ ہوں تو ضروری ہے کہ ایک سو لئے دو ایسے اونٹ دے جو چوتھے سال میں داخل ہوچکے ہوں اور چالیس کے لئے ایک ایسا اونٹ دے جو تیسرے سال میں داخل ہوچکا ہو اور جو اونٹ زکوٰۃ میں دیا جائے اس کا مادہ ہونا ضروری ہے

۱۹۱۹ دو نصابوں کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں ہے لہذا اگر ایک شخص جو اونٹ رکھتا ہو ان کی تعداد پہلے نصاب سے جو پانچ ہے، بھی جائے تو جب تک وہ دوسرے نصاب تک جو دس ہے نہ پہنچے ضروری ہے کہ فقط پانچ پر زکوٰۃ دے اور باقی نصابوں کی صورت بھی ایسی ہی ہے

گائے کا نصاب

۱۹۲۰ گائے کےدو نصاب ہیں:

اس کا پہلا نصاب تیس ہے جب کسی شخص کی گایوں کی تعداد تیس تک پہنچ جائے اور وہ شرائط بھی پوری ہوتی ہوں جن کا ذکر کیا جاچکا ہے تو ضروری ہے کہ گائے کا ایک ایسا بچہ جو دوسرے سال میں داخل ہوچکا ہو زکوٰۃ کے طور پر دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ بچہ نر ہو اور اس کا دوسرا نصاب چالیس ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک بچہ یا ہے جو تیسرے سال میں داخل ہوچکی ہو اور تیس اور چالیس کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں ہے مثلاً جس شخص کے پاس انتالیس گائیں ہوں ضروری ہے کہ صرف تیس کی زکوٰۃ دے اور اگر اس کے پاس چالیس سے زیادہ گائیں ہوں تو جب تک ان کی تعداد

سا□□ تک نہ پہنچ جائ□ ضروری ہ□ کہ صرف چالیس پر زکوٰ□ د□□ اور جب ان کی تعداد سا□□ تک پہنچ جائ□ تو چونکہ یہ تعداد پہل□ نصاب س□ دگنی ہ□ اس لئ□ ضروری ہ□ کہ دو ایس□ بچ□□□ بطور زکوٰ□ د□ جو دوسر□ سال می□ داخل ہوچک□ ہو□ اور اسی طرح جو□ جو□ گایو□ کی تعداد ب□□تی جائ□ ضروری ہ□ کہ یا تو تیس س□ تیس تک حساب کر□ یا چالیس س□ چالیس تک یا تین اور چالیس دونو□ کا حساب کر□ اور ان پر اس طریق□ ک□ مطابق زکوٰ□ د□ جو بتایا گیا ہ□□ لیکن ضروری ہ□ کہ اس طرح حساب کر□ کہ کچ□ باقی نہ بچ□ اور اگر کچ□ بچ□ تو نو س□ زیادہ نہ ہو مثلا اگر اس ک□ پاس ستر گائی□ ہو□ تو ضروری ہ□ کہ تیس اور چالیس ک□ مطابق حساب کر□ اور تیس ک□ لئ□ تیس کی اور چالیس کی زکوٰ□ د□ کیونکہ اگر وہ تیس ک□ لحاظ س□ حساب کر□ گا تو دس گائی□ بغیر زکوٰ□ دیئ□ رہ جائی□ گی□

ب□ی□ کا نصاب

۱۹۲۱□ ب□ی□ ک□ پانچ نصاب ہی□□

پہلا نصاب ۴۰ ہ□ اور اس کی زکوٰ□ ایک ب□ی□ ہ□ اور جب تک ب□ی□و□ کی تعداد چالیس تک نہ پہنچ□ ان پر زکوٰ□ نہی□ ہ□□

دوسرا نصاب ۱۲۱ ہ□ اور اس کی زکوٰ□ دو ب□ی□ی□ ہی□□

تیسرا نصاب ۲۰۱ ہ□ اور اس کی زکو□ تین ب□ی□ی□ ہی□□

چوتھا نصاب ۳۰۱ ہ□ اور اس کی زکوٰ□ چار ب□ی□ی□ ہی□□

پانچوا□ نصاب ۴۰۰ اور اس س□ اوپر ہ□ اور ان کا حساب سو س□ سو تک کرنا ضروری ہ□ اور ہر سو ب□ی□و□ پر ایک ب□ی□ دی جائ□ اور یہ ضروری نہی□ کہ زکوٰ□ انھی ب□ی□و□ می□ س□ دی جائ□ بلکہ اگر کوئی اور ب□ی□ی□ د□ دی جائی□ یا ب□ی□و□ کی قیمت ک□ برابر نقدی د□ دی جائ□ تو کافی ہ□□

۱۹۲۲□ دو نصابو□ ک□ درمیان زکوٰ□ واجب نہی□ ہ□ لہذا اگر کسی کی ب□ی□و□ کی تعداد پہل□ نصاب س□ جو کہ چالیس ہ□ زیادہ ہو لیکن دوسر□ نصاب تک جو ۱۲۱ ہ□ نہ پہنچی ہو تو اس□ چاہئ□ کہ صرف چالیس پر زکوٰ□ د□ اور جو تعداد اس س□ زیادہ ہو اس پر زکوٰ□ نہی□ ہ□ اور اس ک□ بعد ک□ نصابو□ ک□ لئ□ ب□ی یہی حکم ہ□□

۱۹۲۳ اونٹ، گائے اور بکریاں جب نصاب کی حد تک پہنچ جائیں تو خواہ وہ سب نرہوں یا مادہ یا کچھ نر ہوں اور کچھ مادہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے

۱۹۲۴ زکوٰۃ کے ضمن میں گائے اور بھینس ایک جنس شمار ہوتی ہیں اور عربی میں غیر عربی اونٹ ایک جنس ہیں اسی طرح بھیڑ، بکرے اور دنبے میں کوئی فرق نہیں ہے

۱۹۲۵ اگر کوئی شخص زکوٰۃ کے طور پر بھیڑ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ کم از کم دوسرے سال میں داخل ہوچکی ہو اور اگر بکری دے تو احتیاط ضروری ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہوچکی ہو

۱۹۲۶ جو بھیڑ کوئی شخص زکوٰۃ کے طور پر دے اگر اس کی قیمت اس کی بھیڑوں سے معمولی سی کم بھی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن بہتر ہے کہ ایسی بھیڑ دے جس کی قیمت اس کی ہر بھیڑ سے زیادہ ہو نیز گائے اور اونٹ کے بارے میں بھی یہی حکم ہے

۱۹۲۷ اگر کئی افراد باہم حصے دار ہوں تو جس جس کا حصہ پہلے نصاب تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دے اور جس کا حصہ پہلے نصاب سے کم ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں

۱۹۲۸ اگر ایک شخص کی گائیں یا اونٹ یا بھیڑیں مختلف جگہوں پر ہوں اور وہ سب ملا کر نصاب کے برابر ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے

۱۹۲۹ اگر کسی شخص کی گائیں، بھیڑیں یا اونٹ بیمار اور عیب دار ہوں تب بھی ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے

۱۹۳۰ اگر کسی شخص کی ساری گائیں، بھیڑیں یا اونٹ بیمار یا عیب دار یا بوڑھے ہوں تو وہ خود انھی میں سے زکوٰۃ دے سکتا ہے لیکن اگر وہ سب تندرست، بے عیب اور جوان ہوں تو وہ ان کی زکوٰۃ میں بیمار یا عیب دار یا بوڑھے جانور نہیں دے سکتا بلکہ اگر ان میں سے بعض تندرست اور بعض بیمار، کچھ عیب دار اور کچھ بے عیب اور کچھ بوڑھے اور کچھ جوان ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ میں تندرست، بے عیب اور جوان جانور دے

۱۹۳۱ اگر کوئی شخص گیارہ مہینے ختم ہونے سے پہلے اپنی گائیں، بھیڑیں اور اونٹ کسی دوسری چیز سے بدل لے یا جو نصاب بنتا ہو اسے اسی جنس کے اتنے ہی نصاب سے بدل لے مثلاً چالیس بھیڑیں دے کر چالیس اور بھیڑیں لے لے تو

اگر ایسا کرنا زکوٰۃ سے بچنے کی نیت سے نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن اگر زکوٰۃ سے بچنے کی نیت سے ہو تو اس صورت میں جب کہ دونوں چیزیں ایک ہی نوعیت کا فائدہ رکھتی ہوں مثلاً دونوں بھیڑیں دودھ دیتی ہوں تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس کی زکوٰۃ دے

۱۹۳۲ جس شخص کو گائے بھیڑ اور اونٹ کی زکوٰۃ دینی ضروری ہو اگر وہ ان کی زکوٰۃ اپنے کسی دوسرے مال سے دے تو جب تک ان جانوروں کی تعداد نصاب سے کم نہ ہو ضروری ہے کہ ہر سال زکوٰۃ دے اور اگر وہ زکوٰۃ انھی جانوروں میں سے دے اور وہ پہلے نصاب سے کم ہو جائیں تو زکوٰۃ اس پر واجب نہیں ہے مثلاً جو شخص چالیس بھیڑیں رکھتا ہو اگر وہ ان کی زکوٰۃ اپنے دوسرے مال سے دے تو جب تک اس کی بھیڑیں چالیس سے کم نہ ہوں ضروری ہے کہ ہر سال ایک بھیڑ دے اور اگر خود ان بھیڑوں میں سے زکوٰۃ دے تو جب تک ان کی تعداد چالیس تک نہ پہنچ جائے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے

مال تجارت کی زکوٰۃ

جس مال کا انسان معاوضہ دے کر مالک ہوا ہو اور اس نے وہ مال تجارت اور فائدہ حاصل کرنے کے لئے محفوظ رکھا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ (مندرجہ ذیل) چند شرائط کے ساتھ اس کی زکوٰۃ دے جو چالیسوں حصہ ہے

۱ مالک بالغ اور عاقل ہو

۲ مال نصاب کی مقدار تک پہنچ گیا ہو اور وہ نصاب سونے اور چاندی کے نصاب کے برابر ہے

۳ جس وقت سے اس مال سے فائدہ اٹھانے کی نیت کی ہو، اس پر ایک سال گزر جائے

۴ فائدہ اٹھانے کی نیت پورے سال باقی رہے پس اگر سال کے دوران اس کی نیت بدل جائے مثلاً اس کو اخراجات کی مد میں صرف کرنے کی نیت کرے تو ضروری نہیں ہے کہ اس پر زکوٰۃ دے

۵ مالک اس مال میں پورا سال تصرف کر سکتا ہو

۶ تمام سال اس کے سرمائے کی مقدار یا اس سے زیادہ پر خریدار موجود ہو پس اگر سال کے کچھ حصے میں سرمائے سے کم تر مال کا خریدار ہو تو اس پر زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے

زکوٰۃ کا مصرف

۱۹۳۳ زکوٰۃ کا مال آٹھ مصرف میں خرچ ہوسکتا ہے

۱ فقیر وہ (غریب محتاج)شخص جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے سال بھر کے اخراجات نہ ہو فقیر ہے لیکن جس شخص کے پاس کوئی ہنر یا جائداد یا سرمایہ ہو جس سے وہ اپنے سال بھر کے اخراجات پورے کر سکتا ہو وہ فقیر نہیں ہے

۲ مَسکِین وہ شخص جو فقیر سے زیادہ تنگدست ہو، مسکین ہے

۳ وہ شخص جو امام عصر علیہ السلام یا نائب امام کی جانب سے اس کام پر مامور ہو کہ زکوٰۃ جمع کرے، اس کی نگہداشت کرے، حساب کی جانچ پڑتال کرے اور جمع کیا ہوا مال امام علیہ السلام یا نائب امام یا فقراء (و مساکین) کو پہنچائے

۴ وہ کفار جنہیں زکوٰۃ دی جائے تو وہ دین اسلام کی جانب مائل ہو یا جنگ میں یا جنگ کے علاوہ مسلمانوں کی مدد کریں اسی طرح وہ مسلمان جن کا ایمان ان بعض چیزوں پر جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں کمزور ہو لیکن اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ان کے ایمان کی تقویت کا سبب بن جائے یا جو مسلمان (شہنشاہ ولایت) امام علی علیہ السلام کی ولایت پر ایمان نہیں رکھتے لیکن اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو وہ امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت (کبری) کی طرف مائل ہو اور اس پر ایمان لائیں

۵ غلاموں کو خرید کر انہیں آزاد کرنا جس کی تفصیل اس کے باب میں بیان ہوئی ہے

۶ وہ مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کرسکتا ہو

۷ فِی سَبِیلِ اللہ یعنی وہ کام جن کا فائدہ تمام مسلمانوں کو پہنچتا ہو مثلاً مسجد بنانا، ایسا مدرسہ تعمیر کرنا جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہو، شہر کی صفائی کرنا نیز سڑکوں کو پختہ بنانا اور انہیں چوڑا کرنا اور اسی جیسے دوسرے کام کرنا

۸ اِبنُ السَّبِیل یعنی وہ مسافر جو سفر میں ناچار ہو گیا ہو

یہ وہ مدیں ہیں جہاں زکوٰۃ خرچ ہوتی ہے لیکن اقوی کی بنا پر مالک زکوٰۃ کو امام یا نائب امام کی اجازت کے بغیر مد نمبر ۳ اور مد نمبر ۴ میں خرچ نہیں کر سکتا اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر مد نمبر ۷ کا حکم بھی یہی ہے اور مذکورہ مدوں کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے

۱۹۳۴ احتیاط واجب یہ ہے کہ فقیر اور مسکین اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ زکوٰۃ نہ لے اور اگر اس کے پاس کچھ رقم یا جنس ہو تو فقط اتنی زکوٰۃ لے جتنی رقم یا جنس اس کے سال بھر کے اخراجات کے لئے کم پڑتی ہو

۱۹۳۵ جس شخص کے پاس اپنا پورے سال کا خرچ ہو اگر وہ اس کا کچھ حصہ استعمال کر لے اور بعد میں شک کرے کہ جو کچھ باقی بچا ہے وہ اس کے سال بھر کے اخراجات کے لئے کافی ہے یا نہیں تو وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا

۱۹۳۶ جس ہنرمند یا صاحب جائداد یا تاجر کی آمدنی اس کے سال بھر کے اخراجات سے کم ہو وہ اپنے اخراجات کی کمی پوری کرنے کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے اور لازم نہیں ہے کہ وہ اپنے کام کے اوزار یا جائداد یا سرمایہ اپنے اخراجات کے مصرف میں لائے

۱۹۳۷ جس فقیر کے پاس اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے سال بھر کا خرچ نہ ہو لیکن ایک گھر کا مالک ہو جس میں وہ رہتا ہو یا سواری کی چیز رکھتا ہو اور ان کے بغیر گزر بسر نہ کرسکتا ہو خواہ یہ صورت اپنے عزت رکھنے کے لئے ہی ہو وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اور گھر کے سامان، برتنوں اور گرمی و سردی کے کپڑوں اور جن چیزوں کی اسے ضرورت ہو ان کے لئے بھی یہی حکم ہے اور جو فقیر یہ چیزیں نہ رکھتا ہو اگر اسے ان کی ضرورت ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے خرید سکتا ہے

۱۹۳۸ جس فقیر کے لئے ہنر سیکھنا مشکل نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر زکوٰۃ پر زندگی بسر نہ کرے لیکن جب تک ہنر سیکھنے میں مشغول ہو زکوٰۃ لے سکتا ہے

۱۹۳۹۔جو شخص پهلے فقیر رها هو اور وه کهتا هو که میں فقیر هوں تو اگرچه اس کے کهنے پر انسان کو اطمینان نه هو پر بهی اسے زکوٰة دے سکتا هے لیکن جس شخص کے بارے میں معلوم نه هو که وه پهلے فقیر رها هے یا نهیں تو احتیاط کی بنا پر جب تک اس کے فقیر هونے کا اطمینان نه هو پر بهی اسے زکوٰة دے سکتا هے۔

۱۹۴۰۔ جو شخص کهے که میں فقیر هوں اور پهلے فقیر نه رها هو اگر اس کے کهنے سے اطمینان نه هوتا هو تو احتیاط واجب یه هے که اسے زکوٰة نه دی جائے۔

۱۹۴۱۔ جس شخص پر زکوٰة واجب هو اگر کوئی فقیر اس کا مقروض هو تو وه زکوٰة دیتے هوئے اپنا قرض اس میں سے وصول کر سکتا هے۔

۱۹۴۱۔ اگر فقیر مر جائے اور اس کا مال اتنا نه هو جتنا اس نے قرضه دینا هو تو قرض خواه قرضے کو زکوٰة میں شمار کر سکتا هے بلکه متوفی کا مال اس پر واجب الادا قرضے کے برابر هو اور اس کے ورثا اس کا قرضه ادا نه کریں یا کسی اور وجه سے قرض خواه اپنا قرضه واپس نه لے سکتا هو تب بهی وه اپنا قرضه واپس نه لے سکتا هو تب بهی وه اپنا قرضه زکوٰة میں شمار کر سکتا هے۔

۱۹۴۳۔ یه ضروری نهیں که کوئی شخص جو چیز فقیر کو بطور زکوٰة دے اس کے بارے میں اسے بتائے که یه زکوٰة هے بلکه اگر فقیر زکوٰة لینے میں خفت محسوس کرتا هو تو مستحب هے که اسے مال تو زکوٰة کی نیت سے دیا جائے لیکن اس کا زکوٰة هونا اس پر ظاهر نه کیا جائے۔

۱۹۴۴۔ اگر کوئی شخص یه خیال کرتے هوئے کسی کو زکوٰة دے که وه فقیر هے اور بعد میں اسے پته چلے که وه فقیر نه تها یا مسئلے سے ناواقف هونے کی بنا پر کسی ایسے شخص کو زکوٰة دے دے جس کے متعلق اسے علم هو که وه فقیر نهیں هے تو یه کافی نهیں هے لهذا اس نے جو چیز اس شخص کو بطور زکوٰة دی تهی اگر وه باقی هو تو ضروری هے که اس شخص سے واپس لے کر مستحق کو دے سکتا هے اور اگر لینے والے کو یه علم نه تها که وه مال زکوٰة هے تو اس سے کچھ نهیں لے سکتا اور انسان کو اپنے مال سے زکوٰة کا عوض مستحق کو دینا ضروری هے۔

۱۹۴۵۔جو شخص مقروض هو اور قرضه ادا نه کرسکتا هو اگر اس کے پاس اپنا سال بهر کا خرچ بهی هو تب بهی اپنا قرضه ادا کرنے کے لئے زکوٰة لے سکتا هے لیکن ضروری هے که اس نے جو مال بطور قرض لیا هو اسے کسی گناه کے کام میں خرچ نه کیا هو۔

۱۹۴۶۔ اگر انسان ایک ایسے شخص کو زکوٰۃ دے جو مقروض ہو اور اپنا قرضہ ادا نہ کرسکتا ہو اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ اس شخص نے جو قرضہ لیا تھا وہ گناہ کے کام پر خرچ کیا تھا تو اگر وہ مقروض فقیر ہو تو انسان نے جو کچھ اسے دیا ہوا اسے سَہم فقراء میں شمار کر سکتا ہے۔

۱۹۴۷۔ جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرضہ ادا نہ کرسکتا ہو اگرچہ وہ فقیر نہ ہو تب بھی قرض خواہ قرضے کو جو اسے مقروض سے وصول کرنا ہے زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

۱۹۴۸۔ جس مسافر کا زاد راہ ختم ہو جائے یا اس کی سواری قابل استعمال نہ رہے اگر اس کا سفر گناہ کی غرض سے نہ ہو اور وہ قرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر منزل مقصود تک نہ پہنچ سکتا ہو تو اگرچہ وہ اپنے سفر کے اخراجات حاصل کر سکتا ہو تو وہ فقط اتنی مقدار میں زکوٰۃ لے سکتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی منزل تک پہنچ جائے۔

۱۹۴۹۔جو مسافر سفر میں ناچار ہوجائے اور زکوٰۃ لے اگر اس کے وطن پہنچ جانے کے بعد زکوٰۃ میں سے کچھ بچ جائے اسے زکوٰۃ دینے والے کو واپس نہ پہنچا سکتا ہو تو ضروری ہے کہ وہ زائد مال حاکم شرع کو پہنچا دے اور اسے بتا دے کہ یہ مال زکوٰۃ ہے۔

مُستحِقّینِ زکوٰۃ کی شرائط

۱۹۵۰۔(مال کا) مالک جس شخص کو اپنی زکوٰۃ دینا چاہتا ہو ضروری ہے کہ وہ شیعہ اثنا عشری ہو۔ اگر انسان کسی کو شیعہ سمجھے ہوئے زکوٰۃ دے دے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ شیعہ نہ تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ زکوٰۃ دے۔

۱۹۵۱۔ اگر کوئی شیعہ بچہ یا دیوانہ فقیر ہو تو انسان اس کے سرپرست کو اس نیت سے زکوٰۃ دے سکتا ہے کہ وہ جو کچھ دے رہا ہے وہ بچے یا دیوانے کی ملکیت ہوگی۔

۱۹۵۲۔ اگر انسان بچے یا دیوانے کے سرپرست تک نہ پہنچ سکے تو وہ خود یا کسی امانت دار شخص کے ذریعے زکوٰۃ کا مال ان پر خرچ کرسکتا ہے اور جب زکوٰۃ ان لوگوں پر خرچ کی جارہی ہو تو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی نیت کرے۔

۱۹۵۳ جو فقیر بھیک مانگتا ہو اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے لیکن جو شخص مال زکوٰۃ گناہ کے کام پر خرچ کرتا ہو ضروری ہے کہ اسے زکوٰۃ نہ دے جائے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ وہ شخص جسے زکوٰۃ دینا گناہ کی طرف مائل کرنے کا سبب ہو اگرچہ وہ اسے گناہ کے کام میں خرچ نہ بھی کرے اس زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۹۵۴۔جو شخص شراب پیتا ہو یا نماز نہ پڑھتا ہو اور اسی طرح جو شخص کُلّم کُبّلاً گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۹۵۵۔جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتا ہو اس کا قرضہ زکوٰۃ سے دیا جاسکتا ہے خواہ اس شخص کے اخراجات زکوٰۃ دینے والے پر ہی واجب کیوں نہ ہوں۔

۱۹۵۶۔ انسان ان لوگوں کے اخراجات جن کی کفالت اس پر واجب ہوں مثلاً۔ اولاد کے اخراجات کو زکوٰۃ سے ادا نہیں کرسکتا لیکن اگر وہ خود اولاد کا خرچہ نہ دے تو دوسرے لوگ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

۱۹۵۷۔اگر انسان اپنے بیٹے کو زکوٰۃ اس لئے دے تاکہ وہ اسے اپنی بیوی اور نوکر اور نوکرانی پر خرچ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۹۵۸۔باپ اپنے بیٹے کو سَبِیلِ اللہ" میں سے علمی اور دینی کتابیں جن کی بیٹے کی ضرورت ہو خرید کر نہیں دے سکتا لیکن اگر رفاہ عامہ کے لئے ان کتابوں کی ضرورت ہو تو احتیاط کی بنا پر حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

۱۹۵۹۔جو باپ بیٹے کی شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ بیٹے کی شادی کے لئے زکوٰۃ میں سے خرچ کر سکتا ہے اور بیٹا بھی باپ کے لئے ایسا ہی کرسکتا ہے۔

۱۹۶۰۔ کسی ایسی عورت کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جس کا شوہر اسے خرچ دیتا ہو اور ایسی عورت جسے اس کا شوہر خرچ نہ دیتا ہو لیکن جو حاکم شرع سے رجوع کرکے شوہر کو خرچ دینے پر مجبور کر سکتی ہو اسے زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۹۶۱۔ جس عورت نے مُتعَہ کیا ہو اگر وہ فقیر ہو تو اس کا شوہر اور دوسرے ہیں ہاں اگر عَقد کے وقت شوہر نے یہ شرط قبول کی ہو کہ س کا خرچ دے گا یا کسی اور وجہ سے اس کا خرچ دینا شوہر پر واجب ہو اور وہ اس عورت کے اخراجات دیتا ہو تو اس عورت کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

۱۹۶۲ عورت اپنے فقیر شوهر کو زکوٰة دے سکتی ہے خواه شوهر وه زکوٰة اس عورت پر ہی کیوں نه خرچ کرے

۱۹۶۳سید غیر سید سے زکوٰة نہیں لے سکتا لیکن اگر خمس اور دوسرے ذرائع آمدنی اس کے اخراجات کے لئے کافی نه ہو اور غیر سید سے زکوٰة لینے پر مجبور ہو تو اس سے زکوٰة لے سکتا ہے

۱۹۲۴ جس شخص کے بارے میں معلوم نه ہو که سید ہے یا غیر سید، اسے زکوٰة دی جاسکتی ہے

زکوٰة کی نیت

۱۹۶۵ ضروری ہے که انسان به قصد قربت یعنی الله تبارک و تعالی کی خوشنودی کی نیت سے زکوٰة دے اور اپنی نیت میں معین کرے که جو کچھ دے رہا ہے وه مال کی زکوٰة ہے یا زکوٰة فطره ہے بلکه مثال کے طور پر اگر گیهوں اور جَو کی زکوٰة اس پر واجب ہو اور وه کچھ رقم زکوٰة کے طور پر دینا چاهے تو اس کے لئے یه ضروری ہے که وه معین کرے که گیهوں کی زکوٰة دے رہا ہے یا جَو کی

۱۹۶۶اگر کسی شخص پر متعدد چیزوں کی زکوٰة واجب ہو اور وه زکوٰة میں کوئی چیز دے لیکن کسی بھی چیز کی "نیت نه کرے" تو جو چیز اس نے زکوٰة میں دی ہے اگر اس کی جنس وهی ہو جو ان چیزوں میں سے کسی ایک کی ہے تو وه اسی جنس کی زکوٰة شمار ہوگی فرض کریں که کسی شخص پر چالیس بھیڑیں اور پندره مثقال سونے کی زکوٰة واجب ہے اگر وه مثلاً ایک بھیڑ زکوٰة میں دے اور ان چیزوں میں سے (که جن پر زکوٰة واجب ہے) کسی کی بھی "نیت" نه کرے تو وه بھیڑیں کی زکوٰة شمار ہوگی لیکن اگر وه چاندی کے سکے یا کرنسی نوٹ دے جو ان (چیزوں) کے هم جنس نہیں ہے تو بعض (علماء) کے بقول وه (سکے یا نوٹ) ان تمام (چیزوں) پر حساب سے بانٹ دیئے جائیں لیکن یه بات اشکال سے خالی نہیں ہے بلکه احتمال یه ہے که وه ان چیزوں میں سے کسی کی بھی (زکوٰة) شمار نه هونگے اور (نیت نه کرنے تک) مالک مال کی ملکیت رهیں گے

۱۹۶۷ اگر کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰة (مستحق تک) پهنچانے کے لئے کسی کو وکیل بنائے تو جب وه مال زکوٰة وکیل کے حوالے کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے که نیت کرے که جو کچھ اس کا وکیل بعد میں فقیر کو دے گا وه زکوٰة ہے اور اَحوطَ یه ہے که زکوٰة فقیر تک پهنچے کے وقت تک پهنچنے کےوقت تک وه اس نیت پر قائم رهے

۱۹۶۸۔ اگر کوئی شخص مال زکوٰۃ قصد قربت کے بغیر زکوٰۃ کی نیت سے حاکم شرع یا فقیر کو دے دے تو اقوی کی بنا پر وہ مال زکوٰۃ میں شمار ہوگا اگرچہ اس نے قصد قربت کے بغیر ادا کرکے گناہ کیا ہو۔

زکوٰۃ کے مُتَفَرِّق مَسائِل

۱۹۶۹۔ احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ انسان گیہوں اور جَو کو بالوسے سے الگ کرنے کے موقع پر اور کھجور اور انگور کے خشک ہونے کے وقت زکوٰۃ فقیر کو دے دے یا اپنے مال سے علیحدہ کر دے۔ اور ضروری ہے کہ سونے، چاندی، گائے، بکری اور اونٹ کی زکوٰۃ گیارہ مہینے ختم ہونے کے بعد فقیر کو دے یا اپنے مال سے علیحدہ کر دے لیکن اگر وہ شخص کسی خاص فقیر کا منتظر ہو یا کسی ایسے فقیر کو زکوٰۃ دینا چاہتا ہو جو کسی لحاظ سے (دوسرے پر) برتری رکھتا ہو تو وہ یہ کر سکتا ہے کہ زکوٰۃ علیحدہ نہ کرے۔

۱۹۷۰۔ زکوٰۃ علیحدہ کرنے کے بعد ایک شخص کے لئے لازم نہیں کہ اسے فوراً مستحق شخص کو دے دے۔ لیکن اگر کسی ایسے شخص تک اس کی رسائی ہو، جسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے میں تاخیر نہ کرے۔

۱۹۷۱۔ جو شخص زکوٰۃ مستحق شخص کو پہنچا سکتا ہو اگر وہ اسے زکوٰۃ نہ پہنچائے اور اس کے کوتاہی برتنے کی وجہ سے مال زکوٰۃ تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۱۹۷۲۔ جو شخص زکوٰۃ مستحق تک پہنچا سکتا ہو اگر وہ اسے زکوٰۃ پہنچائے اور مال زکوٰۃ حفاظت کرنے کے باوجود تلف ہوجائے تو زکوٰۃ ادا کرنے میں تاخیر کی کوئی صحیح وجہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عِوض دے لیکن اگر تاخیر کرنے کی کوئی صحیح وجہ تھی مثلاً ایک خاص فقیر اس کی نظر میں تھا یا تھوڑا تھوڑا کر کے فقراء کو دینا چاہتا تھا تو اس کا ضامن ہونا معلوم نہیں ہے۔

۱۹۷۳۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ (عین اسی) مال سے ادا کر دے تو وہ باقیماندہ مال میں تصرف کر سکتا ہے اور اگر وہ زکوٰۃ اپنے کسی دوسرے مال سے ادا کر دے تو اس پورے مال میں تصرف کرسکتا ہے۔

۱۹۷۴۔ انسان نے جو مال زکوٰۃ علیحدہ کیا ہو اسے اپنے لئے الگ کر اس کی جگہ کوئی دوسری چیز نہیں رکھ سکتا۔

۱۹۷۵۔ اگر اس مال زکوٰۃ سے جو کسی شخص نے علیحدہ کر دیا ہو کوئی منفعت حاصل ہو مثلاً جو بڑھے بطور زکوٰۃ علیحدہ کی ہو وہ بچہ جنے تو وہ منفعت فقیر کا مال ہے۔

۱۹۷۶۔ جب کوئی شخص مال زکوٰۃ علیحدہ کر رہا ہو اگر اس وقت کوئی مستحق موجود ہو تو بہتر ہے کہ زکوٰۃ اسے دے دے بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا شخص اس کی نظر میں ہو جسے زکوٰۃ دینا کسی وجہ سے بہتر ہو۔

۱۹۷۷۔ اگر کوئی شخص حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اس مال سے کاروبار کرے جو اس نے زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کر دیا ہو اور اس میں خسارہ ہو جائے تو اس زکوٰۃ میں کوئی کمی نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر منافع ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ مستحق کو دے دے۔

۱۹۷۸۔ اگر کوئی شخص اس سے پہلے کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہو کوئی چیز بطور زکوٰۃ فقیر کو دے دے تو وہ زکوٰۃ میں شمار نہیں ہوگی اور اگر اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد وہ چیز جو اس نے فقیر کو دی تلف نہ ہوئی ہو اور فقیر ابلی تک فقیری میں مبتلا ہو تو زکوٰۃ دینے والا اس چیز کو جو اس نے فقیر کو دی تلی زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

۱۹۷۹۔ اگر فقیر یہ جانتے ہوئے کہ زکوٰۃ ایک شخص پر واجب نہیں ہوئی اس سے کوئی چیز بطور زکوٰۃ کے لے لے اور وہ چیز فقیر کی تحویل میں تلف ہو جائے تو فقیر اس کا ذمہ دار ہے اور جب زکوٰۃ اس شخص پر واجب ہو جائے اور فقیر اس وقت تک تنگدست ہو تو جو چیز اس شخص نے فقیر کو دی تلی اس کا عوض زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

۱۹۸۰۔ اگر کوئی فقیر یہ نہ جانتے ہوئے کہ زکوٰۃ ایک شخص پر واجب ہوئی اس سے کوئی چیز بطور زکوٰۃ لے لے اور وہ چیز فقیر کی تحویل میں تلف ہوجائے تو فقیر ذمے دار نہیں اور دینے والا شخص اس چیز کا عوض زکوٰۃ میں شمار نہیں کر سکتا۔

۱۹۸۱۔ مستحب ہے کہ گائے، بکرے اور اونٹ کی زکوٰۃ ابرومند فقرا (سفید پوش غریب غربا) کو دی جائے اور زکوٰۃ دینے میں اپنے رشتہ داروں کو دوسروں پر اور اہل علم کو بے علم لوگوں پر اور جو لوگ ہاتھ نہ پھیلاتے ہوں ان کو منگتوں پر ترجیح دی جائے ہاں اگر فقیر کو کسی اور وجہ سے زکوٰۃ دینا بہتر ہو تو پھر مستحب ہے کہ زکوٰۃ اس کو دی جائے۔

۱۹۸۲۔ بہتر ہے کہ زکوٰۃ علانیہ دی جائے اور مستحب صدقہ پوشیدہ طور پر دیا جائے۔

۱۹۸۳ جو شخص زکوٰۃ دینا چاهتا هو اگر اس کو شهر میں کوئی مستحق نه هو اور وه زکوٰۃ اس کو لئے مُعَیّن مَد میں بهی صرف نه کرسکتا هو تو اگر اسے امید نه هو که بعد میں کوئی مستحق شخص اپنے شهر میں مل جائے گا تو ضروری هے که زکوٰۃ دوسرے شهر لے جائے اور زکوٰۃ کی مُعیّن مد میں صرف کرے اور اس شهر میں لے جانے کو اخراجات حاکم شرع کی اجازت سے مال زکوٰۃ میں سے لے سکتا هے اور اگر مال زکوٰۃ تلف هو جائے تو وه ذمے دار نهیں هے

۱۹۸۴ اگر زکوٰۃ دینے والے کو اپنے شهر میں کوئی مستحق مل جائے تب بهی وه مال زکوٰۃ دوسرے شهر لے جاسکتا هے لیکن ضروری هے که اس شهر میں لے جانے کو اخراجات خود برداشت کرے اور اگر مال زکوٰۃ تلف هو جائے تو وه خود ذمے دار هے بجز اس صورت کے که مال زکوٰۃ دوسرے شهر میں حاکم شرع کے حکم سے لے گیا هو

۱۹۸۵ جو شخص گیهوں، جَو، کشمش اور کهجور بطور زکوٰۃ دے رها هو، ان اجناس کے ناپ تول کی اجرت اس کی اپنی ذمے داری هے

۱۹۸۶ جس شخص کو زکوٰۃ میں ۲ مثقال اور ۱۵ نخود یا اس سے زیاده چاندی دینی هو وه احتیاط مستحب کی بنا پر ۲ مثقال اور ۱۵ نخود کم چاندی کسی فقیر کو نه دے نیز اگر چاندی کے علاوه کوئی دوسری چیز مثلاً گیهوں اور جو دینے هوں اور ان کی قیمت ۲ مثقال اور ۱۵ نخود چاندی تک پهنچ جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر وه ایک فقیر کو اس سے کم نه دے

۱۹۸۷ انسان کے لئے مکروه هے که مستحق سے درخواست کرے که جو زکوٰۃ اس نے اس سے لی هے اسی کے هاتے فروخت کرده لیکن اگر مستحق نے جو چیز بطور زکوٰۃ لی هے اسے بیچنا چاهے تو جب اس کی قیمت طے هو جائے تو جس شخص نے مستحق کو زکوٰۃ دی هو اس چیز کو خریدنے کے لئے اس کا حق دوسروں پر فائق هے

۱۹۸۸ اگر کسی شخص کو شک هو که جو زکوٰۃ اس پر واجب هوئی تهی وه اس نے دی هے یا نهیں اور جس مال میں زکوٰۃ واجب هوئی تهی وه بهی موجود هو تو ضروری هے که زکوٰۃ دے خواه اس کا شک گزشته سالوں کی زکوٰۃ کے متعلق هی کیوں نه هو اور (جس مال میں زکوٰۃ واجب هوئی تهی) اگر وه ضائع هو چکا هو تو اگرچه اسی سال کی زکوٰۃ کے متعلق هی شک کیوں نه هو اس پر زکوٰۃ نهیں هے

۱۹۸۹ فقیر یه نهیں کر سکتا که زکوٰۃ لینے سے پهلے اس کی مقدار سے کم مقدار پر سمجهوته کر لے یا کسی چیز کو اس کی قیمت سے زیاده قیمت پر بطور زکوٰۃ قبول کرے اور اسی طرح مالک بهی یه نهیں کر سکتا که مستحق کو اس شرط پر زکوٰۃ دے که وه

مستحق اسے واپس کر دے گا لیکن اگر مستحق زکوٰۃ لینے کے بعد راضی ہو جائے اور اس زکوٰۃ کو اسے واپس کر دے تو کوئی حرج نہیں مثلاً کسی شخص پر بہت زیادہ زکوٰۃ واجب ہو اور فقیر ہو جانے کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرسکتا ہو اور اس نے توبہ کرلی ہو تو اگر فقیر راضی ہوجائے کہ اس سے زکوٰۃ لے کر پلٹر اسے بخش دے تو کوئی حرج نہیں ۔

۱۹۹۰۔انسان قرآن مجید، دینی کتابیں یا دعا کی کتابیں سَبِیلِ فِي سَبِیلِ الله سے خرید کر وقف نہیں کرسکتا لیکن اگر رفاہ عامہ کے لئے ان چیزوں کی ضرورت ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

۱۹۹۱۔ انسان مال زکوٰۃ سے جائداد خرید کر اپنی اولاد یا ان لوگوں کو وقف نہیں کر سکتا جن کا خرچ اس پر واجب ہو تاکہ وہ اس جائداد کی منفعت اپنے مصرف میں لے آئیں۔

۱۹۹۲۔ حج اور زیارات وغیرہ پر جانے کے لئے انسان فِی سَبِیلِ الله کے حصے سے زکوٰۃ لے سکتاہے اگرچہ وہ فقیر نہ ہو یا اپنے سال بھر کے اخراجات کے لئے زکوٰۃ لے چکا ہو لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کا حج اور زیارات وغیرہ کے لئے جانا لوگوں کے مفاد میں ہو اور احیتاط کی بنا پر ایسے کاموں میں زکوٰۃ خرچ کرنے کے لئے حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

۱۹۹۳۔اگر ایک مالک اپنے مال کی زکوٰۃ دینے کے لئے کسی فقیر کو وکیل بنائے اور فقیر کو یہ احتمال ہو کہ مالک کا ارادہ یہ تھا کہ وہ خود (یعنی فقیر) اس مال سے کچھ نہ لے تو اس صورت میں وہ کوئی چیز اس میں سے اپنے لئے نہیں لے سکتا اور اگر فقیر کو یہ یقین ہو کہ مالک کا ارادہ یہ نہیں تھا تو وہ اپنے لئے بھی لے سکتا ہے۔

۱۹۹۴۔ اگر کوئی فقیر اونٹ، گائیں، بھیڑیں، سونا اور چاندی بطور زکوٰۃ حاصل کرے اور ان میں وہ سب شرائط موجود ہوں جو زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے بیان کی گئی ہیں ضروری ہے کہ فقیران پر زکوٰۃ دے۔

۱۹۹۵۔ اگر دو اشخاص ایک ایسے مال میں حصہ دار ہوں جس کی زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو اور ان میں سے ایک اپنے حصے کی زکوٰۃ دے دے اور بعد میں وہ مال تقسیم کرلیں (اور جو شخص زکوٰۃ دے چکا ہے) اگرچہ اسے علم ہو کہ اس کے ساتھی نے اپنےحصے کی زکوٰۃ نہیں دی اور نہ ہی بعد میں دے گا تو اس کا اپنے حصے میں تصرف کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

۱۹۹۶۔ اگر خمس اور زکوٰۃ کسی شخص کے ذمہ واجب ہو اور کفار اور منت وغیرہ بھی اس پر واجب ہو اور وہ مقروض بھی ہو اور ان سب کی ادائیگی نہ کرسکتا ہو تو اگر وہ مال جس پر خمس یا زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو تلف نہ ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ خمس اور زکوٰۃ دے اور اگر وہ مال تلف ہوگیا ہو تو کفارہ اور نذر سے پہلے زکوٰۃ، خمس اور قرض ادا کرے۔

۱۹۹۷۔جس شخص کے ذمہ خمس یا زکوٰۃ ہو اور حج بھی اس پر واجب ہو اور وہ مقروض بھی ہو اگر وہ مرجائے اور اس کا مال ان تمام چیزوں کے لئے کافی نہ ہو اور اگر وہ مال جس پر خمس اور زکوٰۃ واجب ہوچکے ہو تلف نہ ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ خمس یا زکوٰۃ ادا کی جائے اور اس کا باقی ماندہ مال قرض کی ادائیگی پر خرچ کیا جائے۔ اور اگر وہ مال جس پر خمس اور زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو تلف ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا مال قرض کی ادائیگی پر خرچ کیا جائے اور اس صورت میں اگر کچھ بچ جائے تو حج کیا جائے اور اگر زیادہ بچا ہو تو سے خمس اور زکوٰۃ پر تقسیم کر دیا جائے۔

۱۹۹۸۔ جو شخص علم حاصل کرنے میں مشغول ہو وہ جس وقت علم حاصل نہ کرے اس وقت اپنی روزی کمانے کے لئے کام کرسکتا ہے۔ اگر اس علم حاصل کرنا واجب عینی ہو تو فقراء کے حصے سے اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور اگر اس علم کا حاصل کرنا عوامی بھبود کے لئے ہو تو فِی سَبِیلِ اللہ کی مَد سے احتیاط کی بنا پر حاکم شرع کی اجازت سے اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ اور ان دو صورتوں کے علاوہ اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

زکوٰۃِ فِطرہ

۱۹۹۹۔ عید الفطر کی (چاند) رات غروب آفتاب کے وقت جو شخص بالغ اور عاقل ہو اور نہ تو فقیر ہو نہ ہی کسی دوسرے کا غلام ہو ضروری ہے کہ اپنے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کے ہاں کھانا کھاتے ہوں فی کس ایک صاع جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تقریباً تین کلو ہوتا ہے ان غذاوں میں سے جو اس کے شہر (یا علاقے) میں استعمال ہوتی ہوں مثلاً گیہوں یا جَو یا کھجور یا کشمش یا چاول یا جوار مستحق شخص کو دے اور اگر ان کے بجائے ان کی قیمت نقدی کی شکل میں دے تب بھی کافی ہے۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ جو غذا اس کے شہر میں عام طور پر استعمال نہ ہوتی ہو چاہے وہ گیہوں، جَو، کھجور یا کشمش ہو، نہ دے۔

۲۰۰۰۔ جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے سال بھر کا خرچ نہ ہو اور اس کا کوئی روزگار بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ پورا کرسکے وہ فقیر ہے اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

۲۰۰۱۔ جو لوگ عید الفطر کی رات غروب کے وقت کسی شخص کے ہاں کھانے والے سمجھے جائیں ضروری ہے کہ وہ شخص ان کا فطرہ دے، قطع نظر اس سے کہ وہ چھوٹے ہو یا بڑے مسلمان ہو یا کافر، ان کا خرچہ اس پر واجب ہو یا نہ ہو اور وہ اس کے شہر میں ہو یا کسی دوسرے شہر میں ہو۔

۲۰۰۲۔ اگر کوئی شخص ایک ایسے شخص کو جو اس کے ہاں کھانا کھانے والا گردانا جائے، اسے دوسرے شہر میں نمائندہ مقرر کرے کہ اس کے (یعنی صاحب خانہ کے) مال سے اپنا فطرہ دے دے اور اسے اطمینان ہو کہ وہ شخص فطرہ دے دے گا تو خود صاحب خانہ کے لئے اس کا فطرہ دینا ضروری نہیں۔

۲۰۰۳۔ جو مہمان عیدالفطر کی رات غروب سے پہلے صاحب خانہ کی رضامندی کے بغیر اس کے گھر آئے اور اس کے ہاں کھانا کھانے والوں میں اگرچہ وقتی طور پر شمار ہو اس کا فطرہ صاحب خانہ پر واجب ہے۔

۲۰۰۴۔ جو مہمان عیدالفطر کی رات غروب پہلے صاحب خانہ کی رضامندی کے بغیر اس کے گھر آئے اور کچھ مدت صاحب کا خرچہ دینے پر مجبور کیا گیا ہو تو اس کے فطرے کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۲۰۰۵۔ جو مہمان عیدالفطر کی رات غروب کے بعد وارد ہو اگر وہ صاحب خانہ کے ہاں کھانا کھانے والا شمار ہو تو اس کا فطرہ صاحب خانہ پر احتیاط کی بنا پر واجب ہے اور اگر کھانا کھانے والا شمار نہ ہو تو واجب نہیں ہے خواہ صاحب خانہ نے اسے غروب سے پہلے دعوت دی ہو اور وہ افطار بھی صاحب خانہ کے گھر پر ہی کرے۔

۲۰۰۶۔ اگر کوئی شخص عیدالفطر کی رات غروب کے وقت دیوانہ ہو اور اس کی دیوانگی عیدالفطر کے دن ظہر کے وقت تک باقی رہے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے ورنہ احتیاط واجب کی بنا پر لازم ہے کہ فطرہ دے۔

۲۰۰۷۔ غروب آفتاب سے پہلے اگر کوئی بچہ بالغ ہو جائے یا کوئی دیوانہ عاقل ہوجائے یا کوئی فقیر غنی ہوجائے تو اگر وہ فطرہ واجب ہونے کی شرائط پوری کرتا ہو تو ضروری ہے کہ فطرہ دے۔

۲۰۰۸۔ جس شخص پر عیدالفطر کی رات غروب کے وقت فطرہ واجب نہ ہو اگر عید کے دن ظہر کے وقت سے پہلے تک فطرہ واجب ہونے کی شرائط اس میں موجود ہو جائیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ فطرہ دے۔

۲۰۰۹۔ اگر کوئی کافر عیدالفطر کی رات غروب آفتاب کے بعد مسلمان ہو جائے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے لیکن اگر ایک ایسا مسلمان جو شیعہ نہ ہو وہ عید کا چاند دیکھنے کے بعد شیعہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ فطرہ دے۔

۲۰۱۰۔جس شخص کے پاس صرف اندازاً ایک صاع گیہوں یا اسی جیسی کوئی جنس ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ فطرہ دے اور اگر اس کے اہل و عیال بھی ہوں اور وہ ان کا فطرہ بھی دینا چاہتا ہو تو وہ ایسا کر سکتا ہے کہ فطرے کی نیت سے ایک صاع گیہوں وغیرہ اپنے اہل و عیال میں سے کسی ایک کو دے دے اور وہ بھی اسی نیت سے دوسرے کو دے دے اور وہ اسی طرح دیتے رہیں حتی کہ وہ جنس خاندان کے آخری فرد تک پہنچ جائے اور بہتر ہے کہ جو چیز آخری فرد کو ملے وہ کسی ایسے شخص کو دے جو خود ان لوگوں میں سے نہ ہو جنہوں نے فطرہ ایک دوسرے کو دیا ہے اور اگر ان لوگوں میں سے کوئی نابالغ ہو تو اس کا سرپرست اس کی بجائے فطرہ لے سکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ جو چیز نابالغ کے لئے لی جائے وہ کسی دوسرے کو نہ دی جائے۔

۲۰۱۱۔ اگر عید الفطر کی رات غروب کے بعد کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اس کا فطرہ دینا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ جو اشخاص غروب کے بعد سے عید کے دن ظہر سے پہلے تک صاحب خانہ کے ہاں کھانا کھانے والوں میں سمجھے جائیں وہ ان سب کا فطرہ دے۔

۲۰۱۲۔ اگر کوئی شخص کسی کے ہاں کھانا کھاتا ہو اور غروب سے پہلے کسی دوسرے کے ہاں کھانا کھانے والا ہوجائے تو اس کا فطرہ اسی شخص پر واجب ہے جس کے ہاں وہ کھانا کھانے والا بن جائے مثلاً اگر عورت غروب سے پہلے شوہر کے گھر چلی جائے تو ضروری ہے کہ شوہر اس کا فطرہ دے۔

۲۰۱۳۔ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے شخص پر واجب ہو اس پر اپنا فطرہ خود دینا واجب نہیں ہے۔

۲۰۱۴۔جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے شخص پر واجب ہو اگر وہ نہ دے تو احتیاط کی بنا پر فطہ خود اس شخص پر فطرہ واجب ہوجاتا ہے۔ جو شرائط مسئلہ ۱۹۹۹ میں بیان ہوئی ہیں اگر وہ موجود ہوں تو اپنا فطرہ خود ادا کرے ۔

۲۰۱۵۔ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے شخص پر واجب ہو اگر وہ خود اپنا فطرہ دے دے تو جس شخص پر اس کا فطرہ واجب ہو اس پر سے اس کی ادائیگی کا وجوب ساقط نہیں ہوتا۔

۲۰۱۶ جس عورت کا شوهر اس کو خرچ نه دیتا هو اگر وه کسی دوسرے کے هاں کهانا کهاتی هو تو اس کا فطره اس شخص پر واجب هے جس کے هاں وه کهانا کهاتی هے اور اگر وه کسی کے هاں کهانا نه کهاتی هو اور فقیر بنی نه هو تو ضروری هے که اپنا فطره خود دے

۲۰۱۷ غیر سَیِّد، سَیِّد کو فطره نهیں دے سکتا حتی که اگر سید اس کے هاں کهانا کهاتا هو تب بنی اس کا فطره وه کسی دوسرے سید کو نهیں دے سکتا

۲۰۱۸ جو بچه ماں یا دایه کا دودھ پیتا هو اس کا فطره اس شخص پر واجب هے جو ماں یا دایه کے اخراجات برداشت کرتا هو لیکن اگر ماں یا دایه کا خرچ خود بچے کے مال سے پورا هو تو بچے کا فطره کسی پر واجب نهیں هے

۲۰۱۹ انسان اگرچه اپنے اهل و عیال کا خرچ حرام مال سے دیتا هو، ضروری هے که ان کا فطره حلال مال سے دے

۲۰۲۰ اگر انسان کسی شخص کو اجرت پر رکھے جیسے مستری، بنائی یا خدمت گار اور اس کا خرچ اس طرح دے که وه اس کا کهانا کهانے والوں میں شمار هو تو ضروری هے که اس کا فطره بنی دے لیکن اگر اسے صرف کام کی مزدوری دے تو اس (اجیر) کا فطره ادا کرنا اس پر واجب نهیں هے

۲۰۲۱ اگر کوئی شخص عیدالفطر کی رات غروب سے پهلے فوت هو جائے تو اس کا اور اس کے اهل و عیال کا فطره اس کے مال سے دینا واجب نهیں لیکن اگر غروب کے بعد فوت هو تو مشهور قول کی بنا پر ضروری هے که اس کا اور اس کے اهل و عیال کا فطره اس کے مال سے دیا جائے لیکن یه حکم اشکال سے خالی نهیں هے اور اس مسئله میں احتیاط کے پهلو کو ترک نهیں کرنا چاهئے

زکوٰۃ فِطره کا مصرف

۲۰۲۲ فطره احتیاط واجب کی بنا پر فقط ان شیعه اثنا عشری فقراء کو دینا ضروری هے، جو ان شرائط پر پورے اترتے هوں جن کا ذکر زکوٰۃ کے مستحقین میں هوچکا هے اور اگر شهر میں شیعه اثنا عشری فقراء نه ملیں تو دوسرے مسلمان فقراء کو فطره دے سکتا هے لیکن ضروری هے که کسی بنی صورت میں "ناصبی" کو نه دیاجائے

۲۰۲۳ اگر کوئی شیعہ بچہ فقیر ہو تو انسان یہ کر سکتا ہے کہ فطرہ اس پر خرچ کرے یا اس کے سرپرست کو دے کر اسے بچے کی ملکیت قرار دے۔

۲۰۲۴ جس فقیر کو فطرہ دیا جائے ضروری نہیں کہ وہ عادل ہو لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ شرابی اور بے نمازی کو اور اس شخص کو جو کہ علم کے بلا گناہ کرتا ہو فطرہ نہ دیا جائے۔

۲۰۲۵ جو شخص فطرہ ناجائز کاموں میں خرچ کرتا ہو ضروری ہے کہ اسے فطرہ نہ دیا جائے۔

۲۰۲۶ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایک فقیر کو ایک صاع سے کم فطرہ نہ دیا جائے۔ البتہ اگر ایک صاع سے زیادہ دیا جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۰۲۷ جب کسی جنس کی قیمت اسی جنس کی معمولی قسم سے دگنی ہو مثلاً کسی گیہوں کی قیمت معمولی قسم کی گیہوں کی قیمت سے دو چند ہو تو اگر کوئی شخص اس (بے یا جنس) کا ادنیٰ صاع بطور فطرہ دے تو یہ کافی نہیں ہے بلکہ اگر وہ ادنیٰ صاع فطرہ کی قیمت کی نیت سے بھی دے تو بھی کافی نہیں ہے۔

۲۰۲۹ انسان کے لئے مستحب ہے کہ زکوٰۃ دینے میں اپنے فقیر رشتہ داروں اور ہمسایوں کو دوسرے لوگوں پر ترجیح دے اور بہتر یہ ہے کہ اہل علم و فضل اور دیندار لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دے۔

۲۰۳۰ اگر انسان یہ خیال کرتے ہوئے کہ ایک شخص فقیر ہے اسے فطرہ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ فقیر نہ تھا تو اگر اس نے جو مال فقیر کو دیا تھا وہ ختم نہ ہو گیا ہو تو ضروری ہے کہ واپس لے لے اور مستحق کو دے دے اور اگر واپس نہ لے سکتا ہو تو ضروری ہے کہ خود اپنے مال سے فطرے کا عوض دے اور اگر وہ مال ختم ہو گیا ہو لیکن لینے والے کو علم ہو کہ جو کچھ اس نے لیا ہے وہ فطرہ ہے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر اسے یہ علم نہ ہو تو عوض دینا اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ انسان فطرے کا عوض دے۔

۲۰۳۱ اگر کوئی شخص کہے کہ میں فقیر ہوں تو اسے فطرہ نہیں دیا جا سکتا بجز اس صورت کے کہ انسان کو اس کے کہنے سے اطمینان ہو جائے یا انسان کو علم ہو کہ وہ پہلے فقیر تھا۔

زکوٰۃ فطرہ کے متفرق مسائل

۲۰۳۲۔ ضروری ہے کہ انسان فطرہ قربت کے قصد سے یعنی اللہ تبارک و تعالی کی خوشنودی کے لئے دے اور اسے دیتے وقت فطرے کی نیت کرے۔

۲۰۳۳۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک سے پہلے فطرہ دے دے تو یہ صحیح نہیں ہے اور بہتر یہ ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں بلی فطرہ نہ دے البتہ اگر ماہ رمضان المبارک سے پہلے کسی فقیر کو قرضہ دے اور جب فطرہ اس پر واجب ہوجائے، قرضے کو فطرے میں شمار کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰۳۴۔ گیہوں یا کوئی دوسری چیز جو فطرہ کے طور پر دی جائے ضروری ہے کہ اس میں کوئی اور جنس یا ملی نہ ملی ہوئی ہو اور اگر اس میں کوئی ایسی چیز ملی ہوئی ہو اور خالص مال ایک صاع تک پہنچ جائے اور ملی ہوئی چیز جدا کئے بغیر استعمال کے قابل ہو یا جدا کرنے میں حد سے زیادہ زحمت نہ ہو یا جو چیز ملی ہوئی ہو وہ اتنی کم ہو کہ قابل توجہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰۳۵۔ اگر کوئی شخص عیب دار چیز فطرے کے طور پر دے تو احتیاط واجب کی بنا پر کافی نہیں ہے۔

۲۰۳۶۔ جس شخص کو کئی اشخاص کا فطرہ دینا ہو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ سارا فطرہ ایک ہی جنس سے دے مثلاً اگر بعض افراد کا فطرہ گیہوں سے اور بعض دوسروں کا جَو سے دے تو کافی ہے۔

۲۰۳۷۔ عید کی نماز پڑھنے والے شخص کو احتیاط واجب کی بنا پر عید کی نماز سے پہلے فطرہ دینا ضروری ہے لیکن اگر کوئی شخص نماز عید نہ پڑھے تو فطرے کی ادائیگی میں ظہر کے وقت تک تاخیر کر سکتا ہے۔

۲۰۳۸۔ اگر کوئی شخص فطرے کی نیت سے اپنے مال کی کچھ مقدار علیحدہ کر دے اور عید کے دن ظہر کے وقت تک مستحق کو نہ دے تو جب بلی وہ مال مستحق کو دے، فطرے کی نیت کرے۔

۲۰۳۹۔ اگر کوئی شخص فطرے واجب ہونے کے وقت فطرہ نہ دے اور الگ بلی نہ کرے تو اس کے بعد ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر فطرہ دے۔

۲۰۴۰۔ اگر کوئی شخص فطرہ الگ کر دے تو وہ اسے اپنے مصرف میں لاکر دوسرا مال اس کی جگہ بطور فطرہ نہیں رکھ سکتا۔

۲۰۴۱۔ اگر کسی شخص کے پاس ایسا مال ہو جس کی قیمت فطرہ سے زیادہ ہو تو اگر وہ شخص فطرہ نہ دے اور نیت کرے کہ اس مال کی کچھ مقدار فطرے کے لئے ہوگی تو ایسا کرنے میں اشکال ہے۔

۲۰۴۲۔ کسی شخص نے جو مال فطرے کے لئے کیا ہو اگر وہ تلف ہوجائے تو اگر وہ شخص فقیر تک پہنچ سکتا تھا اور اس نے فطرہ دینے میں تاخیر کی ہو یا اس کی حفاظت کرنے میں کوتاہی کی ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عِوَض دے اور اگر فقیر تک نہیں پہنچ سکتا تھا اور اس کی حفاظت میں کاتاہی نہ کی ہو تو پر ذمہ دار نہیں ہے۔

۲۰۴۳۔ اگر فطرے دینے والے کے اپنے علاقے میں مستحق مل جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ فطرہ دوسری جگہ نہ لے جائے اور اگر دوسری جگہ لے جائے اور وہ تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

حج کے اَحکام

۲۰۴۴۔ بیت اللہ کی زیارت کرنے اور ان اعمال کو بجالانے کا نام "حج" ہے جن کے وہاں بجا لانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی ادائیگی ہر اس شخص کے لئے جو مندرجہ ذیل شرائط پوری کرتا ہو تمام عمر میں ایک دفعہ واجب ہے:

(اول) انسان بالغ ہو۔

(دوم) عاقل اور آزاد ہو۔

(سوم) حج پر جانے کی وجہ سے کوئی ایسا ناجائز کام کرنے پر مجبور نہ ہو جس کا ترک کرنا حج کرنے سے زیادہ اہم ہو یا کوئی ایسا واجب کام ترک نہ ہوتا ہو جو حج سے زیادہ اہم ہو۔

(چہارم) اِستِطاعت رکھتا ہو اور صاحب اِستِطاعت ہونا چند چیزوں پر منحصر ہے:

۱۔ انسان راستے کا خرچ اور اسی طرح اگر ضرورت ہو تو سواری رکھتا ہو یا اتنا مال رکھتا ہو جس سے ان چیزوں کو مہیا کرسکے۔

۲۔ اتنی صحت اور طاقت ہو کہ زیادہ مشقت کے بغیر مکہ مکرمہ جا کر حج کر سکتا ہو۔

۳ مکه مکرمه جانے کے لئے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر راستہ بند ہو یا انسان کو خطرہ ہو کہ راستے میں اس کی جان یا آبروچلی جائے گی یا اس کا مال چھین لیا جائے گا تو اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ دوسرا راستے سے جاسکتا ہو تو اگرچہ وہ راستہ زیادہ طویل ہو ضروری ہے کہ اس راستے سے جائے بجز اس کے کہ وہ راستہ اس قدر دور اور غیر معروف ہو کہ لوگ کہیں کہ حج کا راستہ بند ہے۔

۴ اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر حج کے اعمال بجالا سکے۔

۵ جن لوگوں کے اخراجات اس پر واجب ہوں مثلاً بیوی اور بچے اور جن لوگوں کے اخراجات برداشت کرنا لوگ اس کے لئے ضروری سمجھتے ہوں ان کے اخراجات اس کے پاس موجود ہو۔

۶ حج سے واپسی کے بعد وہ معاش کے لئے کوئی ہنر یا کھیتی یا جائیداد رکھتا ہو یا پھر کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی رکھتا ہو یعنی اس طرح نہ ہو کہ حج کے اخراجات کی وجہ سے حج سے واپسی پر مجبور ہوجائے اور تنگی ترشی میں زندگی گزارے۔

۲۰۴۵ جس شخص کی ضرورت اپنے ذاتی مکان کے بغیر پوری نہ ہوسکے اس پر حج اس وقت واجب ہے جب اس کے پاس مکان کے لئے بڑی رقم ہو۔

۲۰۴۶ جو عورت مکه مکرمه جاسکتی ہو اگر واپسی کے بعد اس کے پاس اس کا اپنا کوئی مال نہ ہو اور مثال کے طور پر اس کا شوہر بڑی فقیر ہو اور اسے خرچ نہ دیتا ہو اور وہ عورت عسرت میں زندگی گزارنے مجبور ہوجائے تو اس پر حج واجب نہیں۔

۲۰۴۷ اگر کسی شخص کے پاس حج کے لئے زاد راہ اور سواری نہ ہو اور دوسرا اسے کہے کہ تم حج پر جاو میں تمہار سفر خرچ دوں گا اور تمہارے سفر حج کے دوران تمہارے اهل و عیال کو بڑی خرچ دیتا رہوں گا تو اگر اسے اطمینان ہو جائے کہ وہ شخص اسے خرچ دے گا تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

۲۰۴۸ اگر کسی شخص کو مکه مکرمه جانے اور واپس آنے کا خرچ اور جتنی مدت اسے وہاں جانے اور واپس آنے میں لگے اس کے لئے اس کے اهل و عیال کا خرچ دے دیا جائے کہ وہ حج کر لے تو اگرچہ وہ مقروض بڑی ہو اور واپسی پر گزر بسر کرنے کے لئے مال بڑی نہ رکھتا ہو اس پر حج واجب ہوجاتا ہے لیکن اگر اس طرح ہو کہ حج کے سفر کا زمانہ اس اس کے

کاروبار اور کام کا زمانہ ہو کہ اگر حج پر چلا جائے تو اپنا قرض مقررہ وقت پر ادا نہ کر سکتا ہو یا اپنی گزر بسر کے اخراجات سال کے باقی دنوں میں مہیا کر سکتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

۲۰۴۹۔ اگر کسی کو مکہ مکرمہ تک جانے اور آنے کے اخراجات نیز جتنی مدت وہاں جانے اور آنے میں لگے اس مدت کے لئے اس کے اہل و عیال کے اخراجات دے دیئے جائیں اور اس سے کہا جائے کہ حج پر جاو لیکن یہ سب مصارف اس کی ملکیت میں نہ دیئے جائیں تو اس صورت میں جب کہ اسے اطمینان ہو کہ دیئے ہوئے اخراجات کا اس سے پھر مطالبہ نہیں کیا جائے گا اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

۲۰۵۰۔ اگر کسی شخص کو اتنا مال دے دیا جائے جو حج کے لئے کافی ہو اور یہ شرط لگائی جائے کہ جس شخص نے مال دیا ہے مال لینے والا مکہ مکرمہ کے راستے میں اس کی خدمت کرے گا تو جسے مال دیا جائے اس پر حج واجب نہیں ہوتا۔

۲۰۵۱۔ اگر کسی شخص کو اتنا مال دیا جائے کہ اس پر حج واجب ہو جائے اور وہ حج کرے تو اگرچہ بعد میں وہ خود بھی (کھیے سے) مال حاصل کرلے دوسرا حج اس پر واجب نہیں ہے۔

۲۰۵۲۔ اگر کوئی شخص بغرض تجارت مثال کے طور پر جدہ جائے اور اتنا مال کمائے کہ اگر وہاں سے مکہ جانا چاہے تو استطاعت رکھتا کی وجہ سے ضروری ہے کہ حج کرے اور اگر وہ حج کرلے تو خواہ وہ بعد میں اتنی دولت کمالے کہ خود اپنے وطن سے بھی مکہ مکرمہ جاسکتا ہو تب بھی اس پر دوسرا حج واجب نہیں ہے۔

۲۰۵۳۔ اگر کوئی اس شرط پراجیربنے کہ وہ خود ایک دوسرے شخص کی طرف سے حج کرے گا تو اگر وہ خود حج کو نہ جاسکے اور چاہے کہ کسی دوسرے اور کو اپنی جگہ بھیج دے تو ضروری ہے کہ جس نے اسے اجیر بنایا ہے اس سے اجازت لے۔

۲۰۵۴۔ اگر کوئی صاحب استطاعت ہو کہ حج کو نہ جائے اور پھر فقیر ہو جائے تو ضروری ہے کہ خواہ اسے زحمت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے بعد میں حج کرے اور اگر وہ کسی بھی طرح حج کو نہ جاسکتا ہو اور کوئی اسے حج کرنے کے لئے اجیر بنائے تو ضروری ہے کہ مکہ مکرمہ جائے اور جس نے اسے اجیر بنایا ہو اس کی طرف سے حج کرے اور دوسرے سال تک اگر ممکن ہو تو مکہ مکرمہ میں رہے اور پھر اپنا حج بجالائے لیکن اگر اجیر بنے اور اجرت نقد لے لے اور جس شخص نے اسے اجیر بنایا ہو وہ اس بات پر راضی ہو کہ اس کی طرف سے حج دوسرے سال بجالایا جائے جب کہ وہ اطمینان نہ رکھتا ہو کہ دوسرے

سال بلی اپنے لئے حج پر جا سکے گا تو ضروری ہے کہ اجیر پہلے سال خود اپنا حج کرے اور اس شخص کا حج جس نے اس کو اجیر بنایا تھا دوسرے سال کے لئے اٹھا رکھے

۲۰۵۵ جس سال کوئی شخص صاحب استطاعت ہوا ہو اگر اسی سال مکہ مکرمہ چلا جائے اور مقررہ وقت پر عرفات اور مشعر الحرام میں نہ پہنچ سکے اور بعد کے سالوں میں صاحب استطاعت نہ ہو تو اس پر حج واجبنہیں ہے سوائے اس کے کہ چند سال پہلے سے صاحب استطاعت رہا ہو اور حج پر نہ گیا ہو تو اس صورت میں خواہ زحمت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے اسے حج کرنا ضروری ہے

۲۰۵۶ اگر کوئی شخص صاحب استطاعت ہوتے ہوئے حج نہ کرے اور بعد میں بڑھاپے، بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کرسکے اور اس بات سے نا امید ہو جائے کہ بعد میں خود حج کرسکے گا تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے کو اپنی طرف سے حج کے لئے بھیج دے بلکہ اگر ناامید نہ بھی ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک اجیر مقرر کرے اور اگر بعد میں اس قابل ہو جائے تو خود حج کرےاور اگر اس کے پاس کسی سال پہلی دفعہ اتنا مال ہوجائے جو حج کے لئے کافی ہو اور بڑھاپے یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے حج نہ کرسکے اور طاقت (وصحت) حاصل کرنے سے ناامید ہو تب بھی یہی حکم ہے اور ان تمام صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج کے لئے جارہا ہو اگر وہ مرد ہو تو ایسے شخص کو نائب بنائے جس کا حج پر جانے کا پہلا موقع ہو (یعنی اس سے پہلے حج کرنے نہ گیا ہو)

۲۰۵۷ جو شخص حج کرنے کے لئے کسی دوسرے کی طرف سے اجیر ہو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے طواف النساء بھی کرے اور اگر نہ کرےتو اجیر پر اس کی بیوی حرام ہو جائے گی

۲۰۵۸ اگر جو شخص طواف النساء صحیح طور پر نہ بجالائے یا اس کو بجالانا بھول جائے اور چند روز بعد اسے یاد آئے اور راستے سے واپس ہو کر بجالائے تو صحیح ہے لیکن اگر واپس ہونا اس کے لئے باعث مشقت ہو تو طواف النساء کی بجا آوری کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے

مُعَامَلات

خرید و فروخت کے احکام

۲۰۵۹ ایک بیوپاری کو ئی مناسب ہو که خرید و فروخت کو سلسلہ میں جن مسائل کا (عموماً) سامنا کرنا پڑتا ہو ان کو احکام سیکھ لے بلکه اگر مسائل نه سیکھنے کی وجه سے کسی واجب حکم کی مخالفت کرنے کا اندیشه هو تو مسائل لازم ولابد ہوں حضرت امام جعفر صادق عَلَیهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام سے روایت ہو که "جو پهلے خرید و فروخت کرے گا باطِل یا مُشتَبه معامله کرنے کی وجه سے هلاکت میں پڑے گا"

۲۰۶۰ اگر کوئی مسئله سے ناواقفیت کی بنا پر یه نه جانتا هو که اس نے جو معامله کیا ہو وه صحیح ہو یا باطل تو جو مال اس نے حاصل کیا هو اسے استعمال نهیں کر سکتا مگر یه که اسے علم هوجائے که دوسرا فریق اس مال کو استعمال کرنے پر راضی ہو تو اس صورت میں وه استعمال کر سکتا ہو اگرچه معامله باطل هو

۲۰۶۱ جس شخص کے پاس مال نه هو اور کچھ اخراجات اس پر واجب هوں، مثلاً بیوی بچوں کا خرچ، تو ضروری ہو که کاروبار کرے اور مستحب کاموں کے لئے مثلاً اهل و عیال کی خوشحالی اور فقیروں کی مدد کرنے کے لئے کاروبار کرنا مستحب ہوں

خرید و فروخت کے مُستحبّات

خرید و فروخت میں چند چیزیں مستحب شمار کی گئی هیں :

(اول) فقر اور اس جیسی کیفیت کے سوا جنس کی قیمت میں خریداروں کے درمیان فرق نه کرے

(دوم) اگر وه نقصان میں نه هو تو چیزیں زیاده مهنگی نه بیچے

(سوم) جو چیز بیچ رها هو وه کچھ زیاده دے اور جو چیز خرید رها هو وه کچھ کم لے

(چهارم) اگر کوئی شخص سودا کرنے کے بعد پشیمان هو کر اس چیز کو واپس کرنا چاهے تو واپس لے لے

مکروه معاملات

۲۰۶۲ خاص خاص معاملات جنهیں مکروه شمار کیا گیا ہو، یه هیں:

۱ جائداد کا بیچنا، بجز اس کے کہ اس رقم سے دوسری جائداد خریدی جائے

۲ گوشت فروشی کا پیشہ اختیار کرنا

۳ کفن فروشی کا پیشہ اختیار کرنا

۴ ایسے (اوچے) لوگوں سے معاملہ کرنا جن کی صحیح تربیت نہ ہوئی ہو

۵ صبح کی اذان سے سورج نکلنے کے وقت تک معاملہ کرنا

۶ گیہوں، جَو اور ان جیسی دوسری اجناس کی خریدوفرخت کو اپنا پیشہ قرار دینا

۷ اگر مسلمان کوئی جنس خرید رہا ہو تو اس کے سودے میں دخل اندازی کرکے خریدار بننے کا اظہار کرنا

حرام معاملات

۲۰۶۳ بہت سے معاملات حرام ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

۱ نشہ اور مشروبات، غیر شکاری کتے اور سور کی خریدوفروخت حرام ہے اور احتیاط کی بنا پر نجس مردار کے متعلق بھی یہی حکم ہے ان کے علاوہ دوسری نجاسات کی خریدوفروخت اس صورت میں جائز ہے جب کہ عین نجس سے حلال فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو مثلاً۔ گوبر اور پاخانے سے کھاد بنائے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ ان کی خرید و فروخت سے بھی پرہیز کیا جائے

۲ غصبی مال کی خرید و فروخت

۳ ان چیزوں کی خریدوفروخت بھی احتیاط کی بنا پر حرام ہے جنہیں بالعموم مال تجارت نہ سمجھا جاتا ہو مثلاً درندوں کی خریدوفروخت اس صورت میں جبکہ ان سے مناسب حد تک حلال فائدہ نہ ہو

۴ ان چیزوں کی خریدوفروخت جنہیں عام طور پر فقط حرام کام میں استعمال کرتے ہوں مثلاً جوئے کا سامان

۵۔ جس لین دین میں ربا (سود) ہو۔

۶۔ وہ لین دین جس میں ملاوٹ ہو یعنی ایسی چیز کا بیچنا جس میں دوسری چیز اس طرح ملائی گئی ہو کہ ملاوٹ کا پتہ نہ چل سکے اور بیچنے والا بڑی خریدار کو نہ بتائے مثلاً ایسا گھی بیچناجس میں چربی ملائی گئ ہو۔ حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا ارشاد ہے " جو شخص ملاوٹ کرکے کوئی چیز کسی مسلمان کے ہاتھ بیچتا ہے یا مسلمان کو نقصان پھنچاتا ہے یا ان کے ساتھ مکروفریب سے کام لیتا ہے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ملاوٹ والی چیز بیچتا ہے تو خداوندتعالی اس کی روزی سے برکت اٹھا لیتا ہے اور اس کی روزی کے راستوں کو تنگ کر دیتا ہے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے"

۲۰۶۴۔جو پاک چیز نجس ہوگئی ہو اور اسے پانی سے دھو کر پاک کرنا ممکن ہو تو اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اسے دھونا ممکن نہ ہو تب بڑی یہی حکم ہے لیکن اگر اس کا حلال فائدہ عرف عام میں اس کے پاک ہونے پر منحصر نہ ہو مثلاً۔ بعض اقسام کے تیل بلکہ اگر اس کا حلال فائدہ پاک ہونے پر موقوف ہو اور اس کا مناسب حد تک حلال فائدہ بڑی ہو تب بڑی اس کا بیچنا جائز ہے۔

۲۰۶۵۔ اگر کوئی شخص نجس چیز بیچنا چاہے تو ضروری ہے کہ وہ اس کی نجاست کے بارے میں خریدار کو بتا دے اور اگر اسے نہ بتائے تو وہ ایک حکم واجب کی مخالفت کا مرتکب ہوگا مثلانجس پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کرے گا اور اس کے ساتھ اپنی واجب نماز پڑھے گا یا اس نجس چیز کو کھانے یا پینے میں استعمال کرے گا البتہ اگر یہ جانتا ہو کہ اسے بتانے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ لاپرو شخص ہے اور نجس پاک کا خیال نہیں رکھتا تو اسے بتانا ضروری نہیں۔

۲۰۶۶۔ اگرچہ کھانے والی اور نہ کھانے والی نجس دواوں کی خریدوفروخت جائز ہے لیکن ان کی نجاست کے متعلق خریدار کو اس صورت میں بتا دینا ضروری ہے جس کا ذکر سابقہ مسئلے میں کیا گیا ہے۔

۲۰۶۷۔ جو تیل غیر اسلامی ممالک سے درآمد کئے جاتے ہیں اگر ان کے نجس ہونے کے بارے میں علم نہ ہو تو ان کی خرید و فرخت میں کوئی حرج نہیں اور جو چربی کسی حیوان کے مرجانے کے بعد حاصل کی جاتی ہے اگر اسے کافر سے لیں یا غیر اسلامی ممالک سے منگائیں تو اس صورت میں جب کہ اس کے بارے میں احتمال ہو کہ ایسے حیوان کی ہے جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے تو گو وہ پاک ہے اور اس کی خریدوفرخت جائز ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے اور بیچنے والے کے

لئ ضروری ھ کہ وہ اس کی کیفیت س خریدار کو آگاہ کر کیو کہ خریدار کو آگاہ کرن کی صورت می وہ کسی واجب حکم کی مخالفت کا مرتکب ہوگا جس کہ مسئلہ ۲۰۶۵ می گزر چکا ھ

۲۰۶۸ اگر لومڑی یا اس جیس جانورو کو شرعی طریق س ذبح نہ کیا جائ یا وہ خود مرجائ تو ان کی کال کی خریدوفروخت احتیاط کی بنا پر جائز نہی ھ

۲۰۶۹ جو چما غیر اسلامی ممالک س در آمد کیا جائ یا کافر س لیا جائ اگر اس ک بار می احتمال ہو کہ ایک ایس جانور کا ھ جس شرعی طریق س ذبح کیا گیا ھ تو اس کی خریدوفروخت جائز ھ اور اسی طرح اس می نماز بی اقوی کی بنا پر صحیح ہوگی

۲۰۷۰ جو تیل اور چربی حیوان ک مرن ک بعد حاصل کی جائ یا وہ چما جو مسلمان س لیا جائ اور انسان کو علم ہو کہ اس مسلمان ن یہ چیز کافر س لی ھ لیکن یہ تحقیق نہی کی کہ یہ ایس حیوان کی ھ جیس شرعی طریق س ذبح کیا گیا ھ یا نہی اگرچہ اس پر طھارت کا حکم لگتا ھ اور اس کی خریدوفروخت جائز ھ لیکن اس تیل یا چربی کا کانا جائز نہی ھ

۲۰۷۱ نشہ آور مشروبات کالین دین حرام اور باطل ھ

۲۰۷۲ غصبی مال کا بیچنا باطل ھ اور بیچن والی ن جو رقم خریدار س لی ہو اس واپس کرنا ضروری ھ

۲۰۷۳ اگر خریدار سنجیدگی س سودا کرن کا ارادہ رکتا ہو لیکن اس کی نیت یہ ہو کہ جو چیز خرید رہا ھ اس کی قیمت نہی د گا تو اس کا یہ سوچنا سو د کہ صحیح ہون می مانع نہی اور ضروری ھ کہ خریدار اس سود کی قیمت بیچن والی کو د

۲۰۷۴ اگر خریدار چاھ کہ جو مال اس ن ادار خریدا ھ اس کی قیمت بعد می حرام مال س د گا تب بی معاملہ صحیح ھ البتہ ضروری ھ کہ جتنی قیمت اس ک ذم ہو حلال مال س د تاکہ اس کا ادار چکتا ہوجائ

۲۰۷۵ موسیقی کی آلات مثلاً ستار اور طنبورہ کی خریدوفروخت جائز نہی ھ اور احتیاط کی بنا پر چو چو ساز جو بچو ک کلون ہوت ہی ان کو لئ بی یہی حکم ھ لیکن (حلال اور حرام می استعمال ہون والی) مشترکہ

آلات مثلاً ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کی خریدوفروخت میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ انہیں حرام کاموں استعمال کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

۲۰۷۶۔ اگر کوئی چیز کہ جس سے جائز فائدہ اٹھایا جاسکتا ہو اس نیت سے بیچی جائے کہ اسے حرام مصرف میں لایا جائے مثلاً انگور اس نیت سے بیچا جائے کہ اس سے شراب تیار کی جائے تو اس کا سودا حرام بلکہ احتیاط کی بنا پر باطل ہے لیکن اگر کوئی شخص انگور اس مقصد سے نہ بیچے اور فقط یہ جانتا ہو کہ خریدار انگور سے شراب تیار کرے گا تو ظاہر یہ ہے کہ سودے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۷۷۔ جاندار کا مجسمہ بنانا احتیاط کی بنا پر مطلقاً حرام ہے (مطلقاً سے مراد یہ ہے کہ مجسمہ کامل بنایا جائے یاناقص) لیکن ان کی خریدوفروخت ممنوع نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اسے بھی ترک کیا جائے لیکن جاندار کی نقاشی اقوی کی بنا پر جائز ہے۔

۲۰۷۸۔ کسی ایسی چیز کا خریدنا حرام ہے جو جُوئے یا چوری یا باطل سودے سے حاصل کی گئی ہو اور اگر کوئی ایسی چیز خرید لے تو ضروری ہے کہ اس کے اصلی مالک کو لوٹا دے۔

۲۰۷۹۔اگر کوئی شخص ایسا گھی بیچے جس میں چربی کی ملاوٹ ہو اور اسے مُعَیَّن کردے مثلاً کہے کہ میں "یہ ایک من گھی بیچ رہا ہوں" تو اس صورت میں جب اس میں چربی کی مقدار اتنی زیادہ ہو کہ اسے گھی نہ کہا جائے تو معاملہ باطل ہے اور اگر چربی کی مقدار اتنی کم ہو کہ اسے چربی ملا ہوا کہا جائے تو معاملہ صحیح ہے لیکن خریدنے والے کو مال عیب دار ہونے کی بنا پر حق حاصل ہے کہ وہ معاملہ ختم کرسکتا ہے اور اپنا پیسہ واپس لے سکتا ہے اور اگر چربی گھی سے جدا ہو تو چربی کی جتنی مقدار کی ملاوٹ ہے اس کا معاملہ باطل ہے اور چربی کی جو قیمت بیچنے والے نے لی ہے وہ خریدار کی ہے اور چربی، بیچنے والے کا مال ہے اور گاھک اس میں جو خالص گھی ہے اس کا معاملہ بھی ختم کر سکتا ہے لیکن اگر معین نہ کرے بلکہ صرف ایک من گھی بتا کر بیچے لیکن دیتے وقت چربی ملا ہوا گھی دے تو گاھک وہ گھی واپس کرکے خالص گھی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

۲۰۸۰۔ جس جنس کو ناپ تول کر بیچا جاتا ہے اگر کوئی بیچنے والا اسی جنس کے بدلے میں بڑھا کر بیچے مثلاً ایک من گیہوں کی قیمت لیے من گیہوں وصول کرے تو یہ سود اور حرام ہے بلکہ اگر دو جنسوں میں سے ایک بھی عیب اور دوسری عیب دار ہو یا ایک جنس بڑھیا اور دوسری گھٹیا ہو یا ان کی قیمتوں میں فرق ہو تو اگر بیچنے والا جو مقدار دے رہا ہو اس سے زیادہ

لۂ تب بۓی سود اور حرام ھۂ لھـذا اگر وہ ثابت تانبا دۓ کر اس سۓ زیادہ مقـدار میۓ ۓوۓا ھوا تانبا لۂ یا ثابت قسم کا پیتل دۓ کر اس سۓ زیادہ مقـدار میۓ ۓوۓا ھوا پیتل لۂ یا گۓۓا ھوا سونا دۓ کر اس سۓ زیادہ مقدار میۓ بغیر گۓۓا ھوا سونا لۂ تو یہ بۓی سود اور حرام ھۂ

۲۰۸۱ بیچنۓ والاۓ جو چیز زائـد لۂ اگر وہ اس جنس سۓ مختلف ھو جو وہ بیـچ رھـا ھۂ مثلاًۓ ایـک من گیھوۓ کو ایک من گیھوۓ اور کچۓ نقـد رقم کۓ عـوض بیچۓ تب بۓی یہ سـود اور حرام ھۂ بلکہ اگر وہ کـوئی چیز زائـد نہ لۂ لیکن یہ شـرط لگائۓ کہ خریدار اس کۓ لئۓ کوئی کام کرۓ گا تو یہ بۓی سود اور حرام ھۂ

۲۰۸۲ جـو شـخص کـوئی چیز کم مقـدار میۓ دۓ رھـا ھو اگر وہ اس کۓ سـاتۓ کوئی اور چیز شامـل کر دۓ مثلاًۓ ایـک من گیھـوۓ اور ایـک رومـال کو ۓیۓۓ من گیھوۓ کۓ عِوَض بیچۓ تو اس میۓ کوئی حرج نھیۓ اس صورت میۓ جب کہ اس کی نیت یہ ھو کہ وہ رومـال اس زیـادہ گیھوۓ کۓ مقـابلۓ میۓ ھۂ اور معـاملہ بۓی نقـد ھوۓ اور اسـی طرح اگر دونوۓ طرف سۓ کوئی چیز بۓۓا دی جائۓ مثلاً ایک شخص ایک من گیھوۓ اور ایک رومال کو ۓیۓۓ من گیھوۓ اور ایک رومال کۓ عوض بیچۓ تو اس کۓ لئۓ بۓی یھی حکم ھۂ لھذا اگر ان کی نیت یہ ھو کہ ایک کا رومال اور اۓدۓا من گیھوۓ دوسـرۓ کۓ رومال کۓ مقابلۓ میۓ ھۂ تو اس میۓ کوئی اشکال نھیۓ ھۂ

۲۰۸۳ اگر کوئی شـخص ایسی چیز بیچۓ جو میۓ اور گز کۓ حساب سۓ بیچی جاتی ھۂ مثلاً کپۓا یا ایسی چیز بیچۓ جو گن کر بیچی جـاتی ھۂ مثلاً اخروۓ اور انۓۓ اور زیادہ لۂ مثلاً دس انۓۓ دۓ اور گیارہ لۂ تو اس میۓ کوئی حرج نھیۓۓ لیکن اگر ایسا ھو کہ معاملۓ میۓ دونوۓ چیزیۓ ایک ھی جنس سۓ ھوۓ اور مـدت معین ھو تو اس صورت میۓ معاملۓ کۓ صـحیح ھونۓ میۓ اشـکال ھۂ مثلاً دس اخروۓ نقددۓ اور بارہ اخروۓ ایک مھینۓ کۓ بعد لۂۓ اور کرنسی نوۓوۓ کا فروخت کرنا بۓی اسی زمرۓ میۓ آتـا ھۂ مثلاًۓ تو مان کو نوۓوۓ کی کسـی دوسـری جنس کۓ بـدلۓ میۓ مثلاً دینار یا ۓالر کۓ بـدلۓ میۓ نقـد یا معین مدت کۓ لئۓ بیچۓ تو اس میۓ کوئی حرج نھیۓ لیکن اگر اپنی ھی جنس کۓ بدلۓ میۓ بیچنا چاھۓ اور بھت زیادہ لۂ تو معاملہ معین مـدت کۓ لئۓ نھیۓ ھونا چاھئۓ مثلاً سو تو مان نقـد دۓ اور ایک سو دس تو مان چۓ مھینۓ کۓ بعـد لۂ تو اس معاملۓ کۓ صحیح ھونۓ میۓ اشکال ھۂ

۲۰۸۴ اگر کسـی جنس کو اکثر شھروۓ میۓ ناپ تول کر بیچا جاتا ھو اور بعض شھروۓ میۓ اس کا لین دین گن کر ھوتا ھو تو اقوی کی بنـا پر اس جنس کو اس شـھر کی نسبت جھـاۓ گن کر لین دین ھوتـا ھۂ دوسـرۓ شـھر میۓ زیادہ قیمت پر بیچنا جائز ھۂ

اور اسی طرح اس صورت میں جب شہر مختلف ہوں اورا ایسا غلبہ درمیان میں نہ ہو (یعنی یہ نہ کہاجاسکے کہ اکثر شہروں میں یہ جنس ناپ تول کر بکتی ہے یا گن کر بکتی ہے) تو ہر شیر میں وہاں کے رواج کے مطابق حکم لگایا جائے گا

۲۰۸۵ ان چیزوں میں جو تول کر یا ناپ کر بیچی جاتی ہیں اگر بیچی جانے والی چیز اور اس کے بدلے میں لی جانے والی چیز ایک جنس سے نہ ہوں اور لین دین بکی نقد ہو تو زیادہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر لین دین معین مدت کے لئے ہو تو اس میں اشکال ہے لہذا اگر کوئی شخص ایک من چاول کو دو من گیہوں کے بدلے میں ایک مہینے کی مدت تک بیچے تو اس لین دین کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں

۲۰۸۶ اگر ایک شخص پکے میووں کا سودا کچے میووں سے کرے تو زیادہ نہیں لے سکتا اور مشہور (علماء) نے کہا ہے کہ ایک شخص جو چیز بیچ رہا ہو اور اس کے بدلے میں جو کچے لے رہا ہو اگر وہ دونوں ایک ہی چیز سے بنی ہوں تو ضروری ہے کہ معاملے میں اضافہ نہ لے مثلاً اگر وہ ایک من گائے کا گھی بیچے اور اس کے بدلے میں دو من گائے کا پنیر حاصل کرے تو یہ سود ہے اور حرام ہے لیکن اس حکم کے کلی ہونے میں اشکال ہے

۲۰۸۷ سود کے اعتبار سے گیہوں اور جو ایک جنس شمار ہوتے ہیں لہذا مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ایک من گیہوں دے اور اس کے بدلے میں ایک من پانچ سیر جولے تو یہ سود ہے اور حرام ہے اور مثال کے طور پر اگر دس من جو اس شرط پر خریدے کہ گیہوں کی فصل آنے کے وقت دس من گیہوں بدلے میں دے گا تو چونکہ جو اس نے نقد لئے ہیں اور گیہوں کچے مدت بعد دے رہا ہے لہذایہ اسی طرح ہے جیسے اضافہ لیا ہو اس لئے حرام ہے

۲۰۸۸ باپ بیٹا اور میاں بیوی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ہیں اور اسی طرح مسلمان ایک ایسے کافر سے جو اسلام کی پناہ میں نہ ہو سود لے سکتا ہے لیکن ایک ایسے کافر سے جو اسلام کی پناہ میں ہے سود کا لین دین حرام البتہ معاملہ طے کر لینے کے بعد اگر سود دینا اس کی شریعت میں جائز ہو تو اس سے سود لے سکتا ہے

بیچنے والے اور خریدارکی شرائط

۲۰۸۹ بیچنے والے اور خریدار کےلئے چند چیزیں شرط ہیں :

۱ بالغ ہوں

۲ عاقل ہو

۳ سَفیہ نہ ہو یعنی اپنا مال احمقانہ کاموں میں خرچ نہ کرتا ہو

۴ خرید و فروخت کا ارادہ رکھتا ہو پس اگر کوئی مذاق میں کہے کہ میں نے اپنا مال بیچا تو معاملہ باطل ہوگا

۵ کسی نے انہیں خریدوفروخت پر مجبور نہ کیا ہو

۶ جو جنس اور اس کے بدلے میں جو چیز ایک دوسرے کو دے رہے ہو اس کا مالک ہو اور ان کے بارے میں احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے

۲۰۹۰ کسی نابالغ بچے کا ساتھ سودا کرنا جو آزادانہ طور پر سودا کر رہا ہو باطل ہے لیکن ان کم قیمت چیزوں میں جن کی خریدوفروخت کا رواج ہے اگر نابالغ مگر سمجھ دار بچے کا ساتھ لین دین ہوجائے (توصحیح ہے) اور اگر سودا اس کے سرپرست کا ساتھ ہو اور نابالغ مگر سمجھ دار بچہ لین دین کا صیغہ جاری کرے تو سوداہر صورت میں صحیح ہے بلکہ اگر جنس یا رقم کسی دوسرے آدمی کا مال ہو اور بچہ بحیثیت وکیل اس مال کے مالک کی طرف سے وہ مال بیچے یا اس رقم سے کوئی چیز خریدے تو ظاہر یہ ہے کہ سودا صحیح ہے اگرچہ وہ سمجھ دار بچہ آزادانہ طور پر اس مال یا رقم میں (حق) تصرف رکھتا ہو اور اسی طرح اگر بچہ اس کام میں وسیلہ ہو کہ رقم بیچنے والے کو دے اور جنس خریدار تک پہنچائے یا جنس خریدار کو دے اور رقم بیچنے والے کو پہنچائے تو اگرچہ بچہ سمجھ دار نہ ہو سودا صحیح ہے کیونکہ در اصل دو بالغ افراد نے آپس میں سودا کیا ہے

۲۰۹۱ اگر کوئی شخص اس صورت میں کہ ایک نابالغ بچے سے سودا کرنا صحیح نہ ہو اس سے کوئی چیز خریدے یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچنے تو ضروری ہے کہ جو جنس یا رقم اس بچے سے لے اگر وہ خود بچے کا مال ہو تو اس کے سرپرست کو اور اگر کسی اور کا مال ہو تو اس کے مالک کو دے دے یا اس کے مالک کی رضا مندی حاصل کرے اور اگر سودا کرنے والا شخص اس جنس یا رقم کے مالک کو نہ جانتا ہو اور اس کا پتہ چلانے کا کوئی ذریعہ بھی نہ ہو تو اس شخص کے لئے ضروری ہے کہ جو چیز اس نے بچے سے لی ہو وہ اس چیز کے مالک کی طرف بعنوان مَظالم (ظلماً اور ناحق لی ہوئی چیز) کسی فقیر کو دے دے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اس کام میں حاکم شرع سے اجازت لے

۲۰۹۲۔ اگر کوئی شخص ایک سمجھ دار بچہ سے اس صورت میں سودا کرے جب کہ اس کے ساتھ سودا کرنا صحیح نہ ہو اور اس نے جو جنس یا رقم بچہ کو دی ہو وہ تلف ہو جائے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ شخص بچہ سے اس کے بالغ ہونے کے بعد یا اس کے سرپرست سے مطالبہ کر سکتا ہے اور اگربچہ سمجھ دار نہ ہو تو پھر وہ شخص مطالبہ کا حق نہیں رکھتا۔

۲۰۹۳۔ اگر خریدار یا بیچنے والے کو سودا کرنے پر مجبور کیا جائے اور سودا ہوجانے کے بعد وہ راضی ہو جائے اور مثال کے طور پر کہے کہ میں راضی ہوں تو سودا صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ معاملے کا صیغہ دوبارہ پڑھا جائے۔

۲۰۹۴۔ اگر انسان کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے اور مال کا مالک اس کے بیچنے پر راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو سودا باطل ہے۔

۲۰۹۵۔ بچے کا باپ اور دادا نیز باپ کا وصی اور دادا کا وصی بچے کا مال فروخت کر سکتے ہیں اور اگر صورت حال کا تقاضا ہو تو مجتہد عادل بھی دیوانے شخص یا یتیم بچے کا مال یا ایسے شخص کا مال جو غائب ہو فروخت کر سکتا ہے۔

۲۰۹۶۔ اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرکے بیچ ڈالے اور مال کے بک جانے کے بعد اس کا مالک سودے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ہے اور جو چیز غصب کرنے والے نے خریدار کو دی ہو اور اس چیز سے جو منافع سودے کے وقت سے حاصل ہو وہ خریدار کی ملکیت ہے اور جو چیز خریدار نے دی ہو اور اس چیز سے جو منافع سودے کے وقت سے حاصل ہو وہ اس شخص کی ملکیت ہے جس کا مال غصب کیا گیا ہے۔

۲۰۹۷۔ اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرکے بیچ دے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس مال کی قیمت خود اس کی ملکیت ہوگی اور اگر مال کا مالک سودے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ہے لیکن مال کی قیمت مالک کی ملکیت ہوگی نہ کہ غاصب کی۔

جنس اور اس کے عِوض کی شرائط

۲۰۹۸۔ جو چیز بیچی جائے اور جو چیز اس کے بدلے میں لی جائے اس کی پانچ شرطیں ہیں :

(اول) ناپ، تول یا گنتی وغیرہ کی شکل میں اس کی مقدار معلوم ہو۔

(دوم) بیچنے والا ان چیزوں کو تحویل میں دینے کا اہل ہو اگر اہل نہ ہو تو سودا صحیح نہیں ہے لیکن اگر وہ اس کو کسی دوسری چیز کے کے ساتھ ملا کر بیچے جس وہ تحویل میں دے سکتا ہو تو اس صورت میں لین دین صحیح ہے البتہ ظاہر یہ ہے کہ اگر خریدار اس چیز کو جو خریدی ہو اپنے قبضہ میں لے سکتا ہو اگرچہ بیچنے والا اس اس کی تحویل میں دینے کا اہل نہ ہو تو بیع لین دین صحیح ہے مثلاً جو گیہوں بھاگ گیا ہو اگر اس بیچے اور خریدنے والا اس گیہوں کو کھونے سکتا ہو تو اس سودے میں کوئی حرج نہیں اور وہ صحیح ہوگا اور اس صورت میں کسی بات کے اضافے کی ضرورت نہیں ہے

(سوم) وہ خصوصیات جو جنس اور عوض میں موجود ہو اور جن کی وجہ سے سودے میں لوگوں کو دلچسپی میں فرق پڑتا ہو معین کر دی جائیں

(چہارم) کسی دوسرے کا حق اس مال سے اس طرح وابستہ نہ ہو کہ مال مالک کی ملکیت سے خارج ہونے سے دوسرے کا حق ضائع ہو جائے

(پنجم) بیچنے والا خود اس جنس کو بیچے نہ کہ اس کی منفعت کو پس مثال کے طور پر اگر مکان کی ایک سال کی منفعت بیچی جائے تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر خریدار نقد کی بجائے اپنی ملکیت کا منافع دے مثلاً کسی سے قالین یا دری وغیر خریدے اور اس کے عوض میں اپنا مکان کا ایک سال کا منافع اسے دے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ان سب کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے

۲۰۹۹ جس جنس کا سودا کسی شہر میں تول کر یا ناپ کا کیا جاتا ہو اس شہر میں ضروری ہے اس جنس کو تول کر یا ناپ کر ہی خریدے لیکن جس شہر میں اس جنس کا سودا اسے دیکھ کر کیا جاتا ہو اس شہر میں وہ اسے دیکھ کر خرید سکتا ہے

۲۱۰۰ جس چیز کی خریدوفروخت تول کرکی جاتی ہو اس کا سودا ناپ کر بیع کیا جاسکتا ہے مثال کے طور پر اگر ایک شخص دس من گیہوں بیچنا چاہے تو وہ ایک ایسا پیمانہ جس میں ایک من گیہوں سماتی ہو دس مرتبہ بھر کر دے سکتا ہے

۲۱۰۱ اگر معاملہ چوتھی شرط کے علاوہ جو شرائط بیان کی گئی ہیں ان میں سے کوئی ایک شرط نہ ہونے کی بنا پر باطل ہو لیکن بیچنے والا اور خریدار ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے پر راضی ہو تو ان کے تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں

۲۱۰۲ جو چیز وقت کی جاچکی ہو اس کا سودا باطل ہے لیکن اگر وہ چیز اس قدر خراب ہو جائے کہ جس فائدے کے لئے وقف کی گئی ہے وہ حاصل نہ کیا جاسکے یا وہ چیز خراب ہونے والی ہو مثلاً مسجد کی چٹائی اس طرح پھٹ جائے کہ اس پر نماز نہ پڑھی جاسکے تو جو شخص مُتَولِّی ہے یا جسے مَتَولِّی جیسے اختیارات حاصل ہو اور اسے بیچ دے تو کوئی حرج نہیں اور احتیاط کی بنا پر جہاں تک ممکن ہو اس کی قیمت اسی مسجد کے کسی ایسے کام پر خرچ کی جائے جو وقت کرنے والے کے مقصد سے قریب تر ہو

۲۱۰۳ جب ان لوگوں کے مَابَین جن کے لئے مال وقف کیا گیا ہو ایسا اختلاف پیدا ہو جائے کہ اندیشہ ہو کہ اگر وقف شدہ مال فروخت نہ کیا گیا تو مال یا کسی کی جان تلف ہو جائے گی تو بعض (فقہاء) نے کہا ہے کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں کہ مال بیچ کر رقم ایسے کام پر خرچ کریں جو وقف کرنے والے کے مقصد سے قریب ہو لیکن یہ حکم محل اشکال ہے ہاں اگر وقف کرنے والا یہ شرط لگائے کہ وقف کے بیچ دینے میں کوئی مصلحت ہو تو بیچ دیا جائے تو اس صورت میں اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۲۱۰۴ جو جائداد کسی دوسرے کو کرائے پر دی گئی ہو اس کی خریدوفروخت میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جتنی مدت کے لئے اسے کرائے پر دی گئی ہو اتنی مدت کی آمدنی صاحب جائداد کا مال ہے اور اگر خریداد کو یہ علم نہ ہو کہ وہ جائداد کرائے پر دی جاچکی ہے یا اس گمان کے تحت کہ کرائے کی مدت تھوڑی ہے اس جائداد کو خرید لے تو جب اسے حقیقت حال کا علم ہو، وہ سودا فسخ کر سکتا ہے

خریدوفروخت کا صیغہ

۲۱۰۵ ضروری نہیں کہ خریدوفروخت کا صیغہ عربی زبان میں جاری کیا جائے مثلاً اگر بیچنے والا فارسی (یا اردو) میں کہے کہ میں نے یہ مال اتنی رقم پر بیچا اور خریدار کہے کہ میں نے قبول کیا تو سودا صحیح ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ خریدار اور بیچنے والا (معاملے کا) دلی ارادہ رکھتے ہوں یعنی یہ دو جملے کہنے سے ان کی مراد خرید و فروخت ہو

۲۱۰۶ اگر سودا کرتے وقت صیغہ نہ پڑھا جائے لیکن بیچنے والا اس مال کے مقابلے میں جو وہ خریدار سے لے اپنا مال اس کی ملکیت میں دے دے تو سودا صحیح ہے اور دونوں اشخاص متعلقہ چیزوں کے مالک ہوجاتے ہیں

پھلوں کی خرید و فروخت

۲۱۰۷ جن پھلو کو پھول گر چکے ہو اور ان میں دانے پڑچکے ہو اگر ان کو آفت (مثلاً بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں) سے محفوظ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اس طرح علم ہو کہ اس درخت کی پیداوار کا اندازہ لگا سکیں تو اس کے تولنے سے پہلے اس کا بیچنا صحیح ہے بلکہ اگر معلوم نہ بھی ہو کہ آفت سے محفوظ ہے یا نہیں تب بھی اگر دو سال یا اس سے زیادہ عرصے کی پیداوار یا پھلوں کی صرف اتنی مقدار جو اس وقت اس وقت لگی ہو بیچی جائے بشرطیکہ اس کی کسی حد تک مالیت ہو تو معاملہ صحیح ہے اسی طرح اگر زمین کی پیداوار یا کسی دوسری چیز کو اس کے ساتھ بیچا جائے تو معاملہ صحیح ہے لیکن اس صورت میں احتیاط لازم یہ ہے کہ دوسری چیز (جو ضمناً بیچ رہا ہو وہ) ایسی ہو کہ اگر بیج ثمر آور نہ ہوسکیں تو خریدار کے سرمائے کو نقصان سے بچالے

پھلوں کی خرید و فروخت

۲۱۰۸ جس درخت پر پھل لگا ہو، دانے بننے اور پھول گرنے سے پہلے اس کا بیچنا جائز ہے لیکن ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی بیچے جیسا کہ اس سے پہلے والے مسئلے میں بیان کیا گیا ہے یا ایک سال سے زیادہ مدت کا پھل بیچے

۲۱۰۹ درخت پر لگی ہوئی وہ کھجوریں جو زرد یا سرخ ہو چکی ہوں ان کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ان کے عوض میں خواہ اسی درخت کی کھجوریں ہوں یا کسی اور درخت کی، کھجوریں نہ دی جائیں البتہ اگر ایک شخص کو کھجور کا درخت کسی دوسرے شخص کے گھر میں ہو تو اگر اس درخت کی کھجوروں کا تخمینہ لگا لیا جائے اور درخت کا مالک انہیں گھر کے مالک کو بیچ دے اور کھجوروں کو اس کا عوضانہ قرار دیا جائے تو کوئی حرج نہیں

۲۱۱۰ کھیرے، بینگن،سبزیاں اور ان جیسی (دوسری) چیزیں جو سال میں کئی دفعہ اترتی ہوں اگر وہ اگائی ہوں اور یہ طے کر لیا جائے کہ خریدار انہیں سال میں کتنی دفعہ تولے گا تو انہیں بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اگی نہ ہوں تو انہیں بیچنے میں اشکال ہے

۲۱۱۱ اگر دانہ انے کے بعد گندم کے خوشے کو گندم سے جو خود اس سے حاصل ہوتی ہے یا کسی دوسرے خوشے کے عوض بیچ دیا جائے تو سودا صحیح نہیں ہے

نقد اور ادھار کے احکام

۲۱۱۲ اگر کسی جنس کو نقد بیچا جائے تو سودا طے پا جانے کے بعد خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جنس اور رقم کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور اسے اپنے قبضے میں لے سکتے ہیں منقولہ چیزوں مثلاً قالین، اور لباس کو قبضے میں دینے اور غیر منقولہ چیزوں مثلاً۔ گھر اور زمین کو قبضے میں دینے سے مراد یہ ہے کہ ان چیزوں سے دست بردار ہو جائے اور انہیں فریق ثانی کی تحویل میں اس طرح دے دے کہ جب وہ چاہے اس میں تصرف کر سکے اور (واضح رہے کہ) مختلف چیزوں میں تصرف مختلف طریقے سے ہوتا ہے

۲۱۱۳ ادھار کے معاملے میں ضروری ہے کہ مدت کی ایک معلوم ہو لہذا اگر ایک شخص کوئی چیز اس وعدے پر بیچے کہ وہ اس کی قیمت فصل کٹنے پر لے گا تو چونکہ اس کی مدت کی ایک معین نہیں ہوئی اس لئے سودا باطل ہے

۲۱۱۴ اگر کوئی شخص اپنا مال ادھار بیچے تو جو مدت طے ہوئی ہو اس کی میعاد پوری ہونے سے پہلے وہ خریدار سے اس کے عوض کا مطالبہ نہیں کرسکتا لیکن اگر خریدار مرجائے اور اس کا اپنا کوئی مال ہو تو بیچنے والا طے شدہ میعاد پوری ہونے سے پہلے ہی جو رقم لینی ہو اس کا مطالبہ مرنے والے کے ورثاء سے کر سکتا ہے

۲۱۱۵ اگر کوئی شخص ایک چیز ادھار بیچے تو طے شدہ مدت گزرنے کے بعد وہ خریدار سے اس کے عوض کا مطالبہ کر سکتا ہے لیکن اگر خریدار ادائیگی نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ بیچنے والا اسے مہلت دے یا سودا ختم کر دے اور اگر وہ چیز جو بیچی ہے موجود ہو تو اسے واپس لے لے

۲۱۱۶ اگر کوئی شخص ایک ایسےایسے فرد کو جسے کسی چیز کی قیمت معلوم نہ ہو اس کی کچھ مقدار ادھار دے اور اس کی قیمت اسے نہ بتائے تو سودا باطل ہے لیکن اگر ایسے شخص کو جسے جنس کی نقد قیمت معلوم ہو ادھار پر مہنگے داموں بیچے مثلاً۔ کہے کہ جو جنس میں تمہیں ادھار دے رہاہوں اس کی قیمت سے جس پر میں نقد بیچتا ہوں ایک پیسہ فی روپیہ زیادہ لوں گا اور خریدار اس شرط کو قبول کر لے تو ایسے سودے میں کوئی حرج نہیں ہے

۲۱۱۷ اگر ایک شخص نے کوئی جنس ادھار فروخت کی ہو اور اس کی قیمت کی ادائیگی کے لئے مدت مقرر کی گئی ہو تو اگر مثال کے طور پر ادائی مدت گزرنے کے بعد (فروخت کرنے والا) واجب الادا رقم میں کھوتی کر دے اور باقی ماندہ رقم نقد لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے

معاملہ سلف کی شرائط

۲۱۱۸ معاملہ سلف (پیشگی سودا) سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص نقد رقم لے کر پورا مال جو وہ مقررہ مدت کے بعد تحویل میں دے گا، بیچ دے لہذا اگر خریدار کہے کہ میں یہ رقم دے رہا ہوں تاکہ مثلاً چھ مہینے بعد فلاں چیز لے لوں اور بیچنے والا کہے کہ میں نے قبول کیا یا بیچنے والا رقم لے لے اور کہے کہ میں نے فلاں چیز بیچی اور اس کا قبضہ چھ مہینے بعد دوں گا تو سودا صحیح ہے

۲۱۱۹ اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے بطور سلف بیچے اور اس کے عوض چاندی یا سونے کے سکے لے تو سودا باطل ہے لیکن اگر کوئی ایسی چیز یا سکے جو سنے یا چاندی کے نہ ہو بیچے اور ان کے عوض کوئی دوسری چیز یا سونے یا چاندی کےسکے لے تو سودا اس تفصیل کے مطابق صحیح ہے جو آئندہ مسئلے کی ساتویں شرط میں بتائی جائے گی اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو مال بیچے اس کے عوض رقم لے،کوئی دوسرا مال نہ لے

۲۱۲۰معاملہ سلف میں سات شرطیں ہیں :

۱ ان خصوصیات کو جن کی وجہ سے کسی چیز کی قیمت میں فرق پڑتا ہو مُعَیّن کر دیا جائے لیکن زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی قدر کافی ہے کہ لوگ کہیں کہ اس کی خصوصیات معلوم ہو گئی ہیں

۲ اس سے پہلے کہ خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں خریدار پوری قیمت بیچنے والے کو دے یا اگر بیچنےوالا خریدار کا اتنی ہی رقم کا مقروض ہو اور خریدار کو اس سے جو کچھ لینا ہو اس مال کی قیمت کی کچھ مقدار بیچنے والے کو دے دے تو اگرچہ اس مقدار کی نسبت سے سودا صحیح ہے لیکن بیچنے والا سودا فتح کرسکتا ہے

۳ مدت کو ایک مُعَیّن کیا جائے مثلاً اگر بیچنے والا کہے کہ فصل کا قبضہ کٹائی پر دوں گا تو چونکہ اس سے مدت کا ایک تعین نہیں ہوتا اس لئے سودا باطل ہے

۴ جنس کا قبضہ دینے کے لئے ایسا وقت مُعَیّن کیا جائے جس میں بیچنے والا جنس کا قبضہ دے سکے خواہ وہ جنس کمیاب ہو یا نہ ہو

۵ جنس کا قبضہ دینے کی جگہ کا تعین احتیاط کی بنا پر مکمل طور پر کیا جائے لیکن اگر طرفین کی باتوں سے جگہ کا پتا چل جائے تو اس کا نام لینا ضروری نہیں

۶۔ اس جنس کا تول یا ناپ معین کیاجائے اور جس چیز کا سودا عموماً دیکھ کر کیا جاتا ہے اگر اسے بطور سلف بیچا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مثال کے طور پر اخروٹ اور انڈوں کی بعض قسموں میں تعداد کا فرق ضروری ہے کہ اتنا ہو کہ لوگ اسے اہمیت نہ دیں۔

۷۔ جس چیز کو بطور سلف بیچا جائے اگر وہ ایسی ہو جنہیں تول کر یا ناپ کر بیچا جاتا ہے تو اس کا عوض اسی جنس سے نہ ہو بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر دوسری جنس میں سے بدلی ایسی چیز نہ ہو جسے تول کر یا ناپ کر بیچا جاتا ہے اور اگر وہ چیز جسے بیچا جا رہا ہے ان چیزوں میں سے ہو جنہیں گن کر بیچا جاتا ہو تو احتیاط کی بنا پر جائز نہیں ہے کہ اس کا عوض خود اسی کی جنس سے زیادہ مقدار میں مقرر کریں۔

معاملہ سلف کے احکام

۲۱۲۱۔ جو جنس کسی نے بطور سلف خریدی ہو اسے وہ مدت ختم ہونے سے پہلے بیچنے والے کے سوا کسی اور کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا اور مدت ختم ہونے کے بعد اگرچہ خریدار نے اس کا قبضہ نہ بدلی لیا ہو اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ پھلوں کے علاوہ جن غلوں مثلاً گیہوں اور جو وغیرہ کو تول کر یا ناپ کر فروخت کیا جاتا ہے انہیں اپنے قبضے میں لینے سے پہلے ان کا بیچنا جائز نہیں ہے ماسوا اس کے کہ گاهگ نے جس قیمت پر خریدی ہو اسی قیمت پر یا اس سے کم قیمت پر بیچے۔

۲۱۲۲۔ سلف کے لین دین میں اگر بیچنے والے مدت ختم ہونے پر اس چیز کا قبضہ دے جس کا سودا ہوا ہے تو خریدار کے لئے ضروری ہے کہ اسے قبول کرے اگرچہ جس چیز کا سودا ہوا ہے اس سے بہتر چیز دے رہا ہو جبکہ اس چیز کو اسی جنس میں شمار کیا جائے۔

۲۱۲۳۔ اگر بیچنے والے جو جنس دے وہ اس جنس سے گھٹیا ہو جس کا سودا ہوا ہے تو خریدار اسے قبول کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔

۲۱۲۴۔ اگر بیچنے والا اس جنس کی بجائے جس کا سودا ہوا ہے کوئی دوسری جنس دے اور خریدار اسے لینے پر راضی ہو جائے تو اشکال نہیں ہے۔

۲۱۲۵ جو چیز بطور سلف بیچی گئی ہو اگر وہ خریدار کو حوالہ کرنے کو لئے طے شدہ وقت پر دستیاب نہ ہوسکے تو خریدار کو اختیار ہے کہ انتظار کرے تاکہ بیچنے والا اسے مہیا کر دے یا سودا فسخ کر دے اور جو چیز بیچنے والے کو دی ہو اسے واپس لے لے اور احتیاط کی بنا پر وہ چیز بیچنے والے کو زیادہ قیمت پر نہیں بیچ سکتا ہے

۲۱۲۶ اگر ایک شخص کوئی چیز بیچے اور معاہدہ کرے کہ کچھ مدت بعد وہ چیز خریدار کو حوالہ کر دے گا اور اس کی قیمت بعی کچھ مدت بعد لے گا تو ایسا سودا باطل ہے

سونے چاندی کو سونے چاندی کے عوض بیچنا

۲۱۲۷ اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچا جائے تو چاہے وہ سکہ دار ہو یا نہ ہو اگر ان میں سے ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ ہو تو ایسا سودا حرام اور باطل ہے

۲۱۲۸ اگر سونے کو چاندی سے یا چاندی کو سونے سے نقد بیچا جائے تو سودا صحیح ہے اور ضروری نہیں کہ دونوں کا وزن برابر ہو لیکن اگر معاملے میں مدت معین ہو تو باطل ہے

۲۱۲۹ اگر سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے عوض بیچا جائے تو ضروری ہے کہ بیچنے والا اور خریدار ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے جنس اور اس کا عوض ایک دوسرے کے حوالہ کر دیں اور اگر جس چیز کا بارے میں معاملہ طے ہوا ہے اس کی کچھ مقدار بعی ایک دوسرے کے حوالہ نہ کی جائے تو معاملہ باطل ہے

۲۱۳۰ اگر بیچنے والے یا خریدار میں سے کوئی ایک طے شدہ مال پورا پورا دوسرے کے حوالہ کر دے لیکن دوسرا (مال کی صرف) کچھ مقدار حوالہ کرے اور پھر وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اگرچہ اتنی مقدار کے متعلق معاملہ صحیح ہے لیکن جس کو پورا مال نہ ملا ہو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے

۲۱۳۱ اگر چاندی کی کان کی معی کو خالص چاندی سے اور سونے کی کان کی سونے کی معی کو خالص سونے سے بیچا جائے تو سودا باطل ہے مگر یہ کہ جب جانتے ہوں کہ مثلاً چاندی کی معی کی مقدار خالص چاندی کی مقدار کے برابر ہے لیکن جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے چاندی کی معی کو سونے کے عوض اور سونے کی معی کو سونے کے عوض اور سونے کی معی کو چاندی کے عوض بیچنے میں کوئی اشکال نہیں

معاملہ فسخ کئے جانے کی صورتیں

۲۱۳۲۔معاملہ فسخ کرنے کے حق کو "خِیَار" کہتے ہیں اور خریدار اور بیچنے والا گیارہ صورتوں میں معاملہ فسخ کر سکتے ہیں :

۱۔ جس مجلس میں معاملہ ہوا ہے وہ برخاست نہ ہوئی ہو اگرچہ سودا ہو چکا ہو اسے "خِیَار مجلس" کہتے ہیں۔

۲۔ خرید و خروفت کے معاملے میں خریدار یابیچنے والا نیز دوسرے معاملات میں طرفین میں سے کوئی ایک مغبون ہو جائے اسے "خِیارِ غبن" کہتے ہیں (مغبون سے مراد وہ شخص ہے جس کے ساتھ فراڈ کیا گیا ہو) خیار کی اس قسم کا منشا عرف عام میں شرط ارتکازی ہوتا ہے یعنی ہر معاملے میں فریقین ذہن میں یہ شرط موجود ہوتی ہے کہ جو مال حاصل کر رہا ہے اس کی قیمت مال سے بہت زیادہ کم نہیں جو وہ ادا کر رہا ہے اور اگر اس کی قیمت کم ہو تو وہ معاملے کو ختم کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن عرف خاص کی چند صورتوں میں ارتکازی شرط دوسری طرح ہو مثلاً یہ شرط یہ کہ اگر جو مال لیا ہو وہ بلحاظ قیمت اس مال سے کم ہو جو اس نے دیا ہے تو دونوں (مال) کے درمیان جو کمی بیشی ہوگی اس کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر ممکن نہ ہوسکے تو معاملے کو ختم کر دے اور ضروری ہے کہ اس قسم کی صورتوں میں عرف خاص کا خیال رکھا جائے۔

۳۔ سودا کرتے وقت یہ طے کیا جائے کہ مقررہ مدت تک فریقین کو یاکسی ایک فریق کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا اسے "خِیارِ شرط" کہتے ہیں۔

۴۔ فریقین میں سے ایک فریق اپنے مال کو اس کی اصلیت سے بہتر بتا کر پیش کرے جس کی وجہ سے دوسرے فریق اس میں دل چسپی لے یا اس کی دل چسپی اس میں بڑھ جائے اسے "خیار تدلیس"کہتے ہیں۔

۵۔ فریقین میں سے ایک فریق دوسرے کے ساتھ شرط کرے کہ وہ فلاں کام انجام دے گا اور اس شرط پر عمل نہ ہو یا شرط کی جائے کہ ایک فریق دوسرے فریق کو ایک مخصوص قسم کا معین مال دے گا اور جو مال دیا جائے اس میں وہ خصوصیت نہ ہو، اس صورت میں شرط لگانے والا فریق معاملے کو فسخ کر سکتا ہے ۔ اسے "خِیارِ تَخَلُّفِ شرط" کہتے ہیں۔

۶۔ دی جانے والی جنس یا اس کے عوض میں کوئی عیب ہو اسے "خیار عیب" کہتے ہیں۔

۷ یہ پتا چلے کہ فریقین نے جس جنس کا سودا کیا ہے اس کی کچھ مقدار کسی اور شخص کا مال ہے اس صورت میں اگر اس مقدار کا مالک سودے پر راضی نہ ہو تو خریدنے والا سودا فسخ کر سکتا ہے یا اگر اتنی مقدار کی ادائیگی کر چکا ہو تو اسے واپس لے سکتا ہے اسے "خیار شرکت" کہتے ہیں

۸ جس مُعَیَّن جنس کو دوسرے فریق نے نہ دیکھا ہو اگر اس جنس کا مالک اس اس کی خصوصیات بتائے اور بعد میں معلوم ہو کہ جو خصوصیات اس نے بتائی تھیں وہ اس میں نہیں ہیں یا دوسرے فریق نے پہلے اس جنس کو دیکھا تھا او اس کا خیال تھا کہ وہ خصوصیات اب ابھی اس میں باقی ہیں لیکن دیکھنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ خصوصیات اب اس میں باقی نہیں ہیں تو اس صورت میں دوسرا فریق معاملہ فسخ کر سکتا ہے اسے "خِیارِ رُوئیَت" کہتے ہیں

۹ خریدار نے جو جنس خریدی ہو اگر اس کی قیمت تین دن تک نہ دے اور بیچنے والے نے بھی وہ جنس خریدار کے حوالے نہ کی ہو تو بیچنے والا سودے کو ختم کر سکتا ہے لیکن ایسا اس صورت میں ہو سکتا ہے جب بیچنے والے نے خریدار کو قیمت ادا کرنے کی مہلت دی ہو لیکن مدت معین نہ کی ہو اور اگر اس کو بالکل مہلت نہ دی ہو تو بیچنے والا قیمت کی ادائیگی میں معمولی سی تاخیر سے بھی سودا ختم کر سکتا ہے اور اگر اسے تین دن سے زیادہ مہلت دی ہو تو مدت پوری ہونے سے پہلے سودا ختم نہیں کر سکتا اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ جو جنس بیچی ہے اگر وہ بعض ایسے پھلوں کی طرح ہو جو ایک دن باقی رہنے سے ضائع ہو جاتے ہیں چنانچہ خریدار رات تک اس کی قیمت نہ دے اور یہ شرط بھی نہ کرے کہ قیمت دینے میں تاخیر کرے گا تو بیچنے والا سودا ختم کر سکتا ہے اسے "خیار تاخیر" کہتے ہیں

۱۰ جس شخص نے کوئی جانور خریدا ہو وہ تین دن تک سودا فسخ کر سکتا ہے اور جو چیز اس نے بیچی ہو اگر اس کے عوض میں خریدار نے جانور دیا ہو تو جانور بیچنے والا بھی تین دن تک سودا فسخ کر سکتا ہے اسے "خیار حیوان" کہتے ہیں

۱۱ بیچنے والے نے جو چیز بیچی ہو اگر اس کا قبضہ نہ دے سکے مثلاً جو گم ہوا اس نے بیچا ہو وہ بھاگ گیا ہو تو اس صورت میں خریدار سودا فسخ کر سکتا ہے اسے "خیار تَعَذُّر تسلیم" کہتے ہیں

(خیارات کی) ان تمام اقسام کے (تفصیلی) احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے

۲۱۳۳ اگر خریدے کو جنس کی قیمت کا علم نہ ہو یا وہ سودا کرتے وقت غفلت برتے اور اس چیز کو عام قیمت سے مہنگا خریدے اور یہ قیمت خریدے بھی حد تک مہنگی ہو تو وہ سودا ختم کر سکتا ہے بشرطیکہ سودا ختم کرتے وقت جس قدر فرق ہو وہ موجود

بلی هو اور اگر فرق موجود نه هو تو اس کی بارے میں معلوم نهیں که وه سودا ختم کر سکتا هے نیز اگر بیچنے والے کو جنس کی قیمت کا علم نه هو یا سودا کرتے وقت غفلت برتے اور اس جنس کو اس کی قیمت سے سستا بیچے اور بلی حد تک سستا بیچے تو سابقه شرط کے مطابق سودا ختم کر سکتا هے

۲۱۳۴ مشروط خرید و فروخت میں جب که مثال کے طور پر ایک لاکھ روپے کا مکان پچاس هزار روپے میں بیچ دیا جائے اور طے کیا جائے که اگر بیچنے والا مقرره مدت تک رقم واپس کر دے تو سودا فسخ کر سکتا هے تو اگر خریدار اور بیچنے والا خرید و فروخت کی نیت رکھتے هوں تو سودا صحیح هے

۲۱۳۵ مشروط خریدوفرخت میں اگر بیچنے والے کو اطمینان هو که خریدار مقرره مدت میں رقم ادا نه کر سکنے کی صورت میں مال اسے واپس کر دے گا تو سودا صحیح هے لیکن اگر وه مدت ختم هونے تک رقم ادا نه کر سکے تو وه خریدار سے مال کی واپسی کا مطالبه کرنے کا حق نهیں رکھتا اور اگر خریدار مر جائے تو اس کے ورثاء سے مال کی واپسی کا مطالبه نهیں کر سکتا

۲۱۳۶ اگر کوئی شخص عمده چائے میں گھی یا چائے که ملاوٹ کر کے عمده چائے کے طور پر بیچے تو خریدار سودا فتح کر سکتا هے

۲۱۳۷ اگر خریدار کو پتا چلے که جو مُعَیَّن مال اس نے خریدا هے وه عیب دار هے مثلاً ایک جانور خریدے اور (خریدنے کے بعد) اسے پتا چلے که اس کی ایک آنکھ نهیں هے لهذا اگر یه عیب مال میں سودے سے پهلے تھا اور اسے علم نهیں تھا تو وه سودا فسخ کر سکتا هے اور مال بیچنے والے کو واپس کر سکتا هے اور اگر واپس کرنا ممکن نه هو مثلاً اس مال میں کوئی تبدیلی هوگئی هو یا ایسا تصرف کر لیا گیا هو جو واپسی میں رکاوٹ بن رها هو تو اس صورت میں وه بے عیب اور عیب دار مال کی قیمت کے فرق کا حساب کر کے بیچنے والے سے (فرق کی) رقم واپس لے لے مثلاً اگر س نے کوئی مال چار روپے میں خریدار هو اور اسے اس کے عیب دار هونے کا علم هو جائے تو اگر ایسا هی بے عیب مال (بازار میں) آٹھ روپے کا اور عیب دار چھ روپے کا هو تو چونکه بے عیب اور عیب دار کی قیمت کا فرق ایک چوتھائی هے اس لئے اس نے جتنی رقم دی هے اس کا ایک چوتھائی یعنی ایک روپیه بیچنے والے سے واپس لے سکتا هے

۲۱۳۸ اگر بیچنے والے کو پتا چلے که اس نے جس معین عوض کے بدلے اپنا مال بیچا هے اس میں عیب هے تو اگر وه عیب اس عوض میں سودے سے پهلے موجود تھا اور اسے علم نه هوا هو تو وه سودا فسخ کر سکتا هے اور وه عوض اس کے مالک کو واپس

کر سکتا ھے لیکن اگر تبدیلی یا تصرف کی وجہ سے واپس نہ کر سکے تو بے عیب اور عیب دار کی قیمت کا فرق اس قاعدے کے مطابق لے سکتا ھے جس کا ذکر سابقہ مسئلے میں کیا گیا ھے۔

۲۱۳۹۔ اگر سودا کرنے کے بعد اور قبضہ دینے سے پہلے مال میں کوئی عیب پیدا ھو جائے تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ھے نیز جو چیز مال کے عوض دی جائے اگر اس میں سودا کرنے کے بعد اور قبضہ دینے سے پہلے کوئی عیب پیدا ھو جائے تو بیچنے والا سودا فسخ کر سکتا ھے اور اگر فریقین قیمت کا فرق لینا چاھیں تو سودا طے نہ ھونے کی صورت میں چیز کو لوٹانا جائز ھے۔

۲۱۴۰۔ اگر کسی شخص کو مال کے عیب کا علم سودا کرنے کے بعد ھو تو اگر وہ (سودا ختم کرنا) چاھے تو ضروری ھے کہ فوراً سودے کو ختم کردے اور نے اختلاف کی صورتوں کو پیش نظر رکھتے ھوئے اگر معمول سے زیادہ تاخیر کرے تو وہ سودے کو ختم نہیں کر سکتا۔

۲۱۴۱۔ جب کسی شخص کو کوئی جنس خریدنے کے بعد اس کے عیب کا پتا چلے تو خواہ بیچنے والا اس پر تیار نہ بھی ھو خریدار سودا فسخ کر سکتا ھے اور دوسرے خیارات کے لئے بھی یھی حکم ھے۔

۲۱۴۲۔ چار صورتوں میں خریدار مال میں عیب ھونے کی بنا پر سودا فسخ نہیں کر سکتا اور نہ ھی قیمت کا فرق لے سکتا ھے۔

۱۔ خریدتے وقت مال کے عیب سے واقف ھو۔

۲۔ مال کے عیب کو قبول کرے۔

۳۔ سودا کرتے وقت کھے : "اگر مال میں عیب ھو تب بھی واپس نہیں کروں گا اور قیمت کا فرق بھی نہیں لوں گا"۔

۴۔ سودے کے وقت بیچنے والا کھے" میں اس مال کو جو عیب بھی اس میں ھے اس کے ساتھ بیچتا ھوں"لیکن اگر وہ ایک عیب کا تعین کر دے اور کھے"میں اس مال کو فلاں عیب کے ساتھ بیچ رھا ھوں" اور بعد میں معلوم ھو کہ مال میں کوئی دوسرا عیب بھی ھے تو جو عیب بیچنے والے نے معین نہ کیا ھو اس کی بنا پر خریدار وہ مال واپس کرسکتا ھے اور اگر واپس نہ کرسکے تو قیمت کا فرق لے سکتا ھے۔

۲۱۴۳ اگر خریدار کو معلوم ہو کہ مال میں ایک عیب ہے اور اسے وصول کرنے کے بعد اس میں کوئی اور عیب نکل آئے تو وہ سودا فسخ نہیں کرسکتا لیکن بے عیب اور عیب دار مال کا فرق لے سکتا ہے لیکن اگر وہ عیب دار حیوان خریدے اور خیار کی مدت جو کہ تین دن ہے گزرنے سے پہلے اس حیوان میں کسی اور عیب کا پتا چل جائے تو گو خریدار نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا ہو پر بے وہ اسے واپس کر سکتا ہے نیز اگر فقط خریدار کو کچھ مدت تک سودا فسخ کرنے کا حق حاصل ہو اور اس مدت کے دوران مال میں کوئی دوسرا عیب نکل آئے تو اگرچہ خریدار نے وہ مال اپنی تحویل میں لے لیا ہو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے

۲۱۴۴ اگر کسی شخص کے پاس ایسا مال ہو جسے اس نے بچشم خود نہ دیکھا ہو اور کسی دوسرے شخص نے مال کی خصوصیات اسے بتائی ہو اور وہی خصوصیات خریدار کو بتائے اور وہ مال اس کے ہاتھ بیچ دے اور بعد میں اسے (یعنی مالک کو) پتا چلے کہ وہ مال اس سے بہتر خصوصیات کا حامل ہے تو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے

متفرق مسائل

۲۱۴۵ اگر بیچنے والا خریدار کو کسی جنس کی قیمت خرید بتائے تو ضروری ہے کہ وہ تمام چیزیں بے اسے بتائے جن کی وجہ سے مال کی قیمت گھٹتی بڑھتی ہے اگرچہ اسی قیمت پر (جس پر خریدار ہے) یا اس سے بے کم قیمت پر بیچے مثلاً اسے بتاتا ضروری ہے کہ مال نقد خریدا ہے یا ادھار لهذا اگر مال کی کچھ خصوصیات نہ بتائے اور خریدار کو بعد میں معلوم ہو تو وہ سودا فسخ کر سکتا ہے

۲۱۴۶ اگر انسان کوئی جنس کسی کو دے اور اس کی قیمت معین کر دے اور کہے "یہ جنس اس قیمت پر بیچو اور اس سے زیادہ جتنی قیمت وصول کرو گے وہ تمہاری محنت کی اجرت ہوگی" تو اس صورت میں وہ شخص اس قیمت سے زیادہ جتنی قیمت بے وصول کرے وہ جنس کے مالک کامال ہوگا اور بیچنے والا مالک سے فقط محنتانہ لے سکتا ہے لیکن اگر معاهده بطور جعاله ہو اور مال کا مالک کہے کہ اگر تو نے یہ جنس اس قیمت سے زیادہ پر بیچی تو فاضل آمدنی تیرا مال ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں

۲۱۴۷ اگر قصاب نر جانور کا گوشت کھہ کر مادہ کا گوشت بیچے تو وہ گنہگار ہوگالهذا اگر وہ اس گوشت کا معین کر دے اور کہے کہ میں یہ نر جانور کا گوشت بیچ رہا ہوں تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے اور اگر قصاب اس گوشت کو معین نہ کرے اور

خریدار کو جو گوشت ملا ہو (یعنی مادہ کا گوشت) وہ اس پر راضی نہ ہو تو ضروری ہے کہ قصاب اس نر جانور کا گوشت دے

۲۱۴۸ اگر خریدار بزاز سے کہے کہ مجھے ایسا کپڑا چاہئے جس کا رنگ کچا نہ ہو اور بزاز ایک ایسا کپڑا اس کے ہاتھ فروخت کرے جس کا رنگ کچا ہو تو خریدار سودا فسخ کر سکتا ہے

۲۱۴۹ لین دین میں قسم کھانا اگر سچی ہو تو مکروہ ہے اور اگر جھوٹی ہو تو حرام ہے

شراکت کے احکام

۲۱۵۰ دو آدمی اگر باہم طے کریں کہ اپنے مشترک مال سے بیوپار کرکے جو کچھ نفع کمائیں گے اس آپس میں تقسیم کر لیں گے اور وہ عربی یا کسی اور زبان میں شراکت کا صیغہ پڑھیں یا کوئی ایسا کام کریں جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ ایک دوسرے کے شریک بننا چاہتے ہیں تو ان کی شراکت صحیح ہے

۲۱۵۱ اگر چند اشخاص اس مزدوری میں جو وہ اپنی محنت سے حاصل کرتے ہوں ایک دوسرے کے ساتھ شراکت کریں مثلاً چند حجام آپس میں طے کریں کہ جو اجرت حاصل ہوگی اس آپس میں تقسیم کر لیں گے تو ان کی شراکت صحیح نہیں ہے لیکن اگر باہم طے کر لیں کہ مثلاً ہر ایک ادمی مزدوری معین مدت تک کے لئے دوسرے کی ادمی مزدوری کے بدلے میں ہوگی تو معاملہ صحیح ہے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کی مزدوری میں شریک ہوگا

۲۱۵۲ اگر وہ اشخاص آپس میں اس طرح شراکت کریں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی ذمے داری پر جنس خریدے اور اس کی قیمت کی ادائیگی کا بھی خود ذمے دار ہو لیکن جو جنس انھوں نے خریدی ہو اس کے نفع میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں تو ایسی شراکت صحیح نہیں، البتہ اگر ان میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنا وکیل بنائے کہ جو کچھ وہ ادھار لے رہا ہے اس میں اس شریک کر لے یعنی جنس کو اپنے اور اپنے حصہ دار کے لئے خریدے جس کی بنا پر دونوں مقروض ہوجائیں تو دونوں میں سے ہر ایک جنس میں شریک ہو جائے گا

۲۱۵۳ جو اشخاص شراکت کے ذریعے ایک دوسرے کے شریک کار بن جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ بالغ اور عاقل ہوں نیز یہ کہ ارادے اور اختیار کے ساتھ شراکت کریں اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کر سکتے

ہو لہذا چونکہ سفیہ نے جو اپنا بال احمقانہ اور فضول کاموں پر خرچ کرتا ہے اپنے مال میں تصرف کا حق نہیں رکھتا اگر وہ کسی کے ساتھ شراکت کرے تو صحیح نہیں ہے

۲۱۵۴ اگر شراکت کے معاہدے میں یہ شرط لگائی جائے کہ جو شخص کام کرے گا یا جو دوسرے شریک سے زیادہ حصہ ملے گا تو ضروری ہے کہ جیسا طے کیا گیا ہو متعلقہ شخص کو اس کے مطابق دیا اور اسی طرح اگر شرط لگائی جائے کہ جو شخص کام نہیں کرے گا یا زیادہ کام نہیں کرے گا یا جس کے کام کی دوسرے کے کام کے مقابلے میں زیادہ اہمیت نہیں ہے اسے منافع کا زیادہ حصہ ملے گا تب بھی شرط صحیح ہے اور جیسا طے کیا گیا ہو متعلقہ شخص کو اس کے مطابق دیا

۲۱۵۵ اگر شرکاء طے کریں کہ سارا منافع کسی ایک شخص کا ہوگا یا سار نقصان کسی ایک کو برداشت کرنا ہوگا تو شراکت صحیح ہونے میں اشکال ہے

۲۱۵۶ اگر شرکاء یہ طے نہ کریں کہ کسی ایک شریک کو زیادہ منافع ملے گا تو اگر ان میں سے ہر ایک کا سرمایہ ایک جتنا ہو تو نفع نقصان بھی ان کے مابین برابر تقسیم ہوگا اور ان کا سرمایہ برابر برابر نہ ہو تو ضروری ہے کہ نفع نقصان سرمائے کی نسبت سے تقسیم کریں مثلاً اگر دو افراد شراکت کریں اور ایک کا سرمایہ دوسرے کے سرمائے سے دُگنا ہو تو نفع نقصان میں بھی اس کا حصہ دوسرے سے دگنا ہوگا خواہ دونوں ایک جتنا کام کریں یا ایک تھوڑا کام کرے یا بالکل کام نہ کرے

۲۱۵۷ اگر شراکت کے معاہدے میں یہ طے کیا جائے کہ دونوں شریک مل کر خریدوفروخت کریں گے یا ہر ایک انفرادی طور پر لین دین کرنے کا مجاز ہوگا یا ان میں سے فقط ایک شخص لین دین کرے گا یا تیسرا شخص اجرت پر لین دین کرے گا تو ضروری ہے کہ اس معاہدے پر عمل کریں

۲۱۵۸ اگر شرکاء یہ معین نہ کریں کہ ان میں سے کون سرمائے کے ساتھ خریدوفروخت کرے گا تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس سرمائے سے لین دین نہیں کر سکتا

۲۱۵۹ جو شریک شراکت کے سرمائے پر اختیار رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ شراکت کے معاہدے پر عمل کرے مثلاً اگر اس سے طے کیا گیا ہو کہ ادھار خریدے گا یا نقد بیچے گا یا کسی خاص جگہ سے خریدے گا تو جو معاہدہ طے پایا ہے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے اور اگر اسکے ساتھ کچھ طے نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ معمول کے مطابق لین

دین کر تاکه شراکت کو نقصان نه هو نیز اگر عام روش کو عَلَی الرَّغم هو تو سفر میں شراکت کا مال اپنے همراه نه لے جائے

۲۱۶۰ جو شریک شراکت کے سرمائے سے سود کرتا هو اگر جو کچھ اس کے ساتھ طے کیا گیا هو اس کے برخلاف خریدوفروخت کرے یا اگر کچھ طے نه کیا گیا هو اور معمول کے خلاف سودا کرے تو ان دونوں صورتوں میں اگرچه اقوی قول کی بنا پر معامله صحیح هے لیکن اگر معامله نقصان ده هو یا شراکت کے مال میں سے کچھ مال ضائع هو جائے تو جس شریک نے معاهده یا عام روش کو عَلَی الَّرغم عمل کیا هو وه ذمے دار هے

۲۱۶۱ جو شریک شراکت کے سرمائے سے کاروبار کرتا هو اگر وه فضول خرچی نه کرے اور سرمائے کی نگهداشت میں بڑی کوتاهی نه کرے اور پھر اتفاقاً اس سرمائے کی کچھ مقدار یا سارے کا سار سرمایه تلف هوجائے تو وه ذمے دار نهیں هے

۲۱۶۲ جو شریک شراکت کے سرمائے سے کاروبار کرتا هو اگر وه کهے که سرمایه تلف هوگیا هے تو اگر وه دوسرے شرکاء کے نزدیک معتبر شخص هو تو ضروری هے که اس کا کهنا لیے اور اگر دوسرے شرکاء کے نزدیک وه معتبر شخص نه هو تو شرکاء حاکم شرع کے پاس اس کے خلاف دعوی کر سکتے هیں تاکه حاکم شرع قضاوت کے اصولوں کے مطابق تنازع کا فیصله کرے

۲۱۶۳ اگر تمام شریک اس اجازت سے جو انهوں نے ایک دوسرے کو مال میں تصرف کے لئے دی رکھی هو پھر جائیں تو ان میں سے کوئی بڑی شراکت کے مال میں تصرف نهیں کر سکتا اور اگر ان میں سے ایک اپنی دی هوئی اجازت سے پھر جائے تو دوسرے شرکاء کو تصرف کا کوئی حق نهیں لیکن جو شخص اپنی دی هوئی اجازت سے پھر گیا هو وه شراکت کے مال میں تصرف کر سکتا هے

۲۱۶۴ جب شرکاء میں سے کوئی ایک تقاضا کرے که شراکت کا سرمایه تقسیم کر دیا جائے تو اگرچه شراکت کی معینه مدت میں ابھی کچھ وقت باقی هو دوسروں کو اس کا کهنا مان لینا ضروری هے مگر یه که انهوں نے پهلے هی (معاهده کرتے وقت) سرمائے کی تقسیم کو رد کر دیا هو (یعنی قبول نه کیا هو) یا مال کی تقسیم شرکاء کے لئے قابل ذکر نقصان کا موجب هو (تو اسکی بات قبول نهیں کرنی چاهئے)

۲۱۶۵ اگر شرکاء میں سے کوئی مرجائے یا دیوانہ یا بے حواس ہو جائے تو دوسرے شرکاء شراکت کے مال میں تصرف نہیں کرسکتے اور اگر ان میں سے کوئی سفیہ ہو جائے یعنی اپنا مال احمقانہ اور فضول کاموں میں خرچ کرے تو اس کا بڑی یہی حکم ہے

۲۱۶۶ اگر شریک اپنے لئے کوئی چیز ادھار خریدے تو اس نفع نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے لیکن اگر شراکت کےلئے خریدے اور شراکت کے معاهدے میں ادھار معامله کرنا بڑی شامل ہو تو پھر نفع نقصان میں دونوں شریک ہوں گے

۲۱۶۷ اگر شراکت کے سرمائے سے کوئی معامله کیا جائے اور بعد میں معلوم ہو کہ شراکت باطل تھی تو اگر صورت یہ ہو کہ معامله کرنے کی اجازت میں شراکت کے صحیح ہونے کی قید نہ تھی یعنی اگر شرکاء جانتے ہوتے کہ شراکت درست نہیں ہے تب بڑی وہ ایک دوسرے کے مال میں تصرف پر راضی ہوتے تو معامله صحیح ہے اور جو کچھ اس معاملے سے حاصل ہو وہ ان سب کا مال ہے اور اگر صورت یہ نہ ہو تو جو لوگ دوسروں کے تصرف پر راضی نہ ہوں اگر وہ یہ کہہ دیں کہ ہم اس معاملے پر راضی ہیں تو معامله صحیح ہے ورنہ باطل ہے دونوں صورتوں میں ان میں سے جس نے بڑی شراکت کے لئے کام کیا ہو اگر اس نے بلامعاوضه کام کرنے کے ارادے سے نہ کیا ہو تو وہ اپنی محنت کا معاوضه معمول کےمطابق دوسرے شرکاء سے ان کے مفاد کا خیال رکھتے ہوئے لے سکتا ہے لیکن اگر کام کرنے کا معاوضه اس فائدے کی مقدار سے زیادہ ہو جو وہ شراکت صحیح ہونے کی صورت میں لیتا تو وہ بس اسی قدر فائدہ لے سکتا ہے

صلح کے احکام

۲۱۶۸ "صُلح" سے مراد ہے کہ انسان کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرے کہ اپنے مال سے یا اپنے مال کےمنافع سے کچھ مقدار دوسرے کو دے دے یا اپنا قرض یا حق چھوڑ دے تاکہ دوسرا بڑی اس کے عوض اپنے مال یا منافع کی کچھ مقدار اسے دے دے یا قرض یا حق سے دستبردار ہو جائے بلکہ اگر کوئی شخص عوض لئے بغیر کسی سے اتفاق کرے اور اپنا مال یا مال کے منافع کی کچھ مقدار اس کو دے دے یا اپنا قرض یا حق چھوڑ دے تب بڑی صلح صحیح ہے

۲۱۶۹ جو شخص اپنا مال بطور صلح دوسرے کو دے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بالغ اور عاقل ہو اور صلح کا قصد رکھتا ہو نیز یہ کہ کسی نے اسے صلح پر مجبور نہ کیا ہو اور ضروری ہے کہ سَفیہ یا دیوالیہ ہونے کی بنا پر اسے اپنے مال میں تصرف کرنے سے نہ روکا گیا ہو

۲۱۷۰ صلح کا صیغہ عربی میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ جن الفاظ سے اس بات کا اظہار ہو کہ فریقین نے آپس میں صلح کی ہے (توصلح) صحیح ہے

۲۱۷۱ اگر کوئی شخص اپنی بکریاں چرواہے کو دے تاکہ وہ مثلاً ایک سال ان کی نگہداشت کرے یا انکے دودھ سے خود استفادہ حاصل کرے اور گائی کی کچھ مقدار مالک کو دے تو اگر چرواہے کی محنت اور اس گائی کے مقابلے میں وہ شخص بکریوں کے دودھ پر صلح کرے تو معاملہ صحیح ہے بلکہ اگر بکریاں چرواہے کو ایک سال کے لئے اس شرط کے ساتھ اجارے پر دے کہ وہ ان کے دودھ سے استفادہ حاصل کرے اور اس کے عوض اسے کچھ گائی دے مگر یہ قید نہ لگائے کہ بالخصوص انکی بکریوں کے دودھ کا گائی ہو تو اجارہ صحیح ہے

۲۱۷۲ اگر کوئی قرض خواہ اس قرض کے بدلے جو اسے مقروض سے وصول کرنا ہے یا اپنے حق کے بدلے اس شخص سے صلح کرنا چاہے تو یہ صلح اس صورت میں صحیح ہے جب دوسرا اسے قبول کرلے لیکن اگر کوئی شخص اپنے قرض یا حق سے دستبردار ہونا چاہے تو دوسرے کا قبول کرنا ضروری نہیں

۲۱۷۳ اگر مقروض اپنے قرضے کی مقدار جانتا ہو جبکہ قرض خواہ کو علم نہ ہو اور قرض خواہ نے جو کچھ لینا ہو اس سے کم پر صلح کرے مثلا اس نے پچاس روپے لینے ہوں اور دس روپے پر صلح کرلے تو باقیماندہ رقم مقروض کے لئے حلال نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ وہ جتنے قرض کا دین دار ہے اس کے متعلق خود قرض خواہ کو بتائے اور اسے راضی کرے یا صورت ایسی ہو کہ اگر قرض خواہ کو قرضے کی مقدار کا علم ہو تاتب بھی وہ اسی مقدار (یعنی دس روپے پر صلح کر لیتا

۲۱۷۴ اگر دو آدمیوں کے پاس کوئی مال موجود ہو یا ایک دوسرے کے ذمے کوئی مال باقی ہو اور انہیں یہ علم ہو کہ ان دونوں اموال میں سے ایک مال دوسرے مال سے زیادہ ہے تو چونکہ ان دونوں اموال کو ایک دوسرے کے عوض میں فروخت کرنا سود ہونے کی بنا پر حرام ہے اس لئے ان دونوں میں ایک دوسرے کے عوض صلح کرنا بھی حرام ہے بلکہ اگر

ان دونو اموال مي سے ايک کو دوسرے سے زيادہ ہونے کا علم نہ ہو ليکن زيادہ ہونے کا احتمال ہو تو احتياط لازم کی بنا پر ان دونو مي ايک دوسرے کو عوض صلح نہيں کی جاسکتی

۲۱۷۵ اگر دو اشخاص کو ايک شخص سے يا دو اشخاص کو اشخاص سے قرضہ وصول کرنا ہو اور وہ اپنی اپنی طلب پر ايک دوسرے سے صلح کرنا چاہتے ہو چنانچہ اگر صلح کرنا سود کا باعث نہ ہو جيسا کہ سابقہ مسئلہ مي کہا گيا ہے تو کوئی حرج نہيں ہے مثلاً اگر دونو کو دس من گيہو وصول کرنا ہو اور ايک کا گيہو اعلی اور دوسرے کا درميانہ درجے کا ہو اور دونو کی مدت پوری ہوچکی ہو تو ان دونو کا آپس مي مصالحت کرنا صحيح ہے

۲۱۷۶ اگر ايک شخص کو کسی سے اپنا قرضہ کچھ مدت کے بعد واپس لينا ہو اور وہ مقروض کے ساتھ مقررہ مدت سے پہلے معين مقدار سے کم پر صلح کرلے اور اس کا مقصد يہ ہو کہ اپنے قرضے کا کچھ حصہ معاف کردے اور باقيماندہ نقد لے لے تو اس مي کوئی حرج نہيں اور يہ حکم اس صورت مي ہے کہ قرضہ سونے يا چاندی کی شکل مي يا کسی ايسی جنس کی شکل مي ہو جو ناپ کر يا تول کر بيچی جاتی ہے اور اگر جنس اس قسم کی نہ ہو تو قرض خواہ کے لئے جائز ہے کہ اپنے قرضے کو مقروض سے يا کسی اور شخص سے کمتر مقدار پر صلح کرلے يا بيچ دے جيسا کہ مسئلہ ۲۲۹۷ مي بيان ہوگا

۲۱۷۷ اگر دو اشخاص کسی چيز پر آپس مي صلح کرليں تو ايک دوسرے کی رضامندی سے اس صلح کو توڑ سکتے ہيں نيز اگر سودے کے سلسلے مي دونو کو يا کسی ايک کو سودا فسخ کرنے کا حق ديا گيا ہو تو جس کے پاس حق ہے، وہ صلح کو فسخ کر سکتا ہے

۲۱۷۸ جب تک خريدار اور بيچنے والا ايک دوسرے سے جدا نہ ہوگئے ہوں وہ سودے کو فسخ کرسکتے ہيں نيز اگر خريدار ايک جانور خريدے تو وہ تين دن تک سودا فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے اسی طرح اگر ايک خريدار خريدی ہوئی جنس کی قيمت تين دن تک ادا نہ کرے اور جنس کو اپنی تحويل مي نہ لے تو جيسا کہ مسئلہ ۲۱۳۲ مي بيان ہوچکا ہے بيچنے والا سودے کو فسخ کرسکتا ہے ليکن جو شخص کسی مال پر صلح کرے وہ ان تينو صورتو مي صلح فسخ کرنے کا حق نہيں رکھتا ليکن اگر صلح کا دوسرا فريق مصالحت کا مال دينے مي غير معمولی تاخير کرے يا يہ شرط رکھی گئی ہو کہ مصالحت کا مال نقد ديا جائے اور دوسرا فريق اس شرط پر عمل نہ کرے تو اس صورت مي صلح فسخ کی جاسکتی ہے اور اسی طرح باقی صورتو مي بھی جن کا ذکر خريد و فروخت کے احکام مي آيا ہے صلح فسخ کی جاسکتی ہے مگر مصالحت کے دونو فريقو مي سے ايک کو نقصان ہو تو اس صورت مي معلوم نہيں کہ سودا فسخ کيا جاسکتا ہے (يانہيں)

۲۱۷۹ جو چیز بذریعه صلح ملے اگر وه عیب دار هو تو صلح فسخ کی جاسکتی هے لیکن اگر متعلقه شخص بے عیب اور عیب دار کے مابین قیمت کا فرق لینا چاهے تو اس میے اشکال هے

۲۱۸۰ اگر کوئی شخص اپنے مال کے ذریعے دوسرے سے صلح کرے اور اس کے ساتے شرط کےهرائے اور کهے "جس چیز میے نے تم سے صلح کی هے میرے مرنے کے بعد مثلاً تم اسے وقف کر دو گے" اور دوسرا شخص بےی اس کو قبول کرلے تو ضروری هے که اس شرط پر عمل کرے

کرائے کے احکام

۲۱۸۱ کوئی چیز کرائے پر دینے والے اور کرائے پر لینے والے کے لئے ضروری هے که بالغ اور عاقل هون اور کرایه لینے یا کرایه دینے کا کام اپنے اختیاط سے کریے اور یه بےی ضروری هے که اپنے مال میے تصرف کا حق رکےتے هو لهذا چونکه سَفِیه اپنے مال میے تصرف کرنے کا حق نهیے رکےتا اس لئے نه وه کوئی چیز کرائے پر لے سکتا هے اور نه دے سکتا هے اسی طرح جو شخص دیوالیه هو چکا هو وه ان چیزوے کو کرائے پر نهیے دے سکتا جن میے وه تصرف کا حق نه رکےتا هو اور نه وه ان میے سے کوئی چیز کرائے پر لے سکتا هے لیکن اپنی خدمات کو کرائے پر پیش کر سکتا هے

۲۱۸۲ انسان دوسرے کی طرف سے وکیل بن کر اس کا مال کرائے پر دے سکتا هے یا کوئی مال اس کے لئے کرائے پر لے سکتا هے

۲۱۸۳ اگر بچے کا سرپرست یا اس کے مال کا منتظم بچے کا مال کرائے پر دے یا بچے کو کسی کا اجیر مقرر کر دے تو کوئی حرج نهیے اور اگر بچے کے بالغ هونے کے بعد کی کچے مدت کو بےی اجارے کی مدت کا حصه قرار دیا جائے تو بچه بالغ هونے کے بعد باقیمانده اجاره فسخ کرسکتا هے اگرچه صورت یه هو که اگر بچے کے بالغ هونے کی کچے مدت کو اجاره کی مدت کا حصه نه بنایا جاتا تو یه بچے کے لئے مصلحت کے علی الرغم هوتا هے اگر وه مصلحت که جس کے بارے میے یه علم هو که شارع مُقدس اس مصلحت کو ترک کرنے پر راضی نهیے هے اس صورت میے اگر حاکم شرع کی اجازت سے اجاره وقع هو جائے تو بچه بالغ هونے کے بعد اجاره فسخ نهیے کرسکتا

۲۱۸۴ جس نابالغ بچے کا سرپرست نه هو اسے مجتهد کی اجازت کے بغیر مزدوری پر نهیے لگایا جاسکتا اور جس شخص کی رسائی مجتهد تک نه هو وه ایک مومن شخص کی اجازت لے کر جو عادل هو بچے کو مزدوری پر لگا سکتا هے

۲۱۷۵ اجارہ دینے والے اور اجارہ لینے والے کے لئے ضروری نہیں کہ صیغہ عربی زبان میں پڑھے بلکہ اگر کسی چیز کا مالک دوسرے سے کہے کہ میں نے اپنا مال تمہیں اجارہ پر دیا اور دوسرا کہے کہ میں نے قبول کیا تو اجارہ صحیح ہے بلکہ اگر وہ منہ سے کچھ بولی نہ کہیں اور مالک اپنا مال اجارہ کے قصد سے مُستاجِر کو دے اور وہ بولی اجارہ کے قصد سے لے تو اجارہ صحیح ہوگا

۲۱۸۶ اگر کوئی شخص چاہے کہ اجارہ کا صیغہ پڑھے بغیر کوئی کام کرنے کے لئے اجیر بن جائے جونہی وہ کام کرے میں مشغول ہوگا اجارہ صحیح ہوجائے گا

۲۱۸۷ جو شخص بول نہ سکتا ہو اگر وہ اشارے سے سمجھا دے کہ اس نے کوئی چیز اجارہ پر دی ہے یا اجارہ پرلی ہے تو اجارہ صحیح ہے

۲۱۸۸ اگر کوئی شخص مکان یا دکان یا کشتی یا کمرہ اجارہ پر لے اور اس کا مالک یہ شرط لگائے کہ صرف وہ اس سے استفادہ کر سکتا ہے تو مُستَاجِر اسے کسی دوسرے کو استعمال کے لئے اجارہ پر نہیں دے سکتا بجز اس کے کہ وہ نیا اجارہ اس طرح ہو کہ اس کے فوائد بولی خود مستاجر سے مخصوص ہوں مثلاً ایک عورت ایک مکان یا کمرہ کرائے پر لے اور بعد میں شادی کرلے اور کمرہ یا مکان اپنی رہائش کے لئے کرائے پر دے دے (یعنی شوہر کو کرائے پر دے کیونکہ بیوی کی رہائش کا انتظام بولی شوہر کی ذمے داری ہے) اور اگر مالک ایسی کوئی شرط نہ لگائے تو مستاجر دوم کے سپرد کرنے کے لئے احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ مالک سے اجازت لے لے لیکن اگر وہ یہ چاہے کہ جتنے کرائے پر لیا ہے اس سے زیادہ کرائے پردے اگرچہ (کرایہ رقم نہ ہو) دوسری جنس سے ہو تو ضروری ہے کہ اس نے مرمت اور سفیدی وغیرہ کرائی ہو یا اس کی حفاظت کے لئے کچھ نقصان برادشت کیا ہو تو وہ اسے زیادہ کرائے پر دے سکتا ہے

۲۱۸۹ اگر اجیر مُستَاجر سے یہ شرط طے کرے کہ وہ فقط اسی کا کام کرے گا تو بجز اس صورت کے جس کا ذکر سابقہ مسئلے میں کیا گیا ہے اس اجیر کو کسی دوسرے شخص کو بطور اجارہ نہیں دیا جاسکتا اور اگر اجیر ایسی کوئی شرط نہ لگائے تو اسے دوسرے کو اجارہ پر دے سکتا ہے لیکن جو چیز اس کو اجارہ پر دے رہا ہے ضروری ہے کہ اس کی قیمت اس اجارہ سے زیادہ نہ ہو جو اجیر کے لئے قرار دیا ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص خود کسی کا اجیر بن جائے اور کسی دوسرے شخص کو وہ کام کرنے کے لئے کم اجرت پر رکھے لے تو اس کے لئے بولی یہی حکم ہے (یعنی وہ اسے کم اجرت پر نہیں رکھے سکتا) لیکن اگر اس نے کام کی کچھ مقدار خود انجام دی ہو تو پھر دوسرے کو کم اجرت پر بولی رکھے سکتا ہے

۲۱۹۰ اگر کوئی شخص مکان دکان، کمرہ اور کشتی کہ علاوہ کوئی اور چیز مثلاً زمین کرائہ پرلہ اور زمین کا مالک اس سہ یہ شرط نہ کرہ کہ صرف وہی اس سہ استفادہ کرسکتا ہہ تو اگر جتنہ کرائہ پر اس نہ وہ چیز لی ہہ اس سہ زیادہ کرائہ پر دہ تو اجارہ صحیح ہونہ میہ اشکال ہہہ

۲۱۹۱ اگر کوئی شخص مکان یا دکان مثلاً ایک سال کہ لئہ سو روپیہ کرائہ پر لہ اور اس کا آدھا حصہ خود استعمال کرہ تو دوسرا حصہ سو روپیہ کرائہ پر چڑھا سکتا ہہ لیکن اگر وہ چاہہ کہ مکان یا دکان کا آدھا حصہ اس سہ زیادہ کرائہ پر چڑھا دہ جس پر اس نہ خود وہ دکان یا مکان کرائہ پر لیا ہہ مثلاً ۱۲۰ روپہ کرائہ پر دہ دہ تو ضروری ہہ کہ اس نہ اس میہ مرمت وغیرہ کا کام کرایا ہو

کرائہ پر دیئہ جانہ والہ مال کی شرائط

۲۱۹۲ جو مال اجارہ پر دیا جائہ اس کی چند شرائط ہیہ :

۱ وہ مال معین ہو لہذا اگر کوئی شخص کہے کہ میہ نہ اپنہ مکانات میہ سہ ایک مکان تمہیہ کرائہ پر دیا تو یہ درست نہیہ ہہہ

۲ مستاجر یعنی کرائہ پر لینہ والا اس مال کو دیکھ لہ یا اجارہ پر دینہ والا شخص اپنہ مال کی خصوصیات اس طرح بیان کرہ کہ اس کہ بارہ میہ مکمل معلومات حاصل ہوجائیہہ

۳ اجارہ پر دیئہ جانہ والہ مال کو دوسرہ فریق کہ سپرد کرنا ممکن ہو لہذا اس گھوڑہ کو اجارہ پر دینا جو بھاگ گیا ہو اگر مستاجر اس کو نہ پکڑ سکہ تو اجارہ باطل ہہ اور اگر پکڑ سکہ تو اجارہ صحیح ہہہ

۴ اس مال سہ استفادہ کرنا اس کہ ختم یا کالعدم ہوجانہ پر موقوف نہ ہو لہذا روٹی، پھلہ اور دوسری خوردنی اشیاء کو کھانہ کہ لئہ کرائہ پر دینا صحیح نہیہ ہہہ

۵ مال سہ وہ فائدہ اٹھانا ممکن ہو جس کہ لئہ اسہ کرائہ پر دیا جائہہ لہذا ایسی زمین کا زراعت کہ لئہ کرائہ پر دینا جس کہ لئہ بارش کا پانی کافی نہ ہو اور وہ دریا کہ پانی سہ بھی سیراب نہ ہوتی ہو صحیح نہیہ ہہہ

۶ جو چیز کرائ پر دی جارهی هو وه کرائ پردین والا کا اپنا مال هو اور اگرکسی دوسرا کا مال کرائ پر دیا جائ تو معامله اس صورت میں صحیح هے که جب اس مال کا مالک رضامند هو

۲۱۹۳ جس درخت میں ابھی پھل نه لگا هو اس کا اس مقصد سے کرائ پر دینا که اس کے پھل سے استفاده کیا جائ گا درست هے اور اسی طرح ایک جانور کو اس کے دودھ کے لئ کرائ پر دینا کا بھی یهی حکم هے

۲۱۹۴ عورت اس مقصد کے لئ اجیر بن سکتی هے که اس کے دودھ سے استفاده کیا جائ (یعنی کسی دوسرا کے بچ کو اجرت پر دودھ پلاسکتی هے) اور ضروری نهیں که وه اس مقصد کے لئ شوهر سے اجازت لے لیکن اگر اس کے دودھ پلانے سے شوهر کی حق تلفی هوتی هو تو پھر اس کی اجازت کے بغیر عورت اجیر نهیں بن سکتی

کرائ پر دیئ جانے والے مال سے اِستِفَاده کی شرائط

۲۱۹۵ جس اِستِفَاده کے لئ مال کرائ پر دیا جاتا هے اس کی چار شرطیں هیں :

۱ استفاده کرنا حلال هو لهذا دکان کو شراب بیچنے یا شراب ذخیره کرنے کے لئ کرائ پر دینا اور حیوان کو شراب کی نقل و حمل کے لئ کرائ پر دینا باطل هے

۲وه عمل شریعت میں بلامعاوضه انجام دینا واجب نه هو اور احتیاط کی بنا پر اسی قسم کے کاموں میں سے هے حلال اور حرام کے مسائل سکھانا اور مردوں کی تجهیز و تکفین کرنا لهذا ان کاموں کی اجرت لینا جائز نهیں هے اور احتیاط کی بنا پر معتبر هے که اس استفاده سے که لئ رقم دینا لوگوں کی نظروں میں فضول نه هو

۳ جو چیز کرائ پر دی جائ اگر وه کثِیرالفَوائد (اور کثیرُالمَقاصد) هو تو جو فائده اٹھانے کی مستاجر کو اجازت هو اسے معین کیا جائ مثلاً ایک ایسا جانور کرائ پر دیا جائ جس پر سوای بھی کی جا سکتی هو اور مال بھی لادا جاسکتا هو تو اسے کرائ پر دیتے وقت یه معین کرنا ضروری هے که مستاجر اسے فقط سواری کے مقصد کے لئ یا فقط بار برداری کے مقصد کے لئ استعمال کرسکتا هےیا اس سے هر طرح استفاده کرسکتا هے

۴۔ استفادہ کرنے کی مدت کا تعین کر لیا جائے۔ اور یہ استفادہ مدت معین کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً مکان یا دکان کرائے پر دے کر یا کام کا تعین کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً درزی کے ساتھ طے کر لیا جائے کہ وہ ایک معین لباس مخصوص ڈیزائن میں سئے گا۔

۲۱۹۶۔ اگر اجارے کی شروعات کا تعین نہ کیا جائے تو اس کے شروع ہونے کا وقت اجارے کا صیغہ پڑھنے کے بعد سے ہوگا۔

۲۱۹۷۔ مثال کے طور پر اگر مکان ایک سال کے لئے کرائے پر دیا جائے اور معاہدے کی ابتدا کا وقت صیغہ پڑھنے سے ایک مہینہ بعد سے مقرر کیا جائے تو اجارہ صحیح ہے اگرچہ جب صیغہ پڑھا جارہا ہو وہ مکان کسی دوسرے کے پاس کرائے پر ہو۔

۲۱۹۸۔ اگر اجارے کی مدت کا تعین نہ کیا جائے بلکہ کرائے دار سے کہا جائے کہ جب تک تم اس مکان میں رہو گے دس روپے ماہوار کرایہ دو گے تو اجارہ صحیح نہیں ہے۔

۲۱۹۹۔ اگرمالک مکان، کرائے دار سے کہے کہ میں نے تجھے یہ مکان دس روپے ماہوار کرائے پر دیا یا یہ کہے کہ یہ مکان میں نے تجھے ایک مہینے کے لئے دس روپے کرائے پر دیا اور اس کے بعد بولی تم جتنی مدت اس میں رہو گے اس کا کرایہ دس روپے ماہانہ ہوگا تو اس صورت میں جب اجارے کی مدت کی ابتدا کا تعین کر لیا جائے یا اس کی ابتدا کا علم ہو جائے تو پہلے مہینے کا اجارہ صحیح ہے۔

۲۲۰۰۔ جس مکان میں مسافر اور زائر قیام کرتے ہوں اور یہ علم نہ ہو کہ وہ کتنی مدت تک وہاں رہیں گے اگر وہ مالک مکان سے طے کر لیں کہ مثلاً ایک رات کا ایک روپیہ دیں گے اور مالک مکان اس پر راضی ہو جائے تو اس مکان سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن چونکہ اجارے کی مدت طے نہیں کی گئی لھذا پھلی رات کے علاوہ اجارہ صحیح نہیں ہے اور مالک مکان پھلی رات کے بعد جب بولی چاہے انہیں نکال سکتا ہے۔

کرائے کے متفرق مسائل

۲۲۰۱ جو مال مُستَاجِر اجار کو طور پر د رہا ہو ضروری ہ کہ وہ مال معلوم ہو لہذا اگر ایسی چیز ہو جن کالین دین تول کر کیا جاتا ہ مثلاً گیہو تو ان کا وزن معلوم ہونا ضروری ہ اور اگر ایسی چیز ہو جن کا لین دین گن کر کیا جاتا ہ مثلاً رائج الوقت سکہ تو ضروری ہ کہ ان کی تعداد معین ہو اور اگر وہ چیز گ و اور بن کی طرح ہو تو ضروری ہ کہ کرایہ لین والا انہیں دیکھ لے مستاجران کی خصوصیات بتادے

۲۲۰۲ اگر زمین زراعت کے لئے کرائے پر دی جائے اور اس کی اجرت اسی زمین کی پیداوار قرار دی جائے جو اس وقت موجود نہ ہو یا کلی طور پر کوئی چیز اس کے ذمے قرار د اس شرط پر کہ وہ اسی زمین کی پیداوار س ادا کی جائے گی تو اجارہ صحیح نہیں ہ اور اگر اجرت (یعنی اس زمین کی پیداوار) اجارہ کرتے وقت موجود ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے

۲۲۰۳ جس شخص نے کوئی چیز کرائے پر دی ہو وہ اس چیز کو کرایہ دار کی تحویل میں دینے س پہلے کرایہ مانگنے کا حق نہیں رکھتا نیز اگر کوئی شخص کسی کام کے لئے اجیر بنا ہو تو جب تک وہ کام انجام نہ د د اجرات کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں رکھتا مگر بعض صورتوں میں، مثلاً حج کی ادائیگی کے لئے اجیر جسے عموماً عمل کے انجام دینے سے پہلے اجرت د دی جاتی ہ (اجرت کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہ)

۲۲۰۴ اگر کوئی شخص کرائے پر دی گئی چیز کرایہ دار کی تحویل میں د د تو اگرچہ کرایہ دار اس چیز پر قبضہ نہ کر یا قبضہ حاصل کرلے لیکن اجارہ ختم ہونے تک اس س فائدہ نہ اٹھائے پھر بھی ضروری ہ کہ مالک کو اجرت ادا کر

۲۲۰۵ اگر ایک شخص کوئی کام ایک معین دن میں انجام دینے کے لئے اجیر بن جائے اور اس دن وہ کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو جس شخص نے اسے اجیر بنایا ہ خواہ وہ اس دن اس س کام نہ لے ضروری ہ کہ اس کی اجرت اسے د د مثلاً اگر کسی درزی کو ایک معین دن لباس سینے کے لئے اجیر بنائے اور درزی اس دن کام کرنے پر تیار ہو تو اگرچہ مالک اسے سینے کے لئے کپڑا نہ د تب بھی ضروری ہ کہ اسے اس کی مزدوری د د قطع نظر اس س کہ درزی بیکار رہا ہو اس نے اپنا یا کسی دوسرے کا کام کیا ہو

۲۲۰۶ اگر اجار کی مدت ختم ہو جانے کے بعد معلوم ہو کہ اجارہ باطل تھا تو مستاجر کےلئے ضروری ہ کہ عام طور پر اس چیز کا جو کرایہ ہوتا ہ مال کے مالک کو د د مثلاً اگر وہ ایک مکان سو روپے کرائے پر ایک سال کے لئے لے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ اجارہ باطل تھا تو اگر اس مکان کا کرایہ عام طور پر پچاس روپے ہو تو ضروری ہ کہ پچاس

روپ دے اور اگر اس کا کرایہ عام طور پر دو سو روپ ہو تو اگر مکان کرایہ پر دینے والا مالک مکان ہو یا اس کا وکیل مطلق ہو اور عام طور پر گھر کے کرائے کی جو شرح ہو اسے جانتا ہو تو ضروری نہیں ہے کہ مستاجر سو روپ سے زیادہ دے اور اگر اس کے برعکس صورت میں ہو تو ضروری ہے مستاجر دو سو روپ دے نیز اگر اجارے کی کچھ مدت گزرنے کے بعد معلوم ہو کہ اجارہ باطل تھا تو جو مدت گزر چکی ہو اس پر بھی یہی حکم جاری ہوگا۔

۲۲۰۷۔ جس چیز کو اجارے پر لیا گیا ہو اگر وہ تلف ہو جائے اور مستاجر نے اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو اور اسے غلط طور پر استعمال نہ کیا ہو تو (پھر وہ اس چیز کے تلف ہونے کا) ذمے دار نہیں ہے۔ اسی طرح مثال کے طور پر اگر درزی کو دیا گیا کپڑا تلف ہو جائے تو اگر درزی نے بے احتیاطی نہ کی ہو اور کپڑے کی نگہداشت میں بھی کوتاہی نہ برتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ اس کا عوض اس سے طلب نہ کرے۔

۲۲۰۸۔ جو چیز کسی کاریگر نے لی ہو اگر وہ اسے ضائع کر دے تو (وہ اس کا) ذمہ دار ہے۔

۲۲۰۹۔ اگر قصاب کسی جانور کا سر کاٹے اور اسے حرام کر دے تو خواہ اس نے مزدوری لی ہو یا بلامعاوضہ ذبح کیا ہو ضروری ہے کہ جانور کی قیمت اس کے مالک کو ادا کرے۔

۲۲۱۰۔ اگر کوئی شخص ایک جانور کرائے پر لے اور معین کرے کہ کتنا بوجھ اس پر لادے گا تو اگر وہ اس پر مُعَیَّنَہ مقدار سے زیادہ بوجھ لادے اور اس وجہ سے جانور مرجائے یا عیب دار ہو جائے تو مستاجر ذمے دار ہے۔ نیز اگر اس نے بوجھ کی مقدار مُعَیَّن نہ کی ہو اور معمول سے زیادہ بوجھ جانور پر لادے اور جانور مر جائے یا عیب دار ہو جائے تب بھی مَستَاجِر ذمے دار ہے اور دونوں صورتوں میں مستاجر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ معمول سے زیادہ اجرت ادا کرے۔

۲۲۱۱۔ اگر کوئی شخص حیوان کو ایسا (نازک) سامان لادنے کے لئے کرائے پر دے جو ٹوٹنے والا ہو اور جانور پھسل جائے یا بھاگ کھڑا ہو اور سامان کو توڑ پھوڑ دے تو جانور کا مالک ذمے دار نہیں ہے۔ ہاں اگر مالک جانور کو معمول سے زیادہ مارے یا ایسی حرکت کرے جس کی وجہ سے جانور گر جائے اور لدا ہوا سامان توڑ دے تو مالک ذمے دار ہے۔

۲۲۱۲۔ اگر کوئی شخص بچے کا ختنہ کرے اور وہ اپنے کام میں کوتاہی یا غلطی کرے مثلاً اس نے معمول سے زیادہ (چمڑا) کاٹا ہو اور وہ بچہ مرجائے یا اس میں کوئی نقص پیدا ہوجائے تو وہ ذمے دار ہے اور اگر اس نے کوتاہی یا غلطی نہ کی ہو اور بچہ ختنہ کرنے سے ہی مرجائے یا اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے چنانچہ اس بات کی تشخیص کے لئے کہ بچہ کے لئے نقصان

ده ہ یا نہیں اس کی طرف رجوع نہ کیا گیا ہو نیز وہ یہ بھی نہ جانتا ہو کہ بچہ کو نقصان ہوگا تو اس صورت میں وہ ذمہ دار نہیں ہے

۲۲۱۳ اگر معالج اپنے ہاتھ سے کسی مریض کو دوا دے یا اس کے لئے دوا تیار کرنے کو کہے اور دوا کھانے کی وجہ سے مریض کو نقصان پہنچے یا وہ مر جائے تو معالج ذمہ دار ہے اگرچہ اس نے علاج کرنے میں کوتاہی نہ کی ہو

۲۲۱۴ جب معالج مریض سے کہہ دے اگر تمہیں کوئی ضرر پہنچا تو میں ذمہ دار نہیں ہوں اور پوری احتیاط سے کام لے لیکن اس کے باوجود اگر مریض کو ضرر پہنچے یا وہ مرجائے تو معالج ذمہ دار نہیں ہے

۲۲۱۵ کرائے پر لینے والا اور جس شخص نے کوئی چیز کرائے پر دی ہو، وہ ایک دوسرے کی رضامندی سے معاملہ فسخ کرسکتے ہیں اور اگر اجارے میں یہ شرط عائد کریں کہ وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک معاملے کو فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے تو وہ معاہدے کے مطابق اجارہ فسخ کرسکتے ہیں

۲۲۱۶ اگر مال اجارہ پر دینے والے یا مستاجر کو پتا چلے کہ وہ گھر میں رہا ہے تو اگر اجارہ کرنے کے وقت وہ اس امر کی جانب متوجہ نہ تھا کہ وہ گھر میں ہے تو وہ اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۲۱۳۲ میں گزر چکی ہے اجارہ فسخ کر سکتا ہے لیکن اگر اجارے کے صیغے میں یہ شرط عائد کی جائے کہ اگر ان میں سے کوئی گھر میں بھی رہے گا تو اسے اجارہ فسخ کرنے کا حق نہیں ہوگا تو پھر وہ اجارہ فسخ نہیں کرسکتے

۲۲۱۷ اگر ایک شخص کوئی چیز ادھار پر دے اور اس سے پہلے کہ اس کا قبضہ مستاجر کو دے کوئی اور شخص اس چیز کو غصب کرلے تو مستاجر اجارہ فسخ کر سکتا ہے اور جو چیز اس نے اجارے پر دینے والے کو دی ہو اسے واپس لے سکتا ہے یا (یہ بھی کر سکتا ہے کہ) اجارہ فسخ نہ کرے اور جتنی مدت وہ چیز غاصب کے پاس رہی ہو اس کی عام طور پر جتنی اجرت بنے وہ غاصب سے لے لے لہذا اگر مستاجر ایک حیوان کا ایک مہینے کا اجارہ دس روپے کے عوض کرے اور کوئی شخص اس حیوان کو دس دن کے لئے غصب کر لے اور عام طور پر اس کا دس دن کا اجارہ پندرہ روپے ہو تو مستاجر پندرہ روپے غاصب سے لے سکتے ہے

۲۲۱۸ اگر کوئی دوسرا شخص مستاجر کو اجارہ کردہ چیز اپنی تحویل میں نہ لینے دے یا تحویل میں لینے کے بعد اس پر ناجائز قبضہ کرلے یا اس سے استفادہ کرنے میں حائل ہو تو مستاجر اجارہ فسخ نہیں کر سکتا اور صرف یہ حق رکھتا ہے کہ اس چیز کا عام طور پر جتنا کرایہ بنتا ہو وہ غاصب سے لے لے

۲۲۱۹ اگر اجارے کی مدت ختم ہونے سے پہلے مالک اپنا مال مستاجر کے ہاتھ بیچ ڈالے تو اجارہ فسخ نہیں ہوتا اور مستاجر کو چاہئے کہ اس چیز کا کرایہ مالک کو دے اور اگر (مالک مستاجر کے علاوہ) اس (مال) کو کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ دے تب بھی یہی حکم ہے

۲۲۲۰ اگر اجارے کی مدت شروع ہونے سے پہلے جو چیز اجارے پر لی ہے وہ اس استفادے کے قابل نہ رہے جس کا تعین کیا گیا تھا تو اجارہ باطل ہوجاتا ہے اور مستاجر اجارہ کی رقم مالک سے واپس لے سکتا ہے اور اگر صورت یہ ہو کہ اس مال سے تھوڑا سا استفادہ کیا جاسکتا ہو تو مستاجر اجارہ فسخ کر سکتا ہے

۲۲۲۱ اگر ایک شخص کوئی چیز اجارے پر لے اور وہ کچھ مدت گزرنے کے بعد جو استفادہ مستاجر کے لئے طے کیا گیا ہو اس کے قابل نہ رہے تو باقی ماندہ مدت کے لئے اجارہ باطل ہوجاتا ہے اور مستاجر گزری ہوئی مدت کا اجارہ "اُجرَۃُ المِثل" یعنی جتنے دن وہ چیز استعمال کی ہو اتنے دنوں کی عام اجرت دے کر اجارہ فسخ کرسکتا ہے

۲۲۲۲ اگر کوئی شخص ایسا مکان کرائے پر دے جس کے مثلاً دو کمرے ہوں اور ان میں سے ایک کمرہ ٹوٹ پھوٹ جائے لیکن اجارے پر دینے والا اس کمرہ کو (مرمت کرکے) اس طرح بنادے جس میں سابقہ کمرے کے مقابلے میں کافی فرق ہو تو اس کے لئے وہی حکم ہے جو اس سے پہلے والے مسئلے میں بتایا گیا ہے اور اگر اس طرح نہ ہو بلکہ اجارے پر دینے والا اسے فوراً بنا دے اور اس سے استفادہ حاصل کرنے میں بھی قطعاً فرق دافع نہ ہو تو اجارہ باطل نہیں ہوتا اور کرائے دار بھی اجارے کو فسخ نہیں کرسکتا لیکن اگر کمرے کی مرمت میں قدرے تاخیر ہو جائے اور کرائے دار اس سے استفادہ نہ کر پائے تو اس "تاخیر" کی مدت تک کا اجارہ باطل ہوجاتا ہے اور کرائے دار چاہے تو ساری مدت کا اجارہ بھی فسخ کرسکتا ہے البتہ جتنی مدت اس نے کمرے سے استفادہ کیا ہے اس کی اُجرَۃُ المِثل دے

۲۲۲۳ اگر مال کرائے پر دینے والا یا مستاجر مر جائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر مکان کا فائدہ صرف اس کی زندگی میں ہی اس کا ہو مثلاً کسی دوسرے شخص نے وصیت کی ہو کہ جب تک وہ (اجارے پر دینے والا) زندہ ہے مکان

کی آمدنی اس کا مال ہوگا تو اگر وہ مکان کرائہ پر دہ دہ اور اجارہ کی مدت ختم ہونہ سہ پہلہ مرجائہ تو اس کہ مرنہ کہ وقت سہ اجارہ باطل ہہ اور اگر موجودہ مالک اس اجارہ کی تصدیق کر دہ تو اجارہ صحیح ہہ اور جارہ پر دینہ والہ کہ موت کہ بعد اجارہ کی جو مدت باقی ہوگی اس کی اجرت اس شخص کو ملہ گی جو موجودہ مالک ہوہ

۲۲۲۴ہ اگر کوئی شخص کسی معمار کو اس مقصد سہ وکیل بنائہ کہ وہ اس کہ لئہ کاریگر مہیا کرہ تو اگر معمار نہ جو کچہ اس شخص سہ لہ لیا ہہ کاریگروہ کو اس سہ کم دہ تو زائد مال اس پر حرام ہہ اور اس کہ لئہ ضروری ہہ کہ وہ رقم اس شخص کو واپس کر دہ لیکن اگر معمار اجیر بن جائہ کہ عمارت کو مکمل کر دہ گا اور وہ اپنہ لئہ یہ اختیار حاصل کرلہ کہ خود بنائہ گا یا دوسرہ سہ بنوائہ گا تو اس صورت میہ کہ کچہ کام خود کرہ اور باقیماندہ دوسروہ سہ اس اجرت سہ کم پر کروائہ جس پر وہ خود اجیر بنا ہہ تو زائد رقم اس کہ لئہ حلال ہوگیہ

۲۲۲۵ہ اگر رنگریز وعدہ کرہ کہ مثلاً کپہا نیل سہ رنگہ گا تو اگر وہ نیل کہ بجائہ اسہ کسی اور چیز سہ رنگ دہ تو اسہ اجرت لینہ کا کوئی حق نہیہہ

جعالہ کہ احکام

۲۲۲۶ہ "جعالہ" سہ مراد یہ ہہ کہ انسان وعدہ کرہ کہ اگر ایک کام اس کہ لئہ انجام دیا جائہ گا تو وہ اس کہ بدلہ کچہ مال بطور انعام دہ گا مثلاً یہ کہہ کہ جو اس کی گمشدہ چیز برآمد کرہ گا وہ اسہ دس روپہ (انعام) دہ گا تو جو شخص اس قسم کا وعدہ کرہ اسہ "جاعل" اور جو شخص وہ کام انجام دہ اسہ "عامل" کہتہ ہیہہ اور اجارہ و جعالہ میہ بعض لحاظ سہ فرق ہہہ ان میہ سہ ایک یہ ہہ کہ کہ اجارہ میہ صیغہ پہنہ کہ بعد اجیر کہ لئہ ضروری ہہ کہ کام انجام دہہ اور جس نہ اسہ اجیر بنایا ہو وہ اجرت کہ لئہ اس کا مقروض ہوجاتا ہہ لیکن جعالہ میہ اگرچہ عامل ایک معین شخص ہو تاہم ہوسکتا ہہ کہ وہ کام میہ مشغول نہ ہوہ پس جب تک وہ کام انجام نہ دہہ جاعل اس کا مقروض نہیہ ہوتاہ

۲۲۲۷ہجاعل کہ لئہ ضروری ہہ کہ بالغ اور عاقل ہو اور انعام کا وعدہ اپنہ ارادہ اور اختیار سہ کرہ اور شرعاً اپنہ مال میہ تصرف کرسکتا ہوہ اس بنا پر سفیہ کا جعالہ صحیح نہیہ ہہ اور بالکل اسی طرح دیوالیہ شخص کا جعالہ ان اموال میہ صحیح نہیہ ہہ جن میہ تصرف کا حق نہ رکہتا ہوہ

۲۲۲۸ جاعل جو کام لوگوں سے کرانا چاهتا هو ضروری هے که وه حرام یا بے فائده نه هو اور نه هی ان واجبات میں سے هو جن کا بلامعاوضه بجالانا شرعاً لازم هو لهذا اگرکوئی کهے که جو شخص شراب پیئے گا یا رات کے وقت کسی عاقلانه مقصد کے بغیر ایک تاریک جگه پر جائے گا یا واجب نماز پڑھے گا میں اسے دس روپے دوں گا تو جعاله صحیح نهیں هے

۲۲۲۹ جس مال کے بارے میں معاهده کیا جارها هو ضروری نهیں هے که اسے اس کی پوری خصوصیات کا ذکر کرکے معین کیا جائے بلکه اگر صورت حال یه هو که کام کرنے والے کو معلوم هو که اس کام کو انجام دینے کے لئے اقدام کرنا حماقت شمار نه هوگا تو کافی هے مثلاً اگر جاعل یه کهے که اگر تم نے اس مال کو دس روپے سے زیاده قیمت پر بیچا تو اضافی رقم تمهاری هوگی تو جعاله صحیح هے اور اسی طرح اگر جاعل کهے که جو کوئی میرا گھوڑا ڈھونڈ کر لائے گا میں اسے گھوڑے میں نصف شراکت یا دس من گیهوں دوں گا تو بے جعاله صحیح هے

۲۲۳۰ اگر کام کی اجرت مکمل طور پر مبهم هو مثلاً جاعل یه کهے که جو میرا بچه تلاش کر دے گا میں اسے رقم دوں گا لیکن رقم کی مقدار کا تعین نه کرے تو اگر کوئی شخص اس کام کو انجام دے تو ضروری هے که جاعل اسے اتنی اجرت دے جتنی عام لوگوں کی نظروں میں اس عمل کی اجرت قرار پاسکے

۲۲۳۱ اگر عامل نے جاعل کے قول و قرار سے پهلے هی وه کام کر دیا هو یا قول و قرار کے بعد اس نیت سے وه کام انجام دے که اس کے بدلے رقم نهیں لے گا تو پھر وه اجرت کا حقدار نهیں

۲۲۳۲ اس سے پهلے که عامل کام شروع کرے جاعل جعاله کو منسوخ کرسکتا هے

۲۲۳۳ جب عامل نے کام شروع کر دیا هو اگر اس کے بعد جاعل جعاله منسوخ کرنا چاهے تو اس میں اشکال هے

۲۲۳۴ عامل کام کو ادھورا چھوڑ سکتا هے لیکن اگر کام ادھورا چھوڑنے پر جاعل کو یا جس شخص کے لئے یه کام انجام دیا جارها هے که کوئی نقصان پهنچتا هو تو ضروری هے که کام کو مکمل کرے مثلاً اگر کوئی شخص کهے که جو کوئی میری آنکھ کا علاج کر دے میں اسے اس قدر معاوضه دوں گا اور ڈاکٹر اس کی آنکھ کا اپریشن کر دے اور صورت یه هو که اگر وه علاج مکمل نه کرے تو آنکھ میں عیب پیدا هوجائے تو ضروری هے که اپنا عمل تکمیل تک پهنچائے اور اگر ادھورا چھوڑ دے تو جاعل سے اجرت لینے کا اسے کوئی حق نهیں

۲۲۳۵ اگر عامل کام ادورا چھوڑ دے اور وہ کام ایسا ہو جسے گھوڑا تلاش کرنا کہ جس کے مکمل کئے بغیر جاعل کو کوئی فائدہ نہ ہو تو عامل، جاعل سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر جاعل اجرت کو کام مکمل کرنے سے مشروط کر دے تب بھی یہی حکم ہے مثلاً۔ وہ کہے کہ جو کوئی میرا لباس سئے گا میں اسے دس روپے دوں گا لیکن اگر اس کی مراد یہ ہو کہ جتنا کام کیا جائے گا اتنی اجرت دے گا تو پھر جاعل کو چاہئے کہ جتنا کام ہوا ہو اتنی اجرت عامل کو دے دے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ دونوں مصالحت کے طور پر ایک دوسرے کو راضی کرلیں

مَزارعہ کے احکام

۲۲۳۶ مُزارعہ کی چند قسمیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ (زمین کا) مالک کاشتکار (مزارع) سے معاہدہ کرکے اپنی زمین اس کے اختیار میں دے دے تاکہ وہ اس میں کاشت کاری کرے اور پیداوار کا کچھ حصہ مالک کو دے

۲۲۳۷ مُزاعہ کی چند شرائط ہیں :

۱ زمین کا مالک کاشتکار سے کہے کہ میں نے زمین تمہیں کھیتی باڑی کے لئے دی ہے اور کاشتکاری بھی کہے کہ میں نے قبول کی ہے یا بغیر اس کے کہ زبانی کچھ کہیں مالک کاشتکار کو کھیتی باڑی کے ارادے سے زمین دے دے اور کاشتکار قبول کر لے

۲ زمین کا مالک اور کاشتکار دونوں بالغ اور عاقل ہوں اور بھائی کا معاہدہ اپنے ادارے اور اختیار سے کریں اور سفیہ نہ ہوں اور اسی طرح ضروری ہے کہ مالک دیوالیہ نہ ہو لیکن اگر کاشتکار دیوالیہ ہو اور اس کا مزارعہ کرنا ان اموال میں تصرف نہ کھلائے جن میں اسے تصرف کرنا منع تھا تو ایسی صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے

۳ مالک اور کاشتکار میں سے ہر ایک زمین کی پیداوار میں سے کچھ حصہ مثلاً نصف یا ایک تہائی وغیرہ لے لے لہذا اگر کوئی بھی اپنے لئے کوئی حصہ مقرر نہ کرے یا مثلاً۔ مالک کہے کہ اس زمین میں کھیتی باڑی کرو اور جو تمہارا جی چاہے مجھے دے دینا تو یہ درست نہیں ہے اور اسی طرح اگر پیداوار کی ایک معین مقدار مثلاً دس من کاشتکار یا مالک کے لئے مقرر کردی جائے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے

۴۔ احتیاط کی بنا پر ہر ایک کا حصہ زمین کی پوری پیداوار میں مشترک ہو۔ اگرچہ اظہر یہ ہے کہ یہ شرط معتبر نہیں ہے۔ اسی بنا پر اگر مالک کہے کہ اس زمین میں کھیتی باڑی کرو اور زمین کی پیداوار کا پہلا ادھا حصہ جتنا بیلی ہو تمہارا ہوگا اور دوسرا ادھا حصہ میرا تو مزارعہ صحیح ہے۔

۵۔ جتنی مدت کے لئے زمین کاشتکار کے قبضہ میں رہنی چاہئے اسے معین کر دیں اور ضروری ہے کہ وہ مدت اتنی ہو کہ اس مدت میں پیداوار حاصل ہونا ممکن ہو اور اگر مدت کی ابتدا ایک مخصوص دن سے اور مدت کا اختتام پیداوار ملنے کو مقرر کر دیں تو کافی ہے۔

۶۔ زمین قابل کاشت ہو اور اگر اس میں ابھی کاشت کرنا ممکن نہ ہو لیکن ایسا کام کیا جاسکتا ہو جس سے کاشت ممکن ہو جائے تو مزارعہ صحیح ہے۔

۷۔ کاشتکار جو چیز کاشت کرنا چاہے، ضروری ہے کہ اس کو معین کر دیا جائے۔ مثلاً معین کرے کہ چاول ہے یا گیہوں، اور اگر چاول ہے تو کونسی قسم کا چاول ہے۔ لیکن اگر کسی مخصوص چیز کی کاشت پیش نظر نہ ہو تو اس کا معین کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور اسی طرح اگر کوئی مخصوص چیز پیش نظر ہو اور اس کا علم ہو تو لازم نہیں ہے کہ اس کی وضاحت بھی کرے۔

۸۔ مالک، زمین کو معین کر دے یہ شرط اس صورت میں ہے جبکہ مالک کے پاس زمین کے چند قطعات ہوں اور ان قطعات کے لوازم کاشتکاری میں فرق ہوں لیکن اگر ان میں کوئی فرق نہ ہو تو زمین کو معین کرنا لازم نہیں ہے۔ لہذا اگر مالک کاشتکار سے کہے کہ زمین کے ان قطعات میں سے کسی ایک میں کھیتی باڑی کرو اور اس قطعہ کو معین نہ کرے تو مزارعہ صحیح ہے۔

۹۔ جو خرچ ان میں سے ہر ایک کو کرنا ضروری ہو اسے معین کردیں لیکن جو خرچ ہر ایک کو کرنا ضروری ہے ہو اگر اس کا علم ہو تو پھر اس کی وضاحت کرنا لازم نہیں۔

۲۲۳۸۔ اگر مالک کاشتکار سے طے کرے کہ پیداوار کی کچھ مقدار ایک کی ہوگی اور جو باقی بچے گا اسے وہ آپس میں تقسیم کر لیں گے تو مزارعہ باطل ہے اگرچہ انہیں علم ہو کہ اس مقدار کو علیحدہ کرنے کے بعد کچھ نہ کچھ باقی بچ جائے گا ہاں

اگر وہ اُپس میں یہ طے کرلیں کہ بیج کی جو مقدار کاشت کی گئی ہے یا ایکس کی جو مقدار حکومت لیتی ہے وہ پیداوار سے نکالی جائے گی اور جو باقی بچے گا اسے دونوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا تو مزارعہ صحیح ہے ۔

۲۲۳۹۔ اگر مزارعہ کے لئے کوئی مدت معین کی ہو کہ جس میں عموماً پیداوار دستیاب ہوجاتی ہے لیکن اگر اتفاقاً معین مدت ختم ہو جائے اور پیداوار دستیاب نہ ہوئی ہو تو اگر مدت معین کرتے وقت یہ بات بڑی شامل تھی یعنی دونوں اس بات پر راضی تھے کہ مدت ختم ہونے کے بعد اگرچہ پیداوار دستیاب نہ ہو مزارعہ ختم ہوجائے گا تو اس صورت میں اگر مالک اس بات پر راضی ہو کہ اجرت پر یا بغیر اجرت فصل اس کی زمین میں کھڑی رہے اور کاشتکار بڑی راضی ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک راضی نہ ہو تو کاشتکار کو مجبور کر سکتا ہے کہ فصل زمین میں سے کاٹ لے اور اگر فصل کاٹ لینے سے کاشتکار کا کوئی نقصان پہنچے تو لازم نہیں کہ مالک اسے اس کا عوض دے لیکن اگرچہ کاشتکار مالک کو کوئی چیز دینے پر راضی ہو تب بڑی وہ مالک کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ فصل اپنی زمین پر رہنے دے۔

۲۲۴۰۔ اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ زمین میں کھیتی باڑی کرنا ممکن نہ ہو مثلاً زمین کا پانی بند ہوجائے تو مزارعہ ختم ہوجاتا ہے اور اگر کاشتکار بلاوجہ کھیتی باڑی نہ کرے تو اگر زمین اس کے تصرف میں رہی ہو اور مالک کا اس میں کوئی تصرف نہ رہا ہو تو ضروری ہے کہ عام شرح کے حساب سے اس مدت کا کرایہ مالک کو دے۔

۲۲۴۱۔ زمین کا مالک اور کاشتکاری ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر مزارعہ (کا معاہدہ) منسوخ نہیں کرسکتے ۔ لیکن اگر مزارعہ کے معاہدے کے سلسلے میں انہوں نے شرط طے کی ہو کہ ان میں سے دونوں کو یا کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا تو جو معاہدہ انہوں نے کر رکھا ہو اس کے مطابق معاملہ فسخ کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ان دونوں میں سے ایک فریق طے شدہ شرائط کے خلاف عمل کرے تو دوسرا فریق معاملہ فسخ کر سکتا ہے۔

۲۲۴۲۔ زمین کا مالک اور کاشتکار ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر مزارعہ (کا معاہدہ) منسوخ نہیں کرسکتے۔ لیکن اگر مزارعہ کے معاہدے کے سلسلے میں انہوں نے شرط طے کی ہو کہ ان میں سے دونوں کو یا کسی یاک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا تو جو معاہدہ انہوں نے کر رکھا ہو اس کے مطابق معاملہ فسخ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ان دونوں میں سے ایک فریق طے شدہ شرائط کے خلاف عمل کرے تو دوسرا فریق معاملہ فسخ کر سکتا ہے۔

۲۲۴۳ اگر کاشت کہ بعد پتا چلہ کہ مزارعہ باطل تھا تو اگر جو بیج بالا گیا ہو وہ مالک کا مال ہو تو جو فصل ہاتھ آئی گی وہ بھی اسی کا مال ہوگی اور ضروری ہے کہ کاشتکاری کی اجرت اور جو کچھ اس نے خرچ کیا ہو اور کاشتکاری کہ مملو کہ جن بیلوں اور دوسرے جانوروں نے زمین پر کام کیا ہو ان کا کرایہ کاشتکار کو دے اور اگر بیج کاشتکار کا مال ہو تو فصل بھی اسی کا مال ہے اور ضروری ہے کہ زمین کا کرایہ اور جو کچھ مالک نے خرچ کیا ہو اور ان بیلوں اور دوسرے جانوروں کا کرایہ جو مالک کا مال ہوں اور جنھوں نے اس زراعت پر کام کیا ہو مالک کو دے اور دونوں صورتوں میں عام طور پر جو حق بنتا ہو اگر اس کی مقدار طے شدہ مقدار سے زیادہ ہو اور دوسرے فریق کو اس کا علم ہو تو زیادہ مقدار دینا واجب نہیں ہے

۲۲۴۴ اگر بیج کاشتکار کا مال ہو اور کاشت کے بعد فریقین کو پتا چلے کہ مزارعہ باطل تھا تو اگر مالک اور کاشتکار رضامند ہوں کہ اجرت پر یا بلا اجرت فصل زمین پر کھڑی رہے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر مالک راضی نہ ہو تو (علماء کے) ایک گروہ نے کہا ہے کہ فصل پکنے سے پہلے ہی وہ کاشتکار کو مجبور کر سکتا ہے کہ اسے کاٹ لے اور اگرچہ کاشتکار اس بات پر تیار ہو کہ وہ مالک کو کوئی چیز دے دے تب بھی وہ اسے فصل اپنی زمین میں رہنے دینے پر مجبور نہیں کرسکتا ہے لیکن یہ قول اشکال سے خالی نہیں ہے اور کسی بھی صورت میں مالک کاشتکار کو مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ کرایہ دے کر فصل اس کی زمین میں کھڑی رہنے دے حتی کہ اس سے زمین کا کرایہ طلب نہ کرے (تب بھی فصل کھڑی رکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا)

۲۲۴۵ اگر کھیت کی پیداوار جمع کرنے اور مزارعہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد کھیت کی جڑیں زمین میں رہ جائیں اور دوسرے سال سر سبز ہو جائیں اور پیداوار دیں تو اگر مالک نے کاشتکار کے ساتھ زراعت کی جڑوں میں اشتراک کا معاہدہ نہ کیا ہو تو دوسرے سال کی پیداوار بیج کے مالک کا مال ہے

مُساقات اور مُغارسہ کے احکام

۲۲۴۶ اگر انسان کسی کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کرے مثلاً پھل دار درختوں کو جن کا پھل خود اس کا مال ہو یا اس پھل پر اس احتیاط ہو ایک مقررہ مدت کے لئے کسی دوسرے شخص کے سپرد کر دے تاکہ وہ ان کی نگھداشت کرے اور انھیں پانی دے اور جتنی مقدار وہ آپس میں طے کریں اس کے مطابق وہ ان درختوں کا پھل لے لے تو ایسا معاملہ "مُساقات" (ابیاری) کھلاتا ہے

۲۲۴۷ جو درخت پل نهیں دیتے اگر ان کی کوئی دوسری پیداوار هو مثلاً پتے اور پھول هوں که جو کچھ نه کچھ مالیت رکھتے هوں مثلاً مهندی (اور پان) کے درخت که اس کے پتے کام آتے هیں، ان کے لئے مساقات کا معامله صحیح هے

۲۲۴۸ مساقات کے معامله میں صیغه پڑھنا لازم نهیں بلکه اگر درخت کا مالک مساقات کی نیت سے اسے کسی کے سپرد کر دے اور جس شخص کو کام کرنا هو وه بھی اسی نیت سے کام میں مشغول هو جائے تو معامله صحیح هے

۲۲۴۹ درختوں کا مالک اور جو شخص درختوں کی نگهداشت کی ذمه داری لے ضروری هے که دونوں بالغ اور عاقل هوں اور کسی نے انهیں معامله کرنے پر مجبور نه کیا هو نیز یه بھی جروری هے که سفیه نه هوں اسی طرح ضروری هے که مالک دیوالیه نه هوں لیکن اگر باغبان دیوالیه هو اور مساقات کا معامله کرنے کی صورت میں ان اموال میں تصرف کرنا لازم نه آئے جن میں تصرف کرنے سے اسے روکا گیا هو تو کوئی اشکال نهیں هے

۲۲۵۰ مساقات کی مدت معین هونی چاهئے اور اتنی مدت هونا ضروری هے که جس میں پیداوار کا دستیاب هونا ممکن هوں اور اگر فریقین اس مدت کی ابتدا معین کر دیں اور اس کا اختتام اس وقت کو قرار دیں جب اس کی پیداوار دستیاب هو تو معامله صحیح هے

۲۲۵۱ ضروری هے هر فریق کا حصه پیداوار کا ادا یا ایک تهائی یا اسی کی مانند هو اور اگر یه معاهده کریں که مثلاً سو من میوه مالک کا اور باقی کام کرنے والے کا هوگا تو معامله باطل هے

۲۲۵۲ لازم نهیں هے که مساقات کا معامله پیداوار ظاهر هونے سے پهلے طے کرلیں بلکه اگر پیداوار ظاهر هونے کے بعد معامله کریں اور کچھ کام باقی ره جائے جو که پیداوار میں اضافه کے لئے یا اس کی بهتری یا اسے نقصان سے بچانے کے لئے ضروری هو تو معامله صحیح هے لیکن اگر اس طرح کے کوئی کام باقی نه رهے هوں که جو آبیاری کی طرح درخت کی پرورش کے لئے ضروری هیں یا میوه تو نه یا اس کی حفاظت جیسے کاموں میں سے باقی ره جاتے هیں تو پھر مساقات کے معاملے کا صحیح هونا محل اشکال هے

۲۲۵۳ خربوزے اور کھیرے وغیره کی بیلوں کے بارے میں مساقات کا معامله بنابر اظهر صحیح هے

۲۲۵۴ جو درخت بارش کی پانی یا زمین کی نمی سے استفاده کرتا هو اور جسے آبپاشی کی ضرورت نه هو اگر اسے مثلاً دوسرے ایسے کاموں کی ضرورت هو جو مسئله ۲۲۵۲ میں بیان هوچکے هیں تو ان کاموں کے بارے میں مساقات کا معامله کرنا صحیح هے

۲۲۵۵ دو افراد جنهوں نے مسافات کی هو باهمی رضامندی سے معامله فسخ کرسکتے هیں اور اگر مساقات کے معاهدے کے سلسلے میں یه شرط طے کریں که ان دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو معامله فسخ کرنے کا حق هوگا تو ان کے طے کرده معاهده کے مطابق معامله فسخ کرنے میں کوئی اشکال نهیں اور اگر مساقات کے معاملے میں کوئی شرط طے کریں اور اس شرط پر عمل نه هو تو جس شخص کے فائدے کے لئے وه شرط طے کی گئی هو وه معامله فسخ کرسکتا هے

۲۲۵۶ اگر مالک ماجائے تو مساقات کا معامله فسخ نهیں هوتا بلکه اس کے وارث اس کی جگه پاتے هیں

۲۲۵۷ درختوں کی پرورش جس شخص کے سپرد کی گئی هو اگر وه مرجائے اور معاهدے میں یه قید اور شرط عائد نه کی گئی هو که وه خود درختوں کی پرورش کرے گا تو اس کے ورثاء اس کی جگه لے لیتے هیں اور اگر ورثاء نه خود درختوں کی پرورش کا کام انجام دیں اور نه هی اس مقصد کے لئے کسی کو اجیر مقرر کریں تو حاکم شرع مرده کے مال سے کسی کو اجیر مقرر کرے گا اور جو آمدنی هوگی اسے مرده کے ورثاء اور درختوں کے مالک کے مابین تقسیم کر دے گا اور اگر فریقین نے معاملے میں یه قید لگائی هو که وه شخص خود درختوں کی پرورش کرے گا تو اس کے مرنے کے بعد معامله فسخ هو جائے گا

۲۲۵۸ اگر یه شرط طے کی جائے که تمام پیداوار مالک کا مال هوگی تو مساقات باطل هے لیکن ایسی صورت میں پیداوار مالک کا مال هوگا اور جس شخص نے کام کیا هو وه اجرت کا مطالبه نهیں کرسکتا لیکن اگر مساقات کسی اور وجه سے باطل هو تو ضروری هے که مالک آبیاری اور دوسرے کام کرنے کی اجرت درختوں کی نگهداشت کرنے والے کو معمول کے مطابق دے لیکن اگر معمول کے مطابق اجرت طے شده اجرت سے زیاده هو اور وه اس سے مطلع هو تو طے شده اجرت سے زیاده دینا لازم نهیں

۲۲۸۹ "مُغارسه" یه هے که کوئی شخص زمین دوسرے کے سپرد کرده تاکه وه درخت لگائے اور جو کچھ حاصل هو وه دونوں کا مال هو تو بنابر اظهر یه معامله صحیح هے اگرچه احتیاط یه هے که ایسے معاملے کو ترک کرے لیکن اس معاملے کے نتیجے پر پهنچنے کے لئے کوئی اور معامله انجام دے تو بغیر اشکال کے وه معامله صحیح هے، مثلاً فریقین کسی طرح باهم صلح اور

اتفاق کرلیں یا نئی درخت لگانے میں شریک ہوجائیں پھر باغبان اپنی خدمات مالک زمین کو بیچ ہوں، درختوں کی نگہداشت اور آبیاری کرنے کی لئے ایک معین مدت تک زمین کی پیداوار کا نصف فائدے کا عوض کرایہ پر پیش کرے۔

وہ اشخاص جو اپنے مال میں تصرف نہیں کرسکتے

۲۲۶۰۔ جو بچہ بالغ نہ ہوا ہو وہ اپنی ذمہ داری اور اپنے مال میں شرعاً تصرف نہیں کرسکتا اگرچہ اچھے اور برے کو سمجھتا ہو میں حد کمال اور رشد تک پہنچ گیا ہو اور سرپرست کی اجازت اس بارے میں کوئی فائدہ نہیں رکھتی لیکن چند چیزوں میں بچے کا تصرف کرنا صحیح ہے، ان میں سے کم قیمت والی چیزوں کی خریدوفروخت کرنا ہے جیسے کہ مسئلہ ۲۰۹۰ میں گزر چکا ہے اسی طرح بچے کا اپنے خونی رشتے داروں اور قریبی رشتے داروں کے لئے وصیت کرنا جس کا بیان مسئلہ ۲۷۰۶ میں آئے گا لڑکی میں بالغ ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ نوقمری سال پورے کرلے اور لڑکے کے بالغ ہونے کی علامت تین چیزوں میں سے ایک ہوتی ہے

۱۔ ناف کے نیچے اور شرم گاہ سے اوپر سخت بالوں کا اگنا

۲۔ منی کا خارج ہونا

۳۔ بنابر مشہور عمر کے پندرہ قمری سال پورے کرنا

۲۲۶۱۔چہرے پر اور ہونٹوں کے اوپر سخت بالوں کا اگنا بعید نہیں کہ بلوغت کی علامت ہو لیکن سینے پر اور بغل کے نیچے بالوں کا اگنا اور آواز کا بھاری ہوجانا اور ایسی ہی دوسری علامات بلوغت کی نشانیاں نہیں ہیں مگر ان کی وجہ سے انسان بالغ ہونے کا یقین کرے

۲۲۶۲۔دیوانہ اپنے مال میں تصرف نہیں سکتا اسی طرح دیوالیہ یعنی وہ شخص جس اس کے قرض خواہوں کے مطالبہ پر حاکم شرع نے اپنے مال میں تصرف کرنے سے منع کر دیا ہو، قرض خواہوں کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف نہیں کرسکتا اور اسی طرح سفیہ یعنی وہ شخص جو اپنا مال احمقانہ اور فضول کاموں میں خرچ کرتا ہو، سرپرست کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف نہیں کرسکتا

۲۲۷۳ جو شخص کبھی عاقل اور کبھی دیوانہ ہوجائے اس کا دیوانگی کی حالت میں اپنے مال میں تصرف کرنا صحیح نہیں ہے

۲۲۶۴ انسان کو اختیار ہے مرض الموت کے عالم میں اپنے آپ پر یا اپنے اهل و عیال اور مهمانوں پر اور ان کاموں پر جو فضول خرچی میں شمار نہ ہو جتنا چاہے صرف کرے اور اگر اپنے مال کو اس کی (اصل) قیمت پر فروخت کرے یا کرائے پر دے تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر مثلاً اپنا مال کسی کو بخش دے یا رائج قیمت سے سستا فروخت کرے تو جتنی مقدار اس نے بخش دی ہے یا جتنی سستی فروخت کی ہے اگر وہ اس کے مال کی ایک تهائی کے برابر یا اس سے کم ہو تو اس کا تصرف کرنا صحیح ہے اور اگر ایک تهائی سے زیادہ ہو تو ورثاء کی اجازت دینے کی صورت میں اس کا تصرف کرنا صحیح ہے اور اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو ایک تهائی سے زیادہ میں اس کا تصرف باطل ہے

وکالت کے احکام

"وکالت" سے مراد یہ ہے کہ وہ کام جسے انسان خود کرنے کا حق رکھتا ہو، جیسے کوئی معاملہ کرنا اسے دوسرے کے سپرد کر دے تاکہ وہ اس کی طرف سے وہ کام انجام دے مثلاً کسی کو اپنا وکیل بنائے تاکہ وہ اس کا مکان بیچ دے یا کسی عورت سے اس کا عقد کردے لهذا سفیہ چونکہ اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا اس لئے وہ مکان بیچنے کے لئے کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا

۲۲۶۵ وکالت میں صیغہ پڑھنا لازم نہیں بلکہ اگر انسان دوسرے شخص کو سمجھادے کہ اس نے اسے وکیل مقرر کیا ہے اور وہ بھی سمجھا دے کہ اس نے وکیل بننا قبول کرلیا ہے مثلاً ایک شخص اپنا مال دوسرے کو دے تاکہ وہ اسے اس کی طرف سے بیچ دے اور دوسرا شخص وہ مال لے لے تو وکالت صحیح ہے

۲۲۶۶ اگر انسان ایک ایسے شخص کو وکیل مقرر کرے جس کی رهائش دوسرے شهر میں ہو اور اس کو وکالت نامہ بھیج دے اور وہ وکالت نامہ قبول کرلے تو اگرچہ وکالت نامہ اسے کچھ عرصہ بعد ہی ملے پھر بھی وکالت صحیح ہے

۲۲۶۷ مُئوکِّل یعنی وہ شخص جو دوسرے کو وکیل بنائے اور وہ شخص جو وکیل بنے ضروری ہے کہ دونوں عاقل ہوں اور (وکیل بنانے اور وکیل بننے کا) اقدام قصد اور اختیار سے کریں اور مُئوکّلِ کے معاملے میں بلوغ بھی معتبر ہے مگر ان کاموں میں جن کو ممیز بچے کا انجام دینا صحیح ہے (ان میں بلوغ شرط نہیں ہے)

۲۲۶۸ جو کام انسان انجام نه دے سکتا هو یا شرعاً انجام دینا ضروری نه هو اسے انجام دینے کے لئے وه دوسرے کا وکیل نهیں بن سکتا مثلاً جو شخص حج کا احرام باندھ چکا هو چونکه اسے نکاح کا صیغه نهیں پڑھنا چاهئے اس لئے وه صیغه نکاح پڑھنے کے لئے دوسرے کا وکیل نهیں بن سکتا

۲۲۶۹ اگر کوئی شخص اپنے تمام کام انجام دینے کے لئے دوسرے شخص کو وکیل بنائے تو صحیح هے لیکن اگر اپنے کاموں میں سے ایک کام کرنے کے لئے دوسرے کو وکیل بنائے اور کام کا تعین نه کرے تو وکالت صحیح نهیں هے هاں اگر وکیل کو چند کاموں میں سے ایک کام جس کا وه خود انتخاب کرے انجام دینے کے لئے وکیل بنائے مثلاً اس کو وکیل بنائے که یا اس کا گھر فروخت کرے یا کرائے پر دے تو وکالت صحیح هے

۲۲۷۰ اگر (مُنَوکّلِ) وکیل کو معزول کرے یعنی جو کام اس کے ذمے لگایا هو اس سے برطرف کر دے تو وکیل اپنی معزولی کی خبر مل جانے کے بعد اس کام کو (مُنَوکّلِ کی جانب سے) انجام نهیں دے سکتا لیکن معزولی کی خبر ملنے سے پهلے اس نے وه کام کر دیا هو تو صحیح هے

۲۲۷۱ مُنَوکّلِ خواه موجود نه هو وکیل خود کو وکالت سے کناره کش کر سکتا هے

۲۲۷۲ جو کام وکیل کے سپرد کیا گیا هو، اس کام کے لئے وه کسی دوسرے شخص کو وکیل مقرر نهیں کرسکتا لیکن اگر مُنَوکّلِ نے اسے اجازت دی هو که کسی کو وکیل مقرر کرے تو جس طرح اس نے حکم دیا هے اسی طرح وه عمل کرسکتا هے لهذا اگر اس نے کها هو که میرے لئے ایک وکیل مقرر کرو تو ضروری هے که اس کی طرف سے وکیل مقرر کرے لیکن از خود کسی کو وکیل مقرر نهیں کرسکتا

۲۲۷۳ اگر وکیل مُنَوکّلِ کی اجازت سے کسی کو اس کی طرف سے وکیل مقرر کرے تو پهلے وکیل دوسرے وکیل کو معزول نهیں کرسکتا اور اگر پهلا وکیل مرجائے یامُنَوکّلِ کی اسے معزول کر دے تب بھی دوسرے وکیل کی وکالت باطل نهیں هوتی

۲۲۷۴ اگر وکیل مَنَوکّلِ کی اجازت سے کسی کو خود اپنی طرف سے وکیل مقرر کرے تو مُنَوکّلِ اور پهلاوکیل اس وکیل کو معزول کر سکتے هیں اور اگر پهلا وکیل مرجائے یا معزول هوجائے تو دوسری وکالت باطل هوجاتی هے

۲۲۷۵۔ اگر (مُئَوکّلِ) کسی کام کے لئے چند اشخاص کو وکیل مقرر کرے اور ان سے کہے کہ ان میں سے ہر ایک ذاتی طور پر اس کام کو کرے تو ان میں سے ہر ایک اس کام کو انجام دے سکتا ہے اور اگر ان میں سے ایک مرجائے تو دوسروں کی وکالت باطل نہیں ہوتی، لیکن اگر یہ کہا ہو کہ سب مل کر انجام دیں تو ان میں سے کوئی تنہا اس کام کو انجام نہیں دے سکتا اور اگر ان میں سے ایک مرجائے تو باقی اشخاص کی وکالت باطل ہوجاتی ہے۔

۲۲۷۶۔ اگر وکیل یا مُئَوکّلِ مرجائے تو وکالت باطل ہوجاتی ہے۔ نیز جس چیز میں تصرف کے لئے کسی شخص کو وکیل مقرر کیا جائے اگر وہ چیز تلف ہوجائے مثلاً۔ جس بیع کو بیچنے کے لئے کسی کو وکیل مقرر کیا گیا ہو اگر وہ بیع مرجائے تو وہ وکالت باطل ہوجائے گی اور اس طرح اگر وکیل یا مُئَوکّلِ میں سے کوئی ایک ہمیشہ کے لئے دیوانہ یا بے حواس ہو جائے تو وکالت باطل ہوجائے گی۔ لیکن اگر کبھی کبھی دیوانگی یا بے حواسی کا دورہ پڑتا ہو تو وکالت کا باطل ہونا دیوانگی اور بے حواسی کی مدت میں حتی کہ دیوانگی اور بے حواسی ختم ہونے کے بعد بھی مُطلَقاً محلِّ اِشکال ہے۔

۲۲۷۷۔ اگر انسان کسی کو اپنے کام کے لئے وکیل مقرر کرے اور اس کوئی چیز دینا طے کرے تو کام کی تکمیل کے بعد ضروری ہے کہ جس چیز کا دینا طے کیا ہو وہ اسے دیدے۔

۲۲۷۸۔ جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اور جس تصرف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی تصرف اس میں نہ کرے اور اتفاقاً وہ مال تلف ہوجائے تو اس کے لئے اس کا عوض دینا ضروری نہیں۔

۲۲۷۹۔ جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتے یا جس تصرف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس سے تجاوز کرے اور وہ مال تلف ہوجائے تو وہ (وکیل) ذمے دار ہے۔ لہذا جس لباس کے لئے اسے کہا جائے کہ اسے بیچ دو اگر وہ اسے پھن لے اور وہ لباس تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

۲۲۸۰۔ اگر وکیل کو مال میں جس تصرف کی اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی تصرف کے مثلاً اسے جس لباس کے بیچنے کے لئے کہا جائے وہ اسے پھن لے اور بعد میں وہ تصرف کرے جس کی اسے اجازت دی گئی ہو تو وہ تصرف صحیح ہے۔

قرض کے احکام

مومنین کو خصوصاً ضرورت مند مومنین کو قرض دینا ان مستحب کاموں میں سے ہے جن کے متعلق احادیث میں کافی تاکید کی گئی ہے۔ رسول اکرم (صلی الله علیه وآله) سے روایت ہے: "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور ملائکه اس پر (خدا کی) رحمت برساتے ہیں اور اگر وہ مقروض سے نرمی برتے تو بغیر حساب کے اور تیزی سے پل صراط پر سے گزر جائے گا اور اگر کسی شخص سے اس کا مسلمان بھائی قرض مانگے اور وہ نه دے تو بهشت اس پر حرام هو جاتی ہے"

۲۲۸۱۔ قرض میں صیغه پڑھنا لازم نہیں بلکه اگر ایک شخص دوسرے کو کوئی چیز قرض کی نیت سے دے اور دوسرا بھی اسی نیت سے لے تو قرض صحیح ہے۔

۲۲۸۲۔ جب بھی مقروض اپنا قرض ادا کرے تو قرض خواه کو چاهئے که اسے قبول کرلے۔ لیکن اگر قرض ادا کرنے کے لئے قرض خواه کے کهنے سے یا دونوں کے کهنے سے ایک مدت مقرر کی هو تو اس صورت میں قرض خواه اس مدت کے ختم هونے سے پهلے اپنا قرض واپس لینے سے انکار کر سکتا ہے۔

۲۲۸۳۔ اگر قرض کے صیغے میں قرض کی واپسی کی مدت معین کر دی جائے اور مدت کا تعین مقروض کی درخواست پر هو یا جانبین کی درخواست پر، قرض خواه اس معین مدت کے ختم هونے سے پهلے قرض کی ادائیگی کا مطالبه نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر مدت کا تعین قرض خواه کی درخواست پر هوا هو یا قرض کی واپسی کے لئے کوئی مدت معین نه کی گئی هو تو قرض خواه جب بھی چاهے اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبه کر سکتا ہے۔

۲۲۸۴۔ اگر قرض خواه اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبه کرے اور مقروض قرض ادا کر سکتا هو تو اسے چاهئے که فوراً ادا کرے اور اگر ادائیگی میں تاخیر کرے تو گنهگار ہے۔

۲۲۸۵۔ اگر مقروض کے پاس ایک گھر که جس میں وه رهتا هو اور گھر کے اسباب اور ان لوازمات که جن کی اسے ضرورت هو اور ان کے بغیر اسے پریشانی هو اور کوئی چیز نه هو تو قرض خواه اس سے قرض کی ادائیگی کا مطالبه نہیں کرسکتا بلکه اسے چاهئے که صبر کرے حتی که مقروض قرض ادا کرنے کے قابل هو جائے۔

۲۲۸۶ جو شخص مقروض هو اور اپنا قرض ادا نه کرسکتا هو تو اگر وه کوئی ایسا کام کاج کر سکتا هو جو اس کی شایان شان هو تو احتیاط واجب هے که کام کاج کرے اور اپنا قرض ادا کرے بالخصوص ایسے شخص کے لئے جس کے لئے کام کرنا آسان هو یا اس کا پیشه هی کام کاج کرنا هو بلکه اس صورت میں کام کا واجب هونا قوت سے خالی نهیں

۲۲۸۷ جس شخص کو اپنا قرض خواه نه مل سکے اور مستقبل میں اس کے یا اس کے وارث کے ملنے کی امید بنی نه هو تو ضروری هے که وه قرضے کا مال قرض خواه کی طرف سے فقیر کو دے دے اور احتیاط کی بنا پر ایسا کرنے کی اجازت شرع سے لے لے اور اگر اس کا قرض خواه سید نه هو تو احتیاط مستحب یه هے که قرضے کا مال سید فقیر کو نه دے لیکن اگر مقروض کو قرض خواه یا اس کے وارث کے ملنے کی امید هو تو ضروری هے که انتظار کرے اور اس کو تلاش کرے اور اگر وه نه ملے تو وصیت کرے که اگر وه مرجائے اور قرض خواه یا اس کا وارث مل جائے تو اس کا قرض اس کے مال سے ادا کیا جائے

۲۲۸۸ اگر کسی میت کا مال اس کے کفن دفن کے واجب اخراجات اور قرض سے زیاده نه هو تو اس کا مال انهی امور پر خرچ کرنا ضروری هے اور اس کے وارث کو کچھ نهیں ملے گا

۲۲۸۹ اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے وغیره قرض لے اور بعد میں ان کی قیمت کم هو جائے تو اگر وه وهی مقدار جو اس نے لی تھی واپس کر دے تو کافی هے اور اگر ان کی قیمت بڑھ جائے تو لازم هے که اتنی هی مقدار واپس کرے جو لی تھی لیکن دونوں صورتوں میں اگر مقروض اور قرض خواه کسی اور بات پر رضامند هوجائیں تو اس میں کوئی اشکال نهیں

۲۲۹۰ کسی شخص نے جو مال قرض لیا هو اگر وه تلف نه هوا هو اور مال کا مالک اس کا مطالبه کرے تو احتیاط مستحب یه هے که مقروض وهی مال مالک کو دے دے

۲۲۹۱ اگر قرض دینے والا شرط عائد کرے که وه جتنی مقدار میں مال دے رها هے اس سے زیاده واپس لے گا مثلاً ایک من گیهوں دے اور شرط عائد کرے که ایک من پانچ کیلو واپس لوے گا یا دس انڈے دے اور کهے که گیاره انڈے واپس لوے گا تو یه سود اور حرام هے بلکه اگر طے کرے که مقروض اس کے لئے کوئی کام کرے گا یا جو چیز لی هو وه کسی دوسری جنس کی کچھ مقدار کے ساتھ واپس کرے گا مثلاً طے کرے که (مقروض نے) جو ایک روپیه لیا هے واپس کرتے وقت اس کے ساتھ ماچس کی ایک ڈبیه بھی دے تو یه سود هوگا اور حرام هے نیز اگر مقروض کے ساتھ شرط کرے که جو چیز وه

قرض لۓ رہا ہۓ اسۓ ایک مخصوص طریقۓ سۓ واپس کرۓ گا مثلاً ان گۓۓ سونۓ کی کچھۓ مقدار اسۓ دۓ اور شرط کرۓ کہ گۓۓا ہوا سونا واپس کرۓ گا تب بۓی یہ سود اور حرام ہوگا البتہ اگر قرض خواہ کوئی شرط نہ لگائۓ بلکہ مقروض خود قرضۓ کی مقدار سۓ کچھۓ زیادہ واپس دۓ تو کوئی اشکال نہیۓ بلکہ (ایسا کرنا) مستحب ہۓۓ

۲۲۹۲ۓ سود دینا سود لینۓ کی طرح حرام ہۓ لیکن جو شخص سود پر قرض لۓ ظاہر یہ ہۓ کہ وہ اس کا مالک ہو جاتا ہۓ اگرچہ اولی یہ ہۓ کہ اس میۓ تصرف نہ کرۓ اور اگر صورت یہ ہو کہ طرفین نۓ سود کا معاہدہ نہ بۓی کیا ہوتا اور رقم کا مالک اس بات پر راضی ہوتا کہ قرض لینۓ والا اس رقم میۓ تصرف کرلۓ تو مقروض بغیر کسی اشکال کۓ اس رقم میۓ تصرف کرسکتا ہۓۓ

۲۲۹۳ۓ اگر کوئی شخص گیہوںۓ یا اسی جیسی کوئی چیز سودی قرضۓ کۓ طور پر لۓ اور اس کۓ ذریعۓ کاشت کرۓ تو ظاہر یہ ہۓ کہ وہ پیداوار کا مالک ہوجاتا ہۓ اگرچہ اولی یہ ہۓ کہ اس سۓ جو پیداوار حاصل ہو اس میۓ تصرف نہ کرۓۓ

۲۲۹۴ۓ اگر ایک شخص کوئی لباس خریدۓ اور بعد میۓ اس کی قیمت کپۓۓ کۓ مالک کو سودی رقم سۓ یا ایسی حلال رقم سۓ جو سودی قرضۓ پر لی گئی رقم کۓ ساتۓ مخلوط ہوگئی ہو ادا کرۓ تو اس لباس کۓ پہننۓ یا اس کۓ ساتۓ نماز پۓۓنۓمیۓ کوئی اشکال نہیۓ لیکن اگر بیچنۓ والۓ سۓ کہۓ کہ میۓ یہ لباس اس رقم سۓ خرید رہا ہوۓ تو اس لباس کو پہننا حرام ہۓ اور اس لباس کۓ ساتۓ نماز پۓۓنۓ کا حکم نماز گزار کۓ لباس کۓ احکام میۓ گزرچکا ہۓۓ

۲۲۹۵ۓ اگر کوئی شخص کسی تاجر کو کچھۓ رقم دۓ اور دوسرۓ شہر میۓ اس تاجر سۓ کم رقم لۓ تو اس میۓ کوئی اشکال نہیۓ اور اسۓ "صَرفِ براءت" کہتۓ ہیۓۓ

۲۲۹۶ۓ اگر کوئی شخص کسی کو کچھۓ رقم اس شرط پر دۓ کہ چند دن بعد دوسرۓ شہر میۓ اس سۓ زیادہ لۓ گا مثلاً ۹۹۰ روپۓ دۓ اور دس دن بعد دوسرۓ شہر میۓ اس کۓ بدلۓ ایک ہزار روپۓ لۓ تو اگر یہ رقوم (یعنی ۹۹۰ اور ہزار روپۓ) مثال کۓ طور پر سونۓ یا چاندی کی بنی ہوۓ تو یہ سود اور حرام ہۓ لیکن جو شخص زیادہ لۓ رہا ہو اگر وہ اضافۓ کۓ مقابلۓ میۓ کوئی جنس دۓ یا کوئی کام کر دۓ تو پۓر اشکال نہیۓ تاہم وہ عام رائج نوۓ جنہیۓ گن کر شمار کیا جاتا ہو اگر انہیۓ زیادہ لیا جائۓ تو کوئی اشکال نہیۓ ماسوا اس صورت کۓ کہ قرض دیا ہو اور زیادہ کی ادائیگی کی شرط لگائی ہو تو اس

صورت میں حرام ہے یا ادھار پر بیچے اور جنس اور اس کا عوض ایک ہی جنس سے ہو تو اس صورت میں معاملے کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے۔

۲۲۹۷۔ اگر کسی شخص نے کسی سے کچھ قرض لینا ہو اور وہ چیز سونا یا چاندی یا ناپی یا تولی جانے والی جنس نہ ہو تو وہ شخص اس چیز کو مقروض یا کسی اور کے پاس کم قیمت پر بیچ کر اس کی قیمت نقد وصول کر سکتا ہے۔ اسی بنا پر موجودہ دور میں جو چیک اور ہنڈیاں قرض خواہ مقروض سے لیتا ہے انہیں وہ بنک کے پاس یا کسی دوسرے شخص کے پاس اس سے کم قیمت پر جسے عام طور پر بٹاو گرنا کہتے ہیں بیچ سکتا ہے اور باقی رقم نقد لے سکتا ہے کیونکہ رائج الوقت نوٹوں کا لین دین ناپ تول سے نہیں ہوتا۔

حوالہ دینے کے احکام

۲۲۹۸۔ اگر کوئی شخص اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کہ وہ اپنا قرض ایک اور شخص سے لے لے اور قرض خواہ اس بات کو قبول کر لے تو جب "حوالہ" ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر بعد میں آئے گا مکمل ہوجائے تو جس شخص کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ مقروض ہوجائے گا اور اس کے بعد قرض خواہ پہلے مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

۲۲۹۹۔ مقروض اور قرض خواہ اور جس شخص کا حوالہ دیا جاسکتا ہو ضروری ہے کہ سب بالغ اور عاقل ہوں اور کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو نیز ضروری ہے کہ سفیہ نہ ہوں یعنی اپنا مال احمقانہ اور فضول کاموں میں خرچ نہ کرتے ہوں اور یہ بلی معتبر ہے کہ مقروض اور قرض خواہ دیوالیہ نہ ہوں ہاں اگر حوالہ ایسے شخص کے نام ہو جو پہلے سے حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو تو اگرچہ حوالہ دینے والا دیوالیہ بلی ہو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۳۰۰۔ ایسے شخص کے نام حوالہ دینا جو مقروض نہ ہو اس صورت میں صحیح نہیں ہے جب وہ حوالہ قبول نہ کرے نیز اگر کوئی شخص چاہے کہ جو شخص ایک جنس کے لئے اس کا مقروض ہے اس کے نام دوسری جنس کا حوالہ لکھے مثلاً جو شخص جَو کا مقروض ہو اس کے نام گیہوں کا حوالہ لکھے تو جب تک وہ شخص قبول نہ کرے حوالہ صحیح نہیں ہے بلکہ حوالہ دینے کی تمام صورتوں میں ضروری ہے کہ جس شخص کے نام حوالہ کیا جارہا ہے وہ حوالہ قبول کرے اور اگر قبول نہ کرے تو بنا بر اظہر (حوالہ) صحیح نہیں ہے۔

۲۳۰۱ انسان جب حواله دے تو ضروری ہے که وه اس وقت مقروض هو لهذا اگر وه کسی سے قرض لینا چاهتا هو تو جب تک اس سے قرض نه لے لے اسے کسی کے نام کا حواله نهیں دے سکتا تاکه جو قرض اسے بعد میں دینا هو وه پهلے هی اس شخص سے وصول کرلے

۲۳۰۲ حواله کی جنس اور مقدار فی الواقع معین هونا ضروری ہے پس اگر حواله دینے والا کسی شخص کا دس من گیهوں اور دس روپے کا مقروض هو اور قرض خواه کو حواله دے که ان دونوں قرضوں میں سے کوئی ایک فلاں شخص سے لے لو اور اس قرض کو معین نه کرے تو حواله درست نهیں ہے

۲۳۰۳ اگر قرض واقعی معین هو لیکن حواله دینے کے وقت مقروض اور قرض خواه کو اس کی مقدار یا جنس کا علم نه هو تو حواله صحیح ہے مثلاً اگر کسی شخص نے دوسرے کا قرضه رجسٹر میں لکھا هو اور رجسٹر دیکھنے سے پهلے حواله دے دے اور بعد میں رجسٹر دیکھے اور قرض خواه کو قرضے کی مقدار بتا دے تو حواله صحیح هوگا

۲۳۰۴ قرض خواه کو اختیاط ہے که حواله قبول نه کرے اگرچه جس کے نام کا حواله دیا جائے وه دولت مند هو اور حواله کے ادا کرنے میں کوتاهی بھی نه کرے

۲۳۰۵ جو شخص حواله دینے والے کا مقروض نه هو اگر حواله قبول کرے تو اظهر یه ہے که حواله ادا کرنے سے پهلے حواله دینے والے سے حوالے کی مقدار کا مطالبه کر سکتا ہے مگر یه که جو قرض جس کے نام حواله دیا گیا ہے اس کی مدت معین هو اور ابھی وه مدت ختم نه هوئی هو تو اس صورت میں وه مدت ختم هونے سے پهلے حوالے دینے والے سے حوالے کی مقدار کا مطالبه نهیں کر سکتا اگرچه اس نے ادائیگی کر دی هو اور اسی طرح اگر قرض خواه اپنے قرض سے تھوڑی مقدار پر صلح کرے تو وه حواله دینے والے سے فقط (تھوڑی) مقدار کا هی مطالبه کر سکتا ہے

۲۳۰۶ حواله کی شرائط پوری هونے کے بعد حواله دینے والے اور جس کے نام حواله دیا جائے حواله منسوخ نهیں کر سکتے اور وه شخص جس کے نام کا حواله دیا گیا ہے حواله کے وقت فقیر نه هو تو اگرچه وه بعد میں فقیر هو جائے تو قرض خواه بھی حوالے کو منسوخ نهیں کرسکتا ہے یهی حکم اس وقت ہے جب (وه شخص جس کے نام کا حواله دیا گیا هو) حواله دینے کے وقت فقیر هو اور قرض خواه جانتا هو که وه فقیر ہےلیکن اگر قرض خواه کو علم نه هو که وه فقیر ہے اور بعد میں اسے پته چلے تو

اگر اس وقت وہ شخص مالدار نہ ہوا ہو قرض خواہ حوالہ منسوخ کرکے اپنا قرض حوالہ دینے والے سے لے سکتا ہے لیکن اگر وہ مالدار ہوگیا ہو تو معلوم نہیں کہ معاملے کو فسخ کرسکتا ہے (یا نہیں)۔

۲۳۰۷۔ اگر مقروض اور قرض خواہ اور جس کے نام کا حوالہ دیا گیا ہو یا ان میں سے کسی ایک نے اپنے حق میں حوالہ منسوخ کرنے کا معاہدہ کیا ہو تو جو معاہدہ انہوں نے کیا ہو اس کے مطابق وہ حوالہ منسوخ کر سکتے ہیں۔

۲۳۰۸۔ اگر حوالہ دینے والا۔ خود قرض خواہ کا قرضہ ادا کر دے یہ کام اس شخص کی خواہش پر ہوا ہو جس کے نام کا حوالہ دیا گیا ہو جبکہ وہ حوالہ دینے والے کا مقروض بنی ہو تو وہ جو کچھ دیا ہو اس سے لے سکتا ہے اور اگر اس کی خواہش کے بغیر ادا کیا ہو یا وہ حوالہ دہندہ کا مقروض نہ ہو تو پھر اس نے جو کچھ دیا ہے اس کا مطالبہ اس سے نہیں کرسکتا۔

رہن کے احکام

۲۳۰۹۔رہن یہ ہے کہ انسان قرض کے بدلے اپنا مال یا جس مال کے لئے ضامن بنا ہو وہ مال کسی کے پاس گروی رکھوائے کہ اگر رہن رکھوانے والا قرضہ نہ لوٹا سکے یا رہن نہ چھڑا سکے تو رہن لینے والا شخص اس کو عوض اس مال سے لے سکے۔

۲۳۱۰۔رہن میں صیغہ پڑھنا لازم نہیں ہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ گروی دینے والا اپنا مال گروی رکھنے کی نیت سے گروی لینے والے کو دے دے اور وہ اسی نیت سے لے لے تو رہن صحیح ہے۔

۲۳۱۱۔ ضروری ہے کہ گروی رکھوانے والا اور گروی رکھنے والا بالغ اور عاقل ہو اور کسی نے انہیں اس معاملے کے لئے مجبور نہ کیا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ مال گروی رکھوانے والے۔ دیوالیہ اور سفیہ نہ ہو۔ دیوالیہ اور سفیہ کے معنی مسئلہ ۲۲۶۲ میں بتائے جاچکے ہیں۔ اور اگر دیوالیہ ہو لیکن جو مال وہ گروی رکھوا رہا ہے اس کا اپنا مال نہ ہو یا ان اموال میں سے نہ ہو جس کے تصرف کرنے سے منع کیا گیا ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۳۱۲۔ انسان وہ مال گروی رکھ سکتا ہے جس میں وہ شرعاً تصرف کر سکتا ہو اور اگر کسی دوسرے کا مال اس کی اجازت سے گروی رکھ دے تو بھی صحیح ہے۔

۲۳۱۳ جس چیز کو گروی رکھا جا رہا ہو ضروری ہے کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہو لہذا اگر شراب یا اس جیسی چیز گروی رکھی جائے تو درست نہیں ہے

۲۳۱۴ جس چیز کو گروی رکھا جا رہا ہے اس سے جو فائدہ ہوگا وہ اس چیز کے مالک کی ملکیت ہوگا خواہ وہ گروی رکھوانے والا ہو یا کوئی دوسرا شخص ہو

۲۳۱۵ گروی رکھنے والے نے جو مال بطور گروی لیا ہو اس مال کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر خواہ گروی رکھوانے والا ہو یا کوئی دوسرا شخص کسی دوسرے کی ملکیت میں نہیں دے سکتا مثلاً نہ وہ کسی دوسرے کو وہ مال بخش سکتا ہے نہ کسی کو بیچ سکتا ہے لیکن اگر وہ اس مال کو کسی کو بخش دے یا فروخت کر دے اور مالک بعد میں اجازت دے تو کوئی اشکال نہیں ہے

۲۳۱۶ اگر گروی رکھنے والا اس مال کو جو اس نے بطور گروی لیا ہو اس کے مالک کی اجازت سے بیچ دے تو مال کی طرح اس کی قیمت گروی نہیں ہوگی اور یہی حکم ہے اگر مالک کی اجازت کے بغیر بیچ دے اور مالک بعد میں اجازت دے (یعنی اس مال کی جو قیمت وصول کی جائے وہ اس مال کی طرح گروی نہیں ہوگی) لیکن اگر گروی رکھوانے والا اس چیز کو گروی رکھنے والے کی اجازت سے بیچ دے تاکہ اس کی قیمت کو گروی قرار دے تو ضروری ہے کہ مالک کی اجازت سے بیچ دے اور اس کی مخالفت کرنے کی صورت میں معاملہ باطل ہے مگر یہ کہ گروی رکھنے والے نے اس کی اجازت دی ہو (تو پھر معاملہ صحیح ہے)

۲۳۱۷ جس وقت مقروض کو قرض ادا کر دینا چاہئے اگر قرض خواہ اس وقت مطالبہ کرے اور مقروض ادائیگی نہ کرے تو اس صورت میں جب کہ قرض خواہ مال کو فروخت کرکے اپنا قرضہ اس کے مال سے وصول کرنے کا احتیاط رکھتا ہو وہ گروی لئے ہوئے مال کو فروخت کرکے اپنا قرضہ وصول کرسکتا ہے اور اگر اختیاط نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے لازم ہے کہ مقروض سے اجازت لے اور اگر اس تک پہنچ نہ ہو تو ضروری ہے کہ حاکم شرع سے اس مال کو بیچ کر اس کی قیمت سے اپنا قرضہ وصول کرنے کی اجازت لے اور دونوں صورتوں میں اگر قرضے سے زیادہ قیمت وصول ہو تو ضروری ہے کہ زائد مال مقروض کو دیدے

۲۳۱۸ اگر مقروض کو پاس اس مکان کو علاوہ جس میں وہ رہتا ہو اور اس سامان کو علاوہ جس کی اسے ضرورت ہو اور کوئی چیز نہ ہو تو قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا لیکن مقروض نے جو مال بطور گروی دیا ہو اگرچہ وہ مکان اور سامان ہی کیوں نہ ہو قرض خواہ اسے بیچ کر اپنا قرض وصول کر سکتا ہے

ضمانت کے احکام

۲۳۱۹ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کا قرضہ ادا کرنے کو لئے ضامن بننا چاہے تو اس کا ضامن بننا اس وقت صحیح ہوگا جب وہ کسی لفظ سے اگرچہ وہ عربی زبان میں نہ ہو یا کسی عمل سے قرض خواہ کو سمجھا دے کہ میں تمہارے قرض کی ادائیگی کے لئے ضامن بن گیا ہوں اور قرض خواہ بھی اپنی رضامندی کا اظہار کر دے اور (اس سلسلے میں) مقروض کا رضامند ہونا شرط نہیں ہے

۲۳۲۰ ضامن اور قرض خواہ دونوں کے لئے ضروری ہے بالغ اور عاقل ہوں اور کسی نے انہیں اس معاملے پر مجبور نہ کیا ہو نیز ضروری ہے کہ وہ سفیہ بھی نہ ہوں اور اسی طرح ضروری ہے کہ قرض خواہ دیوالیہ نہ ہو، لیکن یہ شرائط مقروض کے لئے نہیں ہیں مثلاً اگر کوئی شخص بچے، دیوانے یا سفیہ کا قرض ادا کرنے کو لئے ضامن بنے تو ضمانت صحیح ہے

۲۳۲۱ جب کوئی شخص ضامن بننے کو لئے کوئی شرط رکھے مثلاً یہ کہے کہ "اگر مقروض تمہارا قرض ادا نہ کرے تو میں تمہارا قرض ادا کروں گا" تو اس کے ضامن ہونے میں اشکال ہے

۲۳۲۲انسان جس شخص کے قرض کی ضمانت دے رہا ہے ضروری ہے کہ وہ مقروض ہو لہذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے قرض لینا چاہتا ہو تو جب تک وہ قرض نہ لے لے اس وقت تک کوئی شخص اس کا ضامن نہیں بن سکتا

۲۳۲۳ انسان اسی صورت میں ضامن بن سکتا ہے جب قرض، قرض خواہ اور مقروض (یہ تینوں) فی والوقع معین ہوں لہذا اگر دو اشخاص کسی ایک شخص کے قرض خواہ ہوں اور انسان کہے کہ میں تم میں سے ایک کا قرض ادا کردوں گا تو چونکہ اس نے بات کو معین نہیں کیا کہ وہ ان میں سے کس کا قرض ادا کرے گا اس لئے اس کا ضامن بننا باطل ہے نیز اگر کسی کو دو اشخاص سے قرض وصول کرنا ہو اور کوئی شخص کہے کہ میں ضامن ہوں کہ ان دو میں سے ایک کا قرض تمہیں ادا کر دوں گا تو چونکہ اس نے بات کو معین نہیں کیا کہ دونوں میں سے کس کا قرضہ ادا کرے گا اس لئے اس کا

ضامن بننا باطل ھ۔۔ اور اسی طرح اگر کسی نۓ ایک دوسرۓ شخص سۓ مثال کۓ طور پر دس من گیھوۓ اور دس روپۓ لینۓ ھوۓ اور کوئی شخص کھۓ کہ میۓ تمھارۓ دونوۓ قرضوۓ میۓ سۓ ایک کی ادائیگی کا ضامن ھوۓ اور اس چیز کو معین نہ کرۓ کہ وہ گیھوۓ کۓ لئۓ ضامن ھۓ یا روپوۓ کۓ لئۓ تو یہ ضمانت صحیح نھیۓ ھ۔۔

۲۳۲۴۔ اگر قرض خواہ اپنا قرض ضامن کو بخش دۓ تو ضامن مقروض سۓ کوئی چیز نھیۓ لۓ سکتا اور اگر وہ قرضۓ کی کچۓ مقدار اسۓ بخش دۓ تو وہ (مقروض سۓ) اس مقدار کا مطالبہ نھیۓ کرسکتا۔

۲۳۲۵۔ اگر کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کرنۓ کۓ لئۓ ضامن بن جائۓ تو پۓر وہ ضامن ھونۓ سۓ مکر نھیۓ سکتا۔

۲۳۲۶۔ احتیاط کی بنا پر ضامن اور قرض خواہ یہ شرط نھیۓ کرسکتۓ کہ جس وقت چاھیۓ ضامن کی ضمانت منسوخ کر دیۓ۔۔

۲۳۲۷۔ اگر انسان ضامن بننۓ کۓ وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرنۓ کۓ قابل ھو تو خواہ وہ (ضامن) بعد میۓ دیوالیہ ھو جائۓ قرض خواہ اس کی ضمانت منسوخ کرکۓ پھلۓ مقروض سۓ قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نھیۓ کر سکتا۔ اور اسی طرح اگر ضمانت دیتۓ وقت ضامن قرض ادا کرنۓ پر قادر نہ ھو لیکن قرض خواہ یہ بات جانتۓ ھوئۓ اس کۓ ضامن بننۓ پر راضی ھوجائۓ تب بۓی یھی حکم ھ۔۔

۲۳۲۸۔ اگر انسان ضامن بننۓ کۓ وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرنۓ پر قادر نہ ھو اور قرض خواہ صورت حال سۓ لاۓعلم ھونۓ کی بنا پر اس کی ضمانت منسوخ کرنا چاھۓ تو اس میۓ اشکال ھۓ خصوصاً اس صورت میۓ جب کہ قرض خواہ کۓ اس امر کی جانب متوجہ ھونۓ سۓ پھلۓ ضامن قرضۓ کی ادائیگی پر قادر ھوجائۓ۔۔

۲۳۲۹۔ اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت کۓ بغیر اس کا قرضہ ادا کرنۓ کۓ لئۓ ضامن بن جائۓ تو وہ قرضہ ادا کرنۓ پر مقروض سۓ کچۓ نھیۓ لۓ سکتا۔

۲۳۳۰۔ اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت سۓ اس کۓ قرضۓ کی ادائیگی کا ضامن بن جائۓ تو جس مقدار کۓ لئۓ ضامن بنا ھوۓ اگرچہ اسۓ ادا کرنۓ سۓ پھلۓ ۓ مقروض سۓ اس کا مطالبہ کر سکتا ھ۔۔ لیکن جس جنس کۓ لئۓ وہ مقروض تۓا اس کی بجائۓ کوئی اور جنس قرض خواہ کو دۓ تو جو چیز دی ھو اس کا مطالبہ مقروض سۓ نھیۓ کر سکتا مثلاً اگر مقروض کو

دس من گیهو دینی هو اور ضامن دس من چاول دے دے تو ضامن مقروض سے دس من چاول کا مطالبه نهیں کرسکتا لیکن اگر مقروض خود چاول دینے پر رضامند هوجائے تو پھر کوئی اشکال نهیں۔

کَفالَت کے احکام

۲۳۳۱۔ "کَفالَت" سے مراد یه هے که کوئی شخص ذمه لے که جس وقت قرض خواه چاهے گا وه مقروض کر اس کے سپرد کرے گا اور جو شخص اس قسم کی ذمه داری قبول کرے اسے کفیل کهتے هیں۔

۲۳۳۲۔کَفالَت اس وقت صحیح هے جب کفیل کوئی سے الفاظ میں خواه عربی زبان کے نه بھی هو یا کسی عمل سے قرض خواه کو یه بات سمجھا دے که میں ذمه لیتا هوں که جس وقت تم چاهو گے میں مقروض کو تمهارے حوالے کردوں گا اور قرض خواه بھی اس بات کو قبول کرلے اور احتیاط کی بنا پر کَفالَت کے صحیح هونے کے لئے مقروض کی رضامندی بھی مُعتَبَر هے بلکه احتیاط یه هے که کَفالَت کے معامله میں اسے طرح مقروض کو بھی ایک فریق هونا چاهے یعنی مقروض اور قرض خواه دونو کَفالَت کو قبول کریں۔

۲۳۳۳۔کفیل کے لئے ضروری هے که بالغ اور عاقل هو اور اسے کفیل بننے پر مجبور نه کیا گیا هو اور وه اس بات پر قادر هو که جس کا کفیل بنے اسے حاضر کر سکے اور اسی طرح اس صورت میں جب مقروض کو حاضر کرنے کے لئے کفیل کو اپنا مال خرچ کرنا پڑے تو ضروری هے که وه سفیه اور دیوالیه نه هو۔

۲۳۳۴۔ان پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک کفالت کو کالعدم کر دیتی هے :

۱۔ کفیل مقروض کو قرض خواه کے حوالے کر دے یا وه خود اپنے آپ کو قرض خواه کے حوالے کر دے۔

۲۔ قرض خواه کا قرضه ادا کر دیا جائے۔

۳۔ قرض خواه اپنے قرضے سے دستبردار هو جائے یا اسے کسی دوسرے کے حوالے کر دے۔

۴۔ مقروض یا کفیل میں سے ایک مرجائے۔

۵۔ قرض خواه کفیل کو کفالت سے بَرِیُّالذِّمَّه قرار دے دے۔

۲۳۳۵ اگر کوئی شخص مقروض کو قرض خواہ سے زبردستی آزاد کرادے اور قرض خواہ کی پہنچ مقروض تک نہ ہوسکے تو جس شخص نے مقروض کو آزاد کرایا ہو ضروری ہے کہ وہ مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کر دے یا اس کا قرض ادا کر دے

امانت کے احکام

۲۳۳۶ اگر ایک شخص کوئی مال کسی کو دے اور کہے کہ یہ تمہارے پاس امانت رہے گا اور وہ بلی قبول کرے یا کوئی لفظ کہے بغیر مال کا مالک اس شخص کو سمجھا دے کہ وہ اس مال رکھوالی کے لئے دے رہا ہے اور وہ بلی رکھوالی کے مقصد سے لے لے تو ضروری ہے امانت داری کے ان احکام کے مطابق عمل کرے جو بعد میں بیان ہوں گے

۲۳۳۷ ضروری ہے کہ امانت دار اور وہ شخص جو مال بطور امانت دے دونوں بالغ اور عاقل ہوں اور کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو لہذا اگر کوئی شخص کسی مال کو دیوانے یا بچے کے پاس امانت کے طور پر رکھے یا دیوانہ یا بچہ کوئی مال کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھے تو صحیح نہیں ہے ہاں سمجھدار بچہ کسی دوسرے کے مال کو اس کی اجازت سے کسی کے پاس امانت رکھے تو جائز ہے اسی طرح ضروری ہے کہ کہ امانت رکھوانے والا سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو لیکن اگر دیوالیہ ہو تاہم جو مال اس نے امانت کے طور پر رکھوایا ہو وہ اس مال میں سے نہ ہو جس میں اسے تصرف کرنے سے منع کیا گیا ہے تو اس صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے نیز اس صورت میں کہ جب مال کی حفاظت کرنے کے لئے امانت دار کو اپنا مال خرچ کرنا پڑے تو ضروری ہے کہ وہ سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو

۲۳۳۸ اگر کوئی شخص بچے سے کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بطور امانت قبول کرلے تو ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے مالک کو دے دے اور اگر وہ چیز خود بچے کا مال ہو تو لازم ہے کہ وہ چیز بچے کے سرپرست تک پہنچا دے اور اگر وہ مال ان لوگوں کے پاس پہنچانے سے پہلے تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے مگر اس صورت میں کہ خدا نخواستہ تلف ہوجائے اس مال کو اس کے مالک تک پہنچانے کی نیت سے لیا ہو تو اس صورت میں اگر اس نے مال کی حفاظت کرنے اور اسے مالک تک پہنچانے میں کوتاہی نہ کی ہو تو وہ ضامن نہیں ہے اور اگر امانت کے طور پر مال دینے والا دیوانہ ہو تب بھی یہی حکم ہے

۲۳۳۹ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کرسکتا ہو اگر امانت رکھوائے والا اس کی اس حالت سے باخبر نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ شخص امانت قبول نہ کرے

۲۳۴۰ اگر انسان صاحب مال کو سمجھائے کہ وہ اس کے مال کی حفاظت کے لئے تیار نہیں اور اس مال کو امانت کے طور پر قبول نہ کرے اور صاحب مال پھر بھی مال چھوڑ کر چلا جائے اور وہ مال تلف ہو جائے تو جس شخص امانت قبول نہ کی ہو وہ ذمے دار نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس مال کی حفاظت کرے

۲۳۴۱ جو شخص کسی کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھوائے وہ امانت کو جس وقت چاہے منسوخ کرسکتا ہے اور اسی طرح امین بھی جب چاہے اسے منسوخ کرسکتا ہے

۲۳۴۲ اگر کوئی شخص امانت کی نگہداشت ترک کردے اور امانت داری منسوخ کر دے تو ضروری ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے مال اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا سرپرست کو پہنچا دے یا انہیں اطلاع دے کہ وہ مال کی (مزید) نگہداشت کے لئے تیار نہیں ہے اور اگر وہ بغیر عذر کے مال ان تک نہ پہنچائے یا اطلاع نہ دے اور مال تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے

۲۳۴۳ جو شخص امانت قبول کرے اگر اس کے پاس اسے رکھنے کے لئے مناسب جگہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے لئے مناسب جگہ حاصل کرے اور امانت کی اس طرح نگہداشت کرے کہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے نگہداشت میں کوتاہی کی ہے اور اگر وہ اس کام میں کوتاہی کرے اور امانت تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے

۲۳۴۴ جو شخص امانت قبول کرے اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اورنہ ہی تعدّی کرے اور اتفاقاً وہ مال تلف ہو جائے تو وہ شخص ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر وہ اس مال کی حفاظت میں کوتاہی کرے اور مال کو ایسی جگہ رکھے جہاں وہ ایسا غیر محفوظ ہو کہ اگر کوئی ظالم خبر پائے تو لے جائے یا وہ اس مال میں تَعَدِّی کرے یعنی مالک کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف کرے مثلاً لباس کو استعمال کرے یا جانور پر سواری کرے اور وہ تلف ہو جائے تو ضروریہ کہ اس کا عوض اس کے مالک کو دے

۲۳۴۵ اگر مال کا مالک اپنے مال کی نگہداشت کے لئے کوئی جگہ معین کر دے اور جس شخص نے امانت قبول کی ہو اس سے کہے کہ "تمہیں چاہئے کہ یہیں مال کا خیال رکھو اور اگر اس کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہو تب بھی تم اس کو کہیں اور

نه لے جانا تو امانت کرنے والا اسے کسی اور جگہ نہیں لے جاسکتا اور اگر وہ مال کو کسی دوسری جگہ لے جائے اور وہ تلف ہو جائے تو امین ذمہ دار ہے

۲۳۴۶ اگر مال کا مالک اپنے مال کی نگہداشت کے لئے کوئی جگہ معین کرے لیکن ظاہراً وہ یہ کہہ رہا ہو کہ اس کی نظر میں وہ جگہ کوئی خصوصیت نہیں رکھتی بلکہ وہ جگہ مال کے لئے محفوظ جگہوں میں سے ایک ہے تو وہ شخص جس نے امانت قبول کی ہے اس مال کو کسی ایسی جگہ جو زیادہ محفوظ ہو یا پہلی جگہ جتنی محفوظ ہو لے جاسکتا ہے اور اگر مال وہاں تلف ہو جائے تو وہ ذمے دار نہیں ہے

۲۳۴۷ اگر مال کا مالک مرجائے تو امانت کا معاملہ باطل ہوجاتا ہے لہذا اگر اس مال میں کسی دوسرے کا حق نہ ہو تو وہ مال اس کے وارث کو ملتا ہے اور ضروری ہے کہ امانت دار اس مال کو اس کے وارث تک پہنچائے یا اسے اطلاع دے اور اگر وہ شرعی عذر کے بغیر مال کو اس کے وارث کے حوالے نہ کرے اور خبر دینے میں بلی کوتاہی برتے اور مال ضائع ہوجائے تو وہ ذمے دار ہے لیکن اگر وہ مال اس وجہ سے وارث کو نہ دے اور اسے خبر دینے میں بلی کوتاہی کرے کہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ شخص جا کہتا ہے کہ میں میت کا وارث ہوں واقعاً ایک کہتا ہے یا نہیں یا یہ جانتا چاہتا ہو کہ کوئی اور شخص میت کا وارث ہے یا نہیں اور اگر (اس تحقیق کے بیچ) مال تلف ہو جائے تو وہ ذمے دار نہیں ہے

۲۳۴۹ اگر مال کا مالک مرجائے اور مال کی ملکیت کا حق اس کے ورثاء کو مل جائے تو جس شخص نے امانت قبول کی ہو ضروری ہے کہ مال تمام ورثاء کو دے یا اس شخص کو دے جسے مال دینے پر سب ورثاء رضامند ہوں لہذا اگر وہ دوسرے ورثاء کی اجازت کے بغیر تمام مال فقط ایک وارث کو دے دے تو وہ دوسروں کے حصوں کا ذمے دار ہے

۲۳۵۰ جس شخص نے امانت قبول کی ہو اگر وہ مرجائے یا ہمیشہ کے لئے دیوانہ یا بے حواس ہو جائے تو امانت کا معاملہ باطل ہوجائے گا اور اس کے سرپرست یا وارث کو چاہئے کہ جس قدر جلد ہو سکے مال کے مالک کو اطلاع دے یا امانت اس تک پہنچائے لیکن اگر کبھی کبھار (یا تھوڑی مدت کے لئے)دیوانہ یا بے حواس ہوتا ہو تو اس صورت میں امانت کا معاملہ باطل ہونے میں اشکال ہے

۲۳۵۱ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے تو اگر ممکن ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ امانت کو اس کے مالک، سرپرست یا وکیل تک پہنچادے یا اس کو اطلاع دے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ ایسا بندوبست

کر کہ اسے طمینان ہو جائے کہ اس کے مرنے کے بعد مال اس کے مالک کو مل جائے گا مثلاً وصیت کرے اور اس وصیت پر گواہ مقرر کرے اور مال کے مالک کا نام اور مال کی جنس اور خصوصیات اور محل وقوع وصی اور گواہوں کو بتا دے۔

۲۳۵۲۔ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے اور جو طریقہ اس سے پہلے مسئلہ میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ اس امانت کا ضامن ہوگا لہذا اگر امانت ضائع ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے لیکن اگر وہ جانبر ہو جائے یا کچھ مدت گزرنے کے بعد پشیمان ہو جائے اور جو کچھ (سابقہ مسئلہ میں) بتایا گیاہے اس پر عمل کرے اور اظہر یہ ہے کہ وہ ذمے دار نہیں ہے۔

عاریہ کے احکام

۲۳۵۳۔ "عاریہ" سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنا مال دوسرے کو دے تاکہ وہ اس مال سے استفادہ کرے اور اس کے عوض کوئی چیز اس سے نہ لے۔

۲۳۵۴۔ عاریہ میں صیغہ پڑھنا لازم نہیں اور اگر مثال کے طور پر کوئی شخص کسی کو لباس عاریہ کے قصد سے دے اور وہ بھی اسی قصد سے لے تو عاریہ صحیح ہے۔

۲۳۵۵۔ غصبی چیز یا اس چیز کو بطور عاریہ دینا جو کہ عاریہ دینے والے کا مال ہو لیکن اس کی امدنی اس نے کسی دوسرے شخص کے سپرد کردی ہو مثلاً اسے کرائے پر دے رکھا ہو، اس صورت میں صحیح ہے جب غصبی چیز کا مالک یا وہ شخص جس نے عاریہ دی جانے والی چیز کو بطور اجارہ لے رکھا ہو اس کے بطور عاریہ دینے پر راضی ہو۔

۲۳۵۶۔ جس چیز کی منفعت کسی شخص کے سپرد ہو مثلاً اس چیز کو کرائے پر لے رکھا ہو تو اسے بطور عاریہ دے سکتا ہے لیکن احتیاط کی بنا پر مالک کی اجازت کے بغیر اس شخص کے حوالے نہیں کر سکتا جس نے اسے بطور عاریہ لیا ہے۔

۲۳۵۷۔ اگر دیوانہ، بچہ، دیوالیہ اور سفیہ اپنا مال عاریتاً دیں تو صحیح نہیں ہے لیکناگر (ان میں سے کسی کا) سرپرست عاریہ دینے کی مصلحت سمجھتا ہو اور جس شخص کا وہ سرپرست ہے اس کا مال عاریتاً دے دے تو اس میں کوئی اشکال نہیں اسی طرح جس شخص نے مال عریتاً لیا ہو اس تک مال پہنچانے کے لئے بچہ وسیلہ بنے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۳۵۸ عاریتاً ہوئی چیز کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اور اس سے معمول سے زیادہ اِستِفادہ بھی نہ کرے اور اتفاقاً وہ چیز تلف ہو جائے تو وہ شخص ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر طرفین اپس میں یہ شرط کریں کہ اگر وہ چیز تلف ہوجائے تو عاریتاً لینے والا ذمہ دار ہوگا یا جو چیز عاریتاً لی وہ سونا یا چاندی ہو تو اس کی عوض دینا ضروری ہے

۲۳۵۹ اگر کوئی شخص سونا یا چاندی عاریتاً لے اور یہ طے کیا ہو کہ اگر تلف ہوگیا تو ذمہ دار نہیں ہوگا پھر تلف ہوجائے تو وہ شخص ذمہ دار نہیں ہے

۲۳۶۰ اگر عاریہ پر دینے والا مرجائے تو عاریہ پر لینے والے کے لئے ضروری ہے کہ جو طریقہ امانت کے مالک کے فوت ہو جانے کی صورت میں مسئلہ ۲۳۴۸ میں بتایا گیا ہے اسی کے مطابق عمل کرے

۲۳۶۱ اگر عاریہ دینے والے کی کیفیت یہ ہو کہ وہ شرعاً اپنے مال میں تصرف نہ کرسکتا ہو مثلاً دیوانہ یا بچہ حواس ہو جائے تو عاریہ لینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اسی طریقے کے مطابق عمل کرے جو مسئلہ ۲۳۴۷ میں امانت کےبارے میں اسی جیسی صورت میں بیان کیا گیا ہے

۲۳۶۲ جس شخص نے کوئی چیز عاریتاً دی ہو وہ جب بھی چاہے اسے منسوخ کر سکتا ہے اور جس نے کوئی چیز عاریتاً لی ہو وہ بھی جب چاہے اسے منسوخ کر سکتا ہے

۲۳۶۳ کسی چیز کا عاریتاً دینا جس سے حلال استفادہ نہ ہوسکتا ہو مثلا لھو و لعب اور قمار بازی کے آلات اور کھانے پینے کا استعمال کرنے کے لئے سونے اور چاندی کے برتن عاریتاً دینا بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر ہر قسم کے استعمال کے لئے عاریتاً دینا باطل ہے اور تزئین و آرائش کے لئے عاریتاً دینا جائز ہے اگرچہ احتیاط نہ دینے میں ہے

۲۳۶۴ بھیڑ (بکریوں) کو ان کے دودھ اور اُون سے استفادہ کرنےکے لئے نیز نر حیوان کو مادہ حیوانات کے ساتھ ملاپ کے لئے عاریتاً دینا صحیح ہے

۲۳۶۵ اگر کسی چیز کو عاریتاً لینے والا اسے اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا سرپرست کو دے دے اور اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جائے تو اس چیز کو عاریتاً لینے والے ذمہ دار نہیں ہے لیکن اگر وہ مال کے مالک یا اس کے وکیل یا سرپرست کی اجازت کے بغیر مال کو خواہ ایسی جگہ لے جائے جہاں مال کا مالک اسے عموماً لے جاتا ہو مثلاً گھوڑے کو اس اصطبل میں

باندۀ دۀ جو اس کۀ مالک نۀ اس کۀ لئۀ تیار کیا ہو اور بعد میۀ گۀوۀا تلف ہو جائۀ یا کوئی اسۀ تلف کر دۀ تو عاریتاً لینۀ والا ذمۀ دار ہۀۀ

۲۳۶۶ۀ اگر ایک شخص کوئی نجس چیز عاریتاً دۀ تو اس صورت میۀ اسۀ چاہئۀ کہ ۀ جیسا کہ مسئلہ ۲۰۶۵ گزر چکا ہۀۀ اس چیز کۀ نجس ہونۀ کۀ بارۀ میۀ عاریتاً لینۀ والۀ شخص کو بتا دۀۀ

۲۳۶۷ۀ جو چیز کسی شخص نۀ عاریتاً لی ہو اسۀ اس کۀ مالک کی اجازت کۀ بغیر کسی دوسرۀ کو کرائۀ پر یا عاریتاً نہیۀ دۀ سکتاۀ

۲۳۶۸ۀ جو چیز کسی شخص نۀ عاریتاً ہو اگر وہ اسۀ مالک کی اجازت سۀ کسی اور شخص کو عاریتاً دۀ دۀ تو اگر جس شخص نۀ پہلۀ وہ چیز عاریتاً لی ہو مر جائۀ یا دیوانہ ہو جائۀ تو دوسرا عاریہ باطل نہیۀ ہوتاۀ

۲۳۶۹ۀ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو مال اس نۀ عاریتاً لیا ہۀ وہ غصبی ہۀ تو ضروری ہۀ کہ وہ مال اس کۀ مالک کو پہنچا دۀ اور وہ اسۀ عاریتاً دینۀ والۀ کو نہیۀ دۀ سکتاۀ

۲۳۷۰ۀ اگر کوئی شخص ایسا مال عاریتاً لۀ جس کۀ متعلق جانتا ہو کہ وہ غصبی ہۀ اور اس سۀ فائدہ اۀۀائۀ اور اس کۀ ہاتۀ سۀ وہ مال تلف ہو جائۀ تو مالک اس مال کا عوض اور جو فائدہ عاریتاً لینۀ والۀ نۀ اۀۀایا ہۀ اس کا عوض اس سۀ یا جس نۀ مال غصب کیا ہو اس سۀ طلب کر سکتا ہۀ اور اگر مالک عاریتاً لینۀ والۀ سۀ عوض لۀ لۀ تو عاریتاً لینۀ والا جو کچۀ مالک کو دۀ اس کا مطالبہ عاریتاً دینۀ والۀ سۀ نہیۀ کرسکتاۀ

۲۳۷۱ۀ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نۀ جو مال عاریتاً لیا ہۀ وہ غصبی ہۀ اور اس کۀ پاس ہوتۀ ہوئۀ وہ مال تلف ہو جائۀ تو اگر مال کا مالک اس کا عوض اس سۀ لۀ لۀ تو وہ بۀی جو کچۀ مال کۀ مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریتاً دینۀ والۀ سۀ کرسکتا ہۀ لیکن اگر اس نۀ جو چیز عاریتاً لی ہو وہ سونا یا چاندی ہو یا بطور عاریہ دینۀ والۀ نۀ اس سۀ شرط کی ہو کہ اگر وہ چیز تلف ہوجائۀ تو وہ اس کا عوض دۀ گا تو پۀر اس نۀ مال کا جو عوض مال کۀ مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریتاً دینۀ والۀ سۀ نہیۀ کرسکتاۀ

نکاح کۀ احکام

اشارہ

عقدِازدِواج کے ذریعے عورت، مرد پر اور مرد، عورت پر حلال ہوجاتے ہیں اور عقد کی دو قسمیں ہیں پہلی دائمی اور دوسری غیر دائمی مقررہ وقت کے لئے عقد عقد دائمی اسے کہتے ہیں جس میں ازدواج کی مدت معین نہ ہو اور وہ ہمیشہ کے لئے ہو اور جس عورت سے اس قسم کاعقد کیا جاۓ اسے دائمہ کہتے ہیں اور غیر دائمی عقد وہ ہے جس میں ازدواج کی مدت معین ہو مثلاً عورت کے ساتھ ایک گھنٹے یا ایک دن یا ایک مہینے یا ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لئے عقد کیا جائے لیکن اس عقد کی مدت عورت اور مرد کی عام عمر سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس صورت میں عقد باطل ہو جائے گا جب عورت سے اس قسم کا عقد کیا جائے تو اسے مُتعہ یا صیغہ کہتے ہیں

۲۳۷۲ازدواج خواہ دائمی ہو یا غیر دائمی اس میں صیغہ (نکاح کے بول) پڑھنا ضروری ہے عورت اور مرد کا محض رضامند ہونا اور اسی طرح (نکاح نامہ) لکھنا کافی نہیں ہے نکاح کا صیغہ یا تو عورت اور مرد خود پڑھتے ہیں یا کسی کو وکیل مقرر کر لیتے ہیں تاکہ وہ ان کی طرف سے پڑھ دے

۲۳۷۳ وکیل کا مرد ہونا لازم نہیں بلکہ عورت بھی نکاح کا صیغہ پڑھنے کے لئے کسی دوسرے کی جانت سے وکیل ہوسکتی ہے

۲۳۷۴عورت اور مرد کو جب تک اطمینان نہ ہوجائے کہ ان کے وکیل نے صیغہ پڑھ دیا ہے اس وقت تک وہ ایک دوسرے کو محرمانہ نظروں سے نہیں دیکھ سکتے اور اس بات کا گمان کہ وکیل نے صیغہ پڑھ دیا ہے کافی نہیں ہے بلکہ اگر وکیل کہہ دے کہ میں نے صیغہ پڑھدیا ہے لیکن اس کی بات پر اطمینان نہ ہو تو اس کی بات پر بھروسہ کرنا محل اشکال ہے

۲۳۷۵ اگر کوئی عورت کسی کو وکیل مقرر کرے اور کہے کہ تم میرا نکاح دس دن کے لئے فلاں شخص کے ساتھ پڑھ دو اور دس دن کی ابتدا کو معین نہ کرے تو وہ (نکاح خوان) وکیل جن دس دنوں کے لئے چاہے اسے اس مرد کے نکاح میں دے سکتا ہے لیکن اگر وکیل کو معلوم ہو کہ عورت کا مقصد کسی خاصدن یا گھنٹے کا ہے تو پھر اسے چاہئے کہ عورت کے قصد کے مطابق صیغہ پڑھے

۲۳۷۶ عقد دائمی یا عقد غیر دائمی کا صیغہ پڑھنا کافی ہے ایک شخص دو اشخاص کی طرف سے وکیل بن سکتا ہے اور انسان یہ بھی کرسکتا ہے کہ عورت کی طرف سے وکیل بن جائے اور اس سے خود دائمی یا غیر دائمی نکاح کرلے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ نکاح دو اشخاص پڑھیں

نکاح پڑھنے کا طریقہ

۲۳۷۷ اگر عورت اور مرد خود اپنا دائمی نکاح کا صیغہ پڑھیں تو مہر معین کرنے کے بعد پہلے عورت کہے "زَوَّجتُکَ نَفسِی عَلَی الصِّدَاقِ المَعلُومِ" یعنی میں نے اس مہر پر جو معین ہوچکا ہے اپنے آپ کو تمہاری بیوی بنایا اور اس کے لمحہ بھی بعد مرد کہے "قَبِلتُ التَّزوِیجَ" یعنی میں نے ازدواج کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہے اور اگر وہ کسی دوسرے کو وکیل مقرر کریں کہ ان کی طرف سے صیغہ نکاح پڑھے دے تو اگر مثال کے طور پر مرد کا نام احمد اور عورت کا نام فاطمہ ہو اور عورت کا وکیل کہے "زَوَّجتُ مُوکِّلَکَ اَحمَدَ مُوَکِّلَتِی فَاطِمَۃَ عَلَی الصِّدَاقِ المَعلُومِ" اور اس کے لمحہ بھر بعد مرد کا وکیل کہے "قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی اَحمَدَ عَلَی الصِّدَاقِ المَعلُومِ" تو نکاح صحیح ہوگا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مرد جو لفظ کہے وہ عورت کے کہے جانے والے لفظ کے مطابق ہو مثلاً اگر عورت "زَوَّجتُ" کہے تو مرد بھی "قَبِلتُ التَّزوِیجَ" کہے اور قَبِلتُ النِّکَاحَ نہ کہے

۲۳۷۸ اگر خود عورت اور مرد چاہیں تو غیر دائمی نکاح کا صیغہ نکاح کی مدت اور مہر معین کرنے کے بعد پڑھ سکتے ہیں لہذا اگر عورت کہے "زَوَّجتُکَ نَفسِی فِی المُدَّۃِ المَعلُومَۃِ عَلَی المَہرِ المَعلُومِ" اور اس کے لمحہ بھر بعد مرد کہے "قَبِلتُ" تو نکاح صحیح ہے اور اگر وہ کسی اور شخص کو وکیل بنائے اور پہلے عورت کا وکیل مرد کے وکیل سے کہے "زَوَّجتُکَ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَکَ فِی المُدَّۃِ المَعلُومَۃِ عَلَی المَہرِ المَعلُومِ" اور اس کے بعد مرد کا وکیل توقّف کے بعد کہے "قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی کَذَا" تو نکاح صحیح ہوگا

نکاح کی شرائط

۲۳۷۹ نکاح کی چند شرطیں ہیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

۱ احتیاط کی بنا پر نکاح کا صیغہ صحیح عربی میں پڑھا جائے اور اگر خود مرد اور عورت صیغہ صحیح عربی میں نہ پڑھ سکتے ہوں تو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پڑھ سکتے ہیں اور کسی شخص کو وکیل بنانا لازم نہیں ہے البتہ انہیں چاہئے کہ وہ الفاظ کہیں جو زَوَّجتُ اور قَبِلتُ کا مفہوم ادا کر سکیں

۲۳۷۹ مرد اور عورت یا ان کا وکیل جو کہ صیغہ پڑھ رہا ہو وہ "قصد انشاء" رکھتا ہو یعنی اگر خود مرد اور عورت صیغہ پڑھ رہا ہو تو عورت کا "زَوَّجتُکَ نَفسِی " کہنا اس نیت سے ہو کہ خود کو اس کی بیوی قرار دے اور مرد کا قَبِلتُ التَّزوِیجَ کہنا اس نیت سے ہو کہ وہ اس کا اپنی بیوی بننا قبول کرے اور اگر مرد اور عورت کا وکیل صیغہ پڑھ رہا ہو تو "زَوَّجتُ وَقَبِلتُ" کہنے سے ان کی نیت یہ ہو کہ وہ مرد اور عورت جنہوں نے انہیں وکیل بنایا ہے ایک دوسرے کو میاں بیوی بن جائیں

۲۳۸۰ جو شخص صیغہ پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ وہ عاقل ہو اور احتیاط کی بنا پر اسے بالغ بھی ہونا چاہئے خواہ وہ اپنے لئے صیغہ پڑھے یا کسی دوسرے کی طرف سے وکیل بنایا گیا ہو

۲۳۸۱ اگر عورت اور مرد کا وکیل یا ان کا سرپرست صیغہ پڑھ رہا ہو تو وہ نکاح کے وقت عورت اور مرد کو معین کرلیں مثلاً ان کا نام لیں یا ان کی طرف اشارہ کریں لہذا جس شخص کی کئی لڑکیاں ہو اگر وہ کسی مرد سے کہے "زَوَّجتُکَ اِحدَی بَنَاتِی" یعنی میں نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک کو تمہاری بیوی بنایا اور وہ مرد کہے "قَبِلتُ" یعنی میں نے قبول کیا تو چونکہ نکاح کرتے وقت لڑکی کو معین نہیں کیا گیا اس لئے نکاح باطل ہے

۲۳۸۲ عورت اور مرد ازدواج پر راضی ہوں ہاں اگر عورت بظاہر ناپسندیدگی سے اجازت دے اور معلوم ہو کہ دل سے راضی ہے تو نکاح صحیح ہے

۲۳۸۳ اگر نکاح میں ایک حرف بھی غلط پڑھا جائے جو اس کے معنی بدل دے تو نکاح باطل ہے

۲۳۸۴ وہ شخص جو نکاح کا صیغہ پڑھ رہا ہو اگر خواہ اجمالی طور پر نکاح کے معنی جانتا ہو اور اس کے معنی کو حقیقی شکل دینا چاہتا ہو تو نکاح صحیح ہے اور یہ لازم نہیں کہ وہ تفصیل کے ساتھ صیغے کے معنی جانتا ہو مثلاً یہ جاننا (ضروری نہیں ہے) کہ عربی زبان کے لحاظ سے فعل یا فاعل کونسا ہے

۲۳۸۵ اگر کسی عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کسی مرد سے کر دیا جائے اور بعد میں عورت اور مرد اس نکاح کی اجازت دے دیں تو نکاح صحیح ہے

۲۳۸۳ اگر عورت اور مرد دونو کو یا ان میں سے کسی ایک کو ازدواج پر مجبور کیا جائے اور نکاح پڑھ جانے کے بعد وہ اجازت دے دیں تو نکاح صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ دوبارہ نکاح پڑھا جائے

۲۳۸۴ باپ اور دادا اپنے نابالغ لڑکے یا لڑکی (پوتے یا پوتی) یا دیوانے فرزند کا جو دیوانگی کی حالت میں بالغ ہوا ہو نکاح کرسکتے ہیں اور جب وہ بچہ بالغ ہوجائے یا دیوانہ عاقل ہوجائے تو انہوں نے اس کا جو نکاح کیا ہو اگر اس میں کوئی خرابی ہو تو انہیں اس نکاح کو برقرار رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار ہے اور اگر کوئی خرابی نہ ہو اور نابالغ لڑکے یا لڑکی میں سے کوئی ایک اپنے اس نکاح کو منسوخ کرے تو طلاق یا دوبارہ نکاح پڑھنے کی احتیاط ترک نہیں ہوتی

۲۳۸۵ جو لڑکی سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو اور رَشِیدَہ ہو یعنی اپنا برا بھلا سمجھ سکتی ہو اگر وہ شادی کرنا چاہے اور کنواری ہو تو احتیاط کی بنا پر اسے چاہئے کہ اپنے باپ یا دادا سے اجازت لے اگرچہ وہ خود مختاری سے اپنی زندگی کے کاموں کو انجام دیتی ہو البتہ ماں اور بھائی سے اجازت لینا لازم نہیں

۲۳۸۶ اگر لڑکی کنواری نہ ہو یا کنواری ہو لیکن باپ یا دادا اس مرد کے ساتھ اسے شادی کرنے کی اجازت نہ دیتے ہوں جو عرفاً و شرعاً اس کا ہم پلہ ہو یا باپ اور دادا بیٹی کے شادی کے معاملے میں کسی طرح شریک ہونے کے لئے راضی نہ ہوں یا دیوانگی یا اس جیسی کسی دوسری وجہ سے اجازت دینے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں تو ان تمام صورتوں میں ان سے اجازت لینا لازم نہیں ہے اسی طرح ان کے موجود نہ ہونے یا کسی دوسری وجہ سے اجازت لینا ممکن نہ ہو اور لڑکی کا شادی کرنا بیحد ضروری ہو تو باپ اور دادا سے اجازت لینا لازم نہیں ہے

۲۳۸۷ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے (یاپوتے) کی شادی کر دیں تو لڑکے (یاپوتے) کو چاہئے کہ بالغ ہونے کے بعد اس عورت کا خرچ دے بلکہ بالغ ہونے سے پہلے بھی جب اس کی عمر اتنی ہو جائے کہ وہ اس لڑکی سے لذت اندوز ہونے کی قابلیت رکھتا ہو اور لڑکی بھی اس قدر چھوٹی نہ ہو کہ شوہر اس سے لذت اندوز ہونے کی قابلیت رکھتا ہو اور لڑکی بھی اس قدر چھوٹی نہ ہو کہ شوہر اس سے لذت نہ اٹھا سکے تو بیوی کے خرچ کا ذمے دار لڑکا ہے اور اس صورت کے علاوہ بھی احتمال ہے کہ بیوی خرچ کی مستحق ہو پس احتیاط یہ ہے کہ مصالحت وغیرہ کے ذریعے مسئلے کو حل کرے

۲۳۸۸ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے (یاپوتے) کی شادی کر دیں تو اگر لڑکے کے پاس نکاح کے وقت کوئی مال نہ ہو تو باپ یا دادا کو چاہئے کہ اس عورت کا مہر دے اور یہی حکم ہے اگر لڑکے (یاپوتے) کے پاس کوئی مال ہو لیکن باپ یا دادا

نہ مہر ادا کرنہ کی ضمانت دی ہوہ اور ان دو صورتوہ کہ علاوہ اگر اس کا مہر مہرالمثل سہ زیادہ نہ ہو یا کسی مصلحت کی بنا پر اس لہکی کا مہر مہرالمثل سہ زیادہ ہو تو باپ یا دادا بیہہ (یا پوتہ) کہ مال سہ مہر ادا کرسکتہ ہیہ و گرنہ بیہہ (یاپوتہ) کہ مال سہ مہرالمثل سہ زیادہ مہر نہیہ دہ سکتہ مگر یہ کہ بچہ بالغ ہونہ کہ بعد ان کہ اس کام کو قبول کرہہ

وہ صورتیہ جن میہ مرد یا عورت نکاح فسخ کرسکتہ ہی

۲۳۸۹ہ اگر نکاح کہ بعد مرد کو پتا چلہ کہ عورت میہ نکاح کہ وقت مندرجہ ذیل چہ عیوب میہ سہ کوئی عیب موجود تہا تو اس کی وجہ سہ نکاح کو فسخ کرسکتا ہہہ

۱ہ دیوانگیہ اگرچہ کبہی کبہار ہوتی ہوہ

۲ہ جذامہ

۳ہبرصہ

۴ہاندہاپنہ

۵ہ اپاہج ہونا اگرچہ زمین پر نہ گہسہتی ہوہ

۶ہ بچہ دانی میہ گوشت یا ہہی ہوہ خواہ جماع اور حمل کہ لئہ مانع ہو یا نہ ہوہ اور اگر مرد کو نکاح کہ بعد پتا چلہ کہ عورت نکاح کہ وقت افضا ہوچکی تہی یعنی اس کا پیشاب اور حیض کا مخرج یا حیض اور پاخانہ کا مخرج ایک ہوچکا تہا تو اس صورت میہ نکاح کو فسخ کرنہ میہ اشکال ہہ اور احتیاط لازم یہ ہہ کہ اگر عقد کو فسخ کرنا چاہہ تو طلاق بہی دہہ

۲۳۹۰ہ اگر عورت کو نکاح کہ بعد پتا چلہ کہ اس کہ شوہر کا آلہ تناسل نہیہ ہہ، یا نکاح کہ بعد جماع کرنہ سہ پہلہ، یا جماع کرنہ کہ بعد، اس کا آلہ تناسل کہ جائہ، یا ایسی بیماری میہ مبتلا ہو جائہ کہ صحبت اورجماع نہ کرسکتا ہو خواہ وہ بیماری نکاح کہ بعد اور جماع کرنہ سہ پہلہ، یا جماع کرنہ کہ بعد ہی کیوہ نہ لاحق ہوئی ہوہ ان تمام صورتوہ میہ عورت طلاق کہ بغیر نکاح کو ختم کرسکتی ہہہ اور اگر عورت کو نکاح کہ بعد پتا چلہ کہ اس کا شوہر نکاح سہ پہلہ دیوانہ تہا، یا نکاح کہ بعد ہ خواہ جماع سہ پہلہ، یا جماع کہ بعدہ دیوانہ ہوجائہ ، یا اسہ (نکاح کہ بعد) پتا چلہ کہ نکاح کہ

وقت اس کو فوط نکالا گیا تھا یا مسل دیئے گئے تھے، یا اس پتا چلے کہ نکاح کے وقت جذام یا برص میں مبتلا تھا تو ان تمام صورتوں میں اگر عورت ازدواجی زندگی برقرار نہ رکھنا اور نکاح کو ختم کرنا چاہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا شوہر یا اس کا سرپرست عورت کو طلاق دے لیکن اس صورت میں کہ اس کا شوہر جماع نہ کرسکتا ہو اور عورت نکاح کو ختم کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے حاکم شرع یا اس کے وکیل سے رجوع کرے اور حاکم شرع اسے ایک سال کی مہلت دے گا لہذا اگر اس دوران وہ اس عورت یا کسی دوسری عورت سے جماع نہ کرسکے تو اس کے بعد عورت نکاح کو ختم کرسکتی ہے

۲۳۹۱ اگر عورت اس بنا پر نکاح ختم کرے کہ اس کا شوہر نامرد ہے تو ضروری ہے کہ شوہر اسے ادا مہر دے لیکن اگر ان دوسرے نقائص میں سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کسی ایک کی بنا پر مرد یا عورت نکاح ختم کر دیے تو اگر مرد نے عورت کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو وہ کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہے اور اگر جماع کیا ہو تو ضروری ہے کہ پورا مہر دے لیکن اگر مرد عورت کے ان عیوب کی وجہ سے نکاح ختم کرے جن کا بیان مسئلہ ۲۳۸۹ میں ہوچکا ہے اور اس نے عورت کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو کسی چیز کا ذمے دار نہیں ہے لیکن اگر جماع کے بعد نکاح ختم کرے تو ضروری ہے کہ عورت کو پورا مہر دے

۲۳۹۲ اگر مرد یا عورت جو کچھ وہ ہیں اس سے زیادہ بتانا چاہے کر ان کی تعریف کی جائے تاکہ وہ شادی کرنے میں دلچسپی لے خواہ یہ تعریف نکاح کے ضمن میں ہو یا اس سے پہلے اس صورت میں کہ اس تعریف کی بنیاد پر نکاح ہوا ہو لہذا اگر نکاح کے بعد دوسرے فریق کو اس بات کا غلط ہونا معلوم ہوجائے تو وہ نکاح کو ختم کرسکتا ہے اور اس مسئلے کے تفصیلی احکام "مسائِلِ مُنتَخَبَہ" جیسی دوسری کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں

وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے

۲۳۹۳ ان عورتوں کے ساتھ جو انسان کی محرم ہوں ازدواج حرام ہے مثلاً ماں، بھن، بیٹی، پوتی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، ساس

۲۳۹۴ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے چاہے اس کے ساتھ جماع نہ بھی کرے تو اس عورت کی ماں، نانی اور دادی اور جتنا سلسلہ اوپر چلاجائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہوجاتی ہیں

۲۳۹۵۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ ہم بستری کرے تو پھر اس عورت کی لڑکی، نواسی، پوتی اور جتنا سلسلہ نیچے چلا جائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہوجاتی ہیں خواہ وہ عقد کے وقت موجود ہو یا بعد میں پیدا ہو۔

۲۳۹۶۔ اگر کسی مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا ہو لیکن ہم بستری نہ کی ہو تو جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت تک اس کی لڑکی سے ازدواج نہ کرے۔

۲۳۹۷۔ انسان کی پھوپھی اور خالہ اور اس کے باپ کی پھوپھی اور خالہ اور دادا کی پھوپھی اور خالہ باپ کی ماں (دادی) اور ماں کی پھوپھی اور خالہ اور نانی اور نانا کی پھوپھی اور خالہ اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلاجائے سب اس کے محرم ہیں۔

۲۳۹۸۔ شوہر کا باپ اور دادا اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اور شوہر کا بیٹا، پوتا اور نواسا جس قدر بھی یہ سلسلہ نیچے چلا جائے اور خواہ وہ نکاح کے وقت دنیا میں موجود ہو یا بعد میں پیدا ہو سب اس کی بیوی کے محرم ہیں۔

۲۳۹۹۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو خواہ وہ نکاح دائمی ہو یا غیر جب تک وہ عورت اس کی منکوحہ ہے وہ اس کی بہن کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔

۲۴۰۰۔ اگر کوئی شخص اس ترتیب کے مطابق جس کا ذکر طلاق کے مسائل میں کیا جائے گا اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے دے تو وہ وعدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا لیکن طلاق بائن کی عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح کرسکتا ہے اور مُتعَہ کی عدت کے دوران احتیاط واجب یہ ہے کہ عورت کی بہن سے نکاح نہ کرے۔

۲۴۰۱۔ انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بھتیجی یا بھانجی سے شادی نہیں کرسکتا لیکن اگر وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ان سے نکاح کرلے اور بعد میں بیوی اجازت دے دے تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

۲۴۰۲۔اگر بیوی کو پتا چلے کہ اس کے شوہر نے اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کرلیا ہے اور خاموش رہے تو اگر وہ بعد میں راضی ہوجائے تو نکاح صحیح ہے اور اگر رضامند نہ ہو تو ان کا نکاح باطل ہے۔

۲۴۰۳۔ اگر انسان خالہ یا پھوپھی کی لڑکی سے شادی کرنے سے پہلے (نَعوذُ بِاللہ) خالہ یا پھوپھی سے زنا کرے تو پھر وہ اس کی لڑکی سے احتیاط کی بنا پر شادی نہیں کرسکتا۔

۲۴۰۴ اگر کوئی شخص اپنی پھوپھی کی لڑکی یا خالہ کی لڑکی سے شادی کرے اور اس سے ہم بستری کرنے کے بعد اس کی ماں سے زنا کرے تو یہ بات ان کی جدائی کا موجب نہیں بنتی اور اگر اس سے نکاح کے بعد لیکن جماع کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرے تو یہ بات ان کی جدائی کا موجب نہیں بنتی اور اگر اس سے نکاح کے بعد لیکن جماع کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرے تب بھی یہی حکم ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس صورت طلاق دے کر اس سے (یعنی پھوپھی زاد یا خالہ زاد بہن سے) جدا ہوجائے

۲۴۰۵ اگر کوئی شخص اپنی پھوپھی یا خالہ کے علاوہ کسی اور عورت سے زنا کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی بیٹی کے ساتھ شادی نہ کرے بلکہ اگر کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے اس کی ماں کے ساتھ زنا کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس عورت سے جدا ہوجائے لیکن اگر اس کے ساتھ جماع کرلے اور بعد میں اس کی ماں سے زنا کرے تو بے شک عورت سے جدا ہونا لازم نہیں

۲۴۰۶ مسلمان عورت کا فرد مرد سے نکاح نہیں کرسکتی مسلمان مرد بھی اہل کتاب کے علاوہ کافر عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتا لیکن یہودی اور عیسائی عورتوں کی مانند اہل کتاب عورتوں سے مُتعَہ کرنے سے کوئی حرج نہیں اور احتیاط لازم کی بنا پر ان سے دائمی عقد نہ کیا جائے اور بعض فرقے مثلاً ناصبی جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں کفار کے حکم میں ہیں اور مسلمان مرد اور عورتیں ان کے ساتھ دائمی یا غیر دائمی نکاح نہیں کرسکتے

۲۴۰۷ اگر کوئی شخص ایک ایسی عورت سے زنا کرے جو رجعی طلاق کی عدت گزار رہی ہو تو احتیاط کی بنا پر وہ عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے اور اگر ایسی عورت کے ساتھ زنا کرے جو متعہ یا طلاق بائن یا وفات کی عدت گزار رہی ہو تو بعد میں اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے شادی نہ کرے اور رَجعی طلاق اور بَائِن طلاق اور مُتعہ کی عِدّت اور وفات کی عِدّت کے معنی طلاق کے احکام میں بتائے جائیں گے

۲۴۰۸ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو بے شوہر ہو مگر عدت میں نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر توبہ کرنے سے پہلے اس سے شادی نہیں کرسکتا لیکن اگر زانی کے علاوہ کوئی دوسرا شخص (اس عورت کے) توبہ کرنے سے پہلے اس کے ساتھ شادی کرنا چاہے تو کوئی اشکال نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ وہ عورت زناکار مشہور ہو تو احتیاط کی بنا پر اس (عورت) کے توبہ کرنے سے پہلے اس کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح کوئی مرد زنا کار مشہور ہو تو توبہ کرنے سے پہلے اس کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زنا کا عورت سے جس

سے خود اس نے یا کسی دوسرے نے منه کالا کیا هو شادی کرنا چاهے تو حیض آنے تک صبر کرے اور حیض آنے کے بعد اس کے ساتھ شادی کرلے۔

۲۴۰۹۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی عورت سے نکاح کرے جو دوسرے کی عدت میں هو تو اگر مرد اور عورت دونوں یا ان میں سے کوئی ایک جانتا هو که عورت کی عدت ختم نهیں هوئی اور یه بڑی جانتے هوں که عدت کے دوران عورت سے نکاح کرنا حرام هے تو اگرچه مرد نے نکاح کے بعد عورت سے جماع نه بڑی کیا هو اور عورت همیشه کے لئے اس پر حرام هوجائے گی۔

۲۴۱۰۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے نکاح کرے جو دوسرے کی عدت میں هو اور اس سے جماع کرے تو خواه اسے یه علم نه هو که وه عورت عدت میں هے یا یه نه جانتا هو که عدت کے دوران عورت سے نکاح کرنا حرام هے وه عورت همیشه کے لئے اس شخص پر حرام هوجائے گی۔

۲۴۱۱۔ اگر کوئی شخص یه جانتے هوئے که عورت شوهر دار هے اور (اس سے شادی کرنا حرام هے) اس سے شادی کرے تو ضروری هے که اس عورت سے جدا هو جائے اور بعد میں بڑی اس سے نکاح نهیں کرنا چاهئے۔ اور اگر اس شخص کو یه علم نه هو که عورت شوهر دار هے لیکن شادی کے بعد اس سے هم بستری کی هو تب بڑی احتیاط کی بنا پر تب بڑی یهی حکم هے۔

۲۴۱۲۔ اگر شوهر دار عورت زنا کرے تو احتیاط کی بنا پر وه زانی پر همیشه کے لئے حرام هوجاتی هے لیکن شوهر پر حرام نهیں هوتی اور اگر توبه و استغفار نه کرے اور اپنے عمل پر باقی رهے (یعنی زنا کاری ترک نه کرے) تو بهتر یه هے که اس کا شوهر اسے طلاق دے دے لیکن شوهر کو چاهئے که اس کا مهر بڑی دے۔

۲۴۱۳۔ جس عورت کو طلاق مل گئی هو اور جو عورت متعه میں رهی هو اور اس کے شوهر نے متعه کی مدت بخش دی هو یا متعه کی مدت ختم هوگئی هو اگر وه کچھ عرصے کے بعد دوسرا شوهر کرے اور پڑھ اسے شک هو که دوسرے شوهر سے نکاح کے وقت پهلے شوهر کی عدت ختم هوئی تھی یا نهیں تو وه اپنے شک کی پروا نه کرے۔

۲۴۱۴۔ اغلام کروانے والے لڑکے کی ماں، بهن اور بیٹی اغلام کرنے والے پر جب که (اغلام کرنے والا) بالغ هو حرام هوجاتے هیں اور اگر اغلام کروانے والا مرد هو یا اغلام کرنے والا نابالغ هو تب بڑی احتیاط لازم کی بنا پر بڑی یهی حکم هے لیکن اگر اسے گمان و که دخول هوا تھا یا شک کرے که دخول هوا تھا یا نهیں تو پڑھ وه حرام نهیں هوں گے۔

۲۴۱۵ اگر کوئی شخص کسی لڑکی کی ماں یا بہن سے شادی کرے اور شادی کے بعد اس لڑکی سے اغلام کرے تو احتیاط کی بنا پر وہ عورتیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں

۲۴۱۶ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں جو اعمال حج میں سے ایک عمل ہے کسی عورت سے شادی کرے تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اسے علم تھا کہ کسی عورت سے احرام کی حالت میں نکاح کرنا اس پر حرام ہے تو بعد میں وہ اس عورت سے شادی نہیں کرسکتا

۲۴۱۷ جو عورت احرام کی حالت میں ہو اگر وہ ایک ایسے مرد سے شادی کرے جو احرام کی حالت میں نہ ہو تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر عورت کو معلوم تھا کہ احرام کی حالت میں شادی کرنا حرام ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بعد میں اس مرد سے شادی نہ کرے

۲۴۱۸ اگر مرد طواف النساء جو حج اور عمر مفردہ کے اعمال میں سے ایک عمل ہے بجا نہ لائے تو اس کی بیوی اور دوسری عورتیں اس پر حلال نہیں ہوتیں اور اگر عورت طواف النساء نہ کرے تو اس کا شوہر اور دوسرے مرد اس پر حلال نہیں ہوتے لیکن اگر وہ بعد میں طواف النساء بجالائیں تو مرد پر عورتیں اور عورتوں پر مرد حلال ہو جاتے ہیں

۲۴۱۹ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکی سے نکاح کرے تو اس لڑکی کی عمر نوسال ہونے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کرنا حرام ہے لیکن اگر جماع کرے تو اظہر یہ ہے کہ لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس سے جماع کرنا حرام نہیں ہے خواہ اسے افضاء ہی ہو گیا ہو افضاء کے معنی مسئلہ ۲۳۸۹ میں بتائے جاچکے ہیں لیکن احوط یہ ہے کہ اسے طلاق دے دے

۲۴۲۰ جس عورت کو تین مرتبہ طلاق دی جائے وہ شوہر پر حرام ہوجاتی ہے ہاں اگر ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر طلاق کے احکام میں کیا جائے گا وہ عورت دوسرے مرد سے شادی کرے تو دوسرے شوہر کی موت یا اس سے طلاق ہوجانے کے بعد اور عدت گزر جانے کے بعد اس کا پہلا شوہر دوبارہ اس کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے

دائمی عقد کے احکام

۲۴۲۱ جس عورت کا دائمی نکاح ہو جائے اس کے لئے حرام ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے خواہ اس کا نکلنا شوہر کے حق کے منافی نہ ہو نیز اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بھی شوہر جنسی لذتیں حاصل کرنا چاہے تو

اس کی خواهش پوری کرے اور شرعی عذر کے بغیر شوهر کو هم بستری سے نه روکے اور اس کی غذا، لباس رهائش اور زندگی کی باقی ضروریات کا انتظام جب تک وه اپنی ذمه داری پوری کرنے شوهر پر واجب هے اور اگر وه یه چیزیں مهیانه کرے تو خواه ان کے مهیا کرنے پر قدرت رکھتا هو یا نه رکھتا هو وه بیوی کا مقروض هے

۲۴۲۲ اگر کوئی عورت هم بستری اور جنسی لذتوں کے سلسلے میں شوهر کا ساتھ دے کر اس کی خواهش پوری نه کرے تو روٹی، کپڑے اور مکان کا وه ذمه دار نهیں هے اگرچه وه شوهر کے پاس هی رهے اور اگر وه کبھی کبھار اپنی ان ذمه داریوں کو پورا نه کرے تو مشهور قول کے مطابق تب بھی روٹی، کپڑے اور مکان کا شوهر پر حق نهیں رکھتی لیکن یه حکم محل اشکال هے اور هر صورت میں بلااشکال اس کا مهر کالعدم نهیں هوتا

۲۴۲۳ مرد کو یه حق نهیں که بیوی کو گھریلو خدمت پر مجبور کرے

۲۴۲۴ بیوی کے سفر کے اخراجات وطن میں رهنے کے اخراجات سے زیاده هوں تو اگر اس نے سفر شوهر کی اجازت سے کیا هو تو شوهر کی ذمه داری هے که وه ان اخراجات کو پورا کرے لیکن اگر وه سفر گھومنے یا جهاز وغیره کے ذریعے هو تو کرائے اور سفر کے دوسرے ضروری اخراجات کی وه خود ذمه دار هے لیکن اگر اس کا شوهر اسے سفر میں ساتھ لے جانا چاهتا هو تو اس کے لئے ضروری هے که بیوی کے سفری اخراجات برداشت کرے

۲۴۲۵ جس عورت کا خرچ اس کے شوهر کے ذمه هو اور شوهر اسے خرچ نه دے تو وه اپنا خرچ شوهر کے اجازت کے بغیر اس کے مال سے لے سکتی هے اور اگر نه لے سکتی هو اور مجبور هو که اپنی معاش خود بندوبست کرے اور شکایت کرنے کے لئے حاکم شرع تک اس کی رسائی نه هوتا که وه اس کے شوهر کو اگرچه قید کرکے هی خرچ دینے پر مجبور کرے تو جس وقت وه اپنی معاش کا بندوبست کرنے میں مشغول هو اس وقت شوهر کی اطاعت اس پر واجب نهیں

۲۴۲۶ اگر کسی مرد کی مثلاً دو بیویاں هوں اور وه ان میں سے ایک کے پاس ایک رات رهے تو اس پر واجب هے که چار راتوں میں سے کوئی ایک رات دوسری کے پاس بھی گزارے اور صورت کے علاوه عورت کے پاس رهنا واجب نهیں هے ها یه لازم هے که اس کے پاس رهنا بالکل هی ترک نه کرے اور اولی اور احوط یه هے که هر چار راتوں میں سے ایک رات مرد اپنی دائمی منکوحه بیوی کے پاس رهے

۲۴۲۷ شوهر اپنی جوان بیوی سے چار مہینے سے زیادہ مدت کے لئے هم بستری ترک نهیں کرسکتا مگر یه که هم بستری اس کے لئے نقصان ده یا بهت زیاده تکلیف کا باعث هو یا اس کی بیوی خود چار مهینے سے زیاده مدت کے لئے هم بستری ترک کرنے پر راضی هو یا شادی کرتے وقت نکاح کے ضمن میں چار مهینے سے زیاده مدت کے لئے هم بستری ترک کرنے کی شرط رکھی گئی هو اور اس حکم میں احتیاط کی بنا پر شوهر کے موجود هونے یا مسافر هونے یا عورت کے منکوحه یا مَمتُوعه هونے میں کوئی فرق نهیں هے

۲۴۲۸ اگر دائمی نکاح میں مهر معین نه کیا جائے تو نکاح صحیح هے اور اگر مرد عورت کے ساتھ جماع کرے تو اسے چاهئے که اس کا مهر اسی جیسی عورتوں کے مهر کے مطابق دے البته اگر متعه میں مهر معین نه کیا جائے تو متعه باطل هوجاتا هے

۲۴۲۹ اگر دائمی نکاح پڑھتے وقت مهر دینے کے لئے مدت معین نه کی جائے تو عورت مهر لینے سے پهلے شوهر کو جماع کرنے سے روک سکتی هے قطع نظر اس سے که مرد مهر دینے پر قادر هو یا نه هو لیکن اگر وه مهر لینے سے پهلے جماع پر راضی هو اور شوهر اس سے جماع کرے تو بعد میں وه شرعی عذر کے بغیر شوهر کو جماع کرنے سے نهیں روک سکتی

مُتعَه (مُعَیَّنَه مُدّت کا نکاح)

۲۴۳۰ عورت کے ساتھ متعه کرنا اگرچه لذت حاصل کرنے کے لئے نه هو تب بھی صحیح هے

۲۴۳۱ احتیاط واجب یه هے که شوهر نے جس عورت سے متعه کیا هو اس کے ساتھ چار مهینے سے زیاده جماع ترک نه کرے

۲۴۳۲ جس عورت کے ساتھ متعه کیا جا رها هو اگر وه نکاح میں یه شرط عائد کرے که شوهر اس سے جماع نه کرے تو نکاح اور اس کی عائد کرده شرط صحیح هے اور شوهر اس سے فقط دوسری لذتیں حاصل کرسکتا هے لیکن اگر وه بعد میں جماع کے لئے راضی هو جائے تو شوهر اس سے جماع کر سکتا هے اور دائمی عقد میں بھی یهی حکم هے

۲۴۳۳ جس عورت کے ساتھ متعه کیا گیا هو خواه وه حامله هو جائے تب بھی خرچ کا حق نهیں رکھتی

۲۴۳۴ جس عورت کو ساتھ متعہ کیا گیا ہو وہ ہم بستری کا حق نہیں رکھتی اور شوہر سے میراث بھی نہیں پاتی اور شوہر بھی اس سے میراث نہیں پاتا لیکن اگر ان میں سے کسی ایک فریق نے یا دونوں نے میراث پانے کی شرط رکھی ہو تو اس شرط کا صحیح ہونا محل اشکال ہے لیکن احتیاط کا خیال رکھے

۲۴۳۵ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگرچہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خرچ اور ہم بستری کا حق نہیں رکھتی اس کا نکاح صحیح ہے اور اس وجہ سے کہ وہ ان امور سے ناواقف تھی اس کا شوہر پر کوئی حق نہیں بنتا

۲۴۳۶ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگر وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے اور اس کے باہر جانے کی وجہ سے شوہر کی حق تلفی ہو تو اس کا باہر جانا حرام ہے اور اس صورت میں جبکہ اس کے باہر جانے سے شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو تب بھی احتیاط مستحب کی بنا پر شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے

۲۴۳۷ اگر کوئی عورت کسی مرد کو وکیل بنائے کہ معین مدت کے لئے اور معین رقم کے عوض اس کا خود اپنے ساتھ صیغہ پڑھے اور وہ شخص اس کا دائمی نکاح اپنے ساتھ پڑھے یا مدت مقرر کئے بغیر یا رقم کا تعین کئے بغیر متعہ کا صیغہ پڑھے تو جس وقت عورت کو ان امور کا پتا چلے اگر وہ اجازت دے دے تو نکاح صحیح ہے ورنہ باطل ہے

۲۴۳۸ اگر محرم ہونے کے لئے مثلاً باپ یا دادا اپنی نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح معینہ مدت کے لئے کسی سے پڑھیں تو اس صورت میں اگر اس نکاح کی وجہ سے کوئی فساد نہ ہو تو نکاح صحیح ہے لیکن اگر نابالغ لڑکا شادی کی اس پوری مدت میں جنسی لذت لینے کی بالکل صلاحیت نہ رکھتا ہو یا لڑکی ایسی ہو کہ وہ اس سے بالکل لذت نہ لے سکتا ہو تو نکاح کا صحیح ہونا محل اشکال ہے

۲۴۳۹ اگر باپ یا دادا اپنی بچی کا جو دوسری جگہ ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں محرم بن جانے کی خاطر کسی عورت سے نکاح کر دیں اور زوجیت کی مدت اتنی ہو کہ جس عورت سے نکاح کیا گیا ہو اس سے استمتاع ہوسکے تو ظاہری طور پر محرم بننے کا مقصد حاصل ہوجائے گا اور اگر بعد میں معلوم ہو کہ نکاح کے وقت وہ بچی زندہ نہ تھی تو نکاح باطل ہے اور وہ لوگ جو نکاح کی وجہ سے بظاہر محرم بن گئے تھے نامحرم ہیں

۲۴۴۰ جس عورت کو ساتھ متعہ کیا گیا ہو اگر مرد اس کی نکاح میں معین کی ہوئی مدت بخش دے تو اگر اس نے اس کے ساتھ ہم بستری کی ہو تو مرد کو چاہئے کہ تمام چیزیں جن کا وعدہ کیا گیا تھا اسے دے دے اور اگر ہم بستری نہ کی ہو تو آدھا مہر دینا واجب ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ سارا مہر اسے دیدے

۲۴۴۱ مرد یہ کرسکتا ہے کہ جس عورت کے ساتھ اس نے پہلے متعہ کیا ہو اور ابھی اس کی عدت ختم نہ ہوئی ہو اس سے دائمی عقد کرلے یا دوبارہ متعہ کرلے

نا محرم پر نگاہ ڈالنے کے احکام

۲۴۴۲ مرد کے لئے نامحرم عورت کا جسم دیکھنا اور اسی طرح اس کے بالوں کو دیکھنا خواہ لذت کے ارادے سے ہو یا اس کے بغیر یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہا یا نہ ہو حرام ہے اور اس کے چہرے پر نظر ڈالنا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دیکھنا اگر لذت کے ارادے سے ہو یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو حرام ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ لذت کے ارادے کے بغیر اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تب بھی نہ دیکھے اسی طرح عورت کے لئے نامحرم مرد کے جسم پر نظر ڈالنا حرام ہے لیکن اگر عورت مرد کے جسم کے ان حصوں مثلاً سر، دونوں ہاتھوں اور دونوں پنڈلیوں پر جنہیں عرفاً چھپانا ضروری نہیں ہے لذت کے ارادے کے بغیر نظر ڈالے اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے

۲۴۴۳ وہ بھی پردہ عورتیں جنہیں اگر کوئی پردہ کرنے کے لئے کہے تو اس کو اہمیت نہ دیتی ہوں، ان کے بدن کی طرف دیکھنے میں اگر لذت کا قصد اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں اور اس حکم میں کافر اور غیر کافر عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور اسی طرح ان کے ہاتھ، چہرے اور جسم کے دیگر حصے جنہیں چھپانے کی وہ عادی نہیں کوئی فرق نہیں ہے

۲۴۴۴عورت کو چاہئے کہ وہ علاوہ ہاتھ اور چہرے کے سر کے بال اور اپنا بدن نا محرم مرد سے چھپائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اپنا بدن اور سر کے بال اس لڑکے سے بھی چھپائے جو ابھی بالغ تو نہ ہوا ہو لیکن (اتنا سمجھدار ہو کہ) اچھے برے کو سمجھتا ہو اور احتمال ہو کہ عورت کے بدن پر اس کی نظر پڑنے سے اس کی جنسی خوہش بیدار ہو جائے گی لیکن عورت نا محرم مرد کے سامنے چہرہ اور کلائیوں تک ہاتھ کھلا رکھ سکتی ہے لیکن اس صورت میں کہ حرام میں

مبتلاـ ہونے کا خوف یا کسی مرد کو (ہاتھ اور چہرہ) دیکھنا حرام میں مبتلا کرنے کے ارادہ سے ہو تو ان دونوں صورتوں میں ان کا کھلا رکھنا جائز نہیں ہے

۲۴۴۵ بالغ مسلمان کی شرم گاہ دیکھنا حرام ہے اگرچہ ایسا کرنا شیشہ کے پیچھے سے یا آئینہ میں یا صاف شفاف پانی وغیرہ میں ہی کیوں نہ ہو اور احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے کافر اور اس بچے کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے کا جو اچھے برے کو سمجھتا ہو، البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں

۲۴۴۶ جو مرد اور عورت آپس میں محرم ہوں اگر وہ لذت کی نیت نہ رکھتے ہوں تو شرمگاہ کے علاوہ ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں

۲۴۴۷ ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن لذت کی نیت سے نہیں دیکھنا چاہئے اور ایک عورت کا بھی دوسری عورت کے بدن کو لذت کی نیت سے دیکھنا حرام ہے

۲۴۴۸ اگر کوئی مرد کسی نامحرم عورت کو پہچانتا ہو اگر وہ بھی پردہ عورتوں میں سے نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کی تصویر نہیں دیکھنی چاہئے

۲۴۴۹ اگر ایک عورت کسی دوسری عورت کا یا اپنے شوہر کے علاوہ کسی مرد کا انیما کرنا چاہے یا اس کی شرم گاہ کو دھو کر پاک کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ اپنے ہاتھ پر کوئی چیز لپیٹ لے تاکہ اس کا ہاتھ اس (عورت یا مرد) شرم گاہ پر نہ لگے اور اگر ایک مرد کسی دوسرے مرد یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کا انیما کرنا چاہے یا اس کی شرم گاہ کو دھو کر پاک کرنا چاہے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے

۲۴۵۰ اگر عورت نامحرم مرد سے اپنی کسی ایسی بیماری کا علاج کرانے پر مجبور ہو جس کا علاج وہ بہتر طور پر کرسکتا ہو تو وہ عورت اس نامحرم مرد سے اپنا علاج کراسکتی ہے چنانچہ وہ مرد علاج کے سلسلے میں اس کو دیکھنے یا اس کے بدن کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو تو (ایسا کرنے میں) کوئی اشکال نہیں لیکن اگر وہ محض دیکھ کر علاج کرسکتا ہو تو ضروری ہے اس عورت کے بدن کو ہاتھ نہ لگائے اور اگر صرف ہاتھ لگانے سے علاج کرسکتا ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس عورت پر نگاہ نہ ڈالے

۲۴۵۱ اگر انسان کسی شخص کا علاج کرنے کے سلسلے میں اس کی شرم گاہ پر نگاہ ڈالنے پر مجبور ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے چاہئے کہ آئینہ سامنے رکھے اور اس میں دیکھے لیکن اگر شرم گاہ پر نگاہ ڈالنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو (ایسا کرنے میں) کوئی اشکال نہیں اور اگر شرم گاہ پر نگاہ ڈالنے کی مدت آئینہ میں دیکھنے کی مدت سے کم ہو تب بھی یہی حکم ہے

ازدواج کے مختلف مسائل

۲۴۵۲ جو شخص شادی نہ کرنے کی وجہ سے حرام "فعل" میں مبتلا ہوتا ہو اس پر واجب ہے کہ شادی کرے

۲۴۵۳ اگر شوہر نکاح میں مثلاً یہ شرط عائد کرے کہ عورت کنوای ہو اور نکاح کے بعد معلوم ہو کہ وہ کنواری نہیں تو شوہر نکاح کو فسخ کرسکتا ہے البتہ اگر فسخ کرے تو کنواری ہونے اور کنوارے نہ ہونے کے مابین مقرر کردہ مہر میں جو فرق ہو وہ لے سکتا ہے

۲۴۵۴ نامحرم مرد اور عورت کا کسی ایسی جگہ ساتھ ہونا جہاں اور کوئی نہ ہو جب کہ اس صورت میں بھکنے کا اندیشہ بھی ہو حرام ہے چاہے وہ جگہ ایسی ہو جہاں کوئی اور بھی آسکتا ہو، البتہ اگر بھکنے کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے

۲۴۵۵ اگر کوئی مرد عورت کا مہر نکاح میں معین کرے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ مہر نہیں دے گا تو (اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ) صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ مہر ادا کرے

۲۴۵۶جو مسلمان اسلام سے خارج ہوجائے اور کفر اختیاط کرے تو اسے "مرتد" کہتے ہیں اور مرتد کی دو قسمیں ہیں: ۱ مرتد فطری ۲ مرتد ملی مرتد فطری وہ شخص ہے جس کی پیدائش کے وقت اس کے ماں باپ دونوں یا ان میں کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ خود بھی اچھی برے کو پہچاننے کے بعد مسلمان ہو ہوا ہو لیکن بعد میں کافر ہوجائے، اور مرتد ملی اس کے برعکس ہے (یعنی وہ شخص ہے جس کی پیدائش کے وقت ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک بھی مسلمان نہ ہو)

۲۴۵۷ اگر عورت شادی کے بعد مرتد ہوجائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس کے شوہر نے اس کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو اس کے لیے عدت نہیں ہے اور اگر جماع کے بعد مرتد ہوجائے لیکن یائسہ ہوچکی ہو یا بہت چھوٹی ہو تب بھی یہی حکم ہے لیکن اگر اس کی عمر حیض آنے والی عورتوں کے برابر ہو تو اسے چاہئے کہ اس دستور کے مطابق جس کا ذکر طلاق کے احکام میں کیا جائے گا عدت گزارے اور (علماء کے مابین) مشہور یہ ہے کہ اگر عدت کے دوران

مسلمان ہوجائے تو اس کا نکاح (نہیں ٹوٹتا یعنی) باقی رہتا ہے اور یہ حکم وجہ سے خالی نہیں ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ احتیاط کی رعایت ترک نہ ہو اور یائسہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کی عمر پچاس سال ہوگئی ہو اور عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اسے حیض نہ آتا ہو اور دوبارہ آنے کی امید بھی نہ ہو

۲۴۵۸ اگر کوئی مرد شادی کے بعد مرتد فطری ہوجائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوجاتی ہے اور اس عورت کو لئے ضروری ہے کہ وفات کے عدت کے برابر جس کا بیان طلاق کے احکام میں ہوگا عدت رکھے

۲۴۵۹ اگر کوئی مرد شادی کے بعد مرتد ملی ہوجائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے لہذا اگر اس نے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کیا ہو یا وہ عورت یائسہ یا بہت چھوٹی ہو تو اس کے لیے عدت نہیں ہے اور اگر وہ مرد جماع کے بعد مرتد ہو اور اس کی بیوی ان عورتوں کی ہم سن ہو جنہیں حیض آتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ عورت طلاق کی عدت کے برابر جس کا ذکر طلاق کے احکام میں آئے گا عدت رکھے اور مشہور یہ ہے کہ اگر اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے اس کا شوہر مسلمان ہوجائے تو اس کا نکاح قائم رہتا ہے اور یہ حکم بھی وجہ سے خالی نہیں ہے البتہ احتیاط کا خیال رکھنا بہتر ہے

۲۴۶۰ اگر عورت عقد میں مرد پر شرط عائد کرے کہ اسے (ایک معین) شہر سے باہر نہ لے جائے اور مرد بھی اس شرط کو قبول کرلے تو ضروری ہے کہ اس عورت کو اس کی رضامندی کے بغیر اس شہر سے باہر نہ لے جائے

۲۴۶۱ اگر کسی عورت کی پہلے شوہر سے لڑکی ہو تو بعد میں اس کا دوسرا شوہر اس لڑکی کا نکاح اپنے اس لڑکے سے کرسکتا ہے جو اس بیوی سے نہ ہو نیز اگر کسی لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے سے کرے تو بعد میں اس لڑکی کی ماں سے خود بھی نکاح کرسکتا ہے

۲۴۶۲ اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ ہوجائے تو بچے کو گرانا اس کے لئے جائز نہیں ہے

۲۴۶۳ اگر کوئی مرد کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو شوہر دار نہ ہو اور کسی دوسرے کی عدت میں بھی نہ ہو چنانچہ بعد میں اس عورت سے شادی کرلے اور کوئی بچہ پیدا ہوجائے تو اس صورت میں کہ جب وہ یہ نہ جانتے ہو کہ بچہ حلال نطفے سے ہے یا حرام نطفے سے تو وہ بچہ حلال زادہ ہے

۲۴۶۴ اگر کسی مرد کو یہ معلوم نہ ہو کہ ایک عورت عدت میں ہے اور وہ اس سے نکاح کرے تو اگر عورت کو بڑی اس بارے میں علم نہ ہو اور ان کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہوگا اور شرعاً ان دونوں کا بچہ ہوگا لیکن اگر عورت کو علم تھا کہ وہ عدت میں ہے اور عدت کے دوران نکاح کرنا حرام ہے تو شرعاً وہ بچہ باپ کا ہوگا اور مذکورہ دونوں صورتوں میں ان دونوں کا نکاح باطل ہے اور جیسے کہ بیان ہوچکا ہے وہ دونوں ایک دوسرے پر حرام ہیں

۲۴۶۵ اگر کوئی عورت یہ کہے کہ میں یائسہ ہوں تو اس کی یہ بات قبول نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر کہے کہ میں شوہر دار نہیں ہوں تو اس کی بات مان لینا چاہئے لیکن اگر وہ غلط بیانی ہو تو اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ اس کے بارے میں تحقیق کی جائے

۲۴۶۶ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے شادی کرے جس نے کہا ہو کہ میرا شوہر نہیں ہے اور بعد میں کوئی اور شخص کہے کہ وہ عورت اس کی بیوی ہے تو جب تک شرعاً یہ بات ثابت نہ ہوجائے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اس کی بات کو قبول نہیں کرنا چاہئے

۲۴۶۷ جب تک لڑکا یا لڑکی دو سال کے نہ ہوجائیں باپ، بچوں کو ان کی ماں سے جدا نہیں کرسکتا اور احوط اور اولی یہ ہے کہ بچے کو سات سال تک اس کی ماں سے جدا نہ کرے

۲۴۶۸ اگر رشتہ مانگنے والے کی دیانت داری اور اخلاق سے خوش ہو تو بہتر یہ ہے کہ لڑکی کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دینے سے انکار نہ کرے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے روایت ہے کہ "جب بھی کوئی شخص تمہاری لڑکی کا رشتہ مانگنے آئے اور تم اس شخص کے اخلاق اور دیانت داری سے خوش ہو تو اپنی لڑکی کی شادی اس سے کردو اگر ایسا نہ کرو گے تو گویا زمین پر ایک بہت بڑا فتنہ پھیل جائے گا"

۲۴۶۹ اگر بیوی شوہر کے ساتھ اس شرط پر اپنے مہر کی مصالحت کرے (یعنی اسے مہر بخش دے) کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو واجب ہے کہ وہ دوسری شادی نہ کرے اور بیوی کو بڑی مہر لینے کا کوئی حق نہیں ہے

۲۴۷۰ جو شخص ولد الزنا ہو اگر وہ شادی کرلے اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہے

۲۴۷۱ اگر کوئی شخص ماہ رمضان المبارک کو روزو میں یا عورت کو حائض ہونے کی حالت میں اس سے جماع کرے تو گنہگار ہے لیکن اگر اس جماع کے نتیجے میں ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہے

۲۴۷۲ جس عورت کو یقین ہو کہ اس کا شوہر سفر میں فوت ہو گیا ہے اگر وہ وفات کی عدت کے بعد شادی کرے اور بعد ازاں اس کا پہلا شوہر سفر سے (زندہ سلامت) واپس آجائے تو ضروری ہے کہ دوسرے شوہر سے جدا ہو جائے اور وہ پہلے شوہر پر حلال ہو گی لیکن اگر دوسرے شوہر نے اس سے جماع کیا ہو تو عورت کو لئے ضروری ہے کہ عدت گزارے اور دوسرے شوہر کو چاہئے کہ اس جیسی عورتوں کے مہر کے مطابق اسے مہر ادا کرے لیکن عدت (کے زمانے) کا خرچ (دوسرے شوہر کے ذمے) نہیں ہے

دودھ پلانے کے احکام

۲۴۷۳ اگر کوئی عورت ایک بچے کو ان شرائط کے ساتھ کہ دودھ پلائے جو مسئلہ ۲۴۸۳ میں بیان ہوں گی تو وہ بچہ مندرجہ ذیل لوگوں کا محرم بن جاتا ہے

۱ خود وہ عورت اور اسے رضاعی ماں کہتے ہیں

۲ عورت کا شوہر جو کہ دودھ کا مالک ہے اور اسے رضاعی باپ کہتے ہیں

۳ اس عورت باپ اور ماں اور جہاں تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اگرچہ وہ اس عورت کے رضاعی ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں

۴ اس عورت کے وہ بچے جو پیدا ہوچکے ہوں یا بعد میں پیدا ہوں

۵ اس عورت کی اولاد کی اولاد خواہ یہ سلسلہ جس قدر بھی نیچے چلاجائے اور اولاد کی اولاد خواہ حقیقی ہو خواہ اس کی اولاد نے ان بچوں کو دودھ پلایا ہو

۶ اس عورت کی بھتیجی اور بھانجی خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہو یعنی دودھ پینے کی وجہ سے اس عورت کے بھن اور بھائی بن گئے ہوں

۷ اس عورت کا چچا اور پھوپھی خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہو

۸ اس عورت کا ماموں اور خالہ خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہو

۹ اس عورت کی اس شوہر کی اولاد جو دودھ کا مالک ہو اور جہاں تک بیٹی یہ سلسلہ نیچے چلا جائے اگرچہ اس کی اولاد رضاعی ہی کیوں نہ ہو

۱۰ اس عورت کی اس شوہر کی ماں باپ جو دودھ کا مالک ہو اور جہاں تک بیٹی یہ سلسلہ اوپر چلا جائے

۱۱ اس عورت کی اس شوہر کی بہن بھائی جو دودھ کا مالک ہے خواہ اس کی رضای بہن بھائی ہی کیوں نہ ہو

۱۲ اس عورت کا جو شوہر دودھ کا مالک ہے اس کی چچا اور پھوپھیاں اور ماموں اور خالائیں اور جہاں تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اور اگرچہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہو

اور ان کے علاوہ کئی اور لوگ بیٹی دودھ پلانے کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں جن کا ذکر آئندہ مسائل میں کیا جائے گا

۲۴۷۴ اگر کوئی عورت کسی بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جن کا ذکر مسئلہ ۲۴۸۳ میں کیا جائے گا تو اس بچے کا باپ ان لوگوں سے شادی نہیں کر سکتا جنہیں وہ عورت جنم دے اور اگر ان میں سے کوئی ایک لڑکی ابیٹی اس کی بیوی ہو تو اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا البتہ اس کا اس عورت کی رضاعی لڑکیوں سے نکاح کرنا جائز ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹی نکاح نہ کرے نیز احتیاط کی بنا پر وہ اس عورت کی اس شوہر کی بیٹیوں سے نکاح نہیں کر سکتا جو دودھ کا مالک ہے اگرچہ وہ اس شوہر کی رضاعی بیٹیاں ہوں لہذا اگر اس وقت ان میں سے کوئی عورت اس کی بیوی ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے

۲۴۷۵ اگر کوئی عورت کسی بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جن کا ذکر مسئلہ ۲۴۸۳ میں کیا جائے گا تو اس عورت کا وہ شوہر جو کہ دودھ کا مالک ہے اس بچے کی بھنوں کا محرم نہیں بن جاتا لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ ان سے شادی نہ کرے نیز شوہر کی رشتہ دار بیٹی اس بچے کی بھائی بھنوں کی محرم نہیں بن جاتی

۲۴۷۶ اگر کوئی عورت ایک بچہ کو دودھ پلائے تو وہ اس کے بھائیوں کی محرم نہیں بن جاتی اور اس عورت کے رشتہ دار بھی اس بچہ کے بھائی بھنوں کے محرم نہیں بن جاتے

۲۴۷۷ اگر کوئی شخص اس عورت سے جس نے کسی لڑکی کو پورا دودھ پلایا ہو نکاح کرلے اور اس سے مجامعت کرلے تو پھر وہ اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا

۲۴۸۷ اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے نکاح کرلے تو پھر وہ اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا جس نے اس لڑکی کو پورا دودھ پلایا ہو

۲۴۷۹ کوئی شخص اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا جسے اس شخص کی ماں یا دادی نے دودھ پلایا ہو نیز اگر کسی شخص کے باپ کی بیوی نے (یعنی اس کی سوتیلی ماں نے) اس شخص کے باپ کا مملو کہ دودھ کسی لڑکی کو پلایا ہو تو ہو شخص اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر کوئی شخص کسی دودھ پیتی بچی سے نکاح کرے اور اس کے بعد اس کی ماں یا دادی یا اس کی سوتیلی ماں اس بچی کو دودھ پلادے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے

۲۴۸۰ جس لڑکی کو کسی شخص کی بھن یا بھابی نے بھائی کے دودھ سے پورا دودھ پلایا ہو وہ شخص اس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا اور جب کسی شخص کی بھانجی، بھتیجی یا بھن یا بھائی کی پوتی یا نواسی نے اس بچی کو دودھ پلایا ہو تب بھی یہی حکم ہے

۲۴۸۱ اگر کوئی عورت اپنی لڑکی کے بچہ کو (یعنی اپنے نواسے یا نواسی کو) پورا دودھ پلائے تو وہ لڑکی اپنے شوہر پر حرام ہوجائے گی اور اگر کوئی عوعرت اس بچہ کو دودھ پلائے جو اس کی لڑکی کے شوہر کی دوسری بیوی سے پیدا ہوا ہو تب بھی یہی حکم ہے لیکن اگر کوئی عورت اپنے بیٹے کے بچہ کو (یعنی اپنے پوتے یا پوتی کو) دودھ پلائے تو اس کے بیٹے کی بیوی (یعنی دودھ پلائی کی بہو) جو اس دودھ پیتے بچے کی ماں ہے اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی

۲۴۸۲ اگر کسی لڑکی کی سوتیلی ماں اس لڑکی کے شوہر کے بچہ کو اس لڑکی کے باپ کا مملوکہ دودھ پلادے تو اس احتیاط کی بنا پر جس کا ذکر مسئلہ ۲۴۷۴ میں کیا گیا ہے، وہ لڑکی اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے خواہ بچہ اس لڑکی کے بطن سے یا کسی دوسری عورت کے بطن سے ہو

دودھ پلانے سے محرم بننے کی شرائط

۲۴۸۳ بچہ کو جو دودھ پلانا محرم بننے کا سبب بنتا ہے اس کی چند شرطیں ہیں :

۱ بچہ زندہ عورت کا دودھ پئے پس اگروہ مردہ عورت کے پستان سے دودھ پئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں

۲ عورت کا دودھ فعل حرام کا نتیجہ نہ ہو پس اگر ایسے بچہ کا دودھ جو ولدالزنا ہو کسی دوسرے بچہ کو دیا جائے تو اس دودھ کے توسط سے وہ دوسرا بچہ کسی کا محرم نہیں بنے گا

۳ بچہ پستان سے دودھ پئے پس اگر دودھ اس کے حلق میں انڈیلا جائے تو بیکار ہے

۴ دودھ خالص ہو اور کسی دوسری چیز سے ملا ہو نہ ہو

۵ دودھ ایک ہی شوہر کا ہو پس جس عورت کو دودھ اترتا ہو اگر اسے کو طلاق ہو جائے اور وہ عقد ثانی کرلے اور دوسرے شوہر سے حاملہ ہو جائے اور بچہ جننے تک اس کے پہلے شوہر کا دودھ اس میں باقی ہو مثلاً اگر اس بچہ کو خود بچہ جننے سے قبل پہلے شوہر کا دودھ تین دفعہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر کا دودھ سات دفعہ پلائے تو وہ بچہ کسی کا بھی محرم نہیں بنتا

۶ بچہ کسی بیماری کی وجہ سے دودھ کی قے نہ کرے اور اگر قے کرے تو بچہ محرم نہیں بنتا ہے

۷ بچہ کو اس قدر دودھ پلاجائے کہ اس کی ہڈیاں اس دودھ سے مضبوط ہوں اور بدن کا گوشت بھی اس سے بنے اور اگر اس بات کا علم نہ ہو کہ اس قدر دودھ پیا ہے یا نہیں تو اگر اس نے ایک دن اور ایک رات یا پندرہ دفعہ پیے بھر کر دودھ پیاہو تب بھی (محرم ہونے کے لئے) کافی ہے جیسا کہ اس کا (تفصیلی) ذکر انے والے مسئلہ میں کیا جائے گا لیکن اگر اس بات کا علم ہو کہ اس کی ہڈیاں اس دودھ سے مضبوط نہیں ہوئیں اور اس کا گوشت بھی اس سے نہیں بنا حالانکہ بچے نے ایک دن اور ایک رات یا پندرہ دفعہ دودھ پیا ہو تو اس جیسی صورت میں احتیاط کا خیال کرنا ضروری ہے

۸ بچہ کی عمر کے دو سال مکمل نہ ہوئے ہوں اور اگر اس کی عمر دو سال ہونے کے بعد اسے دودھ پلایا جائے تو وہ کسی کا محرم نہیں بنتا بلکہ اگر مثال کے طور پر وہ عمر کے دو سال مکمل ہونے سے پہلے تین دفعہ اور اس کے بعد سات دفعہ دودھ پئے تب بھی وہ کسی کا محرم نہیں بنتا لیکن اگر دودھ پلانے والی عورت کو بچہ جنے ہوئے دو سال سے زیادہ مدت گزر چکی

ہو اور اس کا دودھ ابھی باقی ہو اور وہ کسی بچہ کو دودھ پلائے تو وہ بچہ ان لوگوں کا محرم بن جاتا ہے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

۲۴۸۴۔ دودھ پینے کی وجہ سے محرم بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایک دن رات میں بچہ نہ غذا کھائے اور نہ کسی دوسری عورت کا دودھ پئے لیکن اگر اتنی تھوڑی غذا کھائے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے بیچ میں غذا کھائی ہے تو پھر کوئی اشکال نہیں۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ پندرہ مرتبہ ایک ہی عورت کا دودھ پئے اور اس پندرہ مرتبہ دودھ پینے کے درمیان کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پئے اور ہر بار بلافاصلہ دودھ پئے۔ ہاں اگر دودھ پیتے ہوئے سانس لے یا تھوڑا ساصبر کرے گویا کہ جب اس نے پہلی بار پستان منہ میں لیا تھا اس وقت سے لے کر اس کے سیر ہوجانے تک ایک دفعہ دودھ پینا ہی شمار کیا جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

۲۴۸۵۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کا دودھ کسی بچے کو پلائے۔ بعد ازاں عقد ثانی کرلے اور دوسرے شوہر کا دودھ کسی اور بچے اپس میں محرم نہیں بنتے اگر چہ بہتر یہ ہے کہ وہ اپس میں شادی نہ کریں۔

۲۴۸۶۔ اگر کوئی عورت ایک شوہر کا دودھ کئی بچوں کو پلائے تو وہ سب بچے اپس میں نیز اس آدمی کے اور اس عورت کے جنس نے انہیں دودھ پلایا ہو محرم بن جاتے ہیں۔

۲۴۸۷۔ اگر کسی شخص کی کئی بیویاں ہوں اور ان میں سے ہر ایک شرائط کے ساتھ جو بیان کی گئی ہیں ایک ایک بچے کو دودھ پلادے تو وہ سب بچے اپس میں اور اس آدمی اور ان تمام عورتوں کے محرم بن جاتے ہیں۔

۲۴۸۸۔ اگر کسی شخص کو دو بیویوں کو دودھ اترتا ہو اور ان میں سے ایک کسی بچے کو مثال کے طور پر پانچ مرتبہ اور دوسری سات مرتبہ دودھ پلادے تو وہ بچہ کسی کا بھی محرم نہیں بنتے۔

۲۴۸۹۔ اگر کوئی عورت ایک شوہر کا پورا دودھ ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو پلائے تو اس لڑکی کے بھن بھائی اس لڑکے کے بھن بھائیوں کے محرم نہیں بن جاتے۔

۲۴۹۰۔ کوئی شخص اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر ان عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتا جو دودھ پینے کی وجہ سے اس کی بیوی کی بھانجیاں یا بھتیجیاں بن گئی ہوں نیز اگر کوئی شخص کسی لڑکے سے اغلام کرے تو وہ اس لڑکے کی رضاعی بیٹی، بھن، ماں

اور دادی سے یعنی ان عورتوں سے جو دودھ پینے کی وجہ سے اس کی بیٹی، بہن، ماں اور دادی بن گئی ہو نکاح نہیں کرسکتا اور احتیاط کی بنا پر اس صورت میں جبکہ لواطت کرنے والا بالغ ہو تب بھی یہی حکم ہے

۲۴۹۱ جس عورت نے کسی شخص کی بھائی کو دودھ پلایا ہو وہ اس شخص کی محرم نہیں بن جاتی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس شادی نہ کرے

۲۴۹۲ کوئی آدمی دو بہنوں سے (ایک ہی وقت میں) نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ وہ رضاعی بہنیں ہی ہوں یعنی دودھ پینے کی وجہ سے ایک دوسری کی بہنیں بن گئی ہوں اور اگر وہ دو عورتوں سے شادی کرے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ وہ آپس میں بہنیں ہیں تو اس صورت میں جب کہ ان کی شادی ایک ہی وقت میں ہوئی ہو اظہر یہ ہے کہ دونوں نکاح باطل ہیں اور اگر نکاح ایک ہی وقت میں نہ ہوا ہو تو پہلا نکاح صحیح ہو دوسرا باطل ہے

۲۴۹۳ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کا دودھ ان اشخاص کا پلائے جن کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے تو اس عورت کا شوہر اس پر حرام نہیں ہوتا اگرچہ بہتر یہ ہے کہ احتیاط کی جائے

۱ اپنے بھائی اور بہن کو

۲ اپنے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کو

۳ اپنے چچا اور ماموں کی اولاد کو

۴ اپنے بھتیجے کو

۵ اپنے جیٹھ یا دیور اور نند کو

۶ اپنے بھانجے یا اپنے شوہر کے بھانجے کو

۸ اپنے شوہر کی دوسری بیوی کے نواسے یا نواسی کو

۲۴۹۴ اگر کوئی عورت کسی شخص کی پوپلی زاد یا خالہ زاد بہن کو دودھ پلائے تو وہ (عورت) اس شخص کی محرم نہیں بنتی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ شخص اس عورت سے شادی نہ کرے

۲۴۹۵ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اگر اس کی ایک بیوی دوسری بیوی کے چچا کے بیٹے کو دودھ پلائے تو جس عورت کے چچا کے بیٹے نے دودھ پیا ہے وہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہو گی

دودھ پلانے کے آداب

۲۴۹۶ بچے کو دودھ پلانے کے لئے سب عورتوں سے بہتر اس کی اپنی ماں ہے اور ماں کے لئے مناسب ہے کہ بچے کو دودھ پلانے کی اجرت اپنے شوہر سے نہ لے اور شوہر کے لئے اچھی بات یہ ہے کہ اسے اجرت دے اور اگر بچے کی ماں، دایہ (دودھ ماں) کے مقابلے میں زیادہ اجرت لینا چاہے تو شوہر بچے کو اس سے لے کر دایہ کے سپرد کرسکتا ہے

۲۴۹۷ مستحب ہے کہ بچے کی دایہ شیعہ اثنا عشری، ہوش مند، پاک دامن اور خوش شکل ہو اور مکروہ ہے کہ وہ غبی، غیر شیعہ اثنا عشری، بد صورت، بد اخلاق یا حرام زادی ہو اور یہ بھی مکروہ ہے کہ اس عورت کو بطور دایہ منتخب کیا جائے جس کا دودھ ایسے بچے سے ہو جو والدالزنا ہو

دودھ پلانے کے مختلف مسائل

۲۴۹۸ عورتوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ ہر ایک کے بچے کو دودھ نہ پلائیں کیونکہ ہوسکتا ہے وہ یہ یاد نہ رکھ سکیں کہ انھوں نے کس کس کو دودھ پلایا ہے اور (ممکن ہے کہ) بعد میں دو محرم ایک دوسرے سے نکاح کرلیں

۲۴۹۹ اگر ممکن ہو تو مستحب ہے کہ بچے کو پورے ۲۱ مہینے دودھ پلایا جائے اور دوسال سے زیادہ دودھ پلانا مناسب نہیں ہے

۲۵۰۰ اگر دودھ پلانے کی وجہ سے شوہر کا حق تلف نہ ہوتا ہو تو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کے بچے کو دودھ پلاسکتی ہے

۲۵۰۱ اگر کسی عورت کا شوهر ایک شیر خوار بچی سے نکاح کرے اور وه عورت اس بچی کو دودھ پلائے تو مشهور قول کی بنا پر وه عورت اپنے شوهر کی ساس بن جاتی هے اور اس پر حرام هوجاتی هے لیکن یه حکم اشکال سے خالی نهیں هے اور احتیاط کا خیال رکھنا چاهئے

۲۵۰۲ اگر کوئی چاهے که اس کی بیٹی کی محرم بن جائے تو بعض فقهاء فرمایا هے که اسے چاهئے که کسی شیر خوار بچی سے مثال کے طور پر دو دن کے لئے متعه کرلے اور ان دونوں میں ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر مسئله ۲۴۸۳ میں کیا گیا هے اس کی بیٹی اس بچی کو دودھ پلائے تاکه وه اس کی بیوی کی ماں بن جائے لیکن یه حکم اس صورت میں جب بیٹی بھائی کے مملوک دودھ سے اس بچی کو پلائے محل اشکال هے

۲۵۰۳ اگر کوئی کرد کسی عورت سے شادی کرنے سے پهلے کهے که رضاعت کی وجه سے وه عورت مجھ پر حرام هے مثلاً کهے که میں نے اس عورت کی ماں کا دودھ پیا هے تو اگر اس بات کی تصدیق ممکن هو تو وه اس عورت سے شادی نهیں کرسکتا اور اگروه یه بات شادی کے بعد کهے اور خود عورت بھی اس بات کو قبول کرے تو ان کا نکاح باطل هے لهذا اگر مرد نے اس عورت سے هم بستری نه کی هو یا کی هو لیکن هم بستری کے وقت عورت کو معلوم هو که وه اس مرد پر حرام هے تو عورت کا کوئی مهر نهیں اور اگر عورت کو هم بستری کے بعد پتا چلے که وه اس مرد پر حرام تھی تو ضروری هے که شوهر اس جیسی عورتوں کے مهر کے مطابق اسے مهر دے

۲۵۰۴ اگر کوئی عورت شادی سے پهلے کهه دے که رضاعت کی وجه سے میں اس مرد پر حرام هوں اور اس کی تصدیق ممکن هو تو وه اس مرد سے شادی نهیں کرسکتی اور اگر وه یه بات شادی کے بعد کهے تو اس کا کهنا ایسا هی جیسے که مرد شادی کے بعد کهے که وه عورت اس پر حرام هے اور اس کے متعلق حکم سابقه مسئله میں بیان هوچکا هے

۲۵۰۵ دودھ پلانا جو محرم سے بننے کا سبب هے دو چیزوں سے ثابت هوتا هے :

۱ ایک ایسی جماعت کا خبر دینا جس کی بات پر یقین یا اطمینان هوجائے

۲ دو عادل مرد اس کی گواهی دیں لیکن ضروری هے که وه دودھ پلانے کی شرائط کے بارے میں بھی بتائیں مثلاً کهیں که هم نے فلانے بچے کو چوبیس گھنٹے فلانے عورت کے پستان سے دودھ پیتے دیکھا هے اور اس نے اس دوران اور کوئی چیز بھی

نهیں کںائی اور اسی طرح ان باقی شرائط کو بںی واشگاف الفاظ میں بیان کریں جن کا ذکر مسئله ۲۴۸۳ میں کیا گیا هںں البته ایک مرد اور دو عورتوں یا چار عورتوں کی گواهی هں جو سب کں سب عادل هوں رضاعت کا ثابت محل اشکال هںں

۲۵۰۶ں اگر اس بات میں شک هو که بچں نں اتنی مقدار میں دودں پیا هں جو محرم بننں کا سبب هں یا نهیں پیا هں یا گمان هو که اس نں اتنی مقدار میں دودں پیا هں تو بچه کسی کا بںی محرم نهیں هوتا لیکن بهتر یه هں که احتیاط کی جائںں

طلاق کں احکام

اشاره

۲۵۰۷ںجو مرد اپنی بیوی کو طلاق دں اس کں لئں ضروری هں که بالغ اور عاقل هو لیکن اگر دس سال کا بچه اپنی بیوں کو طلاق دں تو اس کں بارں میں احتیاط کا خیال رکںیں اور اسی طرح ضروری هں که مرد اپنں اختیار سں طلاق دں اور اگر اسں اپنی بیوی کو طلاق دینں پر مجبور کیا جائں تو طلاق باطل هں اور یه بںی ضروری هں که وه شخص طلاق کی نیت رکںتا هو لهذا اگر وه مثلاً مذاق مذاق میں طلاق کا صیغه کهں تو طلاق صحیح نهیں هںں

۲۵۰۸ں ضروری هں که عورت طلاق کں وقت حیض یا نفاس سں پاک هو اور اس کں شوهر نں اس پاکی کں دوران اس سں هم بستری نه کی هو اور ان دو شرطوں کی تفصیل آئنده مسائل میں بیان کی جائں گیں

۲۵۰۹ں عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں تین صورتوں میں طلاق دینا صحیح هں:

۱ں شوهر نں نکاح کں بعد اس سں هم بستری نه کی هوں

۲ں معلوم هو که وه حامله هںں اور اگر یه بات معلوم نه هو اور شوهر اسں حیض کی حالت میں طلاق دں دں اور بعد میں شوهر کو پتا چلں که وه حامله تںی تو وه طلاق باطل هں اگرچه احتیاط مستحب یه هں که اسں دوباره طلاق دںں

۳ں مرد غیر حاضری یا ایسی هی کسی اور وجه سں اپنی بیوں سں جدا هوا اور یه معلوم نه هوسکتا هو که عورت حیض یا نفاس سں سں پاک هں یا نهیںں لیکن اس صورت میں احتیاط لازم کی بنا پر ضروری هں که مرد انتظار کریں تاکه بیوں سں جدا هونں کں بعد کم از کم ایک مهینه گزر جائں اس کں بعد اس طلاق دںں

۲۵۱۰ اگر کوئی شخص عورت کو حیض سے پاک سمجھے اور اسے طلاق دے دے اور بعد میں پتا چلے کہ وہ حیض کی حالت میں تھی تو اس کی طلاق باطل ہے اور اگر شوہر اسے حیض کی حالت میں سمجھے اور طلاق دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ پاک تھی تو اس کی طلاق صحیح ہے

۲۵۱۱ جس شخص کو علم ہو کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہے اگر وہ بیوی سے جدا ہو جائے مثلاً سفر اختیار کرے اور اسے طلاق دینا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ اتنی مدت صبر کرے جس میں اسے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ وہ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہو گئی ہے اور جب وہ یہ جان لے کہ عورت پاک ہے اسے طلاق دے اور اگر اسے شک ہو تب بھی یہی حکم ہے لیکن اس صورت میں غائب شخص کی طلاق کے بارے میں مسئلہ ۲۵۰۹ میں جو شرائط بیان ہوئی ہیں ان کا خیال رکھے

۲۵۱۲ جو شخص اپنی بیوی سے جدا ہو اگر وہ اسے طلاق دینا چاہے تو اگر وہ معلوم کرسکتا ہو کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہے یا نہیں تو اگرچہ عورت کی حیض کی عادت یا ان دوسری نشانیوں کو جو شرع میں معین ہیں دیکھے ہوئے اسے طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی تو اس کی طلاق صحیح ہے

۲۵۱۳ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جو حیض یا نفاس سے پاک ہو ہم بستری کرے اور پھر اسے طلاق دینا چاہے تو ضروری ہے کہ صبر کرے حتی کہ اسے دوبارہ حیض آجائے اور پھر وہ پاک ہوجائے لیکن اگر ایسی عورت کو ہم بستری کئے بعد طلاق دی جائے جس کی عمر نو سال سے کم ہو یا معلوم ہو کہ وہ حاملہ ہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں اور اگر عورت یائسہ ہو تب بھی یہی حکم ہے

۲۵۱۴ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے ہم بستری کرے جو حیض یا نفاس سے پاک ہو اور اسی پاکی کی حالت میں اسے طلاق دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ طلاق دینے کے وقت حاملہ تھی تو وہ طلاق باطل ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ شوہر اسے دوبارہ طلاق دے

۲۵۱۵ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے ہم بستری کرے جو حیض یا نفاس سے پاک ہو پھر وہ اس سے جدا ہوجائے مثلاً سفر اختیار کرے لہذا اگر وہ چاہے کہ سفر کے دوران اسے طلاق دے اور اس کی پاکی یانا پاکی کے بارے میں نہ جان سکتا ہو تو

ضروری ھ کہ اتنی مدت صبر کر کہ عورت کو اس پاکی کی بعد حیض آئی اور وہ دوبارہ پاک ھو جائی اور احتیاط واجب یہ ھ کہ وہ مدت ایک مہینی سی کم نہ ھو

۲۵۱۶ اگر کوئی مرد ایسی عورت کو طلاق دینا چاھتا ھو جسی پیدائشی طور پر یاکسی بیماری کی وجہ سی حیض نہ آتا ھو اور اس عمر کی دوسری عورتو کو حیض آتا ھو تو ضروری ھ کہ جب اس نی ایسی عورت سی جماع کیا ھو اس وقت سی تین مہینی تک اس سی جماع نہ کر اور بعد میی اسی طلاق دی دی

۲۵۱۷ ضروری ھ کہ طلاق کا صیغہ صحیح عربی میی لفظ "طالقٌ" کی ساتی پڑھا جائی اور دو عادل مرد اسی سنیی اگر شوھر خود طلاق کا صیغہ پڑھنا چاھی اور مثال کی طور پر اس کی بیوی کا نام فاطمہ ھو تو ضروری ھ کہ کھی :زَوجَتِی فَاطِمَۀُ طَالِقٌ یعنی میری بیوی فاطمہ آزاد ھ اور اگر وہ کسی دوسری شخص کو وکیل کر تو ضروری ھ کہ وکیل کھی : "زَوجَۀُ مُوَکِّلِی فَاطِمَۀُ طَالِقٌ" اور اگر عورت معین ھو تو اس کا نام لینا لازم نہیی ھ اور اگر مرد عربی میی طلاق کا صیغہ نہ پڑھ سکتا ھو اور وکیل بنی نہ بنا سکی تو وہ جس زبان میی چاھی ھر اس لفظ کی ذریعی طلاق دی سکتا ھ جو عربی لفظ کی ھم معنی ھو

۲۵۱۸ جس عورتسی متعہ کیا گیا ھو مثلاً ایک سال ایک ایک مہینی کی لئی اس سی نکاح کیا گیا ھو اسی طلاق دینی کا کوئی سوال نہیی اور اس کا آزاد ھونا اس بات پر منحصر ھ کہ یا تو متعہ کی مدت ختم ھو جائی یا مرد اسی مدت بخش دی اور وہ اس طرح کہ اس سی کھی : "میی نی مدت تجھی بخش دی" اور کسی کو اس پر گواہ قرار دینا اور اس عورت کا حیض سی پاک ھونا لازم نہیی

طلاق کی عدت

۲۵۱۹ جس لڑکی کی عمر (پوری) نو سال نہ ھوئی ھو اور جو عورت یائسہ ھوچکی ھو اس کی کوئی عدت نہیی ھوتی یعنی اگرچہ شوھر نی اس سی مجامعت کی ھو، طلاق کی بعد کی بعد وہ فوراً دوسرا شوھر کر سکتی ھی

۲۵۲۰ جس لڑکی کی عمر (پوری) نو سال ھوچکی ھو اور جو عورت یائسہ نہ ھو، اس کا شوھر اس سی مجامعت کر تو اگر وہ اسی طلاق دی تو ضروری ھ کہ وہ (لڑکی یا) عورت طلاق کی بعد عدت رکھی اور آزاد عورت کی عدت یہ ھ کہ جب اس کا شوھر اسی پاکی کی حالت میی طلاق دی تو اس کی بعد وہ اتنی مدت صبر کر کہ دو دفعہ حیض سی پاک ھوجائی اور جونھی اسی تیسری دفعہ حیض آئی تو اس کی عدت ختم ھوجاتی ھ اور وہ دوسرا نکاح کرسکتی ھ لیکن اگر

شوهر عورت سے مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دے تو اس کے لئے کوئی عدت نہیں یعنی وہ طلاق کے فوراً بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے لیکن اگر شوهر کی منی جذب یا اس جیسی کسی اور وجه سے اس کی شرم گاه میں داخل هوئی هو تو اس صورت میں اظهر کی بنا پر ضروری ہے که وه عورت عدت رکھے

۲۵۲۱ جس عورت کو حیض نه آتا هو لیکن اس کا سن ان عورتوں جیسا هو جنهیں حیض آتا هو اگر اس کا شوهر مجامعت کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے تو ضروری ہے که طلاق کے بعد تین مہینے کی عدت رکھے

۲۵۲۲ جس عورت کی عدت تین مہینے هو اگر اسے چاند کی پهلی تاریخ کو طلاق دی جائے تو ضروری ہے که تین قمری مہینے تک یعنی جب چاند دیکھا جائے اس وقت سے تین مہینے تک عدت رکھے اور اگر اسے مہینے کے دوران (کسی اور تاریخ کو) طلاق دی جائے تو ضروری ہے که اس مہینے کے باقی دنوں میں میں اس کے بعد آنے والے دومہینے اور چوتھے کے اتنے دن جتنے دن پهلے مہینے سے کم هوے عدت رکھے تاکه تین مہینے مکمل هوجائیں مثلاً اگر اسے مہینے بیسویں تاریخ کو غروب کے وقت طلاق دی جائے اور یه مهینه انتیس دن کا هو تو ضروری ہے که نو دن اس مہینے کے اور اس کے بعد دو مہینے اور اس کے بعد چوتھے مہینے کے بیس دن عدت رکھے بلکه احتیاط واجب یه ہے که چوتھے مہینے کے اکیس دن عدت رکھے تاکه پهلے مہینے کے جتنے دن عدت رکھی ہے انهیں ملا کر دنوں کی تعداد تیس هوجائے

۲۵۲۳ اگر حامله عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عِدّت وَضع حَمل یا اِستاطِ حَمل تک ہے لهذا مثال کے طور اگر طلاق کے ایک گھنٹے بعد بچه پیدا هوجائے تو اس عورت کی عدت ختم هوجائے گی لیکن یه حکم اس صورت میں ہے جن وه بچه صاحبه عدت کا شرعی بیٹا هو لهذا اگر عورت زنا سے حامله هوئی هو اور شوهر اسے طلاق دے تو اس کی عدت بچے کے پیدا هونے سے ختم نهیں هوتی

۲۵۲۴ جس لڑکی نے عمر کے نو سال مکمل کرلئے هوں اور جو عورت یائسه نه هو اگر وه مثال کے طور پر کسی شخص سے ایک مہینے یا ایک سال کے لئے متعه کرے تو اگر اس کا شوهر اس سے مجامعت کرے اور اس عورت کی مدت تمام هوجائے یا شوهر اسے مدت بخش دے تو ضروری ہے که وه عدت رکھے پس اگر اسے حیض آئے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے که دو حیض کے برابر عدت رکھے اور نکاح نه کرے اور اگر حیض نه آئے تو پینتالیس یا اسقاط هونے تک ہے اگرچه احتیاط مستحب یه ہے که جو مدت وضع حمل یا پینتالیس دن میں سے زیاده هو اتنی مدت کے لئے عدت رکھے

۲۵۲۵ طلاق کی عدت اس وقت شروع ہوتی ہے جب صیغہ کا پڑھنا ختم ہوجاتا ہے خواہ عورت کو پتا چلے یا نہ چلے کہ اس پر طلاق ہوگئی ہے پس اگر اس عدت (کے برابر مدت) گزرنے کے بعد پتا چلے کہ اس پر طلاق ہوگئی ہے تو ضروری نہیں کہ وہ دوبارہ عدت رکھے

وفات کی عدت

۲۵۲۶ اگر کوئی عورت بیوہ ہوجائے تو اس صورت میں جبکہ وہ آزاد ہو اگر وہ حاملہ نہ ہو تو خواہ وہ یائسہ ہو یا شوہر نے اس سے مُتعہ کیا ہو یا شوہر نے اس سے مجامعت نہ کی ہو ضروری ہے کہ چار مہینے اور دس دن عدت رکھے اور اگر حاملہ ہو تو ضروری ہے کہ وضع حمل تک عدت رکھے لیکن اگر چار مہینے اور دس دن گزرنے سے پہلے بچہ پیدا ہوجائے تو ضروری ہے کہ شوہر کی موت کے بعد چار مہینے دس دن تک صبر کرے اور اس عدت کو وفات کی عدت کہتے ہیں

۲۵۲۷ جو عورت وفات کی عدت میں ہو اس کے لئے رنگ برنگا لباس پہننا، سرمہ لگانہ اور اسی طرح دوسرے ایسے کام جو زینت میں شمار ہوتے ہیں حرام ہیں

۲۵۲۸ اگر عورت کو یقین ہوجائے کہ اس کا شوہر مرچکا ہے اور عدت وفات تمام ہونے کے بعد وہ دوسرا نکاح کرے اور پھر اس معلوم ہو کہ اس کے شوہر کی موت بعد میں واقع ہوئی ہے تو ضروری ہے کہ دوسرے شوہر سے علیحدگی اختیار کرے اور احتیاط کی بنا پر اس صورت میں جب کہ وہ حاملہ ہو وضع حمل تک دوسرے شوہر کے لئے وطی شبہ کی عدت رکھے جو کہ طلاق کی عدت کی طرح ہے اور اس کے بعد پہلے شوہر کے لئے عدت وفات رکھے اور اگر حاملہ نہ ہو تو پہلے شوہر کے لئے عدت وفات اور اس کے بعد دوسرے شوہر کے لئے وطی شبہ کی عدت رکھے

۲۵۲۹ جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو یا لاپتہ ہونے کے حکم میں ہو اس کی عدت وفات شوہر کی موت کی اطلاع ملنے کے وقت سے شروع ہوتی ہے نہ کہ شوہر کی موت کے وقت ہے لیکن اس حکم کا اس عورت کے لئے ہونا جو نابالغ یا پاگل ہو اشکال ہے

۲۵۳۰ اگر عورت کہے کہ میری عدت ختم ہوگئی ہے تو اس کی بات قابل قبول ہے مگر یہ کہ وہ غلط بیان مشہور ہو تو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر اس کی بات قابل قبول نہیں ہے مثلاً وہ کہے کہ مجھے ایک مہینے میں تین دفعہ خون آتا ہے تو

اس بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی مگر یہ کہ اس کی سہیلیاں اور رشتہ دار عورتیں اس بات کی تصدیق کریں اور اس کی حیض کی عادت ایسی ہی ہوں

طلاق بائِن اور طلاق رَجعی

۲۵۳۱طلاق بائن وہ کہ طلاق ہو جس کو بعد مرد اپنی عورت کی طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا یعنی یہ کہ بغیر نکاح کے دوبارہ اسے اپنی بیوی نہیں بنا سکتا اور اس طلاق کو چھ قسمیں ہیں :

۱ اس عورت کو دی گئی طلاق جس کی عمر ابھی نو سال نہ ہوئی ہو

۲ اس عورت کو دی گئی طلاق جا یائسہ ہو

۳ اس عورت کو دی گئی طلاق جس کو شوہر نے نکاح کے بعد اس سے جماع نہ کیا ہو

۴ جس عورت کو تین دفعہ طلاق دی گئی ہو اسے دی جانے والی تیسری طلاق

۵ خُلع اور مبارات کی طلاق

۶ حاکم شرع کا اس عورت کو طلاق دینا جس کا شوہر نہ اس کے اخراجات برداشت کرتا ہو نہ اسے طلاق دیتا ہو، جن کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے

اور ان طلاقوں کے علاوہ جو طلاقیں ہیں وہ رجعی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک عورت عدت میں ہو شوہر اس سے رجوع کر سکتا ہے

۲۵۳۲ جس شخص نے اپنی عورت کو رجعی طلاق دی ہو اس کے لئے اس عورت کو اس گھر سے نکال دینا جس میں وہ طلاق دینے کے وقت مقیم تھی حرام ہے البتہ بعض موقعوں پر ۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ عورت زنا کرے تو اسے گھر سے نکال دینے میں کوئی اشکال نہیں ۔ نیز یہ بھی حرام ہے کہ عورت غیر ضروری کاموں کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر اس گھر سے باہر جائے

رجوع کرنے کے احکام

۲۵۳۳۔رجعی طلاق میں مرد دو طریقوں سے عورت کی طرف رجوع کر سکتا ہے :

۱۔ ایسی باتیں کرے جن سے مترشح ہو کہ اس نے اسے دوبارہ اپنی بیوی بنا لیا ہے۔

۲۔ کوئی کام کرے اور اس کام سے رجوع کا قصد کرے اور ظاہر یہ ہے کہ جماع کرنے سے رجوع ثابت ہوجاتا ہے خواہ اس کا قصد رجوع کرنے کا نہ بھی ہو بلکہ بعض (فقہاء) کا کہنا ہے کہ اگرچہ رجوع کا قصد نہ ہو صرف لپٹانے اور بوسہ لینے سے رجوع ثابت ہوجاتا ہے البتہ یہ قول اشکال سے خالی نہیں ہے۔

۲۵۳۴۔ رجوع کرنے میں مرد کے لازم نہیں کہ کسی کو گواہ بنائے یا اپنی بیوی کو (رجوع کے متعلق) اطلاع دے بلکہ اگر بغیر اس کے کہ کسی کو پتا چلے وہ خود ہی رجوع کرلے تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہے لیکن اگر عدت ختم ہوجانے کے بعد مرد کہے کہ میں نے عدت کے دوران ہی رجوع کر لیا تھا تو لازم ہے کہ اس بات کو ثابت کرے۔

۲۵۳۵۔جس مرد نے عورت کو رجعی طلاق دی ہو اگر وہ اس سے کچھ مال لے لے اور اس سے مصالحت کرلے کہ اب تجھ سے رجوع نہ کروں گا تو اگرچہ یہ مصالحت درست ہے اور مرد پر واجب ہے کہ رجوع نہ کرے لیکن اس سے مرد کے رجوع کرنے کا حق ختم نہیں ہوتا اور اگر وہ رجوع کرے تو جو طلاق دے چکا ہے وہ علیحدگی کا موجب نہیں بنتی۔

۲۵۳۶۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق دے کر اس کی طرف رجوع کرلے یا اسے دو دفعہ طلاق دے اور ہر طلاق کے بعد اس سے نکاح کرے یا ایک طلاق کے بعد رجوع کرے اور دوسری طلاق کے بعد نکاح کرے تو تیسری طلاق کے بعد وہ اس مرد پر حرام ہوجائے گی لیکن اگر عورت تیسری طلاق کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے تو وہ پانچ شرطوں کے ساتھ پہلے مرد پر حلال ہوگی یعنی وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح کرسکے گا۔

۱۔ دوسرے شوہر کا نکاح دائمی ہو پس اگر مثال کے طور پر وہ ایک مہینے یا ایک سال کے لئے اس عورت سے متعہ کرلے تو اس مرد کے اس سے علیحدگی کے بعد پہلا شوہر اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔

۲۔ دوسرا شوہر جماع کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جماع فرج میں کرے۔

۳ دوسرا شوهر اس طلاق دے یا مرجائے

۴ دوسرے شوهر کی طلاق کی عدت یا وفات کی عدت ختم هوجائے

۵ احتیاط واجب کی بنا پر دوسرا شوهر جماع کرتے وقت بالغ هو

طلاق خلع

۲۵۳۷ اس عورت کی طلاق کو جو اپنے شوهر کی طرف مائل نه هو اور اس سے نفرت کرتی هو اپنا مهر یا کوئی اور مال اس بخش دے تاکه وه اس طلاق دے دے طلاق خلع کهتے هیں اور طلاق خلع میں اظهر کی بنا پر معتبر هے که عورت اپنے شوهر سے اس قدر شدید نفرت کرتی هو که اس وظیفه زوجیت ادا نه کرنے کی دے کمی دے

۲۵۳۸ جب شوهر خود طلاق خلع کا صیغه پڑهنا چاهے تو اگر اس کی بیوی کا نام مثلاً فاطمه هو تو عوض لینے کے بعد کهے : "زَوجَتِی فَاطِمَهُ کَالَعتُهَا عَلَی مَا بَذَلَت" اور احتیاط مستحب کی بنا پر "لِیَ طَالِقٌ" بلی کهے یعنی میں نے اپنی بیوی فاطمه کو اس مال کے عوض جو اس نے مجھے دیا هے طلاق خلع دے رها هوں اور وه آزاد هے اور اگر عورت معین هو تو طلاق خلع میں اور نیز طلاق مبارات میں اس کا نام لینا لازم نهیں

۲۵۳۹ اگر کوئی عورت کسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکه وه اس کا مهر اس کے شوهر کو بخش دے اور شوهر بھی اسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکه وه اس کی بیوی کو طلاق دے دے تو اگر مثال کے طور پر شوهر کا نام محمد اور بیوی کا نام فاطمه هو تو وکیل صیغه طلاق یوں پڑهے "عن مَوَکِّلَتِی فَاطِمَهَ بَذَلتُ مَهرَهَا لِمُوَکِّلِی مُحَمَّدٍ لِیَخلَعَهَا عَلَیهِ" اور اس کے بعد بلافاصله کهے "زَوجُ مَوَکِّلِی خَالَعتُهَا عَلَی مَابَذَلَت لِیَ طَالِقٌ" اور اگر عورت کسی کو وکیل مقرر کرے که اس کے شوهر کو مهر کے علاوه کوئی اور چیز بخش دے تاکه اس کا شوهر اس طلاق دے دے تو ضروری هے که وکیل لفظ "مَهرَهَا" کی بجائے اس چیز کا نام لے مثلاً اگر عورت نے سو روپے دیئے هوں تو ضروری هے که کهے: بَذَلَت مِائَهَ رُوبِیَه"

طلاق مبارات

۲۵۴۰ اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کو نه چاهتے هوں اور ایک دوسرے سے نفرت کرتے هوں اور عورت مرد کو کچھ مال دے تاکه وه اس طلاق دے دے تو اس طلاق مبارات کهتے هیں

۲۵۴۱ اگر شوہر مبارات کا صیغہ پڑھنا چاہے تو اگر مثلاً عورت کا نام فاطمہ ہو تو ضروری ہے کہ کہے :

"بَارَاتُ زَوجَتِی فَاطِمَۃَ عَلَی مَابَذَلَت" اور احتیاط لازم کی بنا پر "فَلِیَ طَالِقٌ" بلی کہے یعنی میں اور میری بیوی فاطمہ اس عطا کے مقابل میں جو اس نے کی ہے ایک دوسرے سے جدا ہو گئی ہیں پس وہ آزاد ہے اور اگر وہ شخص کسی کو وکیل مقرر کرے تو ضروری ہے کہ وکیل کہے : "عَن قِبَلِ مُوَکِّلِی بَارَاتُ زَوجَتَه فَاطِمَۃَ عَلَی مَابَذَلَت فَلِیَ طَالِقٌ" اور دونوں صورتوں میں کلمہ "عَلَی مَابَذَلَت" کی بجائے اگر "بِمَا بَذَلَت" کہے تو کوئی اشکال نہیں ہے

۲۵۴۲ خلع اور مبارات کی طلاق کا صیغہ اگر ممکن ہو تو صحیح عربی میں پڑھنا جانا چاہئے اور اگر ممکن نہ ہو تو اس کا حکم طلاق کے حکم جیسا ہے جس کا بیان مسئلہ ۲۵۱۷ میں گزر چکا ہے لیکن اگر عورت مبارات کی طلاق کے لئے شوہر کو اپنا مال بخش دے مثلاً اردو میں کہے کہ "میں نے طلاق لینے کے لئے فلاں مال تمہیں بخش دیا" تو کوئی اشکال نہیں

۲۵۴۳ اگر کوئی عورت طلاق خلع یا طلاق مبارات کی عدت کے دوران اپنی بخشش سے پھر جائے تو شوہر اس کی طرف رجوع کرسکتا ہے اور دوبارہ نکاح کئے بغیر اسے اپنی بیوی بنا سکتا ہے

۲۵۴۴ جو مال شوہر طلاق مبارات دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت کے مہر سے زیادہ نہ ہو لیکن طلاق خلع کے سلسلے میں لیا جانے والا مال اگر مہر سے زیادہ بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں

طلاق کے مختلف احکام

۲۵۴۵ اگر کوئی آدمی کسی نامحرم عورت سے اس گمان میں جماع کرے کہ وہ اس کی بیوی ہے تو خواہ عورت کو علم ہو کہ وہ شخص اس کا شوہر نہیں ہے یا گمان کرے کہ اس کا شوہر ہے ضروری ہے کہ عدت رکھے

۲۵۴۶ اگر کوئی آدمی کسی عورت سے یا جانتے ہوئے زنا کرے کہ وہ اس کی بیوی نہیں ہے تو اگر عورت کو علم ہو کہ وہ آدمی اس کا شوہر نہیں ہے اس کے لئے عدت رکھنا ضروری نہیں لیکن اگر اسے شوہر ہونے کا گمان ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ عورت عدت رکھے

۲۵۴۷ اگر کوئی آدمی کسی عورت کو ورغلائے کہ وہ اپنے شوہر سے متعلق ازدواجی ذمہ داریاں پوری نہ کرے تاکہ اس طرح شوہر اسے طلاق دینے پر مجبور ہوجائے اور وہ خود اس عورت کے ساتھ شادی کرسکے تو طلاق اور نکاح صحیح ہے لیکن دونوں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے

۲۵۴۸ اگر عورت نکاح کے سلسلے میں شوہر سے شرط کرے کہ اگر اس کا شوہر سفر اختیار کرلے یا مثلاً چھ مہینے اسے خرچ نہ دے تو طلاق کا اختیار عورت کو حاصل ہوگا تو یہ شرط باطل ہے لیکن اگر وہ یوں شرط کرے کہ ابھی سے شوہر کی طرف سے وکیل ہے کہ اگر وہ مسافرت اختیار کرے یا چھ مہینے تک اس کے اخراجات پورے نہ کرے تو وہ اپنے آپ کو طلاق دے گی تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے

۲۵۴۹ جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے اگر وہ دوسرا شوہر کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ مجتہد عادل کے پاس جائے اور اس کے حکم مطابق عمل کرے

۲۵۵۰ دیوانے کے باپ دادا اس کی بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں

۲۵۵۱ اگر باپ یا دادا اپنے (نابالغ) لڑکے (یا پوتے) کا کسی عورت سے متعہ کر دیں اور متعہ کی مدت میں اس لڑکے کے مکلف ہونے کی کچھ مدت بھی شامل ہو مثلاً اپنے چودہ سالہ لڑکے کا کسی عورت سے دو سال کے لئے متعہ کر دیں تو اگر اس میں لڑکے کی بھلائی ہو تو وہ (یعنی باپ دادا) اس عورت کی مدت بخش سکتے ہیں لیکن لڑکے کی دائمی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتے

۲۵۵۲ اگر کوئی شخص دو آدمیوں کو شرع کو مقرر کردہ علامت کی رو سے عادل سمجھے اور اپنی بیوی کو ان کے سامنے طلاق دے دے تو کوئی اور شخص جس کے نزدیک ان دو آدمیوں کی عدالت ثابت نہ ہو اس عورت کی عدت ختم ہونے کے بعد س کے ساتھ خود نکاح کرسکتا ہے یا اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دے سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نکاح سے اجتناب کرے اور دوسرے کا نکاح بھی اس کے ساتھ نہ کرے

۲۵۵۳ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے علم میں لائے بغیر اسے طلاق دے دے تو اگر وہ اس کے اخراجات اسی طرح دے جس طرح اس وقت دیتا تھا جب وہ اس کی بیوی تھی اور مثلاً ایک سال کے بعد اس سے کہے کہ "میں ایک سال ہوا تجھے طلاق دے چکا ہوں" اور اس بات کو شرعاً ثابت بھی کر دے تو جو چیزیں اس نے اس مدت میں اس عورت کو مہیا کی

ہو اور وہ انہیں اپنے استعمال میں نہ لائی ہو اس سے واپس لے سکتا ہے لیکن جو چیزیں اس نے استعمال کر لی ہوں ان کا مطالبہ نہیں کرسکتا

غصب کے احکام

"غصب" کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی کے مال پر حق پر ظلم (اور دھونس یا دھاندلی) کے ذریعے قابض ہو جائے اور یہ بہت بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے جس کا مرتکب قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار ہوگا جناب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے روایت ہے "جو شخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین غصب کرے قیامت کے دن اس زمین کو اس کے ساتوں طبقوں سمیت طوق کی طرح اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا"

۲۵۵۴ اگر کوئی شخص لوگوں کو مسجد یا مدرسے یا پل یا دوسری ایسی جگہوں سے جو رفاہ حامہ کے لئے بنائی گئی ہوں استفادہ نہ کرنے دے تو اس نے ان کا حق غصب کیا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص مسجد میں اپنے (بیٹھنے کے) لئے جگہ مختص کرے اور دوسرا کوئی شخص اسے اس جگہ سے نکال دے اور اسے اس جگہ سے استفادہ کرنے دے تو وہ گناہ گار ہے

۲۵۵۵ اگر گردی رکھنے والے اور گردی رکھنے والے یہ طے کریں کہ جو چیز گروی رکھی جارہی ہو وہ گروی رکھنے والے یا کسی تیسرے شخص کے پاس رکھی جائے تو گروی رکھنے والا اس کا قرض ادا کرنے سے پہلے اس چیز کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہ چیز واپس لی ہو تو ضروری ہے کہ فوراً لوٹا دے

۲۵۵۶ جو مال کسی کے پاس گروی رکھا گیا ہو اگر کوئی اور شخص اسے غصب کرلے تو مال کامالک اور گروی رکھنے والے دونوں غاصب سے غصب کی ہوئی چیز کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور اگر وہ چیز غاصب سے واپس لے لیں تو وہ گروی رہے گی اور اگر وہ چیز تلف ہو جائے اور وہ اس کا عوض حاصل کریں تو وہ عوض بھی اصلی چیز کی طرح گروی رہے گا

۲۵۵۷ اگر انسان کوئی چیز غصب کرے تو ضروری ہے کہ اس کے مالک کو لوٹا دے اور اگر وہ چیز ضائع ہوجائے اور اس کی کوئی قیمت ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عوض مالک کو دے

۲۵۵۸ جو چیز غصب کی گئی ہو اگر اس سے کوئی نفع ہو مثلاً غصب کی ہوئی بکری کا بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے مالک کا مال ہے نیز مثال کے طور پر اگر کسی نے کوئی مکان غصب کر لیا ہو تو خواہ غاصب اس مکان میں نہ رہے ضروری ہے کہ اس کا کرایہ مالک کو دے

۲۵۵۹ اگر کوئی بچے یا دیوانے سے کوئی چیز جو اس (بچے یا دیوانے) کا مال ہو غصب کرے تو ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے سرپرست کو دے دے اور اگر وہ چیز تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے

۲۵۶۰ اگر وہ آدمی مل کر کسی چیز کو غصب کریں چنانچہ وہ دونوں اس چیز پر تسلط رکھتے ہوں تو ان میں سے ہر ایک اس پوری چیز کا ضامن ہے اگرچہ ان میں سے ہر ایک جدا گانہ طور پر اسے غصب نہ کرسکتا ہے

۲۵۶۱ اگر کوئی شخص غصب کی ہوئی چیز کو کسی دوسری چیز سے ملا دے مثلاً جو گیہوں غصب کی ہو اسے جَو سے ملادے تو اگر ان کا جدا کرنا ممکن ہو تو خواہ اس میں زحمت ہی کیوں نہ ہو ضروری ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرے اور (غصب کی ہوئی چیز) اس کے مالک کو واپس کر دے

۲۵۶۲ اگر کوئی شخص طلائی چیز مثلاً سونے کی بالیوں کو غصب کرے اور اس کے بعد اسے پگھلا دے تو پگھلانے سے پہلے اور پگھلانے کے بعد کی قیمت میں جو فرق ہو ضروری ہے کہ وہ مالک کو ادا کرے چنانچہ اگر قیمت میں جو فرق پڑا ہو وہ نہ دینا چاہے اور کہے کہ میں اسے پہلے کی طرح بنا دوں گا تو مالک مجبور نہیں کہ اس کی بات قبول کرے اور مالک بھی اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ اسے پہلے کی طرح بنادے

۲۵۶۳ جس شخص نے کوئی چیز غصب کی ہو اگر وہ اس میں ایسی تبدیلی کرے کہ اس چیز کی حالت پہلے سے بہتر ہو جائے مثلاً جو سونا غصب کیا ہو اس کے بند بنا دے تو اگر مال کا مالک اسے کہے کہ مجھے مال اسی حالت میں (یعنی بند کی شکل میں) دو تو ضروری ہے کہ اسے دے دے اور جو زحمت اس نے اٹھائی ہو (یعنی بند بنانے پر جو محنت کی ہو) اس کی مزدوری نہیں لے سکتا اور اسی طرح وہ یہ حق نہیں رکھتا کہ مالک کی اجازت کے بغیر اس چیز کو اس کو پہلی حالت میں لائے لیکن اگر اس کی اجازت کے بغیر اس چیز کو پہلے جیسا کردے یا اور کسی شکل میں تبدیل کرے تو معلوم نہیں ہے کہ دونوں صورتوں میں قیمت کا جو فرق ہے اس کا ضامن ہے یا (نہیں)

۲۵۶۴ جس شخص نے کوئی چیز غصب کی ہو اگر وہ اس میں ایسی تبدیلی کرے کہ اس چیز کی حالت پہلے سے بہتر ہوجائے اور صاحب مال اس اس چیز کی پہلی حالت میں واپس کرنے کو کہتے تو اس کے لئے واجب ہے کہ اس اس کی پہلی حالت میں لے آئے اور اگر تبدیلی کرنے کی وجہ سے اس چیز کی قیمت پہلی حالت سے کم ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا فرق مالک کو دے لہذا اگر کوئی شخص غصب کئے ہوئے سونے کا ہار بنالے اور اس سونے کا مالک کہے کہ تمہارے لئے لازم ہے کہ اسے پہلی شکل میں لے آو تو اگر پگھلانے کے بعد سونے کی قیمت اس سے کم ہو جائے جتنی ہار بنانے سے پہلی تھی تو غاصب کے لئے ضروری ہے کہ قیمتوں میں جتنا فرق ہو اس کے مالک کو دے

۲۵۶۵ اگر کوئی شخص اس زمین میں جو اس نے غصب کی ہو کھیتی باڑی کرے یا درخت لگائے تو زراعت، درخت اور ان کا پھل خود اس کا مال ہے اور زمین کا مالک اس بات راضی نہ ہو کہ درخت اس زمین میں رہیے تو جس نے وہ زمین غصب کی ہو ضروری ہے کہ خواہ ایسا کرنا اس کے لئے نقصان دہ ہی کیوں نہ ہو وہ فوراً اپنی زراعت یا درختوں کو زمین سے اکھیڑلے نیز ضروری ہے کہ جتنی مدت زراعت اور درخت اس زمین میں رہے ہوں اتنی مدت کا کرایہ زمین کے مالک کو دے اور جو خرابیاں زمین میں پیدا ہوئی ہوں انہیں درست کرے مثلاً جہاں درختوں کو اکھیڑنے سے زمین میں گڑھے پڑگئے ہوں اس جگہ کو ہموار کرے اور اگر ان خرابیوں کی وجہ سےزمین کی قیمت پہلے سے کم ہوجائے تو ضروری ہے کہ قیمت میں جو فرق پڑے وہ بھی ادا کرے اور وہ زمین کے مالک کو اس بات پر مجبور نہیں کرسکتا کہ زمین اس کے ہاتھ بیچ دے یا کرائے پر دیدے نیز زمین کا مالک بھی اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ درخت یا زراعت اس کے ہاتھ بیچ دے

۲۵۶۶ اگر زمین کا مالک اس بات پر راضی ہو جائے کہ زراعت اور درخت اس کی زمین میں رہیے تو جس شخص نے زمین غصب کی ہو اس کے لئے لازم نہیں کہ زراعت اور درختوں کو اکھیڑے لیکن ضروری ہے کہ جب زمین غصب کی ہو اس وقت سے لے کر مالک کے راضی ہونے تک کی مدت کا زمین کا کرایہ دے

۲۵۶۷ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر وہ تلف ہو جائےتو اگر وہ چیز گائے اور بھیڑ کی طرح کی ہو جن کی قیمت ان کی ذاتی خصوصیات کی بنا پر عقلاء کی نظر میں فرداً فرداً مختلف ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ غاصب اس چیز کی قیمت ادا کرے اور اگر اس وقت اور ضرورت مختلف ہونے کی وجہ سے اس کی بازار کی قیمت بدل گئی ہو تو ضروری ہے کہ وہ قیمت دے جو تلف ہونے کے وقت تھی اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ غصب کرنے کے وقت سے لے کر تلف ہونے تک اس چیز کی جو زیادہ سے زیادہ قیمت رہی ہو وہ دے

۲۵۶۸ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر وہ تلف ہو جائے تو اگر وہ گیہوں اور جَو کی مانند ہو جن کی فرداً فرداً قیمت کا ذاتی خصوصیات کی بنا پر باہم فرق نہیں ہوتا تو ضروری ہے کہ (غاصب نے) جو چیز غصب کی ہو اسی جیسی چیز مالک کو دے لیکن جو چیز دے ضروری ہے کہ اس کی قسم اپنی خصوصیات میں اس غصب کی ہوئی چیز کی قسم کے مانند ہو جو کہ تلف ہو گئی ہے مثلاً اگر بلّی یا قسم کا چاول غصب کیا تھا تو گلّی یا قسم کا نہیں دے سکتا

۲۵۶۹ اگر ایک شخص بلّی جیسی کوئی چیز غصب کرے اور وہ تلف ہو جائے تو اگر اس کی بازار کی قیمت میں فرق نہ پڑا ہو لیکن جتنی مدت وہ غصب کرنے والے کے پاس رہی ہو اس مدت میں مثلاً فربہ ہو گئی ہو اور پھر تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ فربہ ہونے کے وقت کی قیمت ادا کرے

۲۵۷۰ جو چیز کسی نے غصب کی ہو اگر کوئی اور شخص وہی چیز اس سے غصب کرے اور پھر وہ تلف ہو جائے تو مال ان دونوں میں سے ہر ایک سے اس کا عوض لے سکتا ہے یا ان دونوں میں سے ہر ایک سے اس کے عوض کی کچھ مقدار کا مطالبہ کر سکتا ہے لهذا اگر مال کا مالک اس کا عوض پہلے غاصب سے لے لے تو پہلے غاصب نے جو کچھ دیا ہو وہ دوسرے غاصب سے لے سکتا ہے لیکن اگر مال کا مالک اس کا عوض دوسرے غاصب سے لے لے تو اس نے جو کچھ دیا ہے اس کا مطالبہ دوسرا غاصب پہلے غاصب سے نہیں کرسکتا

۲۵۷۱ جس چیز کو بیچا جائے اگر اس میں معاملے کی شرطوں میں سے کوئی ایک موجود نہ ہو مثلاً جس چیز کی خریدوفروخت وزن کرکے کرنی ضروری ہو اگر اس کا معاملہ بغیر وزن کئے کیا جائے تو معاملہ باطل ہے اور اگر بیچنے والا اور خریدار معاملے سے قطع نظر اس بات پر رضامند ہوں کہ ایک دوسرے کے مال میں تصرف کریں تو کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ جو چیز انھوں نے ایک دوسرے سے لی ہو وہ غصبی مال کی مانند ہے اور ان کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی چیزیں واپس کر دیں اور اگر دونوں میں سے جس کے بلّی ہاتھوں دوسرے کا مال تلف ہو جائے تو خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو کہ معاملہ باطل تھا ضروری ہے کہ اس کا عوض دے

۲۵۷۲ جب ایک شخص کوئی مال کسی بیچنے والے سے اس مقصد سے لے کہ اسے دیکھے یا کچھ مدت اپنے پاس رکھے تاکہ اگر پسند آئے تو خرید لے تو اگر وہ مال تلف ہوجائے تو مشہور قول کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کا عوض اس کے مالک کو دے

گم شده مال پانے کے احکام

۲۵۷۳۔اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کا گم شدہ ایسا مال ملے جو حیوانات میں سے نہ ہو اور جس کی کوئی ایسی نشانی بتائی نہ ہو جس کے ذریعہ اس کے مالک کا پتا چل سکے تو خواہ اس کی قیمت ایک درہم یا ۱۲ چنے سکہ دار چاندی یا سے کم ہو یا نہ ہو وہ اپنے لئے لے سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ وہ شخص اس مال کو اس کے مالک کی طرف سے فقیروں کو صدقہ کر دے

۲۵۷۴۔ اگر کوئی انسان کھیے گری ہوئی ایسی چیز پائے جس کی قیمت ایک درهم سے کم ہو تو اگر اس کا مالک معلوم ہو لیکن انسان کو یہ علم نہ ہو کہ وہ اس کے اٹھانے پر راضی ہے یا نہیں تو وہ اس کی اجازت کے بغیر اس چیز کو نہیں اٹھا سکتا اور اگر اس کے مالک کا علم نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کو مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور جب بتائی اس کا مالک ملے اور صدقہ دینے پر راضی نہ ہو تو اسے اس کا عوض دے دے

۲۵۷۵۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز پائے جس پر کوئی ایسی نشانی ہو جس کے ذریعہ اس کے مالک کا پتا چلایا جاسکے تو اگرچہ اسے معلوم ہو کہ اس کا مالک ایک ایسا کافر جس کا مال محترم ہے تو اس صورت میں اس چیز کی قیمت ایک درہم تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ جس دن وہ چیز ملی ہو اس سے ایک سال تک لوگوں کی بیٹھکوں (یا مجلسوں) میں اس کا اعلان کرے

۲۵۷۶۔ اگر انسان خود اعلان نہ کرنا چاہے تو ایسے آدمی کو اپنی طرف سے اعلان کرنے کے لئے کہہ سکتا ہے جس کے متعلق اسے اطمینان ہو کہ وہ اعلان کر دے گا

۲۵۷۷۔ اگر مذکورہ شخص ایک سال تک اعلان کرے اور مال کا مالک نہ ملے تو اس صورت میں جب کہ وہ مال حرم پاک (مکہ) کے علاوہ کسی جگہ سے ملا ہو وہ اسے اس کے مالک کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے تاکہ جب بتائی وہ ملے اسے دے دے یا مال کے مالک کی طرف سے فقیروں کو صدقہ کر دے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ خود نہ لے اور اگر وہ مال اسے حرم پاک میں ملا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے صدقہ کرے

۲۵۷۸۔ اگر ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد بھی مال کا مالک نہ ملے اور جسے وہ مال ملا ہو وہ اس کے مالک کے لئے اسے اپنے پاس رکھ لے (یعنی جب مالک ملے گا اسے دے دے گا) اور وہ مال تلف ہو جائے تو اگر اس نے مال کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو اور تعدی بھی نہ کی ہو تو پھر وہ ذمے دار نہیں ہے لیکن اگر وہ مال اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر چکا ہو تو مال کے مالک کو اختیار ہے کہ اس صدقہ پر راضی ہو جائے یا اپنے مال کے عوض کا مطالبہ کرے اور صدقہ کا ثواب صدقہ کرنے والے کو ملے گا۔

۲۵۷۹۔ جس شخص کو کوئی مال ملا ہو اگر وہ اس طریقہ کے مطابق جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے عمداً اعلان نہ کرے تو پہلے (اعلان نہ کرکے اگرچہ) اس نے گناہ کیا ہے لیکن اب اسے احتمال ہو کہ (اعلان کرنا) مفید ہوگا تو پھر بھی اس پر واجب ہے کہ اعلان کرے۔

۲۵۸۰۔اگر دیوانے یا نابالغ بچے کو کوئی ایسی چیز مل جائے جس میں علامت موجود ہو اور اس کی قیمت ایک درہم کے برابر ہو تو اس کا سرپرست اعلان کرسکتا ہے ۔ بلکہ اگر وہ چیز سرپرست نے بچے یا دیوانے سے لی ہو تو اس پر واجب ہے کہ اعلان کرے۔ اور اگر ایک سال تک اعلان کرے پھر بھی مال کا مالک نہ ملے تو ضروری ہے کہ جو کچھ مسئلہ ۲۵۷۷ میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

۲۵۸۱۔ اگر انسان اس سال کے دوران جس میں وہ (ملنے والے مال کے بارے میں) اعلان کر رہا ہو مال کے مالک کے ملنے سے ناامید ہو جائے تو ۔ احتیاط کی بنا پر ۔ ضروری ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے اس مال کو صدقہ کردے ۔

۲۵۸۲۔اگر اس سال کے دوران جس میں (انسان ملنے والے مال کے بارے میں) اعلان کر رہا ہو وہ مال تلف ہو جائے تو اگر اس شخص نے اس مال کی نگہداشت میں کوتاہی کی ہو یا تَعَدّی یعنی بیجا استعمال کرے تو وہ ضامن ہے کہ اس کا عوض اس کے مالک کو دے اور ضروری ہے کہ اعلان کرتا رہے اور اگر کوتاہی یا تَعَدّی نہ کی ہو تو پھر اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

۲۵۸۳۔اگر کوئی مال جس پر کوئی نشانی (یا مارکہ) ہو اور اس کی قیمت ایک درہم تک پہنچتی ہو ایسی جگہ ملے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اعلان کے ذریعے اس کا مالک نہیں ملے گا تو ضروری ہے کہ (جس شخص کو وہ مال ملا ہو) وہ پہلے

دن ھی اس احتیاط لازم کی بنا پر حاکم شرع کی اجازت س اس ک مالک کی طرف س فقیرو کو صدقه کر د اور ضروری نهی که وه ایک سال ختم هون تک انتظار کر

۲۵۸۴ اگر کسی شخص کو کوئی چیز مل اور وه اس اپنا مال سمجت هوئ ا ال اور بعد می اس پتا چل که وه اس کا اپنا مال نهی ه تو جو اس س پهل والی مسائل می بیان کئ گئ هی انهی ک مطابق عمل کر

۲۵۷۵ جو چیز ملی هو ضروری ه که اس طرح اعلان کیا جائ که اگر اس کا مالک سن تو اس غالب گمان هو که وه چیز اس کا مال ه اور اعلان کرن می مختلف مواقع ک لحاظ س فرق هوتا ه مثلاً بعض اوقات اتنا کهنا هی کافی ه که "مج کوئی چیز ملی ه" لیکن بعض دیگر صورتو می ضروری ه که اس چیز کی جنس کا تعین کر مثلاً یه که که "سون کا ایک ک ا مج ملا ه" اور بعض صورتو می اس چیز کی بعض خصوصیات کا بی اضافه ضروری ه مثلاً کهی "سون کی بالیا مج ملی هی " لیکن بهر حال ضروری ه که اس چیز کی تمام خصوصیات کا ذکر نه کر تاکه وه چیز معین نه هو جائ

۲۵۸۶ اگر کسی کو کوئی چیز مل جائ اور دوسرا شخص کهی که یه میرا مال ه اور اس کی نشانیا بی بتا د تو وه چیز اس دوسر شخص کو اس وقت دینا ضروری ه جب س اطمینان هو جائ که یه اسی کا مال ه اور یه ضروری نهی که وه شخص ایسی نشانیا بتائ جن کی طرف عموماً مال کا مالک بی توجه نهی دیتا

۲۵۸۷ کسی شخص کو جو چیز ملی هو اگر اس کی قیمت ایک درهم تک پهنچ تو اگر وه اعلان نه کر اور اس چیز کو مسجد یا کسی دوسری جگه لوگ جمع هوت هو رک د اور وه چیز تلف هوجائ یا کوئی دوسرا شخص اس ا ال تو جس شخص کو وه چیز پی هوئی ملی هو وه ذم دار ه

۲۵۸۸ اگر کسی شخص کو کوئی ایسی چیز مل جائ جو ایک سال تک باقی نه رهتی هو تو ضروری ه که ان تمام خصوصیات ک ساتھ جب تک که وه باقی رهی اس چیز کی حفاظت کر جو اس کی قیمت باقی رک نه می اهمیت رک تی هو اور احتیاط لازم ه که اس مدت ک دوران اس کا اعلان بی کرتا رهی اور اگر اس کا مالک نه مل تو احتیاط کی بنا پر حاکم شرع یا اس ک وکیل کی اجازت س اس کی قیمت کا تعین کر اور اس بیچ د اور ان پیسو کو اپنی پاس رک اور اس ک ساتھ

ساتھ اعلان بھی جاری رکھے اور اگر ایک سال تک اس کا مالک نہ ملے تو ضروری ہے کہ جو کچھ مسئلہ ۲۵۷۷ میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرے

۲۵۸۹ جو چیز کسی کو پڑی ہوئی ملی ہو اگر وضو کرتے وقت یا نماز پڑھتے وقت وہ اس کے پاس ہو اور اگر وہ مالک کے ملنے کی صورت میں اسے نہ لوٹانا چاہتا ہو تو اس کا وضو اور نماز باطل نہیں ہوگی

۲۵۹۰ اگر کسی شخص کا جوتا اٹھا لیا جائے اور اس کی جگہ کسی اور کا جوتا رکھ دیا جائے اور اگر وہ شخص جانتا ہو کہ جو جوتا رکھا ہے وہ اس شخص کا مال ہے جو اس کا جوتا لے گیا ہے اور اس بات پر راضی ہو کہ جوتا وہ لے گیا ہے اس کے عوض اس کا جوتا رکھ لے تو وہ اپنے جوتے کے بجائے وہ جوتا رکھ سکتا ہے اور اسی طرح اگر وہ شخص جانتا ہو کہ وہ شخص اس کا جوتا ناحق اور ظلماً لے گیا ہے تب بھی یہی حکم ہے لیکن اس صورت میں ضروری ہے کہ اس جوتے کی قیمت اس کے اپنے جوتے کی قیمت سے زیادہ نہ ہو ورنہ زیادہ قیمت کے متعلق مجہول المالک کا حکم جاری ہوگا اور ان دو صورتوں کے علاوہ اس جوتے پر مجہول المالک کا حکم جاری ہوگا

۲۵۹۱ اگر انسان کے پاس مجہول المالک مال ہو اور اس مال پر لفظ گم شدہ کا اطلاق نہ ہوتا ہو تو اس صورت میں کہ جب اسے اطمینان ہو کہ اس کے اس مال میں تصرف کرنے پر اس مال کا مالک راضی ہوگا تو جس طرح بھی وہ اس مال میں تصرف کرنا چاہے اس کے لئے جائز ہے اور اگر اطمینان نہ ہو تو انسان کے لئے لازم ہے کہ اس کے مالک کو تلاش کرے اور جب تک اس کے ملنے کی امید ہو اس وقت تک تلاش کرے اور اس کے مالک کے ملنے سے مایوس ہونے کے بعد اس مال کو بطور صدقہ فقیر کو دینا ضروری ہے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے صدقہ دے اور اگر بعد میں مال کا مالک مل جائے اور صدقہ دینے پر راضی نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اسے اس کا عوض دینا ضروری ہے

حیوانات کو شکار اور ذبح کرنے کے احکام

اشارہ

۲۵۹۲ حیوان جنگلی ہو یا پالتو حرام گوشت حیوانوں کے علاوہ جن کا بیان کھانے اور پینے والی چیزوں کے احکام میں آئے گا اس کو اس طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے جو بعد میں بتایا جائے گا تو اس کی جان نکل جانے کے بعد اس کو گوشت حلال اور بدن پاک ہے لیکن اونٹ، مچھلی اور ٹڈی کو ذبح کئے بغیر کھانا حلال ہوجائے گا جس طرح کی آئندہ مسائل میں بیان کیا جائے گا

۲۵۹۳ وہ جنگلی حیوان جن کا گوشت حلال ہو مثلاً ہرن، چکور اور پہاڑی بکری اور وہ حیوان جن کا گوشت حلال ہو اور جو پہلے پالتو رہے ہو اور بعد میں جنگلی بن گئے ہو مثلاً پالتو گائے اور اونٹ جو بھاگ گئے ہو اور جنگلی بن گئے ہو اگر انہیں اس طریقے کے مطابق شکار کیا جائے جس کا ذکر بعد میں ہوگا تو وہ پاک اور حلال ہیں لیکن حلال گوشت والے پالتو حیوان مثلاً بطخ اور گھریلو مرغ اور حلال گوشت والے وہ جنگلی حیوان جو تربیت کی وجہ سے پالتو بن جائیں شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوتے

۲۵۹۴ حلال گوشت والا جنگلی حیوان شکار کرنے سے اس صورت میں پاک اور حلال ہوتا ہے جب وہ بھاگ سکتا ہو یا اڑسکتا ہو لہذا ہرن کا وہ بچہ جو بھاگ نہ سکے اور چکور کا وہ بچہ جو اڑ نہ سکے شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوتے اور اگر کوئی شخص ہرنی کو اور اس کے ایسے بچے کو جو بھاگ نہ سکتا ہو ایک ہی تیر سے شکار کرے تو ہرنی حلال اور اس کا بچہ حرام ہوگا

۲۵۹۵ حلال گوشت والا وہ حیوان جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو مثلاً مچھلی اگر خود بخود مرجائے تو پاک ہے لیکن اس کا گوشت کھایا نہیں جاسکتا

۲۵۹۶ حرام گوشت والا وہ حیوان جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو مثلاً سانپ اس کا مردہ پاک ہے لیکن ذبح کرنے سے وہ حلال نہیں ہوتا

۲۵۹۷ کتا اور سور ذبح کرنے اور شکار کرنے سے پاک نہیں ہوتے اور ان کا گوشت کھانا بھی حرام ہے اور وہ حرام گوشت والا حیوان جو بھیڑیئے اور چیتے کی طرح چیرپھاڑ کرنے والا اور گوشت کھانے والا ہوا اگر اسے اس طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا یا تیر یا اسی طرح کی کسی چیز سے شکار کیا جائے تو وہ پاک ہے لیکن اس کا گوشت حلال نہیں ہوتا اور اگر اس کا شکار شکاری کتے کے ذریعے کیا جائے تو اس کا بدن پاک ہونے میں بھی اشکال ہے

۲۵۹۸ ہاتھی، ریچھ اور بندر جو کچھ ذکر ہوچکا ہے اس کے مطابق درندہ حیوانوں کا حکم رکھتے ہیں لیکن حشرات (کیڑے مکوڑے) اور وہ بہت چھوٹے حیوانات جو زیر زمین رہتے ہیں جیسے چوہا اور گوہ (وغیرہ) اگر اچھلنے والا خون رکھتے ہو اور انہیں ذبح کیا جائے یا شکار کیا جائے تو ان کا گوشت اور کھا پاک نہیں ہوں گے

۲۵۹۹۔ اگر زنده حیوان کے پیٹ سے مرده بچه نکلے یا نکالا جائے تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے ۔

حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ

۲۶۰۰۔ حیوان کو ذبح کرنے کا طریقه یه ہے که اس کی گردن کی چار بڑی رگوں کو مکمل طور پر کاٹا جائے، ان میں صرف چیرا لگانا یا مثلاً صرف گلا کاٹنا احتیاط کی بنا پر کافی نہیں ہے اور در حقیقت یه چار رگوں کا کاٹنا نه هوا مگر (شرعاً ذبیحه اس وقت صحیح هوتا ہے) جب ان چار لوگوں کو گلے کی گره کے نیچے سے کاٹا جائے اور وه چار گیس سانس کی نالی اور کھانے کی نالی اور دو موٹی رگیں ہیں جو سانس کی نالی کے دونوں طرف هوتی ہیں۔

۲۶۰۱۔ اگر کوئی شخص چار رگوں میں سے بعض کو کاٹے اور پٹھے حیوان کے مرنے تک صبر کرے اور باقی رگیں بعد میں کاٹے تو اس کا کوئی فائده نہیں لیکن اس صورت میں جب که چاروں رگیں حیوان کی جان نکلنے سے پہلے کاٹ دی جائیں مگر جسب معمول مسلسل نه کاٹی جائیں تو وه حیوان پاک اور حلال هوگا اگرچه احتیاط مستحب یه ہے که مسلسل کاٹی جائیں۔

۲۶۰۲۔ اگر بٹیر یا کسی بٹیر کا گلا اس طرح پھاڑ دے که گردن کی ان چار رگوں میں سے جنهیں ذبح کرتے وقت کاٹنا ضروری ہے کچھ بڑی باقی نه رہے تو وه بٹیر حرام هوجاتی ہے اور اگر صرف سانس کی نالی بالکل باقی نه رہے تب بڑی یهی حکم ہے بلکه اگر بٹیر یا گردن کا کچھ حصه پھاڑ دے اور چاروں رگیں سر سے لٹکی هوئی یا بدن سے لگی هوئی باقی رهیں تو احتیاط کی بنا پر وه بٹیر حرام ہے لیکن اگر بدن کا کوئی دوسرا حصه پھاڑے تو اس صورت میں جب که بٹیر ابڑی زنده هو اور اس طریقے کے مطابق ذبح کی جائے جس کا ذکر بعد میں هوگا تو وه حلال اور پاک هوگی۔

حیوان کو ذبح کرنے کی شرائط

۲۶۰۳۔ حیوان کو ذبح کرنے کی چند شرطیں ہیں :

۱۔ جو شخص کسی حیوان کو ذبح کرے خواه مرد یا عورت اس کے لئے ضروری ہے که مسلمان هو اور وه مسلمان بچه بڑی جو سمجھدار هو یعنی برے بھلے کی سمجھ رکھتا هو حیوان کو ذبح کر سکتا ہے لیکن غیر کتابی کفار اور ان فرقوں کے لوگ جو کفار کے حکم میں ہیں مثلاً نواصب اگر کسی حیوان کو ذبح کریں تو وه حلال نهیں هوگا بلکه کتابی کافر (مثلاً یهودی اور عیسائی) بڑی کسی حیوان کو ذبح کرے اگرچه بِسمِ الله بڑی کهے تو بڑی احتیاط کی بنا پر وه حیوان حلال نهیں هوگا۔

۲۔ حیوان کو اس چیز سے ذبح کیا جائے جو لوہے (یااسٹیل) کی بنی ہوئی ہو لیکن اگر لوہے کی چیز دستیاب نہ ہو تو اسے ایسی تیز چیز مثلاً۔ شیشے اور پتھر سے بھی ذبح کیا جاسکتا ہے جو اس کی چاروں رگیں کاٹ دے اگرچہ ذبح کرنے کی (فوری) ضرورت پیش نہ آئی ہو۔

۳۔ ذبح کرتے وقت حیوان قبلی کی طرف ہو۔ حیوان کا قبلہ رخ ہونا خواہ بیٹھا ہو یا کھڑا ہو دونوں حالتوں میں ایسا ہو جیسے انسان نماز میں قبلہ رخ ہوتا ہے اور اگر حیوان دائیں طرف یا بائیں طرف لیٹا ہو تو ضروری ہے کہ حیوان کی گردن اور اس کا پیٹ قبلہ رخ ہو اور اس کے پاؤں ہاتھوں اور منہ کا قبلہ رخ ہونا لازم نہیں ہے۔ اور جو شخص جانتا ہو کہ ذبح کرتے وقت ضروری ہے کہ حیوان، قبلہ رخ ہو اگر وہ جان بوجھ کر اس کا منہ قبلے کی طرف نہ کرے تو حیوان حرام ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر ذبح کرنے والا بھول جائے یا مسئلہ نہ جانتا ہو یا قبلے کے بارے میں اسے اشتباہ ہو یا یہ نہ جانتا ہو کہ قبلہ کس طرف ہے یا حیوان کا منہ قبلے کی طرف نہ کرسکتا ہو تو پھر اشکال نہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ حیوان کو ذبح کرنے والا بھی قبلہ رخ ہو۔

۴۔ کوئی شخص کسی حیوان کو ذبح کرتے وقت یا ذبح سے کچھ پہلے ذبح کرنے کی نیت سے خدا کا نام لے اور صرف بسم اللہ کہہ دے تو کافی ہے بلکہ اگر صرف اللہ کہہ دے تو بعید نہیں کہ کافی ہو اور اگر ذبح کرنے کی نیت کے بغیر خدا کا نام لے تو وہ حیوان پاک نہیں ہوتا اور اس کا گوشت بھی حرام ہے لیکن اگر بھول جانے کی وجہ سے خدا کا نام نہ لے تو اشکال نہیں ہے۔

۵۔ ذبح ہونے کے بعد حیوان حرکت کرے اگرچہ مثال کے طور پر سر کٹنے یا دم کی حرکت دے یا اپنا پاؤں زمین پر مارے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب ذبح کرتے وقت حیوان کا زندہ ہونا مشکوک ہو اور اگر مشکوک نہ ہو تو یہ شرط ضرور نہیں ہے۔

۶۔ حیوان کے بدن سے اتنا خون نکلے جتنا معمول کے مطابق نکلتا ہے۔ پس اگر خون اس کی رگوں میں رک جائے اور اس سے خون نہ نکلے یا خون نکلا ہو لیکن اس حیوان کی نوع کی نسبت کم ہو تو وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔ لیکن اگر خون کم نکلنے کی وجہ یہ ہو کہ اس حیوان کا ذبح کرنے سے پہلے خون بہہ چکا ہو تو اشکال نہیں ہے۔

۷ حیوان کو گلے کی طرف سے ذبح کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ گردن کو اگلی طرف سے کاٹا جائے اور چھری کو گردن کی پشت میں گھونپ کر اس طرح اگلی طرف نہ لایا جائے کہ اس کی گردن پشت کی طرف سے کٹ جائے۔

۲۶۰۴ احتیاط کی بنا پر جائز نہیں ہے کہ حیوان کی جان نکلنے سے پہلے اس کا سر تن سے جدا کیا جائے ۔ اگرچہ کرنے سے حیوان حرام نہیں ہوتا لیکن لاپروائی یا چھری تیز ہونے کی وجہ سے سرجدا ہو جائے تو اشکال نہیں ہے اور اسی طرح احتیاط کی بنا پر حیوان کی گردن چیرنا اور اس سفید رگ کو جو گردن کے مہروں سے حیوان کی دم تک جاتی ہے اور نخاع کہلاتی ہے حیوان کی جان نکلنے سے پہلے کاٹنا جائز نہیں ہے۔

اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ

۲۶۰۵ اگر اونٹ کو نحر کرنا مقصود ہوتا کہ جان نکلنے کے بعد وہ پاک اور حلال ہوجائے تو ضروری ہے کہ ان شرائط کے ساتھ جو حیوان کو ذبح کرنے کے لئے بتائی گئی ہیں چھری یا کوئی اور چیز جو لوہے (یا اسٹیل) کی بنی ہوئی اور کاٹنے والی ہو اونٹ کی گردن اور سینے کے درمیان جوف میں گھونپ دیں اور بہتر یہ ہے کہ اونٹ اس وقت کھڑا ہو لیکن اگر وہ گھٹنے زمین پر ٹیک دے یا کسی پہلو لیٹ جائے اور قبلہ رخ ہو اس وقت چھری اس کی گردن کی گہرائی میں گھونپ دی جائے تو اشکال نہیں ہے۔

۲۶۰۶ اگر ونٹ کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپنے کی بجائے اسے ذبح کیا جائے (یعنی اس کی گردن کی چار رگیں کاٹی جائیں) یا بٹیے اور گائے اور ان جیسے دوسرے حیوانات کی گردن کی گہرائی میں اونٹ کی طرح چھری گھونپی جائے تو ان کا گوشت حرام اور بدن نجس ہے لیکن اگر اونٹ کی چار رگیں کاٹی جائیں اور ابھی وہ زندہ ہو تو مذکورہ طریقہ کے مطابق اس کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپی جائے تو اس گوشت حلال اور بدن پاک ہے نیز اگر گائے یا بٹیے اور ان جیسے حیوانات کی گردن کی گہرائی میں چھری گھونپی جائے اور ابھی وہ زندہ ہو کہ انہیں ذبح کر دیا جائے تو وہ پاک اور حلال ہیں۔

۲۶۰۷ اگر کوئی حیوان سرکش ہوجائے اور اس طریقہ کے مطابق جو شرع نے مقرر کیا ہے ذبح (یانحر) کرنا ممکن نہ ہو مثلاً کنویں میں گرجائے اور اس بات کا احتمال ہو کہ وہیں مرجائے گا اور اس کا مذکورہ طریقہ کے مطابق ذبح (یانحر) کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے بدن پر جہاں کہیں بھی زخم لگایا جائے اور اس زخم کے نتیجے میں اس کی جان نکل جائے وہ حیوان

حلال ھ اور اس کا روبہ قبلہ ھونا لازم نھی لیکن ضروری ھ کہ دوسری شرائط حیوان کو ذبح کرنی کی بار میں بتائی گئی ھی اس میں موجود ھو

حیوانات کو ذبح کرنی کی مستحبات

۲۶۰۸ فُقَھَاء رِضوَانُ اللهِ عَلیھِم نی حیوانا کو ذبح کرنی میں کچھ چیزوں کو مستحب شمار کیا ھ :

۱ بکری کو ذبح کرتی وقت اس کی دونوں ھاتی اور ایک پاوں باندی دیئی جائی اور دوسرا پاوں کھلا رکھا جائی اور گائی کو ذبح کرتی وقت اس کی چاروں ھاتی پاوں باندی دیئی جائی اور دم کھلی رکھی جائی اور اونی کو نحر کرتی وقت اگر وہ بیٹھا ھوا ھو تو اس کی دونوں نیچی سی گھٹنی تک یا بغل کی نیچی ایک دوسری سی باندی دیئی جائی اور اس کی پاوں کھلی رکھی جائی اور مستحب ھ کہ پرندی کو ذبح کرنی کی بعد چھوڑ دیا جائی تاکہ وہ اپنی پر اور بال پھڑپھڑا سکی

۲ حیوان کو ذبح (یانحر) کرنی سی پھلی اس کی سامنی پانی رکھا جائی

۳ (ذبح یا نحر کرتی وقت) ایسا کام کیا جائی کہ حیوان کو کم سی کم تکلیف ھو مثلاً چھری خوب تیز کرلی جائی اور حیوان کو جلدی ذبح کیا جائی

حیوانات کو ذبح کرنی کی مکروھات

۲۶۰۹ حیوانات کو ذبح کرتی وقت بعض روایات میں چند چیزیں مکروہ شمار کی گئی ھیں :

۱ حیوان کی جان نکلنی سی پھلی اس کی کھال اتارنا

۲ حیوان کی ایسی جگہ ذبح کرنا جھاں اس کی نسل کا دوسرا حیوان اسی دیکھ رھا ھو

۳ شب جمعہ کو یا جمع کی دن ظھر سی پھلی حیوان کا ذبح کرنا لیکن اگر ایسا کرنا ضرورت کی تحت ھو تو اس میں کوئی عیب نھی

۴ جس چوپائی کو انسان نی پالا ھو اسی خود اپنی ھاتی سی ذبح کرنا

ہتھیاروں سے شکار کرنے کے احکام

۲۶۱۰۔ اگر حلال گوشت جنگلی حیوان کا شکار ہتھیاروں کے ذریعے کیا جائے اور وہ مرجائے تو پانچ شرطوں کے ساتھ وہ حیوان حلال اور اس کا بدن پاک ہوتا ہے۔

۱۔ شکار کا ہتھیار چھری اور تلوار کی طرح کاٹنے والا ہو یا نیزے اور تیر کی طرح تیز ہو تاکہ تیز ہونے کی وجہ سے حیوان کے بدن کو چاک کر دے اور اگر حیوان کا شکار جال یا لکڑی یا پتھر یا انھی جیسی چیزوں کے ذریعے کیا جائے تو وہ پاک نہیں ہوتا اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ اور اگر حیوان کا شکار بندوق سے کیا جائے اور اس کی گولی اتنی تیز ہو کہ حیوان کے بدن میں گھس جائے اور اسے چاک کردے تو وہ حیوان پاک اور حلال ہے۔ اور اگر گولی تیز نہ ہو بلکہ دباو کے ساتھ حیوان کے بدن میں داخل ہو اور اسے مار دے یا اپنی گرمی کی وجہ سے اس کا بدن جلا دے اور اس جلنے کے اثر سے حیوان مرجائے تو اس حیوان کے پاک اور حلال ہونے میں اشکال ہے۔

۲۔ ضروری ہے کہ شکاری مسلمان ہو یا ایسا مسلمان بچہ ہو جو برے بھلے کو سمجھتا ہو اور اگر غیر کتابی کافر یا وہ شخص جو کافر کے حکم میں ہو جیسے ناصبی کسی حیوان کا شکار کرے تو وہ شکار حلال نہیں ہے۔ بلکہ کتابی کافر بھی اگر شکار کرے اور بسم اللہ کا نام بھی لے تب بھی احتیاط کی بنا پر وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔

۳۔ شکاری ہتھیار اس حیوان کو شکار کرنے کے لئے استعمال کرے اور اگر مثلاً کوئی شخص کسی جگہ کو نشانہ بنا رہا ہو اور اتفاقاً ایک حیوان کو مار دے تو وہ حیوان پاک نہیں ہے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔

۴۔ ہتھیار چلاتے وقت شکاری اللہ کا نام لے اور بنابر اَقویٰ اگر شانے پر لگنے سے پہلے اغصبلله کا نام لے تو بھی کافی ہے لیکن اگر جان بوجھ کر اللہ تعالی کا نام نہ لے تو شکار حلال نہیں ہوتا البتہ بھول جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

۵۔ اگر شکاری حیوان کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ مرچکا ہو یا گر زندہ ہو تو ذبح کرنے کے لئے وقت نہ ہو یا ذبح کرنے کے لئے وقت ہوتے ہوئے وہ اسے ذبح نہ کرے حتی کہ وہ مرجائے تو حیوان حرام ہے۔

۲۶۱۱ اگر دو اشخاص (مل کر) ایک حیوان کا شکار کریں اور ان میں سے ایک مذکورہ پوری شرائط کے ساتھ شکار کرے لیکن دوسرے کے شکار میں مذکورہ شرائط میں سے کچھ کم ہو مثلاً ان دونوں میں سے ایک اللہ تعالی کا نام لے اور دوسرا جان بوجھ کر اللہ تعالی کا نام نہ لے تو وہ حیوان حلال نہیں ہے

۲۶۱۲ اگر تیر لگنے کے بعد مثال کے طور پر حیوان پانی میں گرجائے اور انسان کو علم ہو کہ حیوان تیر لگنے اور پانی میں گرنے سے مرا ہے تو وہ حیوان حلال نہیں ہے بلکہ اگر انسان کو یہ علم نہ ہو کہ وہ فقط تیر لگنے سے مرا ہے تب بھی وہ حیوان حلال نہیں ہے

۲۶۱۳ اگر کوئی شخص غصبی کتے یا غصبی ہتھیار سے کسی حیوان کا شکار کرے تو شکار حلال ہے اور خود شکاری کا مال ہوجاتا ہے لیکن اس بات کے علاوہ کہ اس نے گناہ کیا ہے ضروری ہے کہ ہتھیار یا کتے کی اجرت اس کے مالک کو دے

۲۶۱۴ اگر شکار کرنے کے ہتھیار مثلاً۔ تلوار سے حیوان کے بعض اعضاء مثلا ہاتھ اور پاوں اس کے بدن سے جدا کردیئے جائیں تو وہ عضو حرام ہیں لیکن اگر مسئلہ (۲۶۱۰) میں مذکورہ شرائط کے ساتھ اس حیوان کو ذبح کیا جائے تو اس کا باقی ماندہ بدن حلال ہوجائے گا لیکن اگر شکار کے ہتھیار سے مذکورہ شرائط کے ساتھ حیوان کے بدن کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں اور سر اور گردن ایک حصے میں رہیں اور انسان اس وقت شکار کے پاس پہنچے جب اس کی جان نکل چکی ہو تو دونوں حصے حلال ہیں اور اگر حیوان زندہ ہو لیکن اسے ذبح کرنے کے لئے وقت نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے لیکن اگر ذبح کرنے کے لئے وقت ہو اورممکن ہو کہ حیوان کچھ دیر زندہ رہے تو وہ حصہ جس میں سر اور گردن نہ ہو حرام ہے اور وہ حصہ جس میں سر اور گردن ہو اگر اسے شرع کے معین کردہ طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو حلال ہے ورنہ وہ بھی حرام ہے

۲۶۱۵ اگر لکڑی یا پتھر یا کسی دوسری چیز سے جن سے شکار کرنا صحیح نہیں ہے کسی حیوان کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں تو وہ حصہ جس میں سر اور گردن نہ ہو حرام ہے اور اگر حیوان زندہ ہو اور ممکن ہو کہ کچھ دیر زندہ رہے اور اسے شرع کے معین کردہ طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو وہ حصہ جس میں سر اور گردن ہو حلال ہے ورنہ وہ حصہ بھی حرام ہے

۲۶۱۶ جب کسی حیوان کا شکار کیا جائے یا اسے ذبح کیا جائے اور اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اگر اس بچے کو شرع کے معین کردہ طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو حلال ورنہ حرام ہے

۲۶۱۷ اگر کسی حیوان کا شکار کیا جائے یا اسے ذبح کیا جائے اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے تو اس صورت میں کہ جب بچہ اس حیوان کو ذبح کرنے سے پہلے نہ مرا ہو اور اسی طرح جب وہ بچہ اس حیوان کے پیٹ سے دیر سے نکلنے کی وجہ سے نہ مرا ہو اگر اس بچے کی بناوٹ مکمل ہو اور اون یا بال اس کے بدن پر اگے ہوئے ہوں تو وہ بچہ پاک اور حلال ہے

شکاری کتے سے شکار کرنا

۲۶۱۸ اگر شکاری کتا کسی حلال گوشت والے جنگلی حیوان کا شکار کرے تو اس حیوان کے پاک ہونے اور حلال ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں :

۱ کتا اس طرح سدھایا ہوا ہو کہ جب بولی اسے شکار پکڑنے کے لئے بھیجا جائے چلا جائے اور جب اسے جانے سے روکا جائے تو روک جائے لیکن اگر شکار سے نزدیک ہونے اور شکار کو دیکھنے کے بعد اس جانے سے روکا جائے اور نہ رکے تو کوئی حرج نہیں ہے اور لازم نہیں ہے کہ اس کی عادت ایسی ہو کہ جب تک مالک نہ پہنچے شکار کو نہ کھائے بلکہ اگر اس کی عادت یہ ہو کہ اپنے مالک کے پہنچنے سے پہلے شکار سے کچھ کھالے تو بولی حرج نہیں ہے اور اسی طرح اگر اسے شکار کا خون پینے کی عادت ہو تو اشکال نہیں

۲ اس کا مالک اسے شکار کے لئے بھیجے اور اگر وہ اپنے آپ ہی شکار کے پیچھے جائے اور کسی حیوان کو شکار کرلے تو اس حیوان کا کھانا حرام ہے بلکہ اگر کتا اپنے آپ شکار کے پیچھے لگ جائے اور بعد میں اس کا مالک بانگ لگائے تاکہ وہ جلدی شکار تک پہنچے تو اگرچہ وہ مالک کی آواز کی وجہ سے تیز بھاگے پھر بھی احتیاط واجب کی بنا پر اس شکار کو کھانے سے اجتناب کرنا ضروری ہے

۳ جو شخص کتے کو شکار کے پیچھے لگائے ضروری ہے کہ مسلمان ہو اس تفصیل کے مطابق جو اسلحہ سے شکار کرنے کی شرائط میں بیان ہوچکی ہے

۴۔ کتے کو شکار کے پیچھے بھیجتے وقت شکاری اللہ تعالی کا نام لے اور اگر جان بوجھ کر اللہ تعالی کا نام نہ لے تو وہ شکار حرام لیکن اگر بھول جائے تو اشکال نہیں۔

۵۔ شکار کو کتے کے کاٹنے سے جو زخم آئے وہ اس سے مرے لہذا اگر کتا شکار کا گلا گھونٹ دے یا شکار دوڑنے یا ڈر جانے کی وجہ سے مر جائے تو حلال نہیں ہے۔

۶۔ جس شخص نے کتے کو شکار کے پیچھے بھیجا ہو اگر وہ (شکار کئے گئے حیوان کے پاس) اس وقت پہنچے جب وہ مرچکا ہو یا اگر زندہ ہو تو اسے ذبح کرنے کے لئے وقت نہ ہو لیکن شکاری کے پاس پہنچنا غیر معمولی تاخیر کی وجہ سے نہ ہو اور اگر ایسے وقت پہنچے جب اسے ذبح کرنے کے لئے وقت ہو لیکن وہ حیوان کو ذبح نہ کرے حتی کہ وہ مرجائے تو وہ حیوان حلال نہیں ہے۔

۲۶۱۹۔جس شخص نے کتے کو شکار کے پیچھے بھیجا ہو اگر وہ شکار کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ اسے ذبح کرسکتا ہو تو ذبح کرنے کے لوازمات مثلاً۔ اگر چھری نکالنے کی وجہ سے وقت گزرجائے اور حیوان مر جائے تو حلال ہے لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس سے حیوان کو ذبح کرے اور وہ مر جائے تو بنابر احیتاط وہ حلال نہیں ہوتا البتہ اس صورت میں اگر وہ شخص اس حیوان کو چھوڑ دے تاکہ کتا اسے مار ڈالے تو وہ حیوان حلال ہوجاتا ہے۔

۲۶۲۰۔ اگر کئی کتے شکار کے پیچھے پیچھے جائیں اور وہ سب مل کر کسی حیوان کا شکار کریں تو اگر وہ سب کے سب ان شرائط کو پورا کرتے ہوں جو مسئلہ ۲۶۱۸ میں بیان کی گئی ہیں تو شکار حلال ہے اور اگر ان میں سے ایک کتا بھی ان شرائط کو پورا نہ کرے تو شکار حرام ہے۔

۲۶۲۱۔ اگر کوئی شخص کتے کو کسی حیوان کے شکار کے لئے بھیجے اور وہ کتا کوئی دوسرا حیوان شکار کرلے تو وہ شکار حلال اور پاک ہے اور اگر جس حیوان کے پیچھے بھیجا گیا ہو اسے بھی اور ایک حیوان کو بھی شکار کرلے تو وہ دونوں حلال اور پاک ہیں۔

۲۶۲۲۔ اگر چند اشخاص مل کر ایک کتے کو شکار کے پیچھے بھیجیں اور ان میں سے ایک شخص جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے تو وہ شکار حرام ہے نیز جو کتے شکار کے پیچھے بھیجے گئے ہوں اگر ان میں سے ایک کتا اس طرح سدھایا ہوا نہ ہو جیسا کہ مسئلہ ۲۶۱۸ میں بتایا گیا ہے تو وہ شکار حرام ہے۔

۲۶۲۳ اگر بازشکاری کتے کے علاوہ کوئی اور حیوان کسی جانور کا شکار کرے تو وہ شکار حلال نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اس شکار کے پاس پہنچ جائے اور وہ ابھی زندہ ہو اور اس طریقے کے مطابق جو شرع میں معین ہے اسے ذبح کرلے تو پھر وہ حلال ہے

مچھلی اور کیڑے کا شکار

۲۶۲۴ اگر مچھلی کو جو پیدائش کے لحاظ سے چھلکے والی ہو اگرچہ کسی عارضی وجہ سے اس کا چھلکا اتر گیا ہو پانی میں زندہ پکڑلیا جائے اور وہ پانی سے باہر اگر ماجائے تو وہ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے اور اگر وہ پانی میں مرجائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے مگر یہ کہ وہ مچھیرے کے جال کے اندر پانی میں مرجائے تو اس صورت میں اس کا کھانا حلال ہے اور جس مچھلی کے چھلکا نہ ہو اگرچہ اسے پانی سے زندہ پکڑ لیا جائے اور پانی کے باہر مرے وہ حرام ہے

۲۶۲۵ اگر مچھلی (اچھل کر) پانی سے باہر اگرے یا پانی کی لہر اسے باہر پھینک دے یا پانی اتر جائے اور مچھلی خشکی پر رہ جائے تو اگر اس کے مرنے سے پہلے کوئی شخص اسے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعے سے پکڑلے تو وہ مرنے کے بعد حلال ہے

۲۶۲۶ جو شخص مچھلی کا شکار کرے اس کے لئے لازم نہیں ہے کہ مسلمان ہو یا مچھلی کو پکڑتے وقت خدا کا نام لے لیکن نہ ضروری ہے کہ مسلمان دیکھے یا کسی اور طریقے سے اسے (یعنی مسلمان کو) یہ اطمینان ہو گیا ہو کہ مچھلی کو پانی سے زندہ پکڑا ہے یا وہ مچھلی اس کے جال میں پانی کے اندر مرگئی ہے

۲۶۲۷ جس مری ہوئی مچھلی کے متعلق معلوم نہ ہو کہ اسے پانی سے زندہ پکڑا گیا ہے یا مردہ حالت میں پکڑا گیا ہے اگر وہ مسلمان کے ہاتھ میں ہو تو حلال ہے لیکن اگر کافر کے ہاتھ میں ہو تو خواہ وہ کہے کہ اس نے اسے زندہ پکڑا ہے، حرام ہے مگر یہ کہ انسان کو اطمینان ہو کہ اس کافر نے مچھلی کو پانی سے زندہ پکڑا ہے یا وہ مچھلی اس کے جال میں پانی کے اندر مرگئی ہے (تو حلال ہے)

۲۶۲۸ زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے زندہ کھانے سے پرہیز کیا جائے

۲۶۲۹ اگر زندہ مچھلی کو بھون لیا جائے یا اسے پانی کے باہر مرنے سے پہلے ذبح کر دیا جائے تو اس کا کھانا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے کھانے سے پرہیز کیا جائے

۲۶۳۰ اگر پانی سے باهر مچھلی کے دو ٹکڑے کر لئے جائیں اور ان میں سے ایک ٹکڑا زنده هونے کی حالت میں پانی میں گر جائے تو جو ٹکڑا پانی سے باهر ره جائے اسے کھانا جائز هے اور احتیاط مستحب یه هے که اسے کھانے سے پرهیز کیا جائے

۲۶۳۱ اگر کسی کو هاتھ سے یا کسی اور ذریعے سے زنده پکڑ لیا جائے تو وه مرجانے کے بعد حلال هے اور یه لازم نهیں که اسے پکڑنے والا مسلمان هو اور اسے پکڑتے وقت الله تعالی کا نام لے لیکن اگر مرده کسی کافر کے هاتھ میں هو اور یه معلوم نه هو که اس نے اسے زنده پکڑا تھا یا نهیں تو اگرچه وه کهے که اس نے اس زنده پکڑا تھا وه حرام هے

۲۶۳۲ جس کسی کے پر ابھی تک نه اگے هوں اور اڑ نه سکتی هو اس کا کھانا حرام هے

کھانے پینے کی چیزوں کے احکام

۲۶۳۳ هر وه پرنده جو شاهین، عقاب، باز اور شکرے کی طرح چیرنے پھاڑنے والا اور پنجے دار هو حرام هے اور ظاهر یه هے که هر وه پرنده جو اڑتے وقت پروں کو مارتا کم اور بے حرکت زیاده رکھتا هے نیز پنجے دار هے، حرام هوتا هے اور هر وه پرنده جو اڑتے وقت پروں کو مارتا زیاده اور بے حرکت کم رکھتا هے، وه حلال هے، اسی فرق کی بنا پر حرام گوشت پرندوں کو حلال گوشت پرندوں میں سے ان کی پرواز کی کیفیت دیکھ کر پهچانا جاسکتا هے لیکن اگر کسی پرندے کی پرواز کی کیفیت معلوم نه هو تو اگر وه پرنده پوٹا، سنگدانه اور پاؤں کی پشت پر کانٹا رکھتا هو تو وه حلال هے اور اگر ان میں سے کوئی ایک علامت بھی موجود نه هو تو وه حرام هے اور احتیاط لازم یه هے که کوے کی تمام اقسام حتی که زاغ (پھاڑی کوے) سے بھی اجتناب کیا جائے اور جن پرندوں کا ذکر هوچکا هے ان کے علاوه دوسرے تمام پرندے مثلاً مرغ، کبوت اور چڑیاں یھاں تک که شتر مرغ اور مور بھی حلال هیں لیکن بعض پرندوں مثلاً مرغ، کبوتر اور چڑیاں یھاں تک که شترمرغ اور مور بھی حلال هیں لیکن بعض پرندوں جیسے هدهد اور ابابیل کو ذبح کرنا مکروه هے اور جو حیوانات اڑتے هیں مگر پر نهیں رکھتے مثلاً چمگادڑ حرام هیں اور احتیاط لازم کی بنا پر زنبور (بِھڑ، شهد کی مکھی، تتیاً) مچھر اور اڑنے والے دوسرے کیڑے مکوڑوں کا بھی حکم هے

۲۶۳۴ اگر اس حصے کو جس میں روح هو زنده حیوان سے جدا کر لیا جائے مثلاً زنده بھیڑ کی چکتی یا گوشت کی کچھ مقدار کاٹ لے جائے تو وه نجس اور حرام هے

۲۶۳۵ حلال گوشت حیوانات کے کچھ اجزاء حرام هیں اور ان کی تعداد چوده هے

۱ خون

۲ فضله

۳ عضو تناسل

۴شرمگاه

۵ بچه دانی

۶ غدود

۷ کپور

۸ وہ چیز جو بیضہ میں ہوتی ہے اور چنے کی دانی کی شکل کی ہوتی ہے

۹ حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے

۱۰ بنابر احتیاط لازم وہ رگیں جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتی ہیں

۱۱ پتہ

۱۲ تلی

۱۳ مثانہ

۱۴ انکھ کا ڈھیلا

یہ سب چیزیں پرندوں کے علاوہ حلال گوشت حیوانات میں حرام ہیں اور پرندوں کا خون اور ان کا فضلہ بلااشکال حرام ہیں لیکن ان دو چیزوں (خون اور فضلہ) کے علاوہ پرندوں میں وہ چیزیں ہوں جو اوپر بیان ہوئی ہیں تو ان کا حرام ہونا احتیاط کی بنا پر ہے

۲۶۳۶ حرام گوشت حیوانات کا پیشاب پینا حرام ہے اور اسی طرح حلال گوشت حیوان ۔ حتی کہ احتیاط لازم کی بنا پر اونٹ ۔ کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے لیکن علاج کے لئے اونٹ، گائے اور بھیڑ کا پیشاب پینے میں اشکال نہیں ہے

۲۶۳۷ چکنی مٹی کھانا حرام ہے نیز مٹی اور بجری کھانا احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم رکھتا ہے البتہ (ملتانی مٹی

کے مماثل) داغستانی اور آرمینیائی ملی وغیرہ علاج کے لئے بحالت مجبوری کھانے میں اشکال نہیں ہے اور حصول شفاء کی غرض سے (سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مزار مبارک کی ملی یعنی) خاک شفاء کی تولی سی مقدار کھانا جائز ہے اور

بهتر یه ھ کہ خاک شفاء کی کچھ مقدار پانی میں ملا لی جائ تاکہ وہ (حل ہوکر) ختم ہوجائ اور بعد میں اس پانی کو پی لیا جائ

۲۶۳۸ ناک کا پانی اور سینہ کا بلغم جو منہ میں آجائ اس کا نگلنا حرام نہیں ھ نیز اس غذا کہ نگلنہ میں جو خلال کرتہ وقت دانتو کہ ریخو سہ نکلہ کوئی اشکال نہیں ھ

۲۶۳۹ کسی ایسی چیز کا کھانا حرام ھ جو موت کا سبب بنہ یا انسان کہ لئ سخت نقصان دہ ہو

۲۶۴۰ گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا مکروہ ھ اور اگر کوئی شخص ان سہ بد فعلی کر تو وہ حیوان حرام ہوجاتا ھ اور جونسل بدفعلی کہ بعد پیدا ہو احتیاط کی بنا پر وہ بلی حرام ہو جاتی ھ اور ان کا پیشاب اور لید نجس ہوجاتی ھ اور ضروری ھ کہ انہیں شہر سہ باھر لہ جاکر دوسری جگہ بیچ دیا جائ اور اگر بدفعلی کرنہ والا اس حیوان کا مالک نہ ہو تو اس پر لازم ھ کہ اس حیوان کی قیمت اس کہ مالک کو دے اور اگر کوئی شخص حلال گوشت حیوان مثلاً گائ یا بلی سہ بدفعلی کر تو ان کا پیشاب اور گوبر نجس ہو جاتا ھ اور ان کا گوشت کھانا حرام ھ اور احتیاط کی بنا پر ان کا دودھ پینہ کا اور ان کی جونسل بدفعلی کہ بعد پیدا ہو اس کا بلی یھی حکم ھے اور ضروری ھ کہ ایسہ حیوان کو فوراً ذبح کرکہ جلادیا جائ اور جس نہ اس حیوان کہ ساتھ بدفعلی کی ہو اگر وہ اس کا مالک نہ ہو تو اس کی قیمت اس کہ مالک کو دے

۲۶۴۱ اگر بکری کا بچہ سورنی کا دودھ اتنی مقدار میں پی لہ کہ اس کا گوشت اور ھڈیاں اس سہ قوت حاصل کریں تو خود وہ اور اس کی نسل حرام ہوجاتی ھ اور اگر وہ اس سہ کم مقدار میں دودھ پئ تو احتیاط کی بنا پر لازم ھ کہ اس کا استبراء کیاجائ اور اس کہ بعد وہ حلال ہو جاتا ھے اور اس کا استبراء یہ ھ کہ سات دن پاک دودھ پئ اور اگر اسہ دودھ کی حاجت نہ ہو تو سات دن گھاس کھائ اور بلی کا شیر خوار بچہ اور گائ کا بچہ اور دوسرہ حلال گوشت حیوانو کہ بچہ ، احتیاط لازم کی بنا پر ، بکری کہ بچہ کہ حکم میں ھیے اور نجاست کھانہ والہ حیوان کا گوشت کھانا بلی حرام ھ اور اگر اس کا استبراء کیا جائ تو حلال ہوجاتا ھ اور اس کہ استبراء کی ترکیب مسئلہ ۲۲۶ میں بیان ہوئی ھے

۲۶۴۲ شراب پینا حرام ھ اور بعض احادیث میں اسہ گناہ کبیرہ بتایا گیا ھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سہ روایت ھ کہ آپ نہ فرمایا: " شراب برائیو کی جڑ اور گناھو کا منبع ھے جو شخص شراب پئ وہ اپنی عقل کھو بیٹھتا

ھ اور اس وقت خداتعالی کو نھیں پھچانتا، کوئی بڑی گناہ کرنے سے نھیں چوکتا، کسی شخص کا احترام نھیں کرتا، اپنے قریبی رشتے داروں کے حقوق کا پاس نھیں کرتا، کلم کلا برائی کرنے سے نھیں شرماتا، پس ایمان اور خدا شناسی کی روح اس کے بدن سے نکل جاتی ھ اور ناقص خبیث روح جو خدا کی رحمت سے دور ھوتی ھ اس کے بدن میں رہ جاتی ھے خدا اور اس کے فرشتے نیز انبیاء مرسلین اور مومنین اس پر لعنت بھیجتے ھیں، چالیس دن تک اس کی نماز قبول نھیں ھوتی، قیامت کے دن اس کا چھرہ سیاہ ھوگا اور اس کی زبان (کتے کی طرح) منہ سے باھر نکلی ھوئی ھوگی، اس کی رال سینے پر ٹپکتی ھوگی اور وہ پیاس کی شدت سے واویلا کرے گا"

۲۶۴۳ جس دستر خوان پر شراب پی جارھی ھو اس پر چینی ھوئی کوئی چیز کھانا حرام ھ اور اسی طرح اس دستر خوان پر بیٹھا جس پر شراب پی جارھی ھو اگر اس پر بیٹھنے سے انسان شراب پینے والوں میں شمار ھوتا ھو تو احتیاط کی بنا پر، حرام ھے

۲۶۴۴ ھر مسلمان پر واجب ھ کہ اس کے ھوس پوس میں جب کوئی دوسرا مسلمان بھوک یا پیاس سے جاں بلب ھو تو اسے روٹی اور پانی دے کر مرنے سے بچائے

کھانا کھانے کے آداب

اشارہ

۲۶۴۵ کھانا کھانے کے آداب میں چند چیزیں مستحب شمار کی گئی ھیں

۱ کھانا کھانے سے پھلے کھانے والا دونوں ھاتھ دھوئے

۲ کھانا کھا لینے کے بعد اپنے ھاتھ دھوئے اور رومال (تولئے وغیرہ) سے خشک کرے

۳ میزبان سب سے پھلے کھانا شروع کرے اور سب کے بعد کھانے سے ھاتھ کھینچے اور کھانا شروع کرنے سے قبل میزبان سب سے پھلے اپنے ھاتھ دھوئے اس کے بعد جو شخص اس کی دائیں طرف بیٹھا ھو وہ دھوئے اور اسی طرح سلسلہ وار ھاتھ دھوتے رھیں حتی کہ نوبت اس شخص تک آجائے جو اس کے بائیں طرف بیٹھا ھو اور کھانا کھالینے کے بعد جو شخص میزبان کی بائیں طرف بیٹھا ھو سب سے پھلے وہ ھاتھ دھوئے اور اسی طرح دھوتے چلے جائیں حتی کہ نوبت میزبان تک پھنچ جائے

۴ کھانا کھانے سے پہلے بِسم اللہ پڑھے لیکن اگر ایک دسترخوان پر انواع و اقسام کے کھانے ہوں تو ان میں سے کھانا، کھانے سے پہلے بِسم اللہ پڑھنا مستحب ہے

۵ کھانا دائیں ہاتھ سے کھائے

۶ تین یا زیادہ انگلیوں سے کھانا کھائے اور دو انگلیوں سے نہ کھائے

۷ اگر چند اشخاص دسترخوان پر بیٹھیں تو ہر ایک اپنے سامنے سے کھانا کھائے

۸ چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر کھائے

۹ دستر خوان پر زیادہ دیر بیٹھے اور کھانے کو طول دے

۱۰ کھانا خوب اچھی طرح چبا کر کھائے

۱۱ کھانا کھالینے کے بعد اللہ تعالی کا شکر بجالائے

۱۲ انگلیوں کو چاٹے

۱۳ کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کرے البتہ ریحان کے تنکے یا کھجور کے درخت کے پتے سے خلال نہ کرے

۱۴ جو غذا دسترخوان سے باہر گرجائے اسے جمع کرے اور کھالے لیکن اگر جنگل میں کھانا کھائے ت مستحب ہے کہ جو کچھ گرے اسے پرندوں اور جانوروں کے لئے چھوڑ دے

۱۵ دن اور رات کی ابتدا میں کھانا کھائے اور دن کے درمیان میں اور رات کے درمیان میں نہ کھائے

۱۶ کھانا کھانے کے بعد پیٹھ کے بل لیٹے اور دایاں پاوں بائیں پاوں رکھے

۱۷ کھانا شروع کرتے وقت اور کھالینے کے بعد نمک چکھے

۱۸ پہل کھانے سے پہلے انہیں پانی سے دھولے

وہ باتیں جو کھانا کھاتے وقت مکروہ ہیں

۲۶۴۶ کھانا کھاتے وقت چند باتیں مذموم شمار کی گئی ہیں

۱ بڑے پیٹ پر کھانا کھانا

۲ بہت زیادہ کھانا ۔ روایت ہے کہ خداوند عالم کے نزدیک بہت زیادہ کھانا سب سے بری چیز ہے

۳ کھانا کھاتے وقت دوسروں کے منہ کی طرف دیکھنا

۴ گرم کھانا کھانا

۵ جو چیز کھائی یا پی جارہی ہو اسے پھونک مارنا

۶ دسترخوان پر کھانا لگ جانے کے بعد کسی اور چیز کا منتظر ہونا

۷ روٹی کو چھری سے کاٹنا

۸ روٹی کو کھانے کے برتن کے نیچے رکھنا

۹ ہڈی سے چپکے ہوئے گوشت کو یوں کھانا کہ ہڈی پر بالکل گوشت باقی نہ رہے ۔

۱۰ اس پھل کا چھلکا اتارنا جو چھلکے کے ساتھ کھایا جاتا ہے

۱۱ پھل پورا کھانے سے پہلے پھینک دینا

پانی پینے کا آداب

۲۶۴۷ پانی کے پینے کے آداب میں چند چیزیں شمار کی گئی ہیں ؛

۱ پانی چوسنے کی طرز پر پیئے

۲ پانی دن میں کھڑے ہو کر پیئے

۳ پانی پینےسے پہلے بِسمِ اللہ اور پینے کے بعد الحمد اللہ کہے

۴ پانی (غٹاغٹ نہ پیئے بلکہ) تین سانس میں پیئے

۵ پانی پینے کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل حرم کو یا کرے اور کے قاتلوں پر لعنت بھیجے

وہ باتیں جو پانی پیتے وقت مکروہ ہیں

۲۶۴۸ زیادہ پانی پینا، مرغن کھانے کے بعد پانی پینا اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا مذموم شمار کیا گیا ہے علاوہ ازیں پانی بائیں ہاتھ سے پینا اور اس طرح کوزے (وغیرہ) کی کھلی ہوئی جگہ سے اور اس جگہ سے پینا جہاں کوزے کا دستہ ہو مذموم شمار کیا گیا ہے

منت اور عهد کے احکام

اشاره

۲۶۴۹۔ "منّت" یه هے که انسان اپنے آپ پر واجب کرلے که الله تعالی کی رضا کے لئے کوئی اچھا کام کرے گا یا کوئی ایسا کام جس کا نه کرنا بهتر هو ترک کر دے گا۔

۲۶۵۰۔ منت میں صیغه پڑھنا ضروری هے اور یه لازم نهیں که صیغه عربی میں هی پڑھا جائے لهذا اگر کوئی شخص کهے که "میرا مریض صحت یاب هو گیا تو الله تعالی کی خاطر مجھ پر لازم هے که میں دس روپے فقیر کو دوں" تو اس کی منت صحیح هے۔

۲۶۵۱۔ ضروری هے که منت ماننے والا بالغ اور عاقل هو نیز اپنے اراده اور اختیار کے ساتھ منت مانے لهذا کسی ایسے شخص کا منت ماننا جسے مجبور کیا جائے یا جو جذبات میں آکر بغیر اراده کے بے اختیار منت مانے تو صحیح نهیں هے۔

۲۶۵۲۔ کوئی سفیه اگر منت مانے مثلاً یه که کوئی چیز فقیر کو دے گا تو اس کی منت صحیح نهیں هے۔ اور اسی طرح اگر کوئی دیوالیه شخص منت مانے که مثلاً اپنے اس مال میں سے جس میں تصرف کرنے سے اسے روک دیا گیا هو کوئی چیز فقیر کو دے گا تو اس کی منت صحیح نهیں هے۔

۲۶۵۳۔ شوهر کی اجازت کے بغیر عورت کا ان کاموں میں منت ماننا جو شوهر کے حقوق کے منافی هوں صحیح نهیں هے۔ اور اسی طرح عورت کا اپنے مال میں شوهر کی اجازت کے بغیر منت ماننا محل اشکال هے لیکن (اپنے مال میں سے شوهر کی اجازت کے بغیر) حج کرنا، زکوٰۃ اور صدقه دینا اور ماں باپ سے حسن سلوک اور رشتے داروں سے صله رحمی کرنا (صحیح هے)۔

۲۶۵۴۔ اگر عورت شوهر کی اجازت سے منت مانے تو شوهر اس کی منت ختم نهیں کر سکتا اور نه هی اسے منت پر عمل کرنے سے روک سکتا هے۔

۲۶۵۵۔ اگر بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر یا اس کی اجازت سے منت مانے تو ضروری هے که اس پر عمل کرے لیکن اگر باپ یا ماں اسے اس کام سے جس کی اس نے منت مانی هو اس طرح منع کریں که ان کا منع کرنے کے بعد اس پر عمل کرنا اس کے لئے بهتر نه هو تو اس کی منت کالعدم هو جائے گی۔

۲۶۵۶ انسان کسی ایسے کام کی منت مان سکتا ہے جسے انجام دینا اس کے لئے ممکن ہو لهذا جو شخص مثلاً پیدل چل کر کربلا نه جاسکتا ہو اگر وہ منت مانے که وہاں تک پیدل جائے گا تو اس کی منت صحیح نہیں ہے

۲۶۵۷ اگر کوئی شخص منت مانے که کوئی حرام یا مکروہ کام انجام دے گا یا کوئی واجب یا مستحب کام ترک کر دے گا تو اس کی منت صحیح نہیں ہے

۲۶۵۸ اگر کوئی شخص منت مانے که کسی مباح کام کو انجام دے گا یا ترک کرے گا لهذا اگر اس کام کا بجا لانا اور ترک کرنا هر لحاظ سے مساوی ہو تو اس کی منت صحیح نہیں اور اگر اس کام کا انجام دینا کسی لحاظ سے بهتر ہو اور انسان منت بڑی اسی لحاظ سے مانے مثلاً منت مانے که کوئی (خاص) غذا کھائے گا تاکه الله کی عبادت کے لئے اسے توانائی حاصل ہو تو اس کی منت صحیح ہے لیکن اگر بعد میں تمباکو کا استعمال ترک کرنا اس کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کی منت کالعدم ہوجائے گی

۲۶۵۹ اگر کوئی شخص منت مانے که واجب نماز ایسی جگه پڑھے گا جهاں بجائے خود نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ نہیں مثلاً منت مانے که نماز کمرے میں پڑھے گا تو اگر وہاں نماز پڑھنا کسی لحاظ سے بهتر ہو مثلاً چونکه وہاں خلوت ہے اس لئے انسان حضور قلب پیدا کرسکتا ہے اگر اس کے منت ماننے کا مقصد یهی ہے تو منت صحیح ہے

۲۶۶۰ اگر ایک شخص کوئی عمل بجالانے کی منت مانے تو ضروری ہے که وہ عمل اسی طرح بجالائے جس طرح منت مانی ہو لهذا اگر منت مانے که مهینے کی پهلی تاریخ کو صدقه دے گا یا روزہ رکھے گا یا (مهینے کی پهلی تاریخ کو) اول ماہ کی نماز پڑھے گا تو اگر اس دن سے پهلے یا بعد میں اس عمل کو بجالائے تو کافی نہیں ہے اسی طرح اگر کوئی شخص منت مانے که جب اس کا مریض صحت یاب ہوجائے گا تو وہ صدقه دے گا تو اگر اس مریض کے صحت یاب ہونے سے پهلے صدقه دے دے تو کافی نہیں ہے

۲۶۶۱ اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کی منت مانے لیکن روزوں کا وقت اور تعداد معین نه کرے تو اگر ایک روزہ رکھے تو کافی ہے اگر نماز پڑھنے کی منت مانے اور نمازوں کی مقدار اور خصوصیات معین نه کرے تو اگر ایک دو رکعتی نماز پڑھے تو کافی ہے اور اگر منت مانے کی صدقه دے گا اور صدقے کی جنس اور مقدار معین نه کرے تو اگر ایسی چیز دے که لوگ کهیں که اس نے صدقه دیا ہے تو پورا اس نے اپنی منت کے مطابق عمل کر دیا ہے اور اگر منت مانے که کوئی کام الله تعالی

کی خوشنودی کے لئے بجالائے گا تو اگر ایک (دو رکعتی) نماز پڑھ لے یا ایک روزہ رکھ لے یا کوئی چیز صدقہ دے دے تو اس نے اپنی منت نبھالی ہے

۲۶۶۲ اگر کوئی شخص منت مانے کہ ایک خاص دن روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ اسی دن روزہ رکھے اور اگر جان بوجھ کر روزہ نہ رکھے تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کے علاوہ کفارہ بھی دے اور اظہر یہ ہے کہ اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہے جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا لیکن اس دن وہ اختیاراً یہ کرسکتا ہے کہ سفر کرے اور روزہ نہ رکھے اور اگر سفر میں ہو تو لازم نہیں کہ پھرنے کی نیت کرکے روزہ رکھے اور اس صورت میں جب کہ سفر کی وجہ سے یا کسی دوسرے عذر مثلاً بیماری یا حیض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو لازم ہے کہ روزے کی قضا کرے لیکن کفارہ نہیں ہے

۲۶۶۳ اگر انسان حالت اختیار میں اپنی منت پر عمل نہ کرے تو کفارہ دینا ضروری ہے

۲۶۶۴ اگر کوئی شخص ایک معین وقت تک کوئی عمل ترک کرنے کی منت مانے تو اس وقت کے گزرنے کے بعد اس عمل کو بجالاسکتا ہے اور اگر اس وقت کے گزرنے سے پہلے بھول کر یا به امر مجبوری اس عمل کو انجام دے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی لازم ہے کہ وہ وقت آنے تک اس عمل کو انجام نہ دے اور اگر اس وقت کے آنے سے پہلے بغیر عذر کے اس عمل کو دوباره انجام دے تو ضروری ہے کہ کفارہ دے

۲۶۶۵ جس شخص نے کوئی عمل ترک کرنے کی منت مانی ہو اور اس کے لئے کوئی وقت معین نہ کیا ہو اگر وہ بھول کر یا به امر مجبوری یا غفلت کی وجہ سے اس عمل کو انجام دے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اس کے بعد جب بھی به حالت اختیار اس عمل کو بجالائے ضروری ہے کہ کفارہ دے

۲۶۲۶ اگر کوئی شکص منت مانے کہ ہر ہفتے ایک معین دن کا مثلاً جمعے کا روزہ رکھے گا تو اگر ایک جمعے کے دن عید فطر یا عید قربان پڑ جائے یا جمعہ کے دن اسے کوئی اور عذر مثلاً سفر در پیش ہو یا حیض آجائے تو ضروری ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس کی قضا بجالائے

۲۶۲۷ اگر کوئی شخص منت مانے کہ ایک معین مقدار میں صدقہ دے گا تو اگر وہ صدقہ دینے سے پہلے مرجائے تو اس کے مال میں سے اتنی مقدار میں صدقہ دینا لازم نہیں ہے اور بهتر یہ ہے کہ اس کے بالغ ورثاء میں میراث میں سے اپنے حصے سے اتنی مقدار میت کی طرف سے صدقہ دے دیں

۲۶۲۸ اگر کوئی شخص منت مانے کہ ایک معین فقیر کو صدقہ دے گا تو وہ کسی دوسرے فقیر کو نہیں دے سکتا اور اگر وہ معین کردہ فقیر مرجائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ صدقہ اس کے پسماندگان کو دے

۲۶۲۹ اگر کوئی منت مانے کہ ائمہ علیہم السلام میں سے کسی ایک کی مثلاً حضرت امام حسین کی زیارت سے مشرف ہوگا تو اگر وہ کسی دوسرے امام کی زیارت کے لئے جائے تو یہ کافی نہیں ہے اور اگر کسی عزر کی وجہ سے ان امام کی زیارت نہ کرسکے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے

۲۶۷۰ جس شخص نے زیارت کرنے کی منت مانی ہو لیکن غسل زیارت اور اس کی نماز کی منت نہ مانی ہو تو اس کے لئے انہیں بجالانا لازم نہیں ہے

۲۶۷۱ اگر کوئی شخص کسی امام یا امام زادے کے حرم کے لئے مال خرچ کرنے کی منت مانے اور کوئی خاص مصرف معین نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس مال کو اس حرم کی تعمیر (ومرمت) روشنیوں اور قالین وغیرہ پر صرف کرے

۲۶۷۲ اگر کوئی شخص کسی امام کے لئے کوئی چیز نذر کرے تو اگر کسی معین مصرف کی نیت کی ہو تو ضروری ہے کہ اس چیز کو اسی مصرف میں لائے اور اگر کسی معین مصرف کی نیت نہ کی ہو تو ضروری ہے کہ اسے ایسے مصرف میں لائے جو امام سے نسبت رکھتا ہو مثلاً اس امام کے کہ نادار زائرین پر خرچ کرے یا اس امام کے کہ حرم کے مصارف پر خرچ کرے یا ایسے کاموں میں خرچ کرے جو امام کا تذکرہ عام کرنے کا سبب ہوں اور اگر کوئی چیز کسی امام زادے کے لئے نذر کرے تب بھی یہی حکم ہے

۲۶۳۷ جس بچے کو صدقے کے لئے یا کسی امام کے لئے نذر کیا جائے اگر وہ نذر کے مصرف میں لائے جانے سے پہلے دودھ دے یا بچہ جنے تو وہ (دودھ یا بچہ) اس کا مال ہے جس نے اس بچے کو نذر کیا ہو مگر یہ کہ ا س کی نیت عام ہو(یعنی نذر رکھنے والے نے اس بچے، اس کے بچے اور دودھ وغیرہ سب چیزوں کی منت مانی ہو تو وہ سب نذر ہے) البتہ بچے کی اون اور جس مقدار میں وہ فربہ ہو جائے نذر کا جزو ہے

۲۶۷۴ جب کوئی منت مانے کہ اگر اس کا مریض تندرست ہوجائے یا اس کا مسافر واپس آجائے تو وہ فلاں کام کرے گا تو اگر پتا چلے کہ منت ماننے سے پہلے مریض تندرست ہوگیا تھا یا مسافر واپس آگیا تھا تو پھر منت پر عمل کرنا لازم نہیں

۲۶۷۵ اگر باپ یا ما منت مانے که اپنی بیٹی کی شادی سید زادے سے کرے گے تو بالغ ہونے کے بعد لڑکی اس بارے میں خود مختار ہے اور والدین کی منت کی کوئی اهمیت نہیں

۲۶۷۶جب کوئی شخص الله تعالی سے عهد کرے که جب اس کی کوئی معین شرعی حاجت پوری هوجائے گی تو فلاں کام کرے گا پس جب اس کی حاجت پوری هوجائے تو ضروری هے که وه کام انجام دے نیز اگر وه کوئی حاجت نه هوتے هوئے عهد کرے که فلاں کام انجام دے گا تو وه کام کرنا اس پر واجب هوجاتا هے

۲۶۷۷ عهد میں بیٹی منت کی طرح صیغه پڑھنا ضروری هے اور (علماء کے بیچ) مشهور یه هے که کوئی شخص جس کام کے انجام دینے کا عهد کرے ضروری هے که یا تو واجب اور مستجب نمازوں کی طرح عبادت هو یا ایسا کام هو جس کا انجام دینا شرعاً اس کے ترک کرنے سے بهتر هو لیکن ظاهر هے که یه بات معتبر نهیں هے بلکه اگر اس طرح هو جیسے مسئله ۲۶۸۰ میں قسم کے احکام میں آئے گا، تب بیٹی عهد صحیح هے اور اس کام کو انجام دینا ضروری هے

۲۶۷۸ اگر کوئی شخص اپنے عهد پر عمل نه کرے تو ضروری هے که کفاره دے یعنی ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دو مهینے مسلسل روزے رکھے یا ایک غلام کو آزاد کرے

قسم کھانے کے احکام

۲۶۷۹ جب کوئی شخص قسم کھائے که فلاں کام انجام دے گا یا ترک کرے گا مثلاً قسم کھائے که روزه رکھے گا یا تمباکو استعمال کرے گا تو اگر بعد میں جان بوجھ کر اس قسم کے خلاف عمل کرے تو ضروری هے که کفاره دے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا دس فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا انھیں پوشاک پهنائے اور اگر ان اعمال کو بجا نه لاسکتا هو تو ضروری هے که تین دن روزے رکھے اور یه بیٹی ضروری هے اور که روزے مسلسل رکھے

۲۶۸۰ قسم کی چند شرطیں هیں:

۱ جو شخص قسم کھائے ضروری هے که وه بالغ اور عاقل هو نیز اپنے اراده اور اختیار سے قسم کھائے لهذا بچے یا دیوانے یا بے حواس یا اس شخص کا قسم کھانا جسے مجبور کیا گیا هو درست نهیں هے اور اگر کوئی شخص جذبات میں آکر بلا اراده یا بے اختیار قسم کھائے تو اس کے لئے بیٹی یهی حکم هے

۲ (قسم کھانے والے) جس کام کے انجام دینے کی قسم کھائے ضروری ہے کہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو اور جس کام کے ترک کرنے کی قسم کھائے ضروری ہے کہ وہ واجب یا مستحب نہ ہو اور اگر کوئی مباح کام کرنے کی قسم کھائے تو اگر عقلاء کی نظر میں اس کام کو انجام دینا اس کو ترک کرنے سے بہتر ہو تو اس کی قسم صحیح ہے اور اسی طرح کسی کام کو ترک کرنے کی قسم کھائے تو اگر عقلاء کی نظر میں اسے ترک کرنا اس کو انجام دینے سے بہتر ہو تو اس کی قسم صحیح ہے بلکہ دونوں صورتوں میں اگر اس کا انجام دینا یا ترک کرنا عقلاء کی نظر میں بہتر نہ ہو لیکن خود اس شخص کے لئے بہتر ہو تب بھی اس کی قسم صحیح ہے

۳ (قسم کھانے والے) اللہ تعالی کے ناموں میں سے کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو اس ذات کے سوا کسی اور کے لئے استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً خدا اور اللہ اور اگر ایسے نام کی قسم کھائے جو اس ذات کے سوا کسی اور کے ل۴ بھی استعمال ہوتا ہو لیکن اللہ تعالی کے لئے اتنی کثرت سے استعمال ہوتا ہو کہ جب بھی کوئی وہ نام لے تو خدائے بزرگ و برتر کی ذات ہی ذہن میں آتی ہو مثلاً اگر کوئی خالق اور رازق کی قسم کھائے تو قسم صحیح ہے بلکہ اگر کسی ایسے نام کی قسم کھائے کہ جب اس نام کو تنہا بولا جائے تو اس سے صرف ذات باری تعالی ہی ذہن میں نہ آتی ہو لیکن اس نام کو قسم کھانے کے مقام میں استعمال کیا جائے تو ذات حق ہی ذہن میں آتی ہو مثلاً سمیع اور بصیر (کی قسم کھائے) تب بھی اس کی قسم صحیح ہے

۴ (قسم کھانے والے) قسم کے الفاظ زبان پر لائے لیکن اگر گونگا شخص اشارے سے قسم کھائے تو صحیح ہے اور اسی طرح وہ شخص جو بات کرنے پر قادر نہ ہو اگر قسم کو لکھے اور دل میں نیت کر لے تو کافی ہے بلکہ اس کے علاوہ صورتوں میں بھی (کافی ہے) نیز) احتیاط ترک نہیں ہوگی

۵ (قسم کھانے والے کے لئے) قسم پر عمل کرنا ممکن ہو اور اگر قسم کھانے کے وقت اس کے لئے اس پر عمل کرنا ممکن ہو لیکن بعد میں عاجز ہو جائے اور اس نے اپنے آپ کو جان بوجھ کر عاجز نہ کیا ہو تو جس وقت سے عاجز ہوگا اس وقت سے اس کی قسم کالعدم ہوجائے گی اور اگر منت یا قسم یا عہد پر عمل کرنے سے اتنی مشقت اٹھانی پڑے جو اس کی برداشت سے باہر ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے

۲۶۸۱ اگر باپ، بیٹے کو یا شوہر، بیوی کو قسم کھانے سے رو کے تو ان کی قسم صحیح نہیں ہے

۲۶۸۲ اگر بیٹا، باپ کی اجازت کے بغیر اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور شوہر ان کی قسم فسخ کر سکتے ہیں

۲۶۸۳ اگر انسان بھول کر یا مجبوری کی وجہ سے یا غفلت کی بنا پر قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اور اگر اسے مجبور کیا جائے کہ قسم پر عمل نہ کرے تب بھی یہی حکم ہےاور اگر وہمی قسم کھائے مثلاً یہ کہے کہ واللہ میں ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور ہم کی وجہ سے مشغول نہ ہو تو اگر اس کا وہم ایسا ہو کہ اس کی وجہ سے مجبور ہو کر قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ نہیں ہے

۲۶۸۴ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں تو اگر وہ سچ کہہ رہا ہے تو اس کا قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر جھوٹ بول رہا ہے تو حرام ہے بلکہ مقدمات کے فیصلے کے وقت جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے لیکن اگر وہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے مسلمان کو کسی ظالم کے شر سے نجات دلانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے تو اس میں اشکال نہیں بلکہ بعض اوقات ایسی قسم کھانا واجب ہو جاتا ہے تاہم اگر توریہ کرنا ممکن ہو یعنی قسم کھاتے وقت قسم کے الفاظ کے ظاہری مفہوم کو چھوڑ کر دوسرے مطلب کی نیت کرے اور جو مطلب اس نے لیا ہے اس کو ظاہر نہ کرے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ توریہ کرے مثلاً اگر کوئی ظالم کسی کو اذیت دینا چاہے اور کسی دوسرے شخص سے پوچھے کہ کیا تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے؟ اور اس نے اس شخص کو ایک منٹ قبل دیکھا ہو تو وہ کہے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا او قصد یہ کرے کہ اس وقت سے پانچ منٹ پہلے میں نے اسے نہیں دیکھا

وقف کے احکام

۲۶۸۵ اگر ایک شخص کوئی چیز وقف کرے تو وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور وہ خود یا دوسرے لوگ نہ ہی وہ چیز کسی دوسرے کو بخش سکتے ہیں اور نہ ہی اسے بیچ سکتے ہیں اور نہ کوئی شخص اس میں سے کچھ بطور میراث لے سکتا ہے لیکن بعض صورتوں میں جن کا ذکر مسئلہ ۲۱۰۲ اور مسئلہ ۲۱۰۳ میں کیا گیا ہے اسے بیچنے میں اشکال نہیں

۲۶۸۶ یہ لازم نہیں کہ وقف کا صیغہ عربی میں پڑھا جائے بلکہ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے یہ کتاب طالب علموں کے لئے وقف کر دی ہے تو وقف صحیح ہے بلکہ عمل سے بھی وقف ثابت ہوجاتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص وقف کی نیت سے چٹائی مسجد میں ڈال دے یا کسی عمارت کو مسجد کی نیت سے اس طرح بنائے جسے مساجد بنائی جاتی ہیں تو

وقف ثابت ہوجائے گا اور عمومی اوقاف مثلاً مسجد، مدرسہ یا ایسی چیزیں جا عام لوگوں کے لئے وقف کی جائیں یا مثلاً فقراء اور سادات کے لئے وقف کی جائیں ان کے وقف کے صحیح ہونے میں کسی کا قبول کرنا لازم نہیں ہے بلکہ بنا بر اظہر خصوصی اوقاف مثلاً جو چیزیں اولاد کے لئے وقف کی جائیں ان میں بانی قبول کرنا معتبر نہیں ہے

۲۶۸۷ اگر کوئی شخص اپنی کسی چیز کو وقف کرنے کے لئے معین کرے اور وقف کرنے سے پہلے پچھتائے یا مر جائے تو وقف وقوع پذیر نہیں ہوتا

۲۶۸۸ اگر ایک شخص کوئی مال وقف کرے تو ضروری ہے کہ وقف کرنے کے وقت سے اس مال کو ہمیشہ کے لئے وقف کر دے اور مثال کے طور پر اگر وہ کہے کہ یہ مال میرے مرنے کے بعد وقف ہوگا تو چونکہ وہ مال صیغہ پڑھنے کے وقت سے اس کے مرنے کے وقت تک وقف نہیں رہا اس لئے وقف صحیح نہیں ہے نیز اگر کہے کہ یہ مال دس سال تک وقف رہے گا اور پھر وقف نہیں ہوگا یا یہ کہے کہ یہ مال دس سال کے لئے وقف ہوگا پھر پانچ سال کے لئے وقف نہیں ہوگا اور پھر دوبارہ وقف ہوجائے گا تو وہ وقف صحیح نہیں ہے

۲۶۸۹ خصوصی وقف اس صورت میں صحیح ہے جب وقف کرنے والے وقف کا مال پہلی پشت یعنی جن لوگوں کے لئے وقف کیا گیا ہے ان کے یا ان کے وکیل یا سرپرست کے تصرف میں دے دے لیکن اگر کوئی شخص کوئی چیز اپنے نابالغ بچوں کے لئے وقف کرے اور اس نیت سے کہ وقف کردہ چیز ان کی ملکیت ہوجائے اس چیز کی نگہداری کرے تو وقف صحیح ہے

۲۶۹۰ ظاہر یہ ہے کہ عام اوقاف مثلاً مدرسوں اور مساجد وغیرہ میں قبضہ معتبر نہیں ہے بلکہ صرف وقف کرنے سے ہی ان کا وقف ہونا ثابت ہوجاتا ہے

۲۶۹۱ ضروری ہے کہ وقف کرنے والے بالغ اور عاقل ہو نیز قصد اور اختیار رکھتا ہو اور شرعاً اپنے مال میں تصرف کرسکتا ہو لہذا اگر سفیہ یعنی وہ شخص جو اپنا مال احمقانہ کاموں میں خرچ کرتا ہو کوئی چیز وقف کرے تو چونکہ وہ اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا اس لئے (اس کا کیا ہو وقف) صحیح نہیں

۲۶۹۲ اگر کوئی شخص کسی مال کو ایسے بچے کے لئے وقف کرے جو ماں کے پیٹ میں ہو اور ابھی پیدا نہ ہوا ہو تو اس وقف کا صحیح ہونا محل اشکال ہے اور لازم ہے کہ احتیاط ملحوظ رکھی جائے لیکن اگر کوئی مال ایسے لوگوں کے لئے وقف کیا

جائے جو ابھی موجود ہو اور ان کے بعد ان لوگوں کے لئے وقف کیا جائے جو بعد میں پیدا ہوں تو اگرچہ وقف کرتے وقت وہ مال کے پیٹ میں بچی نہ ہو وہ وقف صحیح ہے مثلاً ایک شخص کوئی چیز اپنی اولاد کے لئے وقف کرے کہ ان کے بعد اس کے پوتوں کے لئے وقف ہوگی اور (اولاد کے) ہر گروہ کے بعد اُنے والا گروہ اس وقف سے استفافہ کرے گا تو وقف صحیح ہے

۲۶۹۳ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے اُپ پر وقف کرے مثلاً کوئی دکان وقف کردے تاکہ اس کی اُمدنی اس کے مرنے کے بعد اس کے مقبرے پر خرچ کی جائے تو یہ وقف صحیح نہیں ہے لیکن مثال کے طور پر وہ کوئی مال فقرا کے لئے وقف کر دے اور خود بچی فقیر ہو جائے تو وقف کے منافع سے استفادہ کرسکتا ہے

۲۶۹۴ جو چیز کسی شخص نے وقف کی ہو اگر اس نے اس کا متولی بچی معین کیا ہو تو ضروری ہے کہ ہدایات کے مطابق عمل ہو اور اگر واقف نے متولی معین نہ کیا ہو اور مال مخصوص افراد پر مثلاً اپنی اولاد لئے وقف کیا ہو تو وہ افراد اس سے استفادہ کرنے میں خود مختار ہیں اور اگر بالغ نہ ہوں تو پدر ان کا سرپرست مختار ہے اور وقف سے استفادہ کرنے کے لئے حاکم شرع کی اجازت لازم نہیں لیکن ایسے کام جس میں وقف کی بہتری یا اُئندہ نسلوں کی بھلائی ہو مثلاً وقف کی تعمیر کرنا یا وقف کو کرائے پر دینا کہ جس میں بعد والے طبقے کے لئے فائدہ ہے تو اس کا مختار حاکم شرع ہے

۲۶۹۵ اگر مثال کے طور پر کوئی شخص کسی مال کو قفرا یا سادات کے لئے وقف کرے یا اس مقصد سے وقف کرے کہ اس مال کا منافع بطور خیرات دیا جائے تو اس صورت میں کہ اس نے وقف کے لئے متولی معین نہ کیا ہو اس کا اختیار حاکم شرع کو ہے

۲۶۹۶ اگر کوئی شخص کسی املاک کو مخصوص افراد مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کرے تاکہ ایک پشت کے بعد دوسری پشت اس سے استفادہ کرے تو اگر وقف کا متولی اس مال کو کرائے پر دے دے اور اس کے بعد مرجائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر اس املاک کا کوئی متولی نہ ہو اور ن لوگوں کیلئے وہ املاک وقف ہوئی ہے ان میں سے ایک پشت اس کرائے پر دے دے اور اجارے کی مدت کے دوران وہ پشت مرجائے اور جو پشت اس کے بعد ہو وہ اس اجارے کی تصدیق نہ کرلے تو اجارہ باطل ہو جائے گا اور اس صورت میں اگر کرایہ دار نے پوری مدت کا کرایہ ادا کر رکھا ہو تو مرنے والے کی موت کے وقت سے اجارے کی مدت کے خاتمے تک کا کرایہ اس (مرنے والے) کے مال سے لے سکتا ہے

۲۶۹۷ اگر وقف کرده املاک برباد بلی ہو جائ تو اس کو وقف کی حیثیت نہیں بدلتی بجز اس صورت کے کہ وقف کی ہوئی چیز کسی خاص مقصد کے لئے وقف ہو اور وہ مقصد فوت ہو جائ مثلاً کسی شخص نے کوئی باغ بطور باغ وقف کیا ہو تو اگر وہ باغ خراب ہو جائ تو وقف باطل ہوجائ گا اور وقف کردہ مال واقف کی ملکیت میں دوبارہ داخل ہوجائ گا

۲۶۹۸ اگر کسی املاک کی کچھ مقدار وقف ہو اور کچھ مقدار وقف نہ ہو اور وہ املاک تقسیم نہ کی گئی ہو تو ہر وہ شخص جس وقف میں تصرف کرنے کا اختیار ہے جیسے حاکم شرع، وقت کامتولی اور وہ لوگ جن کے لئے وقف کیا گیا ہے باخبر لوگوں کے رائے کے مطابق وقف شدہ حصہ جدا کرسکتے ہیں

۲۶۹۹ اگر وقف کا متولی خیانت کرے مثلاً اس کا منافع معین مدوں میں استعمال نہ کرے تو حاکم شرع اس کے ساتھ کسی امین شخص کو لگا دے تاکہ وہ متولی کو خیانت سے روکے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اس کی جگہ کوئی دیانتدار متولی مقرر کرسکتا ہے

۲۷۰۰ جو قالین (وغیرہ) امام بارگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہو اس نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں لے جایا جاسکتا خواہ وہ مسجد امام بارگاہ سے ملحق ہی کیوں نہ ہو

۲۷۰۱ اگر کوئی املاک کسی مسجد کی مرمت کے لئے وقف کی جائ تو اگر اس مسجد کو مرمت کی ضرورت نہ ہو اور اس بات کی توقع بلی نہ ہو کہ آئندہ یاکچھ عرصے بعد اس مرمت کی ضرورت ہوگی نیز اس املاک کی آمدنی کو جمع کرکے حفاظت کرنا بلی ممکن نہ ہو کہ بعد میں اس مسجد کی مرمت میں لگادی جائ تو اس صورت میں احتیاط لازم یہ ہے کہ اس املاک کی آمدنی کو اس کام میں صرف کرے جو وقف کرنے والے کے مقصود سے نزدیک تو ہو مثلاً اس مسجد کی کوئی دوسری ضرورت پوری کر دی جائ یا کسی دوسری مسجد کی تعمیر میں لگا دی جائ

۲۷۰۲ اگر کوئی شخص کوئی املاک وقف کرے تاکہ اس کی آمدنی مسجد کی مرمت پر خرچ کی جائ اور امام جماعت کو اور مسجد کے موذن کو دی جائ تو اس صورت میں کہ اس شخص نے ہر ایک کے لئے کچھ مقدار معین کی ہو تو ضروری ہے کہ آمدنی اسی کے مطابق خرچ کی جائ اور اگر معین نہ کی ہو تو ضروری ہے کہ پہلے مسجد کی مرمت کرائی جائ اور پھر اگر کچھ بچے تو متولی اس امام جماعت اور موذن کے درمیان جس طرح مناسب سمجھے تقسیم کر دے لیکن بہتر ہے کہ یہ دونوں اشخاص تقسیم کے متعلق ایک دوسرے سے مصالحت کرلیں

وصیت کے احکام

اشارہ

۲۷۰۳۔ "وصیت" یہ ہے کہ انسان تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے فلاں فلاں کام کئے جائیں یا یہ کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مال میں سے کوئی چیز فلاں شخص کی ملکیت ہو گی یا اس کے مال میں سے کوئی چیز کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے یا خیرات کی جائے یا امور خیر یہ پر صرف کی جائے یا اپنی اولاد کے لئے اور جو لوگ اس کی کفالت میں ہوں ان کے لئے کسی کو نگران اور سرپرست مقرر کرے اور جس شخص کو وصیت کی جائے اسے "وصی" کہتے ہیں۔

۲۷۰۴۔ جو شخص بول نہ سکتا ہو اگر وہ اشارے سے اپنا مقصد سمجھا دے تو وہ ہر کام کے لئے وصیت کر سکتا ہے بلکہ جو شخص بول سکتا ہو اگر وہ بولی اس طرح اشارے سے وصیت کرے کہ اس کا مقصد سمجھ میں آجائے تو وصیت صحیح ہے۔

۲۷۰۵۔ اگر ایسی تحریر مل جائے جس پر مرنے والے کے دستخط یا مہر ثبت ہو تو اگر اس تحریر سے اس کا مقصد سمجھ میں آجائے اور پتا چل جائے کہ یہ چیز اس نے وصیت کی غرض سے لکھی ہے تو اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے لیکن اگر پتا چلے کہ مرنے والے کا مقصد وصیت کرنا نہیں تھا اور اس نے کچھ باتیں لکھی تھی تاکہ بعد میں ان کے مطابق وصیت کرے تو ایسی تحریر وصیت کافی نہیں ہے۔

۲۷۰۶۔جو شخص وصیت کرے ضروری ہے کہ بالغ اور عاقل ہو، سفیہ نہ ہو اور اپنے اختیار سے وصیت کرے لھذا نابالغ بچے کا وصیت کرنا صحیح نہیں ہے۔ مگر یہ کہ بچہ دس سال کا ہو اور اس نے اپنے رشتے داروں کے لئے وصیت کی ہو یا عام خیرات میں خرچ کرنے کی وصیت کی ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس کی وصیت صحیح ہے۔ اور اگر اپنے رشتے داروں کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے وصیت کرے یا سات سالہ بچہ یہ وصیت کرے کہ "اس کے اموال میں سے تھوڑی سی چیز کسی شخص کے لئے ہے یا کسی شخص کو دے دی جائے " تو وصیت کا نافذ ہونا محل اشکال ہے اور ان دونوں صورتوں میں احتیاط کا خیال رکھا جائے اور اگر کوئی شخص سفیہ ہو تو اس کی وصیت اس کے اموال میں نافذ نہیں ہے۔ لیکن اگر اس اس کی وصیت اموال کے علاوہ دوسرے امور میں ہو مثلاً ان مخصوص کاموں کے متعلق ہو جو موت کے بعد میت کے لئے انجام دیئے جاتے ہیں تو وہ وصیت نافذ ہے۔

۲۷۰۷ جس شخص نے مثال کے طور پر عمداً اپنے آپ کو زخمی کر لیا ہو یا زہر کھالیا ہو جس کی وجہ سے اس کے مرنے کا یقین یا گمان پیدا ہوجائے اگر وہ وصیت کرے کہ اس کے مال کی کچھ مقدار کسی مخصوص مصرف میں لائی جائے اور اس کے بعد وہ مرجائے تو اس کی وصیت صحیح نہیں ہے

۲۷۰۸ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کی املاک میں سے کوئی چیز کسی دوسرے کا مال ہوگی تو اس صورت میں جب کہ وہ دوسرا شخص وصیت کو قبول کرلے خواہ اس کا قبول کرنا وصیت کرنے والے کی زندگی میں ہی کیوں نہ ہو وہ چیز "موصی" کی موت کے بعد اس کی ملکیت ہوجائے گی

۲۷۰۹ جب انسان اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے لے تو ضروری ہے کہ لوگوں کی امانتیں فوراً ان کے مالکوں کو واپس کر دے یا انہیں اطلاع دے دے اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۲۳۵۱ میں بیان ہوچکی ہے اور اگر وہ لوگوں کا مقروض ہو اور قرضے کی ادائیگی کا وقت آگیا ہو اور قرض خواہ اپنے قرضے کا مطالبہ بھی کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ قرضہ ادا کردے اور اگر وہ خود قرضہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو یا قرضے کی ادائیگی کا وقت نہ آیا ہو یا قرض خواہ ابھی مطالبہ نہ کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ ایسا کام کرے جس سے اطمینان ہو جائے کہ اس کا قرض اس کی موت کے بعد قرض خواہ کو ادا کر دیا جائے گا مثلاً اس صورت میں کہ اس کے قرضے کا کسی دوسرے کو علم نہ ہو وہ وصیت کرے اور گواہوں کے سامنے وصیت کرے

۲۷۱۰ جو شخص اپنے اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے رہا ہو اگر زکوٰۃ، خمس اور مظالم اس کے ذمے ہوں اور وہ انہیں اس وقت ادا نہ کرسکتا ہو لیکن اس کے پاس مال ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی دوسرا شخص یہ چیزیں ادا کردے گا تو ضروری ہے کہ وصیت کرے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے لیکن اگر وہ شخص اس وقت اپنے شرعی واجبات ادا کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ فوراً ادا کرے اگرچہ وہ اپنے آپ میں موت کی نشانیاں نہ دیکھے

۲۷۱۱ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے رہا ہو اگر اس کی نمازیں اور روزے قضا ہوئے ہوں تو ضروری ہے کہ وصیت کرے کہ اس کے مال سے ان عبارات کی ادائیگی کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے بلکہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو لیکن اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی شخص بلا معاوضہ یہ عبادات بجالائے گا تب بھی اس پر واجب ہے کہ وصیت کرے لیکن اگر اس کا اپنا کوئی ہو مثلاً بھائی کا ہو اور وہ شخص جانتا ہو کہ اگر اسے خبر دی جائے تو وہ اس کی قضا نمازیں اور روزے بجالائے گا تو اسے خبر دینا ہی کافی ہے، وصیت کرنا لازم نہیں

۲۷۱۲ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر اس کا مال کسی کے پاس ہو یا ایسی جگہ چھپا ہوا ہو جس کا ورثاء کو علم نہ ہو تو اگر لاعلمی کی وجہ سے ورثاء کا حق تلف ہوتا ہو تو ضروری ہے کہ انہیں اطلاع دے اور یہ لازم نہیں کہ وہ اپنے نابالغ بچوں کے لئے نگراں اور سرپرست مقرر کرے لیکن اس صورت میں جب کہ نگراں کا نہ ہونا مال کے تلف ہونے کا سبب ہو یا خود بچوں کے لئے نقصان دہ ہو تو ضروری ہے کہ ان کے لئے ان امین نگران مقرر کرے۔

۲۷۱۳ وصی کا عاقل ہونا ضروری ہے۔ نیز جو امور موصی سے متعلق ہیں اور اسی طرح احتیاط کی بنا پر جو امور دوسروں سے متعلق ہیں ضروری ہے کہ وصی ان کے بارے میں مطمئن ہو اور ضروری ہے کہ مسلمان کا وصی بنی احتیاط کی بناپر مسلمان ہو اور اگر موصی فقط نابالغ بچے کے لئے اس مقصد سے وصیت کرے تاکہ وہ بچپن میں سرپرست سے اجازت لئے بغیر تصرف کرسکے تو احتیاط کی بنا پر درست نہیں ہے۔ لیکن اگر موصی کا مقصد یہ ہو کہ بالغ ہونے کے بعد یا سرپرست کی اجازت سے تصرف کرے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۲۷۱۴ اگر کوئی شخص کئی لوگوں کو اپنا وصی معین کرے تو اگر اس نے اجازت دی ہو کہ ان میں سے ہر ایک تنہا وصیت پر عمل کرسکتا ہے تو لازم نہیں کہ وہ وصیت انجام دینے میں ایک دوسرے سے اجازت لیں اور اگر وصیت کرنے والے نے ایسی کوئی اجازت نہ دی ہو تو خواہ اس نے کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ دونوں مل کر وصیت پر عمل کریں انہیں چاہئے کہ ایک دوسرے کی رائے کے مطابق وصیت پر عمل کریں اور اگر وہ مل کر وصیت پر عمل کرنے پر تیار نہ ہوں اور مل کر عمل نہ کرنے میں کوئی شرعی عذر نہ ہو تو حاکم شرع انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرسکتا ہے اور اگر وہ حاکم شرع کا حکم نہ مانیں یا مل کر عمل نہ کرنے کا دونوں کے پاس کوئی شرعی عذر ہو تو وہ ان میں سے کسی ایک کی جگہ کوئی اور وصی مقرر کر سکتا ہے۔

۲۷۱۵ اگر کوئی شخص اپنے وصیت سے منحرف ہوجائے مثلاً پہلے وہ یہ کہے کہ اس کے مال تیسرا حصہ فلاں شخص کو دیا جائے اور بعد میں کہے کہ اسے نہ دیا جائے تو وصیت کالعدم ہوجاتی ہے اور اگر کوئی شخص اپنی وصیت میں تبدیلی کر دے مثلاً کو اپنے بچوں کا نگران مقرر کرے اور بعد میں اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو نگراں مقرر کردے تو اس کی پہلی وصیت کالعدم ہوجاتی ہے اور سروری ہے کہ اس کی دوسری وصیت پر عمل کیا جائے۔

۲۷۱۶ اگر ایک شخص کوئی ایسا کام کرے جس سے پتا چلے کہ وہ اپنی وصیت سے منحرف ہوگیا ہے مثلاً جس مکان کے بارے میں وصیت کی ہو کہ وہ کسی کو دیا جائے اسے بیچ دے یا پہلی وصیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کسی دوسرے شخص کو اسے بیچنے کے لئے وکیل مقرر کر دے تو وصیت کالعدم ہوجاتی ہے۔

۲۷۱۷۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ ایک معین چیز کسی شخص کو دی جائے اور بعد میں وصیت کرے کہ اس چیز کا نصف حصہ کسی اور شخص کو دیا جائے تو ضروری ہے اس چیز کے دو حصے کئے جائیں اور ان دونوں اشخاص میں سے ہر ایک کو ایک حصہ دیا جائے۔

۲۷۱۸۔ اگر کوئی شخص ایسے مرض کی حالت میں جس مرض سے وہ مرجائے اپنے مال کی کچھ مقدار کسی شخص کو بخش دے اور وصیت کرے کہ میرے مرنے کے بعد مال کی کچھ مقدار کسی اور شخص کو بخشی دی جائے تو اگر اس کے مال کا تیسرا حصہ دونوں مال کے لئے کافی نہ ہو اور ورثاء اس زیادہ مقدار کی اجازت دینے پر تیار نہ ہوں تو ضروری ہے پہلے جو مال اس سے بخشا ہے وہ تیسرے حصے سے دیدیں اور اس کے بعد جو مال ماقی بچے وہ وصیت کے مطابق خرچ کریں۔

۲۷۱۹۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ نہ بیچا جائے اور اس کی آمدنی ایک معین کام میں خرچ کی جائے تو اس کے کہنے کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

۲۷۲۰۔ اگر کوئی ایسے مرض کی حالت میں جس مرض سے وہ مرجائے یہ کہے کہ وہ اتنی مقدار میں کسی شخص کا مقروض ہے تو اگر اس پر یہ تہمت لگائی جائے کہ اس نے یہ بات ورثاء کو نقصان پہنچانے کے لئے کی ہے تو جو مقدار قرضے کی اس نے معین کی ہے وہ اس کے مال کے تیسرے حصے سے دی جائے گی اور اگر اس پر یہ تہمتنہ لگائی جائے تو اس کا اقرار نافذ ہے اور قرضہ اس کے اصل مال سے ادا کرنا ضروری ہے۔

۲۷۲۱۔ جس شخص کے لئے انسان وصیت کرے کہ کوئی چیز اسے دی جائے یہ ضروری نہیں کہ وصیت کرنے کے وقت وہ وجود رکھتا ہو لہذا اگر کوئی انسان وصیت کرے کہ جو بچہ فلانے عورت کے پیٹ سے پیدا ہو اس بچے کو فلاں چیز دی جائے تو اگر وہ بچہ وصیت کرنے والے کی موت کے بعد پیدا ہو تو لازم ہے کہ وہ چیز اسے دی جائے لیکن اگر وہ وصیت کرنے والے کی موت کے بعد وہ (بچہ) پیدا نہ ہو اور وصیت ایک سے زیادہ مقاصد کے لئے سمجھی جائے تو ضروری ہے کہ اس مال کو کسی ایسے دوسرے کام میں صرف کیا جائے جو وصیت کرنے والے کے مقصد سے زیادہ قریب ہو ورنہ ورثاء خود اسے آپس میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وصیت کرے کہ مرنے کے بعد اس کے مال میں سے کوئی چیز کسی شخص کا مال ہوگی تو اگر وہ شخص وصیت کرنے والے کی موت کے وقت موجود ہو تو صیت صحیح ہے ورنہ باطل ہے اور جس چیز کی اس شخص کے لئے وصیت کی گئی ہو(وصیت باطل ہونے کی صورت میں) ورثاء اسے آپس میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

۲۷۲۲۔ اگر انسان کو پتا چلے کہ کسی نے اسے وصی بنایا ہے تو اگر وہ وصیت کرنےوالے کو اطلاع دے دے کہ وہ اس کی وصیت پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل کرے لیکن اگر وصیت کنندہ کے مرنے سے پہلے انسان کو یہ پتا نہ چلے کہ اس نے اسے وصی بنایا ہے یا پتا چل جائے لیکن اسے یہ اطلاع نہ دے کہ وہ (یعنی جسے وصی مقرر کیا گیا ہے) اس کی (یعنی موصی کی) وصیت پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو اگر وصیت پر عمل کرنے میں کوئی زحمت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی وصیت پر عملدرآمد کرے نیز اگر موصی کے مرنے سے پہلے وصی کسی وقت اس امر کی جانب متوجہ ہو کہ مرض کی شدت کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بنا پر موصی کسی دوسرے شخص کو وصیت نہیں کرسکتا تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وصی وصیت کو قبول کرلے۔

۲۷۲۳۔جس شخص نے وصیت کی ہو اگر وہ مرجائے تو وصی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو میت کا وصی معین کرے اور خود ان کاموں سے کنارہ کش ہوجائے لیکن اگر اسے علم ہو کہ مرنے والے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ خود وصی ہی ان کاموں کو انجام دینے میں شریک ہو بلکہ اس کا مقصد فقط یہ تھا کہ کام کر دیئے جائیں تو وصی کسی دوسرے شخص کو ان کاموں کی انجام دہی کے لئے اپنی طرف سے وکیل مقرر کرسکتا ہے۔

۲۷۲۴۔ اگر کوئی شخص دو افراد کو اکٹھے وصی بنائے تو اگر ان دونوں میں سے ایک مرجائے یا دیوانہ یا کافر ہو جائے تو حاکم شرع اس کی جگہ ایک اور شخص کو وصی مقرر کرے گا اور اگر دونوں مر جائیں یا کافر یا دیوانے ہو جائیں تو حاکم شرع دو دوسرے اشخاص کو ان کی جگہ معین کرے گا لیکن اگر ایک شخص وصیت پر عمل کرسکتا ہو تو دو اشخاص کا معین کرنا لازم نہیں۔

۲۷۲۵۔ اگر وصی تنہا خواہ وکیل مقرر کرکے یا دوسرے کو اجرت دے کر متوفی کے کام انجام نہ دے سکے تو حاکم شرع اس کی مدد کے لئے ایک اور شخص مقرر کرے گا۔

۲۷۲۶۔ اگر متوفی کے مال کی کچھ مقدار وصی کے ہاتھ سے تلف ہوجائے تو اگر وصی نے اس کی نگہداشت میں کوتاہی یا تعدی کی ہو مثلاً اگر متوفی نے اسے وصیت کی ہو کہ مال کی اتنی مقدار فلاں شہر کے فقیروں کو دے دے اور وصی مال کو دوسرے شہر لے جائے اور وہ راستے میں تلف ہو جائے تو وہ ذمے دار ہے اور اگر اس نے کوتاہی یا تعدی نہ کی ہو تو ذمے دار نہیں ہے۔

۲۷۲۷ اگر انسان کسی شخص کو وصی مقرر کرے اور کہے کہ اگر وہ شخص (یعنی وصی) مر جائے تو پھر فلاں شخص وصی ہوگا تو جب پہلا وصی مرجائے تو دوسرا وصی کہ لئے متوفی کے کام انجام دینا ضروری ہے

۲۷۲۸ جو حج متوفی پر واجب ہو نیز قرضہ اور مالی واجبات مثلاً خمس، زکوٰۃ اور مظالم جن کا ادا کرنا واجب ہوا نہیں متوفی کے اصل مال سے ادا کرنا ضروری ہے خواہ متوفی نے ان کے لئے وصیت نہ بھی کی ہو

۲۷۲۹ اگر متوفی کا ترکہ قرضہ سے اور واجب حج سے اور ان شرعی واجبات سے جو اس پر واجب ہو مثلاً۔ خمس اور زکوٰۃ اور مظالم سے زیادہ ہو تو اگر اس نے وصیت کی ہو کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ یا تیسرے حصے کی کچھ مقدار ایک معین مصرف میں لائی جائے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو جو کچھ بچے وہ ورثاء کا مال ہے

۲۷۳۰ جو مصرف متوفی نے معین کیاہو اگر وہ اس کے مال کے تیسرے حصے سے زیادہ ہو تو مال کے تیسرے حصے سے زیادہ کے بارے میں اس کی وصیت اس صورت میں صحیح ہے جب ورثاء کوئی ایسی بات یا ایسا کام کریں جس سے معلوم ہو کہ انھوں نے وصیت کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دے دی ہے اور ان کا صرف راضی ہونا کافی نہیں ہے اور اگر وہ موصی کی رحلت کے کچھ عرصہ بعد بھی اجازت دیں تو صحیح ہے اور اگر بعض ورثاء اجازت دے دیں اور بعض وصیت کو رد کردیں تو جنھوں نے اجازت دی ہو ان کے حصوں کی حد تک وصیت صحیح اور نافذ ہے

۲۷۳۱ جو مصرف متوفی نے معین کیا ہو اگر اس پر اس کے مال تیسرے حصے سے زیادہ لاگت آتی ہو اور اس کے مرنے سے پہلے ورثاء اس مصرف کی اجازت دے دیں (یعنی یہ اجازت دے دیں کہ ان کے حصے سے وصیت کو مکمل کیا جاسکتا ہے) تو اس کے مرنے کے بعد وہ اپنی دی ہوئی اجازت سے منحرف نہیں ہوسکتے

۲۷۳۲ اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کے تیسرے حصے خمس اور زکوٰۃ یا کوئی اور قرضہ جو اس کے ذمے ہو دیا جائے اور اس کی قضا نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام مثلاً فقیروں کو کھانا کھلانا بھی انجام دیا جائے تو ضروری ہے کہ پہلے اس کا قرضہ مال کے تیسرے حصے سے دیا جائے اور اگر کچھ بچ جائے تو نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو جو مستحب کام اس نے معین کیا ہو اس پر صرف کیا

جائ اور اگر اس ک مال کا تیسرا حصه صرف اس ک قرض ک برابر هو اور ورثاء ب‌ی تهائی مال س زیاده خرچ کرن کی اجازت نه دی تو نماز، روزو اور مستحب کامو ک لئ کی گئی وصیت باطل ه

۲۷۳۳ اگر کوئی شخص وصیت کر که اس کا قرضه ادا کیا جائ اور اس کی نمازو اور روزو ک لئ اجیر مقرر کیا جائ اور کوئی مستحب کام ب‌ی انجام دیا جائ تو اگر اس ن یه وصیت نه کی هو که یه چیزی مال ک تیسر حص س دی جائی تو ضروری ه که اس کا قرضه اصل مال س دیا جائ اور پ‌ر جو کچ بچ جائ اس کا تیسرا حصه نماز، روزو (جیسی عبادات) اور ان مستحب کامو ک مصرف می لایا جائ جو اس ن معین کئ هی اور اس صورت می جبکه تیسرا حصه (ان کامو ک لئ) کافی نه هو اگر ورثا اجازت دی تو اس کی وصیت پر عمل کرنا چاهئ اور اگر وه اجازت نه دی تو نماز اور روزو کی قضا کی اجرت مال ک تیسر حص س دینی چاهئ اور اگر اس می س کچ بچ جائ تو وصیت کرن والی ن جو مستحب کام معین کیا هو اس پر خرچ کرنا چاهئ

۲۷۳۴ اگر کوئی شخص که که مرن والی ن وصیت کی ت‌ی که اتنی رقم مج دی جائ تو اگر وه عادل مرد اس ک قول کی تصدیق کر دی یا وه قسم کائ اور ایک عادل شخص اس ک قول کی تصدیق کر د یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتی یا پ‌ر چارعادل عورتی اس ک قول کی گواهی دی تو جتنی مقدار وه بتائ اس د دینی ضروری ه اور اگر ایک عادل عورت گواهی د تو ضروری ه که جس چیز کا وه مطالبه کر رها و اس کا چوتا حصه اس دیا جائ اور اگر دو عادل عورتی گواهی دی تو اس کا نصف دیا جائ اور اگر تین عادل عورتی گواهی دی تو اس کا تین چوتائی دیاجائ نیز اگر دو کتابی کافر مرد جو اپن مذهب می عادل هو اس ک قول کی تصدیق کری تو اس صورت می جب که مرن والا وصیت کرن پرمجبور هوگیا هو اور عادل مرد اور عورتی ب‌ی وصیت ک موقع پر موجود نه رهی هو تو وه شخص متوفی ک مال س جس چیز کا مطالبه کر رها هو وه اس د دینی ضروری ه

۲۷۳۵ اگر کوئی شخص کهی که می متوفی کا وصی هو تاکه اس ک مال کو فلا مصرف می ل‌ او یا یه کهی که متوفی ن مج اپن بچو کا نگرا مقرر کیا ت‌ا تو اس کا قول اس صورت می قبول کرنا چاهئ جب که دو عادل مرد اس ک قول کی تصدیق کری

۲۷۳۶ اگر مرن والا وصیت کر که اس ک مال کی اتنی مقدار فلا شخص کی هوگی اور وه شخص وصیت کو قبول کرن یا رد کرن س پهلی مرجائ تو جب تک اس ک ورثاء وصیت کو رد نه کردی وه اس چیز کو قبول کرسکت هی لیکن یه

حکم اس صورت میں ہے کہ وصیت کرنے والا اپنی وصیت سے منحرف نہ ہو جائے ورنہ وہ (یعنی وصی یا اس کے ورثاء) اس چیز پر کوئی حق نہیں رکھتے۔

میراث کے احکام

۲۷۳۷۔ جو اشخاص متوفی سے رشتے داری کو بناپر ترکہ پاتے ہیں ان کے تین گروہ ہیں :

۱۔ پہلا گروہ متوفی کا باپ، ماں اور اولاد ہے اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد ہے جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو وہ ترکہ پاتا ہے اور جب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجود ہو دوسرا اگر وہ ترکہ نہیں پاتا۔

۲۔ دوسرا گروہ، دادا ، دادی ،نانا، نانی، بھن اور بھائی ہے اور بھائی اور بھن نہ ہونے کی صورت میں ان کی اولاد ہے ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو تو وہ ترکہ پاتا ہے اور جب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجود ہو تیسرا گروہ ترکہ نہیں پاتا۔

۳۔ تیسرا گروہ چچا، پھوپھی ماموں خالہ اور انکی اولاد ہے اور جب تک متوفی کے چچاو پھوپھیو، ماموو اور خلاو میں سے ایک شخص بھی زندہ ہو اس کی اولاد ترکہ نہیں پاتی لیکن اگر متوفی کا پدری چچا اور ماں باپ دونو کی طرف سے چچا زاد بھائی موجود ہو تو ترک باپ اور مال کی طرف سے چچازاد بھائیوکو ملے گا اور پدری چچا کو نہیں ملے گالیکن اگر چچایا چچازار بھائی متعدد ہو یا متوفی کی بیوی زندہ ہو تو یہ حکم اشکال سے خالی نہیں ہے

۲۷۳۸۔ اگر خود متوفی کا چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد نہ ہو تو اس کے باپ اور ماں کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ نہ ہو تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو متوفی کے دادا، دادی کے چچا پھوپھی، ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ بھی نہ ہو تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے

۲۷۳۹۔ بیوی اور شوہر جیسا کہ بعد میں تفصیل سے بتایا جائے گا ایک دوسرے سے ترکہ پاتے ہیں

پہلے گروہ کی میراث

۲۷۴۰ اگر پہلے گروہ میں سے صرف ایک شخص متوفی کا وارث ہو مثلاً باپ یا ماں یا اکلوتا بیٹا یا اکلوتی بیٹی ہو تو ومتوفی کا مال اسے ملتا ہے اور اگر بیٹے اور بیٹیاں وارث ہوں تو مال کو یوں تقسیم کیا جاتا ہے کہ ہر بیٹا بیٹی سے دگنا حصہ پاتا ہے

۲۷۴۱ اگر متوفی کے وارث فقط اس کا باپ اور اس کی ماں ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے دو حصے باپ اور ایک حصہ ماں کو ملتا ہے لیکن اگرمتوفی کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں جو سب کے سب مسلمان، آزاد اور ایک باپ کی اولاد ہوں خواہ ان کی ماں حقیقی ہو یا سوتیلی ہو اور کوئی بھی ماں حاملہ نہ ہو تو اگرچہ وہ متوفی کے باپ اور ماں کے ہوتے ہوئے ترکہ نہیں پاتے لیکن ان کے ہونے کی وجہ سے ماں کو مال چھٹا حصہ ملتا ہے اور باقی مال باپ کوملتا ہے

۲۷۴۲ جب متوفی کے وارث فقط اس کا باپ، ماں اور ایک بیٹی ہو لھذا اگر اس کے گزشتہ مسئلہ میں بیان کردہ شرائط رکھنے والے دو پدری بھائی یا چار پدری بہنیں یا ایک پدری بھائی اور دو پدری بہنیں نہ ہوں تو مال کے پانچ حصے کئے جاتے ہیں باپ اور ماں ان میں سے ایک ایک حصہ لیتے ہیں اور بیٹی تین حصے لیتی ہے اور اگر متوفی کے سابقہ بیان کردہ شرائط والے دوپدری بھائی یا چار پدری بہنیں یا ایک پدری بھائی اور دو پدری بہنیں بھی ہوں تو ایک قول کے مطابق مال کے ۶ سابقہ ترتیب کے مطابق ۶ پانچ حصے کئے جائیں گے اور ان افراد کے وجود سے کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن (علماء کے بیچ) مشہور یہ ہے کہ اس صورت میں مال چھ حصوں میں تقسیم ہوگا اس میں سے باپ اور ماں کو ایک ایک حصہ اور بیٹی کو تین حصے ملتے ہیں اور جو ایک حصہ باقی بچے گا اس کے پر چار حصے کئے جائیں گے جس میں سے ایک حصہ باپ کو اور تین حصے بیٹی کو ملتے ہیں نتیجے کے طور پر متوفی کے مال کے ۲۴ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ۱۵ حصے بیٹی کو، ۵ حصے باپ کو اور ۴ حصے ماں کو ملتے ہیں چونکہ یہ حکم اشکال سے خالی نہیں اس لئے ماں کے حصے میں ۵/۱ اور ۶/۱ میں جو فرق ہے اس میں احتیاط کو ترک نہ کیا جائے

۲۷۴۳ اگر متوفی کے وارث فقط اس کا باپ، ماں، اور ایک بیٹا ہو تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے باپ اور ماں کو ایک ایک حصہ اور بیٹے کو چار حصے ملتے ہیں اور اگر متوفی کے (صرف) چند بیٹے ہوں یا (بصورت دیگر صرف) چند بیٹیاں ہوں تو وہ ان چار حصوں کو آپس میں مساوی طور پر تقسیم کر لیتے ہیں اور اگر بیٹے بھی ہوں اور بیٹیاں بھی ہوں تو ان چار حصوں کو اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے کہ ہر بیٹے کو ایک بیٹی سے دگنا حصہ ملتا ہے

۲۷۴۴۔ اگر متوفی کے وارث فقط باپ یا ماں اور ایک یا کئی بیٹے ہوں تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو اور پانچ حصے بیٹے کو ملتے ہیں اور اگر کئی بیٹے ہوں تو وہ ان پانچ حصوں کو آپس میں مساوی طور پر تقسیم کرلیتے ہیں۔

۲۷۴۵۔ اگر باپ یا ماں متوفی کے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ اس کے وارث ہوں تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو ملتا ہے اور باقی حصوں کو یوں تقسیم کیا جاتا ہے کہ ہر بیٹے کو بیٹی سے دگنا حصہ ملتا ہے۔

۲۷۴۶۔ اگر متوفی کے وارث فقط باپ یا ماں اور ایک بیٹی ہو تو مال کے چار حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو اور باقی تین حصے بیٹی کو ملتے ہیں۔

۲۷۴۷۔ اگر متوفی کے وارث فقط باپ یا ماں اور چند بیٹیاں ہوں تو مال کے پانچ حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ باپ یا ماں کو ملتا ہے اور چار حصے بیٹیاں آپس میں مساوی طور پر تقسیم کر لیتی ہیں۔

۲۷۴۸۔ اگر متوفی کی اولاد نہ ہو تو اس کے بیٹے کی اولاد ، خواہ وہ بیٹی ہی کیوں نہ ہو متوفی کے بیٹے کا حصہ پاتی ہے اور بیٹی کی اولاد ، خواہ وہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو متوفی کی بیٹی کا حصہ پاتی ہے۔ مثلاً اگر متوفی کا ایک نواسا (بیٹی کا بیٹا) اور ایک پوتی (بیٹے کی بیٹی) ہو تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے جن میں سے ایک حصہ نواسے کو اور دو حصے پوتی کو ملیں گے۔

دوسرا گروہ کی میراث

۲۷۴۹۔ جو لوگ رشتہ داری کی بنا پر میراث پاتے ہیں ان کا دوسرا گروہ متوفی کا دادا، دادی ، نانا، نانی، بھائی اور بہنیں ہیں اور اگر اس کے بھائی بہنیں نہ ہوں تو ان کی اولاد میراث پاتی ہے۔

۲۷۵۰۔ اگر متوفی کا وارث فقط ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو سارا مال اس کو ملتا ہے اور اگر کئی سگے بھائی یا کئی سگی بہنیں ہوں تو مال ان میں برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے اور اگر سگے بھائی بہنی ہوں اور بہنیں بھی تو ہر بھائی کو بہن سے دگنا حصہ ملتا ہے مثلاً اگر متوفی کے دو سگے بھائی اور ایک سگی بہن ہو تو مال کے پانچ حصے کئے جائیں گے جن میں سے ہر بھائی کو دو حصے ملیں گے اور بہن کو ایک حصہ ملے گا۔

۲۷۵۱ اگر متوفی کے سگے بھن بھائی موجود ہو تو پدری بھائی اور بھنیے جن کی ماں متوفی کی سوتیلی ماں ہو میراث پاتے اور اگر اس کے سگے بھن بھائی نہ ہو یا ایک پدری بھن ہو تو سارا مال اس کو ملتا ہے اور اگر اس کے کئی پدری بھائی یا کئی پدری بھنیے ہو تو مال ان کے درمیان مساوی طور پر تقسیم ہوجاتا ہے اور اگر اس کے پدری بھائی بھی ہو اور پدری بھنیے بھی تو ہر بھائی کو بھن سے دگنا حصہ ملتا ہے۔

۲۷۵۲ اگر متوفی کا وارث فقط ایک مادری بھن یا بھائی ہو جو باپ کی طرف سے متوفی کی سوتیلی بھن یا سوتیلا بھائی ہو تو سارا مال اسے ملتا ہے اور اگر چند مادری بھائی ہو یا چند مادری بھنیے ہو یا چند مادری بھائی اور بھنیے ہو تو مال ان کے درمیان مساوی طور پر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۲۷۵۳ اگر متوفی کے سگے بھائی بھنیے اور پدری بھائی بھنیے اور ایک مادری بھائی یا ایک مادری بھن ہو تو پدری بھائی بھنوں کو ترکہ نہیں ملتا اور مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ مادری بھائی یا مادری بھن کو ملتا ہے اور باقی حصے سگے بھائی بھنوں کو ملتے ہیں اور ہر بھائی دو بھنوں کے برابر حصہ پاتا ہے۔

۲۷۵۴ اگر متوفی کے سگے بھائی بھنیے اور پدری بھائی بھنیے اور ایک مادری بھائی یا ایک مادری بھن ہو تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ مادری بھائی یا مادری بھن کو ملتا ہے اور باقی حصے پدری بھن بھائیوں میں اس طرح تقسیم کئے جاتے ہیں کہ ہر بھائی کو بھن سے دگنا حصہ ملتا ہے۔

۲۷۵۶ اگر متوفی کے وارث فقط پدری بھائی بھنیے اور ایک مادری بھائی یا ایک مادری بھن ہو تو مال کے چھ حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ مادری بھائی یا مادری بھن کو ملتا ہے اور باقی حصے پدری بھن بھائیوں میں اس طرح تقسیم کئے جاتے ہیں کہ ہر بھائی کو بھن سے دگنا حصہ ملتا ہے۔

۲۷۵۶ اگر متوفی کے وارث فقط پدری بھائی بھنیے اور چند مادری بھائی بھنیے ہو تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ مادری بھائی بھنیے اپس میں برابر برابر تقسیم کرلیتے ہیں اور باقی دو حصے پدری بھن بھائیوں کو اس طرح ملتے ہیں کہ ہر بھائی کا حصہ بھن سے دگنا ہوتا ہے۔

۲۷۵۷ اگر متوفی کے وارث فقط اس کے بھائی بھنیے اور بیوی ہو تو بیوی اپنا ترکہ اس تفصیل کے مطابق لے گی جو بعد میں بیان کی جائے گی اور بھائی بھنیے اپنا ترکہ اس طرح لیں گے جیسا کہ گذشتہ مسائل میں بتایا گیا ہے نیز اگر کوئی

عورت مر جائے اور اس کے وارث فقط اس کے بھائی بھنیے اور شوہر ہو تو نصف مال شوہر کو ملے گا اور بھنیے اور بھائی اس طریقے سے ترکہ پائیں گے جس کا ذکر گذشتہ مسائل میں کیا گیا ہے لیکن بیوی یا شوہر کے ترکہ پانے کی وجہ سے مادری بھائی بھنوں کے حصے میں کوئی کمی نہیں ہوگی تاہم سگے بھائی بھنوں یا پدری بھائی بھنوں کے حصے میں کمی ہوگی مثلاً اگر کسی متوفیہ کے وارث اس کا شوہر اور مادری بھن بھائی اور سگی بھن بھائی ہو تو نصف مال شوہر کو ملے گا اور اصل مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ مادری بھن بھائیوں کو ملے گا اور جو کچھ بچے وہ سگی بھن بھائیوں کا مال ہوا پس اگر اس کا کل مال چھ روپے ہو تو تین روپے شوہر کو اور دو روپے مادری بھن بھائیوں کو اور ایک روپیہ سگی بھن بھائیوں کو ملے گا

۲۷۵۸ اگر متوفی کے بھائی بھنیے نہ ہو تو ان کے ترکہ کا حصہ ان کی (یعنی بھائی بھنوں کی) اولاد کو ملے گا اور مادری بھائی بھنوں کی اولاد کا حصہ ان کے مابین برابر تقسیم ہوتا ہے اور جو حصہ پدری بھائی بھنوں کی اولاد یا سگی بھائی بھنوں کی اولاد کو ملتا ہے اس کے بارے میں مشہور ہے کہ ہر لڑکا دو لڑکیوں کے برابر حصہ پاتا ہے لیکن کچھ بعید نہیں کہ ان کے مابین بھی ترکہ برابر برابر تقسیم ہو اور احوط یہ ہے کہ وہ مصالحت کی جانب رجوع کریں

۲۷۵۹ اگر متوفی کا وارث فقط دادا یا فقط دادی یا فقط نانا یا فقط نانی ہو تو متوفی کا تمام مال اسے ملے گا اور اگر متوفی کا دادا یا نانا موجود ہو تو اس کے باپ (یعنی متوفی کے پردادا یا پرنانا) کو ترکہ نہیں ملتا اور اگر متوفی کے وارث فقط اس کے دادا اور دادی ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے دو حصے دادا کو اور ایک حصہ دادی کو ملتا ہے اور اگر وہ نانا اور نانی ہوں تو وہ مال کو برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں

۲۷۶۰ اگر متوفی کے وارث ایک دادا یا دادی اور ایک نانا ہو تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے جن میں سے دو حصے دادا یا دادی کو ملیں گے اور ایک حصہ نانا یا نانی کو ملے گا

۲۷۶۱ اگر متوفی کے وارث دادا اور دادی اور نانا اور نانی ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک حصہ نانا اور نانی آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں اور باقی دو حصے دادا اور دادی کو ملتے ہیں جن میں دادا کا حصہ دو تہائی ہوتا ہے

۲۷۶۲ اگر متوفی کے وارث فقط اس کی بیوی اور دادا، دادی اور نانا، نانی ہو تو بیوی اپنا حصہ اس تفصیل کے مطابق لیتی ہے جو بعد میں بیان ہوگی اور اصل مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ نانا اور نانی کو ملتا ہے جو وہ آپس میں برابر برابر

تقسیم کرتے ہیں اور باقی ماندہ (یعنی بیوی اور نانا ،نانی کے بعد جو کچھ بچے) دادا اور دادی کو ملتا ہے جس میں سے دادا، دادی کے مقابلے میں دگنا لیتا ہے اور اگر متوفی کے وارث اس کا شوہر اور دادا یا نانا اور دادی یا نانی ہو تو شوہر کو نصف مال ملتا ہے اور دادا، نانا اور دادی نانی ان احکام کے مطابق ترکہ پاتے ہیں جن کا ذکر گزشتہ مسائل میں ہوچکا ہے

۲۷۶۳ بھائی ، بہن، بھائیوں، بہنوں کے ساتھ دادا، دادی یا نانا، نانی اور داداوں، دادیوں یا ناناوں، نانیوں کے اجتماع کی چند صورتیں ہیں :

اول : نانا یا نانی اور بھائی یا بہن سب ماں کی طرف سے ہوں اس صورت میں مال ان کے درمیان مساوی طور پر تقسیم ہوجاتا ہے اگرچہ وہ مذکر اور مونث کی حیثیت سے مختلف ہوں

دوم : دادا یا دادی کے ساتھ بھائی یا بہن باپ کی طرف سے ہوں اس صورت میں بھی ان کے مابین مال مساوی طور پر تقسیم ہوتا ہے بشرطیکہ وہ سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں اور اگر مرد اور عورتیں ہوں تو پھر ہر مرد ہر عورت کے مقابلے میں دگنا حصہ لیتا ہے

سوم: دادا یا دادی کے ساتھ بھائی یا بہن ماں اور باپ کی طرف سے ہوں اس صورت میں بھی وہی حکم ہے جو گزشتہ صورت میں ہے اور یہ جاننا چاہئے کہ اگر متوفی کے پدری بھائی یا بہن، سگے بھائی یا بہن کے ساتھ جمع ہو جائے تو تنہا پدری بھائی یا بہن میراث نہیں پاتے (بلکہ سبھی پاتے ہیں)

چہارم: دادیاں ، دادیاں اور نانی ، نانیاں ہوں خواہ وہ سب کے سب مرد ہوں یا عورتیں ہوں یا مختلف ہوں اور اسی طرح سگے بھائی اور بہنیں ہوں اس صورت میں جو مادری رشتے دار بھائی، بہن اور نانی، نانیاں ہوں ترکے میں ان کا ایک تہائی حصہ ہے اور ان کے درمیان برابر تقسیم ہوجاتا ہے خواہ وہ مرد اور عورت کی حیثیت سے ایک دوسرے سے مختلف ہوں اور ان میں سے جو پدری رشتہ دار ہوں ان کا حصہ دو تہائی ہے جس میں سے ہر مرد کو ہر عورت کے مقابلے میں دگنا ملتا ہے اور اگر ان میں کوئی فرق نہ ہو اور سب مرد یا سب عورتیں ہوں تو پھر وہ ترکہ ان میں برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے

پنجم: دادا یا دادی ما کی طرف سے بھائی، بھن کے ساتھ جمع ہوجائیں اس صورت میں اگر بھن یا بھائی بالفرض ایک ہو تو اسے مال کا چھٹا حصہ ملتا ہے اور اگر کئی ہوں تو تیسرا حصہ ان کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے اور جو باقی بچے وہ دادا یا دادی کا مال ہے اور اگر دادا اور دادی دونوں میں ہوں تو دادا کو دادی کے مقابلے میں دگنا حصہ ملتا ہے۔

ششم:نانا یا نانی باپ کی طرف سے بھائی کے ساتھ جمع ہو جائیں اس صورت میں نانا یا نانی کا تیسرا حصہ ہے خواہ ان میں سے ایک ہی ہو اور تھائی بھائی کا حصہ ہے خواہ وہ بھی ایک ہی ہو اور اگر اس نانا یا نانی کے ساتھ باپ کی طرف سے بھن ہو اور وہ ایک ہی ہو تو وہ ادھا حصہ لیتی ہے اور اگر کئی بھنیں ہوں تو دو تھائی لیتی ہیں اور ہر صورت میں نانا یا نانی کا حصہ ایک تھائی ہی ہے اور اگر بھن ایک ہی ہو تو سب کے حصے دے کر ترکے کا چھٹا حصہ بچ جاتا ہے اور اس کے بارے میں احتیاط واجب مصالحت میں ہے۔

ہفتم: دادا یا دادیاں ہوں اور کچھ نانا نانیاں ہوں اور ان کے ساتھ پدری بھائی یا بھن ہو خواہ وہ ایک ہی ہو یا کئی ہوں اس صورت میں نانا یا نانی کا حصہ ایک تھائی ہے اور اگر وہ زیادہ ہوں تو ی ان کے مابین مساوی طور پر تقسیم ہوجاتا ہے خواہ وہ مرد اور عورت کی حیثیت سے مختلف ہی ہوں اور باقی ماندہ دو تھائی دادا یا دادی اور پدری بھائی یا بھن کا ہے اور اگر وہ مرد اور عورت کی حیثیت سے مختلف ہوں تو فرق کے ساتھ اور اگر مختلف نہ ہوں تو برابر ان میں تقسیم ہوجاتا ہے اور اگر ان دادوں، نانوں یا دادیوں نانیوں کے ساتھ مادری بھائی یا بھن ہوں تو نانا یا نانی کا حصہ مادری بھائی یا بھن کے ساتھ ایک تھائی ہے جو ان کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے اگرچہ وہ بہ حیثیت مرد اور عورت ایک دوسرے سے مختلف ہوں اور دادا یا دادی کا حصہ دو تھائی ہے جو ان کے مابین اختلاف کی صورت میں (یعنی بہ حیثیت مرد اور عورت اختلاف کی صورت میں) فرق کے ساتھ ورنہ برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

ہشتم: بھائی اور بھنیں ہوں جن میں سے کچھ پدری اور کچھ مادری ہوں اور ان کے ساتھ دادا یا دادی ہوں اس صورت میں اگر مادری بھائی یا بھن ایک ہو تو ترکے میں اس کا چھٹا حصہ ہے اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو تیسرا حصہ ہے جو کہ ان کے مابین برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے اور باقی ترکہ پدری بھائی یا بھن اور دادی یا دادی کا ہے جو ان کے بحیثیت مرد اور عورت مختلف نہ ہونے کی صورت میں ان کے مابین برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے اور مختلف ہونے کی صورت میں فرق سے تقسیم ہوتا ہے اور اگر ان بھائیوں یا بھنوں کے ساتھ نانا یا نانی ہوں تو نانا یا نانی اور مادری بھائیوں اور بھنوں کو ملا کر سب کا حصہ ایک تھائی ہوتا ہے اور ان کے مابین برابر تقسیم ہوجاتا ہے اور پدری بھائیوں یا بھنوں کا حصہ دو تھائی ہوتا ہے جو ان

میں به حیثیت مرد اور عورت اختلاف کی صورت میں فرق سے اور اختلاف نه هونے کی صورت میں برابر برابر تقسیم هوجاتا هے

۲۷۶۴ اگر متوفی کے بھائی یا بھنیں هوں تو بھائیوں یا بھنوں کی اولاد کی میراث نهیں ملتی لیکن اگر بھائی کی اولاد اور بھن کی اولاد کا میراث پانا بھائیوں اور بھنوں کی میراث سے مزاحم نه هو تو پھر اس حکم کا اطلاق نهیں هوتا مثلاً اگر متوفی کا پدری بھائی اور نانا هو تو پدری بھائی کو میراث کے دو حصه اور نانا کو ایک تهائی حصه ملے گا اور اس صورت میں اگر متوفی کے مادری بھائی کا بیٹا بھی هو تو بھائی کا بیٹا نانا کے ساتھ ایک تهائی میں شریک هوتا هے

تیسرے گروه کی میراث

۲۷۶۵ میراث پانے والوں کے تیسرے گروه میں چچا، پھوپھی، ماموں اور خاله اور ان کی اولاد هیں اور جیسا که بیان هوچکا هے اگر پهلے اور دوسرے گروه میں سے کوئی وارث موجود نه هو تو پھر یه لوگ ترکے پاتے هیں

۲۷۶۶ اگر متوفی کا وارث فقط ایک چچا یا ایک پھوپھی هو تو خواه وه سگا هو یعنی وه اور متوفی ایک ماں باپ کی اولاد هوں یا پدری هو یا مادری هو سارا مال اسے ملتا هے اور اگر چند چچا یا چند پھوپھیاں هوں اور وه سب سگے یا سب پدری هوں تو ان کے درمیان مال برابر تقسیم هوگا اور اگر چچا اور پھوپھی دونوں هوں اور سب سگے هوں یا سب پدری هوں تو بنابر اقوی چچا کو پھوپھی سے دگنا حصه ملتا هے مثلاً اگر دو چچا اور ایک پھوپھی متوفی کے وارث هوں تو مال پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا هے جن میں سے ایک حصه پھوپھی کو ملتا هے اور باقی مانده چار حصوں کو دونوں چچا اپس میں برابر برابر تقسیم کر لیں گے

۲۷۶۷ اگر متوفی کے وارث فقط کچھ مادری چچا یا کچھ مادری پھوپھیاں هوں تو متوفی کا مال ان کے مابین مساوی طور پر تقسیم هوگا اور اگر وارث مادری چچا اور مادری پھوپھی هو تو چچا کو پھوپھی سے دو گنا ترکه ملے گا اگرچه احتیاط یه هے که چچا کو جتنا زیاده حصه ملا هے اس پر باهم تصفیه کریں

۲۷۶۸ اگر متوفی کے وارث چچا اور پھوپھیاں هوں اور ان میں سے کچھ پدری اور کچھ مادری اور کچھ سگے هوں تو پدری چچاوں اور پھوپھیوں کو ترکه نهیں ملتا اور اقوی یه هے که اگر متوفی کا ایک مادری چچا یا ایک مادری پھوپھی هو تو مال کے چھ حصے کئے جاتے هیں جن میں سے ایک حصه مادری چچا یا پھوپھی کو دیا جاتا هے اور باقی حصے سگے چچاوں اور پھوپھیوں کو ملتے هیں اور بالفرض اگر سگے چچا اور پھوپھیاں نه هوں تو وه حصے پدری چچاوں اور پھوپھیوں کو ملتے هیں اور اگر متوفی کے مادری

چچا اور مادری پھوپھیاں بھی ہو تو مال کو تین حصہ کئے جاتے ہیں جن میں سے دو حصہ سگے چچاوں اور پھوپھیوں کو ملتے ہیں اور بالفرض اگر سگے چچا اور پھوپھیاں نہ ہو تو پدری چچا اور پدری پھوپھی کو ترکہ ملتا ہے اور ایک حصہ مادری چچا اور پھوپھی کو ملتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ مادری چچا اور مادری پھوپھی کا حصہ ان کا مابین برابر برابر تقسیم ہوگا لیکن بعید نہیں کہ چچا کو پھوپھی سے دگنا حصہ ملے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ باہم تصفیہ کریں

۲۷۶۹ اگر متوفی کا وارث فقط ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو سارا مال اسے ملتا ہے اور اگر کئی ماموں بھی ہو اور خالائیں بھی ہو اور سب سگے یا پدری یا مادری ہو تو بعید نہیں کہ ماموں کو خالہ سے دگنا ترکہ ملے لیکن برابر، برابر ملنے کا احتمال بھی ہے لھذا احتیاط کو ترک نہیں کرنا چاھئے

۲۷۷۰ اگر متوفی کا وارث فقط ایک یا چند مادری ماموں اور خالائیں اور سگے ماموں اور خالائیں ہو اور پدری ماموں اور خالائیں ہو تو پدری ماموں اور خالاوں کو ترکہ نہ ملنا محل اشکال ہے بھر حال بعید نہیں کہ ماموں کو خالہ سے دگنا حصہ ملے لیکن احتیاط باھم رضامندی سے معاملہ کرنا چاھئے

۲۷۷۱ اگر متوفی کے وارث ایک یا چند ماموں یا ایک چند خالائیں یا ماموں اور خالہ اور ایک یا چند چچا یا ایک یا چند پھوپھیاں یا چچا اور پھوپھی ہو تو مال تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ان میں سے ایک حصہ ماموں یا خالہ کو یا دونوں کو ملتا ہے اور باقی دو حصہ چچا یا پھوپھی کو یا دونوں کوملتے ہیں

۲۷۷۲ اگر متوفی کے وارث ایک ماموں یا ایک خالہ اور چچا اور پھوپھی ہو تو اگر چچا اور پھوپھی سگے ہو یا پدری ہو تو مال کو تین حصہ کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ ماموں یا خالہ کو ملتا ہے، اور اقوی کی بنا پر باقی سے دو حصہ چچا کو اور ایک حصہ پھوپھی کو ملتا ہے لھذا مال کو نو حصہ ہو گے جن میں سے تین حصہ ماموں یا خالہ کو اور چار حصہ چچا کو اور دو حصہ پھوپھی کو ملیں گے

۲۷۷۳ اگر متوفی کے وارث ایک ماموں یا ایک خالہ اور ایک مادری چچا یا ایک مادری پھوپھی اور سگے یا پدری چچا اور پھوپھیاں ہو تو مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے ایک حصہ ماموں یا خالہ کو دیا جاتا ہے اور باقی دو حصوں کو چچا اور پھوپھی آپس میں تقسیم کریں گے اور بعید نہیں کہ چچا کو پھوپھی سے دگنا حصہ ملے اگرچہ احتیاط کا خیال رکھنا بہتر ہے

۲۷۷۴۔اگر متوفی کے وارث چند ماموں یا چند خالائیں ہوں جو سگی یا پدری یا مادری ہوں اور اس کے چچا اور پھوپھیاں بھی ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے دو حصے اس دستور کے مطابق جو بیان ہوچکا ہے چچاوں اور پھوپھیوں کے مابین تقسیم ہوجاتے ہیں اور باقی ایک حصہ ماموں اور خالائیں جیسا کہ مسئلہ ۲۷۷۰ میں گزر چکا ہے آپس میں تقسیم کریں گے۔

۲۷۷۵۔اگر متوفی کے وارث مادری ماموں یا خالائیں اور چند سگے ماموں اور خالائیں ہوں یا فقط پدری ماموں اور خالائیں اور چچا و پھوپھی ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے دو حصے اس دستور کے مطابق جو بیان ہوچکا ہے چچا اور پھوپھی آپس میں تقسیم کریں گے اور بعید نہیں کہ باقیماندہ تیسرے حصے کو تقسیم میں باقی ورثا کے حصے برابر ہو۔

۲۷۷۶۔ اگر متوفی کے چچا اور پھوپھیاں اور ماموں اور خالائیں نہ ہوں تو مال کی جو مقدار چچاوں اور پھوپھیوں کو ملنی چاہئے وہ ان کی اولاد کو اور جو مقدار ماموں اور خالاوں کو ملنی چاہئے وہ ان کی اولاد کو دی جاتی ہے۔

۲۷۷۷۔اگر متوفی کے وارث اس کے باپ کے چچا، پھوپھیاں، ماموں اور خالائیں اور اس کی ماں کے چچا، پھوپھیاں، ماموں اور خالائیں ہوں تو مال کے تین حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ متوفی کی ماں کے چچاوں، پھوپھیاں، ماموں اور خالاوں کو بطور میراث ملے گا اور مشہور قول کی بنا پر مال ان کے درمیان برابر، برابر تقسیم کر دیا جائے گا لیکن احتیاط کے طور پر مصالحت کا خیال رکھنا چاہئے اور باقی دو حصوں کے تین حصے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک حصہ متوفی کے باپ کے ماموں اور خالائیں (یعنی ننھیالی رشتے دار) اسی کیفیت کے مطابق آپس میں برابر، برابر بانٹ لیتے ہیں اور باقی دو حصے بھی اسی کیفیت کے مطابق متوفی کے باپ کے چچاوں اور پھوپھیوں (یعنی ددھیالی رشتے داروں) کو ملتے ہیں۔

بیوی اور شوہر کی میراث

۲۷۷۸۔ اگر کوئی عورت بے اولاد مرجائے تو اس کے سارے مال کا نصف حصہ شوہر کو اور باقی ماندہ دوسرے ورثاء کو ملتا ہے اور اگر کسی عورت کو پہلے شوہر سے یا کسی اور شوہر سے اولاد ہو تو سارے مال کا چوتھائی حصہ شوہر کو اور باقی ماندہ دوسرے ورثاء کو ملتا ہے۔

۲۷۷۹ اگر کوئی آدمی مرجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو اس کے مال کا چوتھائی حصہ اس کی بیوی کو اور باقی دوسرے ورثاء کو ملتا ہے اور اگر اس آدمی کو اس بیوی سے یا کسی اور بیوی سے اولاد ہو تو مال کا آٹھواں حصہ بیوی کو اور باقی دوسرے ورثاء کو ملتا ہے اور گھر کی زمین، باغ، کھیت اور دوسری زمینوں میں سے عورت نہ خود زمین بطور میراث حاصل کرتی ہے اور نہ ہی اس کی قیمت میں سے کوئی ترکہ پاتی ہے نیز وہ گھر کی فضا میں قائم چیزوں مثلاً عمارت اور درختوں سے ترکہ نہیں پاتی لیکن ان کی قیمت کی صورت میں ترکہ پاتی ہے اور جو درخت، کھیت اور عمارتیں باغ کی زمین، مزروعہ زمین اور دوسری زمینوں میں ہوں اور ان کا بھی یہی حکم ہے

۲۷۸۰ جن چیزوں میں سے عورت ترکہ نہیں پاتی مثلاً رہائشی مکان کی زمین اگر وہ ان میں تصرف کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ دوسرے ورثاء سے اجازت لے اور ورثاء جب تک عورت کا حصہ نہ دے دیں ان کو لئے جائز نہیں ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر ان چیزوں میں مثلاً عمارتوں اور درختوں میں تصرف کریں ان کی قیمت سے وہ ترکہ پاتی ہے

۲۷۸۱ اگر عمارت اور درخت وغیرہ کی قیمت لگانا مقصود ہو تو جیسا کہ قیمت لگانے والوں کا معمول ہوتا ہے کہ جس زمین میں وہ ہیں اس کی خصوصیت کو پیش نظر رکھتے بغیر ان کا حساب کریں کہ ان کی کتنی قیمت ہے، نہ کہ انہیں زمین سے اکھاڑ ہوئے فرض کرکے ان کی قیمت لگائیں اور نہ ہی ان کی قیمت کا حساب اس طرح کریں کہ وہ بغیر کرائے کے اس زمین میں اسی حالت میں باقی رہیں یہاں تک کہ اجل جائے

۲۷۸۲ نہروں کا پانی بہنے کی جگہ اور اسی طرح کی دوسری جگہ زمین کا حکم رکھتی ہے اور اینٹیں اور دوسری چیزیں جو اس میں لگائی گئی ہوں اور وہ عمارت کے حکم میں ہیں

۲۷۸۳ اگر متوفی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں لیکن اولاد کوئی نہ تو مال کا چوتھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو مال کا آٹھواں حصہ اس تفصیل کے مطابق جس کا بیان ہوچکا ہے سب بیویوں میں مساوی طور پر تقسیم ہوتا ہے خواہ شوہر نے ان سب کے ساتھ یا ان میں سے بعض کے ساتھ ہم بستری نہ بھی کی ہو لیکن اگر اس نے ایک ایسے مرض کی حالت میں جس مرض سے اس کی موت واقع ہوئی ہے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور اس سے ہمبستری نہ کی ہو تو وہ عورت اس سے ترکہ نہیں پاتی اور وہ مہر کا حق بھی نہیں رکھتی

۲۷۸۴ اگر کوئی عورت مرض کی حالت میں کسی مرد سے شادی کرے اور اسی مرض میں مرجائے تو خواہ مرد نے اس سے ہم بستری نہ بھی کی ہو وہ اس کے ترکے میں حصے دار ہے

۲۷۸۵ اگر عورت کو اس ترتیب سے رجعی طلاق دی جائے جس کا ذکر طلاق کے احکام میں کیا جاچکا ہے اور وہ عدت کے دوران مرجائے تو شوہر اس سے ترکہ پاتا ہے اسی طرح اگر شوہر اس عدت کے دوران فوت ہوجائے تو بیوی اس سے تکہ پاتی ہے لیکن عدت گزرنے کے بعد یا بائن طلاق کی عدت کے دوران ان میں سے کوئی ایک مرجائے تو دوسرا اس سے ترکہ نہیں پاتا

۲۷۸۶ اگر شوہر مرض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور بارہ قمری مہینے گزرنے سے پہلے مر جائے تو عورت تین شرطیں پوری کرنے پر اس کی میراث سے ترکہ پاتی ہے:

۱ عورت نے اس مدت میں دوسرا شوہر نہ کیا ہو اور اگر دوسرا شوہر کیا ہو تو اسے میراث نہیں ملے گی اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ صلح کرلیں (یعنی متوفی کے ورثاء عورت سے مصالحت کرلیں)

۲ طلاق عورت کی مرضی اور درخواست پر نہ ہوئی ہو ورنہ اسے میراث نہیں ملے گی خواہ طلاق حاصل کرنے کے لئے اس نے اپنے شوہر کو کوئی چیز دی ہو یا نہ دی ہو

۳ شوہر نے جس مرض میں عورت کو طلاق دی ہو اس مرح کے دوران اس مرض کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مرگیا ہو لھذا اگر وہ اس مرض سے شفایاب ہوجائے اور کسی اور وجہ سے مرجائے تو عورت اس سے میراث نہیں پاتی

۲۷۸۷ جو کپڑے مرد نے اپنی بیوی کو پھننے کے لئے فراھم کئے ہو اگرچہ وہ ان کپڑوں کو پھن چکی ہو پھر بھی شوہر کے مرنے کے بعد وہ شوہر کے مال کا حصہ ہو گے

مِیراث کے مختلف مسائل

۲۷۸۸ متوفی کا قرآن مجید، انگوٹھی، تلوار اور جو کپڑے وہ پھن چکا ہو وہ بھی بیٹے کا مال ہے اور اگر پھلی تین چیزوں میں سے متوفی نے کوئی چیز ایک سے زیادہ چھوٹی ہو مثلاً اس نے قرآن مجید کے دو نسخے یا دو انگوٹھیاں چھوٹی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا بڑا بیٹا ان کے بارے میں دوسرے ورثاء سے مصالحت کرے اور ان چار چیزوں کے ساتھ

رحل، بندوق، خنجر اور جیسے دوسرے ہتھیاروں کو بیٹی ملادیے تو "وجہ" سے خالی نہیں لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ بیٹا ان چیزوں سے متعلق دوسرے ورثاء سے مصالحت کرے۔

۲۷۸۹۔ اگر کسی متوفی کے بیٹے بیٹے ایک سے زیادہ ہوں مثلاً دو بیویوں سے دو بیٹے بیک وقت پیدا ہوں تو جن چیزوں کا ذکر کیا جاچکا ہے انہیں برابر برابر اپس میں تقسیم کریں۔

۲۷۹۰۔ اگر متوفی مقروض ہو تو اگر اس کا قرض اس کے مال کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ بیٹا بیٹا اس مال سے بیٹی اس کا قرض ادا کرے جو اس کی ملکیت ہے اور جن کا سابقہ مسئلے میں ذکر کیا گیا ہے یا اس کی قیمت کے برابر اپنے مال سے دے اور اگر متوفی کا قرض اس کے مال سے کم ہو اور ذکر شدہ چند چیزوں کے علاوہ جو باقی مال اسے میراث میں مل ہو اگر وہ بیٹی اس کا قرض ادا کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو ضروری ہے کہ بیٹا بیٹا ان چیزوں سے یا اپنے مال سے اس کا قرض دے اور اگر باقی مال قرض ادا کرنے کے لئے کافی ہو تب بیٹی احتیاط لازم یہ ہے کہ بیٹا بیٹا جیسے کہ پہلے بتایا گیا ہے قرض ادا کرنے میں شرکت کرے مثلاً اگر متوفی کا تمام مال ساٹھ روپے کا ہو اور اس میں سے بیس روپے کی وہ چیزیں ہوں جو بیٹے بیٹے کا مال ہیں اور اس پر تیس روپے قرض ہو تو بیٹے بیٹے کو چاہئے کہ ان چیزوں میں سے دس روپے متوفی کے قرض کے سلسلے میں دے۔

۲۷۹۱۔ مسلمان کافر سے ترکہ پاتا ہے لیکن کافر خواہ مسلمان متوفی کا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اس سے ترکہ نہیں پاتا۔

۲۷۹۳۔ جب کسی متوفی کے ورثاء کہ تقسیم کرنا چاہیں تو وہ بچہ جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو اور اگر زندہ پیدا ہو تو میراث کا حق دارہوگا اس صورت میں جب کہ ایک سے زیادہ بچوں کے پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو اور اطمینان نہ ہو کہ وہ بچہ لڑکی ہے تو احتیاط کی بنا پر ایک لڑکے کا حصہ علیحدہ کر دیں اور جو مال اس سے زیادہ ہو وہ اپس میں تقسیم کرلیں بلکہ اگر ایک سے زیادہ بچے ہونے کا قوی احتمال ہو مثلاً عورت کے پیٹ میں دو یا تین بچے ہونے کا احتمال ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ جن بچوں کے پیداہونے کا احتمال ہو ان کے حصے علیحدہ کریں مثلاً اگر ایک لڑکے یا ایک لڑکی کی ولادت ہو تو زائد ترکے کو ورثاء اپس میں تقسیم کرلیں۔

چند فِقہی اصطلاحات

(جو اس کتاب میں استعمال ہوئی ہیں)

احتیاطوہ طریقہ عمل جس سے "عمل" کے مطابق واقعہ ہونے کا یقین حاصل ہوجائے۔

احتیاط لازماحتیاط واجب کے لئے لفظ "لازم"۔

احتیاط مستحبفتو کے علاوہ احتیاط ہے، اس لئے اسکا لحاظ ضروری نہیں ہوتا۔

احتیاط واجبوہ حکم جو احتیاط کے مطابق ہو اور فقیہ نے اس کے ساتھ فتوی نہ دیا ہو ایسے مسائل میں مقلد اس مجتہد کی تقلید کر سکتا ہے جو اعلم میں سب سے بڑے کر ہو۔

احتیاط ترک نہیں کرنا چاہیےجس مسئلے میں یہ اصطلاح آئے اگر اس میں مجتہد کا فتوی مذکور نہ (احتیاط کا خیال رہے) ہو اس کا مطلب احتیاط واجب ہوگا اور اگر مجتہد کا فتوی بھی مذکور ہو تو اس سے احتیاط کی تاکید مقصود ہوتی ہے۔

اَحوَطاحتیاط کے مطابق۔

اشکال ہےاس عمل کی وجہ سے شرعی تکلیف ساقط نہ ہوگی اسے انجام نہ دینا

چاہئے۔ اس مسئلے میں کسی دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کیا جاسکتاہے بشرطیکہ اس کے ساتھ فتوی نہ ہو۔

اظہرزیادہ ظاہر مسئلے سے متعلق دلائل سے زیادہ نزدیک دلیلوں کہ ساتھ منطبق ہونے کے لحاظ سے زیادہ واضح ہے یہ مجتہد کا فتوی ہے۔

اِفضاءکےلنا پیشاب اور حیض کے مقام کا ایک ہو جانا یا حیض اور پاخانےکے مقام کا ایک ہو جانا یا تینوں مقامات کا ایک ہوجانا۔

اَقویقَوی نظریہ۔

اَولیبہتر ۔ زیادہ مناسب

ایقاعوہ معاملہ جو یکطرفہ طور پر واقع ہوجاتا ہ اور اس قبول کرنے والے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے طلاق میں صرف طلاق دینا کافی ہوتا ہ، قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی

بعید ہفتویٰ اس کے مطابق نہیں ہ

جاہلِ مُقَصِّروہ ناواقف شخص جس کو لئے مسائل کا سیکھنا ممکن رہا ہو لیکن اسنے کوتاہی کی ہو اور جان بوجھ کر مسائل معلوم نہ کئے ہو

حاکم شرعوہ مجتہد جامع الشرائط جس کا حکم، شرعی قوانین کی بنیاد پر نافذ ہو

حَدَثِ اصغرہر وہ چیز جس کی وجہ سے نماز کے لئے وضو کرنا پڑے یہ سات چیزیں ہیں: ۱ پیشاب ۲ پاخانہ ۳ ریاح ۴ نیند ۵ عقل کو زائل کرنے والی چیزیں مثلاً دیوانگی، مستی یا بے ہوشی ۶ اِستِحاضہ ۷ جن چیزوں کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہ

حَدَث اکبروہ چیز جس کی وجہ سے نماز کے لئے غسل کرنا پڑے جیسے احتلام، جماع

حَدّ تَرخّصمسافت کی وہ حد جہاں سے اذان کی آواز سنائی نہ دے اور آبادی کی دیواریں دکھائی نہ دیں

حرامہر وہ عمل، جس کا ترک کرنا شریعت کی نگاہوں میں ضروری ہو

درہم ۱۰۶۱۲ چنوں کے برابر سکہ دار چاندی تقریباً ۵۰ء ۲۱ گرام

ذِمّی کافریہودی، عیسائی اور مجوسی جو اسلامی مملکت میں رہتے ہوں اور اسلام کے اجتماعی قوانین کی پابندی کا وعدہ کرنے کی وجہ سے اسلامی حکومت ان کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کرے

رَجَاءِ مَطْلوبَیّتکسی عمل کو مطلوب پرودگار ہونے کی امید میں انجام دینا

رجوع کرناپلٹنا اس کا استعمال دو مقامات پر ہوا ہ:

(۱)اعلم جس مسئلے میں احتیاط واجب کا حکم دے اس مسئلے میں کسی دوسرے مجتہد کی تقلید کرنا

(۲)□□□بیوی کو طلاق رجعی دینے کے بعد عدت کے دوران ایسا کوئی عمل انجام دینا یا ایسی کوئی بات کہنا جس سے اس بات کا پتا چلے کہ اسے دوبارہ بیوی لینا ہے□□

شاخصظهر کا وقت معلوم کرنے کے لئے زمین میں گاڑی جانے والی لکڑی

شارعخداوند عالم، رسول اکرم صلی الله علیه وآله وسلم

طلاق بائنوه طلاق جس کے بعد مرد کو رجوع کرنے حق نہیں ہوتا□ تفصیلات طلاق کے باب میں دیکھئے□□

طلاق خلعاس عورت کی طلاق جو شوهر کرنا پسند کرتی هو اور طلاق لینے کے لئے شوهر کو اپنا مهر یا کوئی مال بخش دے□□ تفصیلات طلاق کے باب میں دیکھئے□□

طلاق رجعیوه طلاق جس میں مرد عدت کے دوران عورت کی طرف رجوع کر سکتا ہے□□ اس کے احکام طلاق کے باب میں بیان هوئے هیں□□

طواف نساءحج اور عمره مفرده کا آخری طواف جسے انجام نه دینے سے حج یا عمره مفرده کرنے والے پر هم بستری حرام رهتی ہے□□

ظاهر یه ہے□فتوی یه ہے (سوائے اس کے که عبارت میں اس کے برخلاف کوئی قرینه موجود هو)□

ظُهر شرعیظهر شرعی کا مطلب ادا دن گزرنا ہے□□ مثلاً اگر دن باره گھنٹے□□ کا هو تو طلوع آفتاب کے چھ گھنٹے□□ گزرنے کے بعد اور اگر تیره گھنٹے□□ کا هو توسات□□ چھ گھنٹے□□ گزرنے کے بعد اور اگر گیاره گھنٹے□□ کا هو تو سات□□ پانچ گھنٹے□□ گزرنے کے بعد ظهر شرعی کا وقت ہے□□ اور ظهر شرعی کا وقت جو که طلوع آفتاب کے بعد ادا دن گزرنے سے غروب آفتاب تک ہے□ بعض مواقع پر باره بجے سے چند منٹ پهلے اور کبھی باره بجے سے چند منٹ بعد هوتا ہے□□

عدالتوه معنوی کیفیت جو تقوی کی وجه سے انسان میں پیدا هوتی ہے□ اور جس کی

وجه سے وه واجبات کو انجام دیتا ہے□ اور محرمات کو ترک کرتا ہے□

عقدمعاهده، نکاح

فتویشرعی مسائل میں مجتهد کا نظریه

قرآن کی واجب سجدہ قرآن میں پندرہ آیتیں ایسی ہیں جن کی پڑھنے یا سننے کی بعد خداوند عالم کی عظمت کی سامنے سجده کرنا چاهئے، ان میں سے چار مقامات پرسجده واجب اور گیاره مقامات پر مستحب (مندوب) ہیں آیات سجده مندرجه ذیل ہیں :

قرآن کی مستجب سجدہ ۱ پاره ۹ سوره اعراف آخری آیت

۲ پاره ۱۳ سوره رعد آیت ۱۵

۳پاره ۱۴ سوره نحل آیت ۴۹

۴ پاره ۱۵ سوره بنی اسرائیل آیت ۱۰۷

۵ پاره ۱۶ سوره مریم آیت ۵۸

۶ پاره ۱۷ سوره حج آیت ۱۸

۷ پاره ۱۷ سوره حج آیت ۷۷

۸ پاره ۱۹ سوره فرقان آیت ۶۰

۹ پاره ۱۹ سوره نمل آیت ۲۵

۱۰ پاره ۲۳ سوره ص آیت ۲۴

۱۱ پاره ۳۰ سوره انشقاق آیت ۲۱

قرآن کی واجب سجدہ ۱پاره ۲۱ سوره سجده آیت ۱۵

۲پاره ۲۴ سوره الٓمٓ تنزیل آیت ۳۷

۳ پارہ ۲۷ سورہ والنجم آخری آیت

۴ پارہ ۳۰ سورہ علق آخری آیت

قصد انشاءخرید و فروخت کو مانند کسی اعتباری چیز کو اس سے مربوط الفاظ کو ذریعہ عالم وجود میں لانے کا ارادہ

قصد قرُبت (قربت کی نیت)مرضی پروردگار سے قریب ہونے کا ارادہ

قوت سے خالی نہیں ہےفتوی یہ ہے (سوائے اس کے کہ عبارت میں اس کے برخلاف کوئی قرینہ موجود ہو)

کفـاره جمع (مجموعاً کفاره)تینوں کفارے (۱) ساٹھ روزے رکھنا (۲) ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا (۳) غلام آزاد کرنا

لازمواجب، اگر مجتهد کسی امر کو واجب و لازم ہونے کا استفاده آیات اور روایات سے اس طرح کرے کہ اس کا شارع کی طرف منسوب کرنا ممکن ہو تو اس کی تعبیر لفظ "واجب" کے ذریعے کی جاتی ہے اور اگر اس واجب و لازم ہونے کو کسی اور ذریعے مثلاً عقلی دلائل سے سمجھا ہو اس طرح کہ اس کا شارع کی طرف منسوب کرنا ممکن نہ ہو تو اس کی تعبیر لفظ "لازم" سے کی جاتی ہے احتیاط واجب اور احتیاط لازم میں بڑی اسی فرق کو پیش نظر رکھنا چاہئے بهر حال مُقلد کے لئے مقام عمل میں "واجب" اور "لازم" کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے

مباحوه عمل جو شریعت کی نگاهوں میں نه قابل ستائش هو اور نه قابل مذمت (یه لفظ واجب، حرام، مستحب اور مکروه کے مقابلے میں ہے)

نجسهر وه چیز جو ذاتی طور پر پاک هو لیکن کسی نجس چیز سے بالواسطه یا براه راست مل جانے کی وجه سے نجس هوگئی هو

مجَهُولُ المَالکوه مال جس کا مالک معلوم نه هو

مَحرَموه قریبی رشتے دار جن سے کبھی نکاح نہیں کیا جاسکتا

مُحرِمجو شخص حج یا عمرے کے احرام میں هو

محل اشکال ہےاس میں اشکال ہے، اس عمل کا صحیح اور مکمل ہونا مشکل ہے (مقلد اس مسئلہ میں کسی دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کرسکتا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ فتوی نہ ہو)

مُسَلَّمات دینوہ ضروری اور قطعی امور جو دین اسلام کا جزو لاینفک ہیں اور جنہیں سارے مسلمان دین کا لازمی جزو مانتے ہیں جیسے نماز، روزے کی فرضیت اور ان کا وجوب ان امور کو "ضروریات دین" اور "قطعیات دین" بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ وہ امور ہیں جن کا تسلیم کرنا دائرہ اسلام کے اندر رہنے کیلئے از بس ضروری ہے

مستحبپسندیدے جو چیز شارع مقدس کو پسند ہو لیکن اسے واجب قرار نہ دے ہر وہ حکم جس کو کرنے میں ثواب ہو لیکن ترک کرنے میں گناہ نہ ہو

مکروہناپسندیدہ، وہ کام جس کا انجام دینا حرام نہ ہو لیکن انجام نہ دینا بہتر ہو

نصابمعینہ مقدار یا معینہ حد

واجبہروہ عمل جس کا انجام دینا شریعت کی نگاہوں میں فرض ہو

واجب تَخییریجب وجوب دو چیزوں میں کسی ایک سے متعلق ہو تو ان میں سے ہر ایک کو واجب تخییری کہتے ہیں جیسے روزے کے کفارہ میں، تین چیزوں کے درمیان اختیار ہوتا ہے ۱ غلام آزاد کرنا ۲ ساٹھ روزے رکھنا ۳ ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا

واجب عینیوہ واجب جو ہر شخص پر خود واجب ہو جیسے نماز روزہ

واجب کفائیایسا واجب جسے اگر کچھ لوگ انجام دے دیں تو باقی لوگوں سے ساقط ہو جائے جیسے غسل میت سب پر واجب ہے لیکن اگر کچھ لوگ اسے انجام دے دیں تو باقی لوگوں سے ساقط ہوجائے گا

وقفاصل مال کو ذاتی ملکیت سے نکال کر اس کی منفعت کو مخصوص افراد یا امور خیریہ کے ساتھ مخصوص کر دینا

ولیسرپرست مثلاً باپ، دادا، شوہر یا حاکم شرع

شرعی اوزان اور اعشاری اوزان

۵ نخود (چن□) □□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ ایک گرام

۱۰□۶□۱۲ نخود□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□تقریباً ۵۰ء ۳ گرام

۱۸ نخود (یا ایک مثقال شرعی)□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□تقریباً ۵۰ء ۳ گرام

۱ دینار(یا ایک مثقال شرعی)□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□تقریباً ۵۰ء۳ گرام

ایک مثقال صیرفی (۲۴ نخود)□□□□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۵۰ گرام

ایک مد□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۷۵۰ گرام

ایک صاع□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۳ کلو گرام

ایک کر (پانی) □□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□ تقریباً ۳۷۷ کلو گرام

کے بارے میں مرکز

بسم الله الرحمن الرحیم والحمد الله رب العالمین

کوثر وجود زهرائے مرضیه سلام الله علیها کی بارگاہ میں پیش ہے

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ سوره زمر/ ۹

تعارف:

تعارف:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اصفہان، ۲۰۰۷ سے حضرت آیت الله حاج سید حسن فقیه امامی (قدس سره الشریف)، کے زیر نگرانی ، یونیورسٹی اور حوزہ علمیہ کے علماء اور ماہرین و مفکرین کی مخلصانہ اور روزانہ کی انتھک کوششوں کے ساتھ مذہبی، ثقافتی اور علمی شعبوں میں اپنی سرگرمیاں شروع کی ہیں

منشور:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اصفہان نے اسلامی علوم کے میدان میں محققین ومفکرین کو کتابوں تک تیز رفتار طریقے سے پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے،اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اس میدان میں کام کرنے والے سرگرم ادارے اور مراکزبکھرے ہوئے اور جدا جدا ہیں جن تک رسائی بڑی ناممکن لگتی ہے اس لئے صرف اور صرف علمی فائدے کو مدّنظر رکھتے ہوئے اور ہر طرح کے ذاتی تعصب ،سماجی نقطے اختلاف ،قومی اور قبائلی اختلاف کو پَرے جھٹکتے ہوئےایک پروجیکٹ کا آغاز اس بنیاد پرقائم کیا کہ : »شیعہ مراکز اور ادارے کی تخلیق کرے اور شائع کرده تمام کتابوں اور انکےکاموں کو نظم وضبط اور ترتیب وتنظیم دیتے ہوئے انہیں یکجا کردیے « تاکہ اس کوشش کے ذریعے ماہرین اور محققین کے پاس کتابوں اور تحقیقی مقالات کا انبار ہواور انکی جیب میں دنیا جہاں کا کتابخانے موجود ہو تاکہ وہ ہردم اس سے فائدہ اٹھا سکیں، تعلیم یافتہ نسل اور تمام طبقات کے لئے مفید مواد مختلف زبانوں اور مختلف فارمیٹس میں تیار کرنا اور اسے سائبر اسپیس میں مفت منتشر کرنا اور دلچسپی رکھنے والوں تک پیغام اہلبیت علیہم السلام پہنچانا ہمارا مقصد ہے

ہمارے مقاصد:

اسلامی ثقافت اور معارف ناب ثقلین کا فروغ اور ترویج و توسیع (کتاب الله و اهل البیت علیهم السلام)

لوگوں ،اور خاص طور پر نوجوانوں کی عام حوصلہ افزائی تاکہ وہ مذہبی مسائل زیادہ قریب سے سمجھ سکیں

موبائل، ٹیبلٹ اور کمپیوٹرز میں بیکار اور بے ہودہ مواد کے بجائے مفید مواد کو پہنانا ہے

مدرسے اور یونیورسٹی کےمحققین و مفکرین کے لئے خدمات فراہم کرنا

لوگوں میں مطالعے کی عمومی ثقافت کو عام کرنا

اپنی اشاعتوں کو ڈیجیٹل بنانے کے لئے پبلشروں اور مصنفین کو ترغیب دلانا

پالیسی:

قانونی لائسنس اور اجازت ک مطابق کام کرنا

م فکر اور م سو مراکز ک ساتھ تعلقات و مواصلات

متوازی اور تکراری کام س بچنا

صرف علمی مواد فراہم کرنا

اشاعت ک ذرائع کا ذکر

ظاہر ہ ک تمام کتابو میں مندرج چیزو کی ذمہ داری مصنف پر ہ

انسانی ٹیمو کی دیگر سرگرمیاں:

کتابیں، کتابچے اور دیگر ایڈیشن کی اشاعت

کتاب پڑھنے ک مقابلو کا انعقاد

مجازی نمائشو کانعقاد: تاریخی، مذہبی جگہو میں پنورما، سیاحت اور ...

اینیمیشن کی تخلیق ،کمپیوٹر کھیل وغیرہ

اس ایڈریس ک ساتھ ویب سائٹ شروع کرنا: www.ghaemiyeh.com

ڈرامائی پروڈکشن، لیکچرز اور ...

مذہبی، اخلاقی اور نظریاتی و عقائدی سوالات ک جواب دینے ک نظام کی شروعات اور حمایت

اکاؤنٹنگ سسٹم، میڈیا بنانے والا، موبائل میکر، بلوتوث خودکار اور دستی نظام، ویب کیوسک، ایس ایم ایس اور ...کی نظام سازی

عوام ک لئے مجازی تعلیمی نصاب اور ٹریننگ کورسز (مجازی)

ٹیچر ٹریننگ کورسز(مجازی)

۱. کمپیوٹرز ،ٹیبلٹ اور موبائل ک لئے گلوبل فارمیٹس میں مختلف قسم ک ریسرچ سافٹ ویئر کی تولید و تخلیق : JAVA

۲. ANDROID

۳. EPUB

۴. CHM

۵. PDF

۶. HTML

۷. CHM

۸. GHB

۱. چار عدد مارک کتاب قائمیہ ک نام س ،ورژن: ANDROID

۲. IOS

۳. WINDOWS PHONE

۴. WINDOWS

تین زبانو فارسی، عربی اور انگریزی میں انسٹی ٹیوٹ کی ویب سائٹ پر مفت میں دستیاب ہیں

اختتامی کلمات:

ہم ہر اس ادارہ، مرکز، مراجع معظم تقلید کے دفاتر، تنظیموں، ناشرین، مصنفین اور تمام معزز بزرگوں اور دوستوں جنہوں نے ہمیں اس مقصد تک پہنچنے میں ہماری مدد کی یا اپنے بیٹا کو ہمارے اختیار میں قرار دیا شکر گذار ہیں

مرکزی دفتر کا پتہ:

اصفہان –خیابان عبدالرزاق - بازارچه حاج محمد جعفر آباده ای - کوچه شهید محمد حسن توکلی -پلاک ۱۲۹- طبقه اول

ویب سائٹ: www.ghaemiyeh.com

ای میل: Info@ghbook.ir

مرکزی دفتر ٹیلی فون: ۰۰۹۸۳۱۳۴۴۹۰۱۲۵

تہران ٹیلی فون: ۸۸۳۱۸۷۲۲ ۰۲۱

تجارت اور فروخت: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

صارفین کے معاملات: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

مرکز تحقیقات رایانه‌ای
قائمیه
اصفهان
www
برای داشتن کتابخانه های‌تخصصی
دیگر به سایت این مرکز به نشانی
www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.ir
مراجعه و برای سفارش با ما تماس بگیرید.
۰۹۱۳ ۲۰۰۰ ۱۰۹